لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین — القرآن الحکیم

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۱۷

کلکتہ : چہارشنبہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta : Wednesday, April, 29. 1914

قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

نمبر ۱۷ — کلکتہ : چہارشنبہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, April, 29. 1914

" مسئلۂ ندوہ " کے متعلق ۱۰ مئی کو دھلی میں عام اجتماع ! !

بالاخر قوم کی صدائیں بیکار نہ گئیں ' ارباب اصلاح کی سعی ضائع نہوئی ' ندوہ کا دم واپسین بے اثر کیے نہ رہا ' مسلمانوں کی سب سے بڑی اصلاح دینی کی تحریک مٹنے اور برباد ہونے کیلیے نہیں چھوڑ دی گئی ' اور وقت آگیا کہ اسکی داستان الم سننے کیلیے ہمدردان ملت یک جا جمع ہوں ' اور دھلی مرحوم کی اُس خاک مقدس پر جہاں علوم اسلامیہ کے خزائن پیشین مدفون ہیں ' اپنی اُن امیدوں کو ایک بار آواز دھرا لیں جو بیس سال سے احیاء علوم اسلامیہ اور دعوۃ اصلاح دینی کیلیے " ندوۃ العلما " کے نام سے غلغلہ انداز عالم اسلامی ہیں :

تمام ارباب درد کیلیے پیام کار اور مدعیان خدمت ملت کیلیے دعوۃ عمل ہے - یہ آخری فرصت ہے جو ندوہ کے بقا کیلیے ہمیں دی گئی ہے اور اگر اس موقعہ پر بھی قوم نے خبر نہ لی تو پھر رشتۂ کار ہمیشہ کیلیے ہاتھہ سے نکل جائیگا - ندوہ کے معاملات محض اخباروں کے مضامین اور انجمنوں کی تجویزوں سے حل نہیں ہو سکتے تھے - اسکی صرف ایک ہی تدبیر تھی کہ تمام ارباب فکر و راے ایک مقام پر جمع ہوں اور ایک اجتماعی تجویز اصلاح اپنے عمل میں لائیں - خدا جزاے خیر دے تمام بزرگان دھلی کو اور علی الخصوص جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کو جنھوں نے ایک ایسے عام جلسے کا دھلی میں انتظام کیا ہے اور تمام بزرگان ملت کو دعوت دی ہے - اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان دھلی کے علاوہ دیگر صوبوں کے بھی بعض سربرآوردہ اشخاص شریک دعوت ہیں ' اور اگر اللہ کا فضل معین و موفق ہوا تو امید ہے کہ یہ اجتماع نتیجہ خیز اور موصل الی المقصود ہو -

فی الحقیقت اِن بزرگوں نے اپنا فرض ادا کردیا - اب ہمدردان ملت کا فرض ہے کہ وہ ایک عظیم الشان اسلامی کام کیلیے اپنے وقت ' اپنے آرام ' اور اپنے مال کا تھوڑا سا ایثار گوارا فرمائیں اور اس جلسے میں شریک ہوکر حصول مقصد کیلیے سعی کریں - ہم نے گذشتہ دو تین سالوں کے اندر پولیٹکل کاموں سے اپنی سچی دلچسپی کے متعدد ثبوت دیے ہیں - ہم آگرہ میں بکثرت جمع ہوے ہیں تاکہ لیگ کی پالیسی کو آزادانہ اقدام سے ہٹنے نہ دیں اور اگست کی گرمیوں میں علی گڈہ پہنچے ہیں تاکہ مسلم یونیورسٹی کے آخری فیصلہ کیلیے کسی ایک جماعت کو تنہا نہ چھوڑ دیا جاے -

لیکن آج وقت ہے کہ ایسی ہی دلچسپی کا ثبوت ایک سچے دینی کام کیلیے بھی دیا جاے جو فی الحقیقت مسلمانوں کی احیاء و ترقی کیلیے اصلی اور حقیقی کام ہے اور ہماری غفلتوں سے سنبھل کر پھر گرجانے والا ہے -

یہ پہلے سے معلوم ہے کہ جلسے کیلیے وقت موزوں نہیں - کوئی سرکاری تعطیل نہیں ہے اور گرمی بھی شدت سے شروع ہوگئی ہے - تاہم کام کرنے والوں کیلیے ایسی رکاوٹیں دامنگیر نہیں ہو سکتیں اور درد مند دلوں کے اندر محبت ملت کی جو حرارت ہوتی ہے ' اسکے آگے موسم کی گرمی کی کوئی حقیقت نہیں - ہم ایک ایسے عہد میں ہیں جبکہ ہم نے کام کرنے کا نیا نیا دعوا کیا ہے - پس کچھہ عرصے تک ضرور ہے کہ اسکی آزمایشوں سے بھی کامیاب گذریں - اگر ایسے عذر ہماری راہ میں مانع ہوسکتے ہیں تو ہمارے لیے اپنے شاندار دعووں سے واپس لے لینے کا دروازہ کھلا ہے - کوئی ہمیں سولی پر نہیں چڑھا دیگا اگر ہم کہدیں گے کہ قوم و مذھب سے اپنے آرام و راحت کو زیادہ عزیز رکھتے ہیں !

ندوہ کے موجودہ ارکان و منتظمین اگر اب بھی اصلاح و تلافی مافات کیلیے آمادہ ہو جائیں تو انکے لیے وقت باقی ہے - انھیں چاھیے کہ اس جلسے میں سب سے پہلی صف اپنے تئیں ثابت کریں ' اور اس طرح صداقت و حسن نیت کے ساتھہ طریق اصلاح و دفع مفاسد کیلیے متحدہ و متفقہ کوشش کی جاسکے - اسی میں ہم سب کیلیے بہتری ہے : ھذہ تذکرۃ ' فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا !

اطلاع

۱۰ مئی کے جلسے کے انتظام کیلیے معززین دھلی کی ایک استقبالی کمیٹی قائم ہوگئی ہے -

جو حضرات شریک جلسہ ہونا چاھیں وہ اپنے ارادے کی نسبت فوراً " سکریٹری استقبالی کمیٹی - دولت خانہ جناب حاذق الملک - دھلی " کو تار دیں تاکہ انکے قیام کا بندوبست کیا جاے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں نڈل نٹنگ (یعنی سلائی تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں موزہ بنانے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

اے - گوروند راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

ریاســت بھـوپال اور مسئــله نــدوه

ندوہ کی بد انتظامیاں اور مفسدانہ تغیرات اس درجہ آشکارا ہوگئے کہ ریاست بھوپال نے اپنا ماہوار عطیہ تا اصلاح حالات ملتوی کردیا -

چاہیے تھا کہ موجودہ حکام ندوہ اب بھی اپنے مفسدانہ اعمال سے باز آ جاتے ' اور ندوہ پر رحم کرتے جسکی بربادی کے بعد انہیں کچھہ دین و دنیــا کے خزانے نہیں ملجائینگے بلکہ دائمی ذلت و خسران هي میں گرفتار ہونگے ' لیکن نفس خادع جسکی شرارت بے پناہ اور جسکے مکر ان گنت ہیں ' اس موقعہ پر بھی سامنے آیا اور اس نے بجاے شرمساری و خجالت کے اور خیرہ سری کی تعلیم دي :

فــویل لهم ثـــم ویل لهم !

انہوں نے دیکھا کہ ندوہ کي سب سے بڑي غیر سرکاري اعانت کا بند ہو جانا ' مفاسد ندوہ کا ایک کھلا ثبوت ہے جسکے بعد فریب دینے کیلیے کوئي شرارت کارگر نہیں ہوسکتی - پس ضرور ہے کہ بہت جلد کوئي ایسا جھوٹا قصہ گھڑ کے مشہور کر دیا جاے جس سے اپني رو سیاهي دوسروں کے حصے میں آجاے - چنانچہ ایک گمنام مراسلت ایک اخبار میں شائع کي گئي ہے جسمیں لکھا ہے کہ ایڈیٹر الهلال نے مخفی کوششیں کرکے یہ رقم بند کرائي ' اور ثبوت یہ دیا ہے کہ اسکي اطلاع صرف (فرضی) ناظم ندوہ کے پاس آئی تھي - ایڈیٹر الهلال نے بعینہ اسکے الفاظ کیونکر معلوم کر لیے اور اخبارات کو تار دیدیے اگر وہ خود اس کام میں نہ تھا ؟ سبحانک هذا بهتان عظیم ! میں نہیں سمجھتــا کہ یہ لوگ کیوں شر و فســاد کے بت کے آگے اس طرح اندھے بہرے ہوکر اوندھے ہوگئے ہیں ؟

ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ اگر میں اپني علانیہ اور بے پردہ کارروائیوں کے علاوہ کسي مقصد کیلیے مخفي کوشش کرنا بھی جائز رکھوں ' تو الحمد للہ فضل الہي سے اتنا اثر ضرور رکھتا ہوں کہ بہت سے معاملات زیادہ عرصے تــک طول هي نہ پکڑیں -

مگر اس طرح کرنے کی مجھے ضرورت هي کیا ہے جب میں علانیہ سب کچھہ کہنے کي قوت رکھتا ہوں ؟ میں ندوہ کی موجودہ حالت کو علانیہ پر از مفاسد بتلا رہا ہوں - میں اسکے کانسٹي ٹیـوشن کو قاعـدے اور اصــول کی بنا پر لغو و نامعقول کہتا ہوں ' اور نام نہاد مجلس انتظامي کي کارروائیوں کو خود ندوہ کے دستور العمل کي بنا پر باطل ثابت کرتا ہوں - علانیہ خود بھي کوشش کرتا ہوں اور لوگوں سے بھي کہتا ہوں کہ ہر جگہ جلسے کریں ' مضامین لکھیں ' اور پوري طرح ساعي ہوں کہ انکي ایک قیمتی متاع چند مفسد و ہوا پرست اور اعداء اصلاح و تجدید لوگوں کے ہاتھوں برباد نہو -

میں اپنی بصیرت اور اپنے ایمان کي بنا پر ندوہ کو وہ ندوہ هي نہیں سمجھتا جو ایک اچھي چیز ہے ' اسلیے علانیہ میرا مشورہ گورنمنٹ کو ' والیان ریاست کو ' اور تمام قوم کو یہي ہے کہ جب تــک ندوہ درست نہو ' اسوقت تــک ایک کوڑي اسے نــہ دیں اور اپني تمــام اعــانتیں بند کردیں - اگر موجودہ دارالعلوم درست نہو تو انہیں اعانتوں سے (بقول مسٹر محمد علي) دوسرا نــدوہ بنالیں ' اور اسطرح روپیہ کو ایک بیکار و لغو شے کے پیچھے ضائع نہ کیا جاے -

جبکہ میں یہ سب کچھہ علانیہ لکھتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں اور مجھے ڈرنے ' گمنام مراسلات کے لکھنے ' منھہ پر ستر و اخفا کا برقع ڈالنے ' اور شرمیلی عورتوں کی طرح پیچھے رہکر اشارے کرنے کي ضرورت نہیں ہے ' تو پھر کونسی وجہ ہے کہ میں ریاست بھوپال کی اعانت کو ملتوي کرانے کیلیے چوروں کي طرح مخفی کوششیں کرتا ؟

نادانو ! یہ کچھہ ضرور نہیں ہے کہ تمھاري طرح ہر شخص بزدل ہو ' اور جہل و باطل جس طرح قدرتاً لرزاں و ترساں رہتا ہے ' اسی طرح صدا فرمایان حق و حقیقت بھی ڈرتے ہوے اور مجرموں کی طرح کام کریں - تم اپنی حالت پر دوسروں کو قیاس نہ کرو اور مان لو کہ دنیا میں قوت ' اطمینان ' اور روشنی کے ساتھہ کام کرنے والے انسان بھی بستے ہیں - انسانیت کا پیمانۂ اخلاق صرف تمھارے هی دل کو ناپ کر نہیں بنایا گیا ہے !

واقعہ یہ ہے کہ ندوہ کے تغیرات باطلہ عرصے سے آشکارا ہیں - اخبارات میں برابر تذکرہ ہو رہا ہے ' اور علی الخصوص وکیل امرتسر میں مہینوں تک مضامین نکلتے رہے ہیں - مسئلہ کانپور کی مشغولیت اور بعض اور وجوہ سے دیگر اخبارات نے اسپر توجہ نہ کی تھی ' اور میں نے خود بھی متوجہ ہونے میں بہت دیر کر دي -

بالاخر توجہ ہوئي اور لکھنو میں نواب علي حسن خان اور حکیم عبد الولي صاحب جو کوشش پیشتر سے کر رہے تھے ' وہ بھي اس منزل تک پہنچ گئي کہ با قاعدہ انجمن اصلاح ندوہ کا اعلان ہوگیا -

یہ حالات دیکھکر ہر ہائنس سرکار عالیہ بھوپال دام اقبالها ' جو ایک نہایت ہوشمند و مدبر اور اصلاح پسند و حقیقت شناس فرماں روا ہیں اور ہمیشہ ملک کے حالات پر نظر رکھتي ہیں ' اور زیادہ مفاسد ندوہ پر خاموش نہ رہسکیں ' اور انہوں نے بلا کسي مخفی تحریک کے خود بخود ایک راے قایم فرما کے ماہوار اعانت بند کردی - في الحقیقت یہ انکي قابلیت و روشن ضمیري کا سب سے بڑا ثبوت تھا ' اور اس کے ذریعہ انہوں نے ایک نہایت اعلے اسوۂ حسنہ تمام والیان ملک کیلیے قائم کر دیا ہے - انکی نظر ہوشمند اس سے ارفع و اعلی ہے کہ وہ کسي کی مخفی تحریکوں کی محتاج ہو -

التــوا کي اطلاع ریاست نے دفتــر ندوہ کو دي ' اور بجنسہ اسکي ایک نقل صدر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو کو بھي بھیجدي - میں جب لکھنو پہنچا تو واقعہ معلوم ہو اور اسکي اطلاع اوسي وقت اخبارات کو دیدي - کیونکہ میں جانتا تھا کہ حکام ندوہ اس واقعہ کو بالکل چھپا دینے کي کوشش کرینگے -

یہ سچ ہے کہ سرکار عالیہ اس عاجز کی نسبت حسن ظن رکھتی ہیں جیسا کہ ارباب فضل و کرم کا شیوہ ہے اور آج برسوں سے میرے بعض اعزا انکي ملازمت میں ہیں ' تاہم بھوپال کے تمام احباب جانتے ہیں کہ با وجود ان تعلقات کے میں اجتک کبھي بھوپال گیا بھي نہیں ' اور کبھي سرکار عالیہ کیخدمت میں حاضر ہونے کي کوشش بھي نہیں کي -

اصلاح ندوہ مجھے عزیز ہے مگر اس سے بھی بالاتر اپنی زندگی کے چند اصول رکھتا ہوں - انہیں اسکے لیے نہیں توڑ سکتا - میں ہمیشہ ایسے مقامات سے بھاگتا ہوں جہاں میري موجودگی کو مخاطب کسی ذاتی غرض یا طلب و سوال پر محمول کرسکے اور مجھے اسکی تغلیط کرنی پڑے - میں ندوہ کیلیے ریاستوں میں مارا مارا نہیں پھر سکتا -

البتہ یہ مقام دوسرا ہے جسے میرے مخاطب ابھی برسوں تــک نہیں سمجھہ سکتے -

شذرات

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

فریب سکوت و افسانۂ تجاهل

غلط بیدبودی التہا - ادعاے باطل - اشاعات مفسدہ - ارباب راے کی بیخبری و غلط فہمی -

(اتمام حجت)

• شاید هي آجتک کسي قومي مجلس کے متعلق اسقدر مفصل، اسقدر مدلل، اسقدر واشگاف، اسدرجہ مسکت و ملزم، اور سب سے زیادہ یہ کہ اسدرجہ علانیہ حقیقت طلب اور جواب خواہ بحث کي گئي هوگي، جیسی کہ بحمد اللہ ندوۃ العلما کے متعلق کی جا چکي ھے، اور شاید هي کسی جماعت نے ابتک اسدرجہ بے پردہ سکوت الزامات صریحہ کے مقابلے میں کیا ھوگا، جیسا کہ حکام ندوہ (هداهم اللہ تعالی) کر رہے هیں - سکوت بہت سي بلاؤں کو ٹالنے والا ھے، اور داناؤں نے ضرور نصیحت کی ھے کہ مصیبتوں سے چپ رهکر محفوظ رھو، تاهم ندوہ کا معاملہ تو اب اس حد سے گذر چکا ھے - یہ نسخہ همارے نادان دوستوں کو کچھہ فائدہ نہیں پہنچا سکتا - چپ رهکر آپ سب کچھہ کرسکتے هیں پر واقعات کو نہیں بدل سکتے - اور حق جب ظاهر هوجاے، تو باطل کو اپنا دامن فساد بند هي کرنا پڑتا ھے - تم اگرچہ چپ رهکر صرف اپني زبان کو بند دکھلانا چاهتے هو، مگر مدت سے میں تمهارے دلوں کو بھي مقفل اور تمهارے کانوں کو بھي بہرا یقین کرچکا هوں: صم بکم عمي فهم لا یبصرون! اگر ایسا نہ هوتا تو اپنے جہل و اصلاح دشمني، اور ولولۂ اغراض شخصیہ پر اس جرأت باطل، اس جسارت افساد، اور اس بے پردہ دلیري کے ساتھہ مسلمانوں کے ایک بہت هی قیمتی کام کو قربان نہ کرتے: و هو الذي جعل لکم السمع و الابصار و الافئدہ، قلیل ما تشکرون!

پس مجھے بے اختیار هنسکر کہنا پڑتا ھے کہ یہ فریب سکوت اور افسانہ تجاهل بالکل بے فائدہ ھے، اور صداے حق و اصلاح کي اٹھل فوجوں کا کبھي بھی ان بحثوں کی سی بے جہت عدد اور شوخ عوزتوں کی سی دلا دلدل " نہیں " کے حربے سے مقابلہ نہیں هوسکا ھے - جب وہ وقت آجاے اور حق کھل جاے، جبکہ سچی نیتوں اور صادقانہ اغراض کے ساتھہ اصلاح کی سعی هو، حدید واقعات اور حقائق [illegible] کا ساتھہ دے، تو پھر وہ سمندروں کي موجوں اور پہاڑوں کی [illegible] کی سی قوت ھے، جسے بڑي بڑي انساني دانائیاں اور [illegible] بھی نہیں روک سکتیں - چہ جائیکہ غرور باطل اور فساد جہل کا ایک شرذمۂ قلیل جسکو خود [illegible] هي غفلت اور زمانے کی جہل پروري نے اسکا موقعہ دے دیا اور بد بختانہ اسکو مخاطب کرکے اپنا وقت صرف کرنا پڑا، ورنہ وہ اتنے کا بھي اهل نہ تھا!

پس معاملے کا فیصلہ آسان، اور حکم دینے کا وقت قریب ھے - میں ندوہ کے متعلق جو کچھہ لکھہ رہا هوں، اگر اسمیں شخصي اغراض کي خباثت کا کوئي جزو بھي شامل ھے، اور اگر اسکي بنیاد علم صحیح، بصیرۂ قلبي، حق و صداقت، واقعیت و خلوص کی جگہ کوئي دوسري شے ھے، تو بہت جلد دنیا کو فیصلے کا موقعہ ملے گا، اگر خدا کي عطا کردہ کامیابي و ناکامي خود هي آکر [illegible] کہ حق کس کے ساتھہ ھے؟ یہ میرا ایمان ھے، اور یہي عقیدہ میري زندگي کي اصلی روح ھے جو اگر مجھسے لیلي جاے تو میں اسي وقت هلاک هوجاؤں - هر چھوٹے سے چھوٹے معاملے کو بھي میں اسي عقیدۂ ایماني کي روشني میں دیکھتا هوں - گذشتہ دو تین سال کے اندر الهلال کي اس دعوۃ کے بہت سے تجربے اهل بصیرت دیکھہ چکے هیں - اگر آنکھیں هوں تو اب کسي مزید روشني کي ضرورت هي نہیں ھے -

(ایک جواب)

هاں اس تمام مدت کي پوري خاموشي کے بعد ایک جواب مجھے ضرور ملا ھے، اور یہ جھوٹ هوگا اگر کلیتاً نفي کردوں کہ مجھے مضامین اصلاح کا کوئي جواب نہیں ملا -

یہ ایک گمنام خط ھے اور لکھنؤ سے آیا ھے - اسمیں اول سے لیکر آخر تک مجھے مخاطب کرکے نہایت فحش اور ادنی درجہ کي بازاري گالیاں دي هیں، اور اسکا لکھنے والا اس فن میں اس شخص سے بھي بازي لیگیا ھے جس نے مدت هوئي لکھنؤ سے ایک گمنام خط لکھا تھا - گالیوں سے اگر کچھہ جگہ بچی ھے تو وہ صرف چند مقامات هیں جہاں مولوي خلیل الرحمن صاحب کا نام مجبوراً آگیا ھے، اور مجھے جرم کي نوعیت بتلانے کیلیے ضرور تھا کہ ایسا کیا جاتا -

اسمیں لکھا ھے کہ تم مولوي خلیل الرحمن پر اعتراض کرتے هو، اور لکھتے هو کہ وہ بڑے دولت مند هیں مگر ندوہ کو آجتک ایک ٹکہ بھي نہیں دیا بلکہ خود اسکي کمائي کھا رہے هیں - تم ایسا کہنے والے کون هو؟

اسکے بعد یکسر ماں بہن کی گالیاں هیں -

یہ بھي لکھا ھے کہ اگر ابکے لکھنؤ آے تو هماري ایک جماعت تمهیں خوب پیٹیگي - وغیرہ وغیرہ -

بہر حال غنیمت ھے کہ خاموشی ختم هوئي اور کچھہ تو جواب ملا - رهي جواب کي نوعیت، تو یہ اپنا اپنا اصول ھے اور اپنا اپنا طریقہ - جن لوگوں کے پاس اسکے سوا اور کچھہ جواب نہو وہ دوسرا جواب کہاں سے لائیں؟ اسکي نسبت تو کچھہ کہنے کي ضرورت نہیں - البتہ اس اخبار کے ذریعہ لکھنؤ کي اس جماعت کو خبر دیدیتا هوں کہ میں عنقریب یعنے مئي کے پہلے هفتے میں لکھنؤ آنے والا هوں - ۵ مئي کے بعد سے وہ انتظار کریں -

اس ڈھائي سال کے اندر کتنے هي لوگوں اور جماعتوں نے اس طرح کي اطلاعیں دیں، پر افسوس کہ شرافت و انسانیت ایک طرف، ذلالت کي شرم رکھنے والا بھي کوئي نہ نکلا!

میں ایسے لوگوں کو جو گمنام خطوط یا مضامین لکھیں، بالکل هي ناکارہ سمجھتا هوں - علم و قابلیت اور شرافت و اخلاق کے کام تو یہ کیا کرینگے؟ بدمعاشي اور پاجي پنے کے کاموں میں بھي مجھے انسے کسي بلند اور بڑے کام کي توقع نہیں - اسکے لیے بھي همت چاهیے - قول کا پاس چاهیے - نڈر اور بے خوف دل کی ضرورت ھے - یہ جوهر ان میں هوتے تو پھر آدمي هي نہ بن جاتے؟

ندوہ کے متعلق بعض اشخاص اخباروں میں اِدھر اُدھر کي باتیں الٹي سیدھي کرکے کچھہ بھیجتے بھی هیں تو وہ بھي گمنام، اسی سے اندازہ کرلیجیے کہ اصلیت کیا ھے؟ جن لوگوں کو اتنی همت بھی نہو کہ اپنا نام ظاهر کریں، انکے ضمیر کے اطمینان کا کیا حال هوگا؟

اصلاح ندوہ کے مسائل میں مسئلۂ نظامت ختم هوگیا - اب آیندہ نمبر سے دیگر مسائل کے طرف متوجہ هونگے: فبشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ، اولائک الذین هداهم اللہ و اولائک هم اولو الالباب!!

۳ - جمادي الاخر ۱۳۳۲ ھج

عالم اسلامی

آثار قونیہ

تاریخ آل سلجوق کا ایک صفحہ

آثار ملوکانہ و علمیہ - خانقاہ مولویہ - جامع علاء الدین -

قونیہ کا منارۂ ساعت (کلاک ٹاور)
بنا کردۂ سنہ ۶۶۴ ھجري

دولۃ عثمانیہ کو یورپ ' ایشیا ' افریقہ ' تینوں بر اعظموں کے سب سے زیادہ عظیم الشان ' متمدن ' اور پر از آثار و نوادر حصۂ زمین کو زیر نگیں رکھنے کی عظمت حاصل ہوئي - وہ ایک ھي وقت میں یورپ ' ایشیا ' اور افریقہ کی بہترین زمینوں کو اپنے قبضۂ حکومت میں دیکھتي تھي -

یورپ میں رومن امپائر اور یونان تمدن و علوم کا منبع و مولد تھے -

ایشیا میں سرزمین دو آبہ عراق ' بابل و نینوا کی پر عظمت داستانوں کي راوي ھے - شام کي مقدس سرزمین بني اسرائیل کي تاریخ کا دفتر مکمل اور سریاني اقوام کا موطن ھے جو قرون متوسطہ میں یورپ اور ایشیا کے تمدني تعلقات کا ایک ضروري حلقہ رھي ھے - اسي طرح یمن کا پر اسرار خطہ جو روز بروز اپنے اسرار علمیہ پر سے پردۂ اخفا الٹ رہا ھے ' اور مملکت معینیہ اور تمدن حمورابي کے آثار نے تاریخ قدیم کے مسلمات کو منقلب کر دیا ھے - پھر عرب کا ریگ زار حجاز جو چھٹي صدي کے سب سے بڑے انقلاب عالم کا سر چشمہ ھے ' اور جسکے اندر بو قبیس اور ثور کي وہ پہاڑیاں موجود ھیں ' جنکي غاروں کے اندر کی روشنی نے ایک طرف المپس کے چوٹیوں تک اپنی شعاعیں پہنچائیں اور دوسري طرف ھمالہ کے سب سے بڑے کوھی طول و عرض کی تاریکي کو روز روشن کی طرح منور کردیا '

افریقہ میں شمالی افریقہ عہد قدیم کے تمدنوں کا سب سے بڑا گہوارہ رہا ھے - کارتھیج کی حکومت اسی سرزمین پر عرصے تک قائم رھی - یونانی دولۃ سارانیکا نے اپنی عظیم الشان عمارتیں یہیں کھڑي کیں - رومیوں کے فتح باب غول اسی پر سے گذرے اور اپنی ایسی پائدار اور مستحکم یادگاریں چھوڑ گئے کہ آج بھی اسکے ریتلے تودوں کے اندر سے عظیم الشان ستونوں کے ٹکڑے ' اور منقش و مخطط محرابوں کے حلقے برآمد ھو رھے ھیں !

اس سے بھی بڑھکر مصر کی پر ھیبت و عجائب سرزمین جس کی تاریخی اور تمدنی حیثیت کے بیے کچھہ کہنا فضول ھے -

کرۂ ارض کے تینوں بر اعظموں کے یہ پر عظمت ٹکڑے دولۃ عثمانیہ کے حصۂ فتح و اقبال میں آے ' اور اس جامعیت کے لحاظ سے اگر دیکھا جاے تو دنیا کی کوئی موجودہ حکومت اسکی اس خصوصیت میں شریک و مقابل نہیں ھو سکتی -

لیکن افسوس کہ غفلت و تنزل نے گذشتہ ایک صدي کے اندر یورپ کا سب سے بڑا حصہ اس سے چھین لیا ' اور افریقہ کي تقریبا تمام عثماني مقبوضات دول یورپ کے قبضے میں چلی گئیں - مصر کے بعد سب سے بڑا افریقي علاقہ طرابلس کا تھا ' لیکن پچھلي جنگ نے اسکا بھي تمام ساحلي حصہ اٹلي کے سپرد کردیا !

تاھم اب بھي یورپ کا سب سے بڑا تاریخي شہر اسکا دار الحکومت ھے ' اور ایشیا میں بڑے بڑے آثار و نوادر کی سرزمینیں اسکے زیر حکومت باقي ھیں - یورپ کے سیاح اور محققین آثار آتے ھیں اور ان خزائن تاریخ و علم کو کوڑیوں کے مول لیجاتے ھیں - اگر دولت عثمانیہ نے اپنے عہد عروج میں علم و تمدن کي طرف توجہ کی ھوتی ' تو آج اس سے بڑھکر دنیا کے آثار علم و تمدن کے خزائن کا مالک اور کوئي نہوتا ' اور لنڈن ' پیرس ' والنا ' بوڈاپسٹ ' اور

سلطان علاء الدین کا کوشک اور شکستہ برج
بنا کردہ سنہ ۶۵۴ - ھج

مولانا شبلـــي اور مسئلــه نــدوه

سچ یه هے که حق کے کاموں میں ذاتی محبت و عداوت سے بڑھکر کوئی سنگ راه نهیں -

ندوه کی اصلاح اور دفع مفاسد و مفسدین کا مسئله چھڑا - اسکا جواب مفسدین کے پاس کچھه نه تھا - پس مجبور هوکر انھوں نے دوسروں کے سهارے اٹھنا چاها - انھوں نے دیکھا که بعض لوگ مولانا شبلی کے مخالف هیں - سوچا که فلاً انهی لوگوں کی همدردی حاصل کرلو - پس مشهور کرنا شروع کیا که یه تو صرف مولانا شبلی کی معتمدی کا سوال هے : و الله یعلم انهم لکاذبون !

ان لوگوں کی حماقت و نادانی پر رونا چاهیے - کیونکه وه حق اور حقیقت کی طاقت کے متعلق بالکل دهوکے میں هیں - یه نهیں جانتے که اس طرح کی کذب بافیوں سے واقعه اور حق چھپ نهیں سکتا -

ممکن هے که ندوه کے متعلق مولانا شبلی کی معتمدی کا کوئی سوال هو لیکن کیا الهلال جو کچھه لکھه رها هے ' وه بھی اس سوال سے متاثر هوسکتا هے ؟ کیا کانسٹی ٹیوشن کی بحث کا کوئی جواب هے ؟ کیا ندوه کے دستور العمل کے بدلدینے کی کوئی تاویل هوسکتی هے ؟ کیا مجلس خاص کی غیر شرعی و قانونی کار روائی صرف قانون اور حقیقت کا سوال نهیں ؟ کیا ناظم کے انتخاب کی کار روائی بد ترین قسم کی سرمدت قانون شکنی نه تھی ؟ کیا فرضی نظامت کیلیے مکان کا کرایه لینا کوئی غلط واقعه هے جسکی تغلیط کی جائیگی ؟ کیا صبغة مال کے وه تمام مدخلت مت سکتے هیں جو بابو نظام الدین لیجاتے هیں اور آور کرنے کیلیے طیار هیں ؟

پھر آج سے چھه سات ماه پیشتر سرکاری انسپکٹر کا آنا اور دار العلوم کو خوبتر شکل سے تشبیه دینا اور رپورٹ کرنی که مدرسه سرکاری اعانت کے لائق نهیں هے ' اور اسکی اطلاع خود مولوی خلیل الرحمن صاحب کا ارکان کو دینا ' کیا یه واقعه بھی مولانا شبلی کی شخصیت هی کا سوال هے ؟

اصل یه هے که مجھے پوری بحث اصول اور حقیقت کی بنا پر هے اور میں کے حق هی کی دهائی هے که نه امام خاندان خود مولانا شبلی کی نصرت هی اور باطل پر سکوت کا نتیجه هیں اور سب سے پہلے قوم کے آگے وهی اسکے لیے جواب ده هیں کیونکه انھوں نے ان مفاسد سے قوم کو مطلع نهیں کیا - اب دل کی طرح آنکھوں پر بھی پرده پڑ گیا هے ' وا عجب نے پیچھے آنکھ اٹھا کر دیکھه لو -

دهلی کے جلسے میں مولانا نے سکا یه جواب دیا که میں ناظم نه تھا - صرف دار العلوم کا معتمد تھا - لیکن افسوس هے که یه جواب قابل تسلیم نهیں - مانا که وه ناظم نه تھے لیکن کسی مجلس کے ایک رکن عامل تو ضرور تھے جو شریعت اسلامی اور قانون مجلس اور حق و جماعت کے سچے اصولوں کو تھما رهی تھی ؟ پھر کیا عند الله و عند الناس انکا فرض نه تھا که قوم کو باخبر کرکے بری الذمه هو جاتے ؟

یه سچ هے که انھوں نے دار العلوم کو زنده کیا اور اسکو لڑ جھگڑ کے همیشه نام نهاد مجلس انتظامی اور حزب الافساد کے حملوں سے بچایا ' لیکن ساتھه هی انھیں سوچنا تھا که قوم صرف میرے هی اعتماد پر ندوه کی مدد کررهی هے اور جب اسکی اصلی

کل هی بگڑی هوئی هے تو اس طرح للو پتو کرکے کب تک کام چلے گا ؟

بهر حال میں تو ندوه کو وه ندوه دیکھنا چاهتا هوں جسکا اسنے اعلان کیا - اور اس کام میں جن جن لوگوں سے قصور هوے ' میرے نزدیک سب یکساں جوابده هیں - اگر کوئی کهے که یه سب کچھه مولانا شبلی کا کیا دهرا هے تو جب بھی چشم ما روشن اور دل ما شاد - لیکن سوال یه هے که اب اصلاح کیوں نه کی جاے ؟

اسی اخری سوال پر آکر مفسدوں کے دل هل جاتے هیں اور رنگ فق هوجاتا هے - حالانکه ابتو یه سوال چھڑ هی گیا هے اور آج جس خوف سے انکا رنگ فق هے ' کل اسکا پنجه انکی گردنوں تک پهنچکر رهیگا - فانتظروا ' انی معکم من المنتظرین ! !

معاصـــر اٹــاوه

اس عاجز کا همیشه سے یه اصول رها هے که جب تک کوئی قابل توجه بات معاصرین کے صفحوں میں نهیں آتی ' اپنا وقت عمل انکے قال اقوال میں ضائع نهیں کرتا - مسئلهٔ ندوه کے متعلق ابتک کسی نے بھی اصل امور کا جواب نهیں دیا ' اسلیے میرا عمل بھی : و اذا مروا باللغو مروا کراما - پر رها - لیکن پچھلے هفته جناب مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر البشیر نے چند نوٹ لکھے هیں جنمیں مولانا شبلی نے بعض خطوط کا ذکر کیا هے جو انکے هاتھه آگئے هیں اور ابھی صرف دهمکی هی دی هے که اگر مسئله اصلاح ندوه سے هاتھه نه اٹھا یا تو انهیں شائع کردیا جائیگا -

معلوم نهیں وه کونسے خطوط هیں اور انسے مسئلهٔ اصلاح پر کیا اثر پڑتا هے ؟ تاهم چونکه بحث چھڑ گئی هے ' اسلیے سب کچھه پبلک کے سامنے آهی جاے تو بهتر هے - پس میں اپنے معزز دوست کو توجه دلاتا هوں که وه خدا کیلیے ان خطوں کی اشاعت میں جلدی کریں اور صرف انذار و تخویف هی میں معاملے کو نه ٹالیں - اب قوم کو ندوه کے متعلق سب کچھه معلوم هو جانا چاهیے - یه بهت بڑا احسان هوگا اگر آئنده اشاعت کے البشیر میں وه تمام خطوط شائع کردے جائینگے -

تو مولانا شبلی نے بھی ندوه کے کاموں میں ایسے هی خلاف قانون کام کیے هیں تو کوئی وجه نهیں که انسے بھی باز پرس نه کی جاے - لیکن پہلے ان خطوط کی اشاعت سے واقعات تو سامنے آجائیں -

ان خطوں کے ذکر میں بعض بعض اشارے ایسے موجود هیں جنسے میں سمجھه گیا هوں که ان واقعات کا اسے تعلق هے ؟ میں یه سمجھکر اپنے جی میں خوب هنسا اور افسوس هوا که مولوی بشیر الدین صاحب کو اصلی حالات معلوم نهیں هیں ' اور بعض ارکان ندوه نے انھیں غلط سلط باتیں کهکر دهوکے میں ڈالدیا هے - وه خطوط شائع هو جائیں - پھر خود همارے تجربه کار دوست پر اصلیت منکشف هو جائیگی -

ندوه کی اصلی مصیبت یه هے که باهر کے لوگوں کو حالات معلوم نهیں - اسی کا نتیجه هے که وه مفسدین کے دهوکے میں آجاتے هیں - مولوی بشیر الدین صاحب ایک با اصول آدمی هیں مگر نا واقفیت کی وجه سے سمجھتے هیں که ندوه کی موجوده حالت بڑی اچھی هے اور یه سب کچھه مولانا شبلی کا سوال هے - مجھے یقین هے که اگر اصلیت ظاهر هوگئی تو وه قطعاً راے بدلنے پر مجبور هو جائینگے -

جو روز بروز بڑھنے لگی - پھر وہ مرگیا اور بیگو' طغرل' داؤد' اسکے جانشیں ہوے - وہ تاتار گئے - مسعود بن سلطان محمود غزنوي سے مقابلے ہوے - اور متعدد تغیرات و حوادث کے بعد ایک مستقل حکومت قائم ہوگئی - مشہور الپ ارسلان اور اسکا وزیر نظام الملک سلجوقی اسي خاندان کا ایک حکمراں اور وزیر تھا جسکے بعد ملک شاہ سلجوقی تخت نشیں ہوا -

یہ خاندان سلجوقیۂ ایران کي نسبت سے تاریخ میں مشہور ہے - لیکن ایک دوسرا سلجوقي سلسلہ ایشیاء کوچک کا بھي ہے - یہ خاندان پہلے خاندان کي شاخ ہے' اور اس طرح قائم ہوا کہ ایک سلجوقي ترک قتلمش نامي ایشیاے کوچک میں چلا آیا اور قونیہ پر قابض ہوگیا - یہي وجہ ہے کہ اس خاندان کو " بنوقتلمش" بھی کہتے ہیں -

یہ سلجوقي خاندان سنہ ۴۵۶ ہجری سے سنہ ۷۱۸ ہجري تک قائم رہا - البتہ اُسکا آخري زمانہ محض براے نام تھا' کیونکہ

(عــلاء الــدین سلجــوقي)

اس سلسلہ کا ایک فرمانروا علاء الدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو - ثاني بھي تھا - ثاني اسلیے کہ ایک کیقباد اس سے پہلے بھي اسي خاندان میں گذر چکا ہے' اور اسي کا زمانہ اس خاندان کا پورا عہد عروج تھا -

علاء الدین اپنے والد کیخسرو کے انتقال کے بعد سنہ ۶۵۴ میں تخت نشین ہوا - یہ زمانہ تاتاري فتنہ کے انتہاے عروج کا تھا - منکو خان قراقرم میں تخت نشین ہوچکا تھا اور اسکا بھائي ہلاکو خاں خون اور ہلاکت کا پیغام لیکر بلاد اسلامیۂ کي طرف بڑھرہا تھا - اسي اثنا میں عراق عرب و عجم کي تسخیر کی خبر مشہور ہوئي' اور اسکے بعد ہی تاریخ اسلام کا وہ حادثہ کبری ظہور میں آیا' جسمیں شش صد سالہ مرکز اسلامي یعنی دار الخلافۃ بغداد کا تمام خشک و تر حصہ انساني لاشوں اور خون کے سیلابوں سے معمور ہوگیا تھا :

فلا تسالن عما جرى يوم حصرهم و ذالك مما ليس يدخل في حصر!

قونیہ کي خانقاہ مولویہ میں حضرۃ مولانا رو۔ کا محفوظ و مقدس سجادہ

تاتاري کفار تمام عالم اسلامی پر قابض ہوگئے تھے - آخري فرما نروا مسعود بن کیکاوس تھا جسکی براے نام حکومت کے بعد پوري طرح تاتاري مسلط ہوگئے -

لیکن پھر اسکے بعد ہي انقلاب ہوگیا اور موجودہ دولت عثمانیہ ایشیاے کوچک میں شروع ہوکر رفتہ رفتہ تمام اطرف و ملحقات پر قابض ہوگئی -

اس سلجوقی خاندان کا دار الحکومۃ ہمیشہ قونیہ رہا اور اکثر پادشاہ علم پرور اور علما دوست ہوے - وہ گو تاتاري النسل تھے جنکا کام وحشت و جہل کے سوا کچھہ نہ تھا' مگر اسلام نے انکے خواص قومي کو بدل دیا تھا - اور قوموں اور جماعتوں کی قلب ماہیت دراصل اسکي تعلیمات کا اصلي جوہر ہے - موجودہ دولت عثمانیہ کي بنیاد بھي وہیں پڑي' اور گویا وہ اُسی خاندان کي بلا فصل جانشین ہوئي - اسلیے قونیہ اور اُسکے آثار دولت عثمانیہ میں ایک خاص تاریخي اثر رکھتے ہیں -

اُسي زمانے میں خان تا تار منکو خان نے اپنا ایک امیر ایشیاے کوچک بھی بھیجا اور وہ اکثر شہروں پر قابض ہوگیا - یہ حالت دیکھکر علاء الدین کیقباد مضطرب الحال ہوا' اور ہر طرف سے مجبور ہوکر قصد کیا کہ تا تاري دار الحکومۃ میں پہنچے' اور خاص تا تار کو اپنی اطاعت کا یقین دلاکر اپني حکومت کي حفاظت کا پروانہ لے آے -

چنانچہ وہ تحفہ تحائف لیکر روانہ ہوا - لیکن قبل اسکے کہ قراقرم تک پہنچے' راہ ہي میں پیام اجل آ پہنچا اور اُسکے ساتھي قونیہ واپس آگئے -

(مولانا روم)

حضرۃ مولانا روم کا سال وفات ۶۷۰ ہے - وہ علاء الدین کیقباد کے عہد سے پہلے قونیہ آے' اور غیاث الدین کیخسرو بن رکن الدین قلیچ ارسلاں کے عہد تک زندہ رہے - علاء الدین کے بعد اسکا بھائي عز الدین تخت نشین ہوا - عز الدین کے بعد رکن الدین قلیچ

برلن کے عجائب خانوں کی گیلریوں کا سب سے بڑا حصہ قسطنطنیہ کے "عتیق خانہ" میں نظر آتا -

(آثار و تمدن اسلامی)

تمدن قدیم سے قطع نظر' خود عہد اسلامی کے جو آثار قدیمہ جابجا مملکت عثمانیہ میں موجود ہیں' علی الخصوص اواخر عہد عباسیہ سے لیکر دور اخیرۂ اسلامیہ تک کے آثار و نوادر' اگر صرف انہی کے جمع و تحقیق کی کوشش کی گئی ہوتی' تو آج تاریخ اسلام کے بہت سے غیر معلوم سلسلے مکمل ہوجاتے - لیکن وہ صرف تلوار ہی کی دوست رہی' کیونکہ اسنے اپنے دشمنوں کو کبھی بھی تلوار کے بغیر نہ دیکھا - افسوس کہ اس ایک ہی رفیق نے بھی اسکے ساتھہ حق رفاقت ادا نہ کیا!

(عثمانی دار الآثار)

انقلاب دستوری کے بعد جو مختلف علمی صیغے نئے کھولے گئے تھے' ان میں ایک خاص صیغہ اس غرض سے بھی قائم ہوا تھا

جامع مسجد سلطان علاء الدین کیقباد کے ایک برج کا کتبہ

کہ عثمانی ممالک کے بقیہ آثار و نوادر کی تفتیش کرے اور انکے متعلق سالانہ رپورٹیں مرتب کرتا رہے - لیکن بدقسمتی سے اسکے بعد ہی یورپ کے حملوں کا سلسلہ شروع ہوگیا' اور دولت و ملک کی تمام قوت جنگ طرابلس اور بلقان کی ناکامیوں کی نذر ہوگئی -

بربادیوں اور تباہیوں کے بعد اب امن و فرصت کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے جو نہیں معلوم کتنی عمر لیکر آیا ہے - تاہم کام کرنے والے اپنی ہوشیاری اور مستعدی کا ثبوت برابر دے رہے ہیں - صرف یہی نہیں ہے کہ "رشادیہ" اور "عثمان اول" تعجب انگیز آمادگی سے خریدا گیا ہے' بلکہ علمی صیغے بھی نہایت تعجب انگیز سرعت سے ترقی کر رہے ہیں!

حال میں عثمانی تفتیش آثار عتیقہ کے صیغے نے ایشیاے کوچک کی بہت سی تاریخی اشیا کا پتہ لگایا ہے اور انکے حالات و نتائج مرتب ہو رہے ہیں - اسی سلسلے میں مشہور تاریخی مقام "قونیہ" کے آثار اسلامیہ ہیں - علی الخصوص حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی معنوی کی خانقاہ اور اسکے آثار -

(اجمال تاریخی)

قونیہ ایشیاے کوچک کا ایک مشہور صدر مقام اور تاریخی حیثیت سے کئی اسلامی حکومتوں کا دار الحکومت ہے - تمدن اسلامی کے عہد متوسط کے متعدد صاحبان علم و کمال اسکی خاک سے اٹھے' اور تقریباً ہر علم میں اپنی بیش بہا خدمات یادگار چھوڑیں -

مگر ان سب میں جو شہرت حضرت مولانا روم کو انکی مثنوی کی وجہ سے ہوئی' وہ کسی کو نہوئی - "روم" کی نسبت سے وہ اسی لیے مشہور ہیں کہ قونیہ میں چلے آے اور مقیم ہوگئے - ایشیاء کوچک کا یہ حصہ بلاد اسلامیہ میں روم کے لقب سے پکارا جاتا تھا -

(دولۃ سلجوقیہ)

چوتھی صدی ہجری میں جبکہ بغداد کا سیاسی مرکز ضعیف ہوگیا' تو جیسا کہ عام قاعدہ ہے' تمام بلاد اسلامیہ میں نئی نئی حکومتیں قائم ہونے لگیں اور بعینہ وہی حال ہوگیا جو سترھویں صدی عیسوی میں دہلی کے ضعف سے ہندوستان کا ہوگیا تھا - ہر شخص جو تلوار کے قبضے کو مضبوطی سے پکڑ سکتا تھا' حکومت کے ولولے اور فرمانروائی کی امنگیں لیکر اٹھتا' اور خلافۃ بغداد کا ایک رسمی تعلق و اعتراف قائم رکھکر اپنی نئی حکومت جمالیتا -

ان حکومتوں میں سب سے زیادہ قوی اور متمدن حکومت' خاندان آل سلجوق کا سلسلہ تھا -

ایک تاتاری خاندان اپنی حکومت سے ناراض ہوکر بخارا چلا آیا اور مسلمان ہوگیا - اسکے مورث اعلی کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا اپنی جماعت کا سردار ہوا - یہ وقت تاتاریوں کے ظہور اور آہستہ' آہستہ عروج کا تھا - تمام سرحدی ممالک انکی تاخت و تاراج کا جولانگاہ تھے - یہ تاتاری نو مسلم خاندان انکے حملوں کا جواب دینے لگا' اور اس طرح ایک جنگی جماعت طیار ہوگئی -

الحـريـة فـي الاسـلام

حريت اور حيـات اسلامي

قرآن حكيـم كي تصـريحات

(۲)

(محبت بـاطـل)

دنيا ميں محبت باطل سے بڑھكر پاے حق روش كيليے كوئي سخت زنجير نہيں كہ "حبك الشي يعمي و يصم" (حديث صحيح) محبت باطل قبول حق سے آنكھوں كو اندھا اور كانوں كو بہرا كرديتي هے - هم اپنے نفس كو محبوب ركھتے هيں اسليے هم اپنے نفس كے مقابله ميں شہادت حق سے عاجز هيں - هم عزيز و اقارب سے محبت باطـل ركھتے هيں اسليے هم اونكے خلاف حق كيليے گواهي دينے پر آماده نہيں هوتے حالانكه اس شاهد حقيقي كا فرمان هے :

و اذا قلتم فاعـدلوا ولو كان ذا قـربى (انعام)
جب بولو انصاف كي بات بولو اگرچه تمہارے كسي عزيز كے مخالف هي كيوں نهو -

يا ايها الـذين آمنـوا كونوا قوامين بالقسـط شهداء للـه ولـو على انفسكم او الـوالـدين والاقـربين (نساء)
مسلمانو ! اپنے نفس كے مقابله ميں ' اپنے ماں باپ كے مقابله ميں ' اور اپنے اعزۂ و اقارب كے مقابله ميں بهي انصاف پر مضبوطي سے قائم رهو اور خدا كے گواه بنے رهو -

اسليے سرگروه احرار اور سر خيل قائلين حق وه هے جو اس راه ميں اثر محبت سے مسحور نہيں ' جو ان علائق ظاهري سے آزاد هے ' جو اپنے نفس سے بهي حق كيليے اوسيطرح انتقام ليتا هے جسطرح اپنے دشمن سے - جو اپنا سر حق كے سامنے اوسيطرح جهكا ديتا هے ' جسطرح وه غير كا سر جهكا هوا ديكهنا چاهتا هے - كتنے انسان هيں جو جادۂ حق گوئي ميں خطرات و شدائد سے نہيں ڈرتے ؟ اور كتنے هيں جو آزادي حق كيليے اپني جان فديه ميں دينے كيليے طيار هيں ' ليكن اس آيت پاك نے صدق پسندي اور حريت پرستي كي جو راه قرار ديدي هے اوسپر چلتے هوے اكثر پاؤں كانپ گئے هيں اور اكثر دل بيٹھه گئے هيں ' فان ذلك هو البلاء المبين ' كيونكه يه سب سے بڑي آزمايش هے - اس آزمائش ميں جو پورے اترے اور اس امتحان ميں كامياب هو ' وهي ميدان حريت كا شهسوار اور معركۂ حق و صداقت كا فاتح هے :

رجال صدقوا ما عاهدو الله عليـه (احـزاب)
يهي وه لوگ هيں جنہوں نے خدا سے جو عهد كيا تها اوسپر پورے اترے -

(خـوف)

هـم غير سے ڈرتے هيں اور ڈركر حق كي گواهي سے باز آجاتے هيں ' حالانكه ايك هي هے جس سے ڈرنا چاهيے - كيا همارا يه اعتقاد نہيں كه دنيا كي هر چيز جس سے هم ڈرتے هيں خـدا كي مخلوق هے ؟ دلوں كي عنان حكومت صرف ايك كے هاتهه ميں هے هو القاهر فوق عباده اور وه جدهر چاهتـا هے اوسكـو پهير ديتـا هے يقلب كيف يشاء ؟ پهر كيوں همارے دل اپنے هي جيسي بے بس اور بے اختيار مخلوقوں سے ڈرجاتے هيں ؟ هم مصائب سے ڈرتے هيں ليكن كيا همارا يه اعتقاد نہيں كه ما اصاب من مصيبة الا باذن الله (تغابن) هر مصيبت خدا هي كے حكم سے آتي هے ؟ هم موت سے ڈرتے هيں پهر كيا همارا يه ايمان نہيں كه :

اذا جـاء اجـلـهـم لا يستقدمون ولا يستاخرون
جب موت آتي هے تو نه آگے بڑه سكتے هيں نه پيچهے ؟

اور جو راه صـداقت پرستي ميں مرجاتے هيں ' وه مرتے كب هيں ؟ وه تو فاني زندگي چهوڑ كر دائمي زندگي حاصل كرليتے هيں - كيا تم اسكو مرنا كهتے هو ؟ نہيں :

لا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل هـم احيـاء (بقره)
شهداے راه خدا كو مرده نه كهو - وه تو زنده هيں !"

وه دنيا ميں بهي زنده هيں - قوم اونكے نام كا ادب كرتي هے ' دنيا زبان احترام سے اونكا نام ليتي هے ' تاريخ اونكے نام كو بقاے دوام بخشتي هے - وه نه صرف خود هي زنده هيں بلكه اونكا مسيحانه كارنامه دوسروں كو بهي زنده كرتا هے (باذن الله) قوم اونكے مرنے سے جيتي هے - ملـك اونكي موت سے زندگي حاصل كرتا هے كيونكه :

يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي (انعـام)
خـدا مـرده شے سے زنـده شے اور زنـده شے سے مـرده شے كو پيـدا كرتا هے -

اتخشى النـاس والله احق ان تخشاه (احزاب)
(پهر) كيا انسانوں سے ڈرتے هو ؟ حالانكه سب سے زياده خدا كو اسكا حق حاصل هے كه اس سے تم ڈرو !

و من يعمل من الصالحات و هو مومن فلا يخاف ظلما ولا هضما (طه)
اور جو نيكو كار اور با ايمان هے اوسكو كسي ظلم و نا انصافي سے ڈرنا نه چاهيے -

(طمـع)

سالـك راه حريت و صداقت كے پاؤں ميں اسكے دشمن لوهے كي زنجيريں ڈالديتے هيں تا كه وه آينده كے منازل طے نكرسكے ' ليكن اكثر ايسا يه زنجير لوهے كي جگه سونے كي بهي هوتي هے - وه اس طلسمي زنجير كو ديكهكر راه و رسم منزل صداقت پرستي سے بيخبر هو جاتا هے ' اسكے ليے دوڑتا هے اور مسكراتا هوا خود دشمن كے هاتهه سے ليكر اپنے پاؤں ميں ڈال ليتا هے - يه طلسمي زنجير كيا هے ؟ اميد زر اور طمع جاه !

ليكن آه ! كس قدر دني الوجود اور كم ظرف هے وه انسان ' جو صرف حب مال اور الفت زر كيليے خدا كي محبت كو ٹهكراديتا هے ' اور ايك فاني شے كيليے حق و صداقت كي باقي اور لازوال دولت كو هميشه كيليے كهو ديتا هے ! وه چاندي سونے كے سكوں

استقلال ' اور اسکے بعد غیاث الدین - گویا انھوں نے تخت قونیہ کے پانچ حکمرانوں کا زمانہ پایا -

(خانقاہ مولویہ)

منجملہ دیگر سلاسل تصوف کے ایک سلسلہ "مولویہ" بھی ہے جو مولانا روم کی طرف منسوب ہے اور ابتک اسکا مرکز ارشاد خانقاہ مولویہ ہے - بلاد روم و ایشیاء کوچک میں اس طریقہ کے ارادتمند ہزارہا مسلمان ہیں - خود قسطنطنیہ میں مولویہ درویشوں کا رقص کہاں ذکر سنۂ مولویہ میں ہوا کرتا ہے اور یوروپین سیاحوں نے ہمیشہ تعجب و شوق سے اسکا ذکر کیا ہے -

خانقاہ مولویہ قونیہ کی بہت بڑی تاریخی عمارت ہے جسمیں حضرت مولانا روم کا خاندان ابتک سجادہ نشین چلا آتا ہے - مولانا کے مزار کے علاوہ اسمیں ایک بہت بڑی مسجد بھی ہے جو علاء الدین کیقباد نے بنائی تھی ' اور اپنی وسعت اور طرز عمارت کے لحاظ سے ایک مخصوص شکل کا اثر تاریخی ہے -

(آثار قونیہ)

حال میں قونیہ کے جن آثار پر توجہ کی گئی ہے ' انمیں سب سے زیادہ قیمتی شے ایک طلائی شمعدان ہے جسے سلطان علاء الدین کیقباد نے بنایا تھا اور جامع علاء الدین میں ابتک موجود ہے -

اسکی شکل اسکی تصویر سے معلوم ہو جائیگی - وہ بالکل مرصع اور منقش ہے اور اسقدر نازک اور باریک نقش و نگار کیا گیا ہے کہ موجودہ زمانے کی بہتر سے بہتر صناعی بھی اسکے آگے ہیچ نظر آتی ہے - اسکے چاروں طرف مجوف حرفوں میں سلطان کا نام اور دعائیہ فقرے کندہ ہیں ' اور اسکے جسقدر جگہ بچی ہے ' اسمیں طرح طرح کے بیل بوٹے ابھو دو بنائے گئے ہیں -

سلطان علاء الدین کا طلائی شمعدان جو جامع قونیہ کے آثار عتیقہ میں ابتک محفوظ ہے - (سنہ ۶۵۴ ہجری)

اسی طرح اوپر کے درجہ پر جو خاص شمع کی نشست کی جگہ ہے ' ابھرے ہوئے نقش و نگار ہیں ' اور درمیانی گردن پر دونوں طرف خط کوفی میں مقدس اسماء سے دو دائرے منقش ہیں -

(مولانا کا سجادہ)

دوسرا تاریخی اثر ' مولانا روم کا وہ سجادہ ہے جو آنکی درگاہ میں ابتک موجود ہے ' اور جو بعض آیات و سور کلام اللہ اور اسماء متبرکہ سے منقش و مخطوط ہے -

اسکا عکس بھی شائع کیا جاتا ہے - فی الحقیقت یہ فن پارچہ بافی کی اعلی ترین صنعت کا ایسا نمونہ ہے جسکی نظیر شاید دوسری نہیں ملیگی -

یہ خطوط و حروف جو اسمیں نظر آتے ہیں ' در اصل اسکی بناوٹ میں مختلف رنگ کے ابریشم اور اون کی آمیزش سے بنے گئے ہیں - اسطرح کی بناوٹ تو ایک عام بات ہے لیکن جیسا اعلی ترین خط نسخ و ثلث مع حرفوں کے دوائر اور انکے نازک نوک و پلک کے قائم رکھا گیا ہے ' وہ اس فن کی نہایت تعجب خیز صنعت ہے ' اور جس عہد میں یہ کام ہوتا تھا یقیناً اس صناعی کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ عہد تھا -

غور سے دیکھیے - اسکے چاروں طرف سورۂ فتح کی ابتدائی آیات ہیں - درمیان میں اسماء متبرکہ کے دوائر ہیں - انسے بنی ہوئی جدولوں کے اندر پوری سورۂ فاتحہ لکھی ہوئی ہے - کاغذ اور وصلی پر بھی ایسا اعلی ترین خط نسخ و ثلث ہر خوشنویس نہیں لکھ سکتا - چہ جائیکہ کپڑے کے اندر بنا جائے ؟

(جامع سلطان علاء الدین)

سلطان علاء الدین تخت نشین ہوتے ہی فتنہ تاتار میں مبتلا ہو گیا - تعجب ہے کہ ایک بہت بڑی عظیم الشان مسجد کے بنانے کا اسے کب وقت ملا ؟ بہر حال یہ مسجد اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ ابتک موجود ہے ' اور عربی و ایرانی طرز عمارت کی ممزوج خصوصیات کا ایک عجیب و غریب نمونہ ہے !

اسکے گنبد نصف دائرہ کے بالکل ایرانی طرز کے ہیں ' لیکن محرابیں اور منارے عربی طرز کے بنائے گئے ہیں - ایک سب سے بڑا برج جو صدر دروازے پر ہے ' اسپر منارۂ قطب دہلی کی طرح ابھرے ہوئے حرفوں میں کتبے کندہ ہیں - انسے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۶۵۴ ہجری میں (کہ یہی اسکا سال جانشینی ہے) ' سلطان علاء الدین کیقباد کے حکم سے تعمیر ہوا -

چنانچہ ایک جانب کے کتبے کا عکس لیا گیا ہے جسکی نقل ہم بھی شائع کرتے ہیں - ایک لفظ نہیں پڑھا جاتا - باقی عبارت حسب ذیل ہے :

" بنی ھذا البرج ...... بامر السلطان الاعظم علاء الدنیا والدین ابو الفتح کیقباد بن کیخسرو ناصر امیر المومنین "

[البقیة تتلی]

(خلاصۂ مطالب)

ان تمام مباحث کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر حقیقی مسلم کا وجود دنیا میں حق کی شہادت اور حریت کا نمونہ ہے - نہ تو ناجائز حسن اعتقاد اوسکی عقل صداقت شعار کو سلب کرسکتا ہے نہ محبت اوسکو حق گوئی سے اندھا اور بہرا بنا سکتی ہے - نہ خوف جان و مال اوسکو حق سے باز رکھہ سکتا ہے ' اور نہ حرص و طمع اور حب زر و جاہ کے سحر سے مسحور ہوکر منکر صداقت ہوسکتا ہے - نہ ہی کسیکی عداوت و دشمنی سلوک راہ حق میں اوسکے لیے زنجیر پا ہوسکتی ہے - وہ حق کا شیدا ہے اور حق کا طالب - وہ حریت کا دلدادہ اور حریت کا جویاں ہے - وہ ہر جگہ' جہاں اوسکو پاسکتا ہے اوسکے لیے جاتا ہے - اور جس طرح وہ مطلوب حقیقی اوسکو ملسکتا ہے اوسکے لیے کوشاں ہوتا ہے - ایک مسلم کی شان یہ ہے کہ اوسکو ہمیشہ باطل سے نفرت اور حق کی جستجو رہتی ہے - دنیا میں اسکی متاع مطلوب اور معشوق اصلی سچائی اور حق کے سوا اور کوئی نہیں ہے !

اگر آج ہم حقیقی طور سے مسلم ہوں' حق کے طالب ہوں' حریت کے دلدادہ ہوں - حق کیلیے اور اداے شہادت کیلیے جو ہر مسلم کے وجود کا مقصد ہے ' نہ تو ہم دوستوں کی محبت کی پروا کریں اور نہ جابرۂ حکومت کے جبروت و جلال سے مرعوب ہوں - نفاق کا ہم میں وجود نہ ہو - طمع و خوف ہماری استقامت کو متزلزل نہ کرسکے تو حسب وعدۂ الہی اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے تمام اعمال صالح اور ہمارے تمام گناہ مغفور ہونگے -

یا ایہاالذین آمنوا اتقوا اللہ | مسلمانو! خدا سے ڈرو اور سچی بات
وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم | کہو' تا کہ خدا تمہارے اعمال کو صالح
اعمالکم و یغفرلکم ذنوبکم | کردے اور تمہارے گناہ بخشدے !
(۷ - ۳۳)

پریس نوٹ

بجاے چھاپہ سنگی (لیتھوگراف) ٹائپ استعمال کرنیکا مسئلہ ایک عرصہ سے سرکار عالی (ہزہائنس) نظام گورنمنٹ کے زیر غور ہے ' مگر چونکہ نستعلیق ٹائپ کے اعلی درجہ کے نمونے دستیاب نہیں ہوے ' لہذا اس خصوص میں کوئی کارروائی نہوسکی - حال میں چند اولو العزم کمپنیوں نے عمدہ نستعلیق ٹائپ ایجاد کیے ہیں ' اور خاص وضع کے ٹائپ ڈھالنے پر بھی آمادہ ہیں - اسلیے سرکار عالی نے ایک کمیٹی زیر صدارت معتمد صاحب عدالت و کوتوالی و امور عامہ (ایجوکیشنل سیکرٹری) قائم کی ہے جو موجودہ نستعلیق ٹائپ کے نمونوں کے حسن و قبح و دیگر ضمنی مسائل کے متعلق تفصیلی تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کریگی -

چونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسمیں زبان اردو کے تمام بہی خواہوں کو دلچسپی ہے ' اس لیے کمیٹی نہایت خوشی سے ان اصحاب کی آراء پر غور کریگی جنھیں اس مسئلہ پر غور کرنیکا اتفاق ہوا ہے - ٹائپ کے فروخت کرنے اور بنانے والے اور ٹائپ ڈھالنے کی مشین بنانے والے بھی اپنے ٹائپ کے نمونے وغیرہ بھیجسکتے ہیں -

بشیر احمد مددگار معتمد

الہلال کی ایجنسی

وثائق و حقائق

نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

(مترجم از نوالیم)

(۲)

(تخلیق مخفی)

تخلیق مخفی Sublimnal creation سب سے زیادہ ثابت ہے ' کیونکہ ہم میں ہر شخص ہر شب کو اس کا ثبوت دیتا ہے - وہ عالم خواب میں ایک ناول یا ڈراما نویس بنجاتا ہے اور ایسے' ایسے حالات تراشتا ہے جو بیداری کی حالت میں نفس کو بالکل لغو معلوم ہوتے ہیں' اور ہمارے تجربہ کے لحاظ سے بالکل انوکھے ہوتے ہیں !

اسکی تصدیق اسکاٹ بھی کریگا جس نے برائڈ آف لیمر مور (Bride of Lammermoor) اپنے مرض اور دماغ کی غیر معمولی حالت میں لکھوائی ' اور جب یہ قصہ کتاب میں پڑھا تو اس کا بڑا حصہ اسے بالکل نیا معلوم ہوا !

اگر دعوے کی اس سے بلندتر سطح پر قدم رکھیں' ہر تو بلا خوف رد کہا جا سکتا ہے کہ ذہن کے تمام اعمال اور تخلیقات انہی مخفی چشموں سے جوش زن ہوتے ہیں - یہ چیزیں خیالات کے اخذ سے پیدا نہیں ہوتیں - معلوم ہوتا ہے کہ اسکا طریقہ اس قوۃ کے طریقہ سے بالکل مختلف ہے جو دانستہ سونچتی اور دلائل قائم کرتی ہے - یہاں عمل سے زیادہ انتظار ہوتا ہے - گیٹے (Goethe) کہتا ہے کہ " گویا سب کچھہ دیا ہی گیا ہے (Alles ist als wie ge schenkt) اور الہام "ڈھلیز" کے نیچے سے آتا ہے - بہت سے اجلۂ اہل قلم گیٹے کے مقولے کی تائید کرتے ہیں -

چنانچہ اسبین (Isbeen) نے سخت بخار کی حالت میں تین ہفتہ کے اندر برینڈ (Brand) لکھی - وہ نیم خوابی کے عالم میں اپنے بستر مرض سے ان سطروں کے لکھنے کے لیے ہاتھہ بڑھایا کرتا تھا جو ہنگامۂ محشر بپا کرتی ہوئی اسکے نفس کی سطح تک آجاتی تھیں - شیرلٹ برونٹے (Charlotte Bronte) کی یہ حالت تھی کہ وہ پہلے تو چند دنوں تک نہایت آزادی سے لکھتی تھی ' مگر اسکے بعد تحریر ملتوی ہو جاتی تھی اور ہفتوں تک دوبارہ جاری ہونے کا نام نہیں لیتی تھی -

مگر اسکے بعد پھر کوہ آتش فشاں پھٹتا تھا اور وہ نہایت جوش و خروش کے ساتھہ لکھنا شروع کرتی تھی - یہانتک کہ وہ کثرت محنت کی وجہ سے آخر بیمار پڑ جاتی تھی - اس نے " ایمیلیز ویتھرنگ ہائٹس " (Emilys wuthiring Hhieghts) میں جہاں یہ بحث کی ہے کہ ہیتھکلف (Heathcliff) کے سے کریکٹر کا پیدا کرنا بجا ہے' وہاں وہ اپنی بہن کی زبان میں اس واقعہ کو یوں بیان کرتی ہے :

" مگر اسکو میں جانتی ہوں جو اسقدر پرواز کہ قوت تخلیق رکھتا ہے - اسکے پاس ایک ایسی شے ہوتی ہے جس کا وہ ہمیشہ مالک نہیں ہوتا - جو بسا اوقات نہایت عجیب و غریب طور پر چاہتی ہے' اور اپنے لیے کام کرتی ہے - وہ قواعد بنا سکتا ہے ' اصول وضع کرسکتا ہے ' شاید سالہا سال تک اسکی محکومی میں پڑا بھی رہے ' لیکن پھر ایک وقت آتا ہے جب یہ قوت بغاوت کی اطلاع کے بغیر وادیوں کی جتی ہوئی زمین میں ہیفگا یا سرا ن پھیرنے یا ہل میں جتنے کو قبول نہیں کرتی - جبکہ یہ شہر کے مجمع پر خندہ

کو اگر خدا کیلیے اور اسکی سچائی کیلیے کھو دے تو خدا آسے سچائی کے ساتھہ واپس دلا سکتا ہے ' پر جس خدا کی محبت کو دولت کیلیے کھوتا ہے ' وہ فراسے دولت نہیں دلا سکتی ؟ پھر انسانیت کیلیے کیسی درد انگیز موت ہے کہ انسان آسمان کی سب سے بڑی عزت کو زمین کی سب سے زیادہ حقیر شے کیلیے کھودے ؟

وہ دولت اور دولت کے کرشمے جس سے طمع کی لعنت اور لالچ کی پھنکار نکلتی ہے ' کیا ہے ؟ کیا انسان کی عمر کو بڑھا دینے والی اور عیش حیات کو موت کے ڈر سے بے پروا کر دینے والی ہے ؟ کیا وہ زندگی کی تمام مصیبتوں کا علاج اور انسان کی تمام راحت جوئیوں کا وسیلہ ہے ؟ نہیں ! ان میں سے کوئی بات بھی اسمیں نہیں ہے - چاندی اور سونے کے محل سراؤں میں رہنے والے بھی اسی طرح موت کے پنجہ میں گرفتار ' مصائب حیات کے ہجوم سے محصور ' تکلیف اور دکھہ کے حملوں سے زخمی ' اور تڑپ اور بے چینی کی چیخوں سے الم ناک دیکھے جاتے ہیں ' جیسا کہ ایک فقیر و مفلس فاقہ مست ' یا ایک پتوں کے جھونپڑے میں بیماری کے دن کاٹنے والا محتاج و بدبخت مسکین !

پھر کیا ہے جسکے لیے حق کی عزت کو برباد ' اور خدا کی صداقت کو ذلیل کیا جاتا ہے ؟ وہ کونسی ایسی طاقت ہے جو خدا کو چھوڑ کر ہم حاصل کرلینگے ؟ روپیہ نہ تو ہمیں زمین کی رسوائی سے بچا سکتا ہے اور نہ آسمان کی لعنت سے ' مگر حب زر سے فرض صداقت کی خیانت ہمیں دونوں جہانوں میں عذاب دیسکتی ہے -

کتنے بڑے بڑے تاجدار ' پر ہیبت فاتح ' عظیم الشان سپہ سالار ' نامور محب وطن ' اور محبوب القلوب و ملت پرست انسان ہیں ' جنکے حق پرستانہ عزائم کی استقامت کو اسی لعنت طمع نے ڈگمگا دیا - انہوں نے اپنے ملک ' اپنی قوم ' اپنی فوج ' اور در اصل اپنے خدا اور اسکی صداقت سے غداری کی ' اور دشمنوں کیلیے دوستوں کو ' غیروں کیلیے اپنوں کو ' ظالموں کیلیے مظلوموں کو ' بے رحم فاتحوں کیلیے بیکس مفتوحوں کو ' اور شیطان کے تخت کی زیب و زینت کیلیے خداے رحمان کے دربار اجلال کی عزت و عظمت کو چھوڑ دیا ! تاریخ کے صفحات ہمیشہ سے اسی درد کے ماتمی ہیں - قوموں اور ملکوں کی داستانیں ہمیشہ اسی ناپاک سرگذشت پر خون کے آنسو بہاتی ہیں ' اور دولت پرستی کی ملعون نسل آغاز عالم سے ناصیۂ انسانیت کیلیے سب سے بڑا بے عزتی کا داغ رہی ہے !

فی الحقیقت راہ حق پرستی کی سب سے بڑی آزمایش چاندی کی چمک اور سونے کی سرخی ہی میں ہے ' اور اگر اس منزل پر خطر سے تم گزر گئے تو پھر تمہاری ہمت بے پروا اور تمہارا عزم ہمیشہ کیلیے بے خوف ہے - یہی طمع کا خبیث دیو ہے جسکا پنجہ بڑا ہی زبردست اور جسکی پکڑ قلب انسانی کیلیے بڑی ہی مضبوط ہوتی ہے - اسی نے فرزندان ملت سے عدو کے آگے مخبری کرائی ہے - یہی پکڑ پکڑ کے ابناے وطن کو لے گیا ہے ' اور غیروں کے قدموں پر اخلاق کی ناپاکی اور خیانت کی کثافت کے کیچڑ میں گرا دیا ہے ' تاکہ اپنے وطن ' اپنی سرزمین ' اپنے مذہب ' اپنی قوم ' اور اپنے بھائیوں کے خلاف جاسوسی کریں ' اسی نے بڑے بڑے مدعیان خدمت ملک و ملت کی برسوں کی کمائی ایک آن کے اندر ضائع کردی ہے ' اور انہیں چار پایوں کی طرح گرا دیا ہے تاکہ برسوں کی سچائی کو ایک لمحہ کی طمع پر قربان کردیں - آہ ! یہی انسانیت کیلیے وہ روح خبیث ہے جو بڑے بڑے پاک جسموں ' بڑی بڑی مقدس صورتوں ' بڑے بڑے پر از علم و عمل دلوں کے اندر حلول کرگئی ہے ' اور فرشتہ سیرتوں نے شیطانوں کے ' اور ملکوتی صفات ہستیوں نے خونخوار عفریتوں کے سے کام کیے ہیں !

وہ مقدس عالم جو کتب فقہ کو حیلہ تراشیوں کیلیے الٹتا ہے ' وہ مفتی شریعت جو جرائم و معاصی کو جائز بنا دینے کیلیے ابلیسانہ فکر و غور کے ساتھہ نئی نئی پرفریب تاویلیں سونچتا ہے ' وہ واعظ جو سامعین کے آگے ان تعلیمات کے پیش کرنے سے گریز کرتا ہے جو انکے اعمال سیئہ کی مخالف ہیں ' وہ صاحب قلم جو اپنی حق پرستانہ سختی کو نفاق آمیز نرمی سے ' اور حریت خواہانہ جہاد حق کو زمزمۂ صلح باطل سے بدلدیتا ہے ' آخر کس سحر و افسوں سے مسحور اور کس دام سخت کا شکار ہے ؟ کونسا جادو ہے جو اسپر چل گیا ہے ' اور خدا سے روٹھہ کر شیطان کے تخت کے آگے سجدہ کرنا چاہتا ہے ؟ کونسی قوت ہے جسکے آگے شریعت کے احکام ' ضمیر کا فتوا ' اور حق کا الہام بیکار ہوگیا ہے ؟

آہ ! کوئی نہیں مگر طمع کا افسون باطل ' اور کچھہ نہیں مگر زر پرستی ' حب مال ' جاہ طلبی ' کا عمل السحر : اولائک الذین یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون !

من کان یرید العاجلة عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید ' ثم جعلنا لہ جہنم یصلہا مذموماً مدحوراً (اسرائیل)

جو دنیا کے خیر عاجل کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں اسی دنیا میں دیدیتے ہیں ' مگر آخر کار اوسکے لیے جہنم ہی ہے جسمیں وہ حقیر و ذلیل ہوکر رہیگا !

(عـداوت)

لیکن یاد رہے کہ جسطرح محبت آنکھوں کو بصارت حق سے اندھا اور شنوائی صداقت سے بہرا کردیتی ہے ' بالکل اوسیطرح عداوت بھی آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا بنا دیتی ہے - صداقت کی روشنی نظر آتی ہے لیکن وہ نہیں دیکھتا ' حق کی آوازیں بلند ہوتی ہیں لیکن وہ نہیں سنتا ' کیونکہ عداوت نہیں چاہتی کہ انسان غیر کی صداقت و حقیقت کا اعتراف کرے - سفر حریت کی ایک پرخطر اور دشوار گذار منزل یہ بھی ہے جسکو صرف وہی قطع کرسکتا ہے جو اس میدان کا مرد اور اس معرکہ کا بہادر ہے - اگر انسان کیلیے یہ دشوار ہے کہ اپنی غلطی اور انحراف عن الحق کا اعتراف کرے ' تو یہ دشوار تر ہے کہ اپنے دشمن کی سچی راے اور سچے عمل کا اپنے دست و زبان سے اقرار کرے -

لیکن مسلم و مومن زندگی کے فرائض حریت کی ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ اگر انصاف و عدل اور حق و صداقت اوسکے سب سے بڑے دشمن کے پاس بھی ہو ' جب بھی اوس روح ایمان کیلیے جو اوسکے ساتھہ ہے ' اپنا سر نیاز اوسکے آگے جھکا دے کہ " در مع الحق کیفما دار " :

یا ایہا الذین آمنو کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا - اعدلوا ہو اقرب للتقوی - ان اللہ خبیر بما تعملون (المائدہ)

مسلمانو ! خدا کیلیے آمادہ اور حق کیلیے گواہ رہو ! دیکھو کسی قوم کی عداوت و دشمنی تمکو حق و عدل سے کہیں باز نہ رکھے - حق و عدل سے کام لو کہ وہ تقوی سے قریب تر ہے ' اور خدا تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے -

کیا اسکے بعد بھی کسی مسلمان کو عداوت و کینہ پروری اعتراف حق سے باز رکھہ سکتی ہے ؟ اگر رکھہ سکتی ہے تو وہ خصائص و امتیازات اسلام سے محروم ہے -
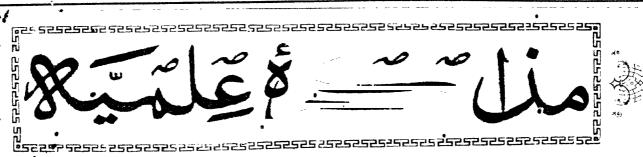
ھے - " ایک " " کئی " ھے اور " کئی " " ایــک " - ممکن ھے کہ کہاجاے ' یہ ایک ایسا نتیجہ ھے جسکا مبنی خیال اور جسکا وجود صرف ذھن میں ھے ' مگر اسکے برعکس حالت یہ ھے یہ یہ بالکــل عملي شے ھے ' کیونکہ اسے اعمال انسانیہ سے بہت بڑا تعلق ھے -

دیکھو ! ھم اپنے بھائی اور بہنوں کا کیسا درد رکھتے ھیں ؟ کیا انکے دوش بدوش نہیں کھڑے رھتے کہ خاندان کا فائدہ ایک عام فائدہ ھے ' اور اُسکے لیے کیا ھم میں سے ھر شخص کو اس کار زار ھستي میں جنگ نہیں کرنا چاھیے ؟ دیکھو ' کسیقدر توسع کے ساتھہ کہا جاسکتا ھے کہ افراد کی بہبودي خاندان کی بہبودي کے ساتھہ وا بستہ ھے ' اور جو ایک جزء کے لیے بہتر ھے وھي دوسرے اجزاء کے لیے بھی بہتر ھے ؟ پس اب غور کرو کہ کیا سے کیا ھو جائے اگــر سب لوگ یا کم ازکم متمدن اور تعلیم یافتہ آدمي سمجھنے لگیں کہ انسانیت ایک بڑا خاندان ھے اور فوائد کے لحاظ سے نیز اصلیت و حقیقت کے لحاظ سے " ایک " ھي ھے - جو فرق ھمیں نظر آتا ھے وہ افــرادی نفس آگاہ کا فریب ھے - اُسکا سبب صرف ھماري اصلی فطرت کا جہــل ھے - اگر واقعی ایسا ھوجاے توکیا اس سے ایک انقلاب برپا نہ ھوجائیــگا ؟ مجھے تو یقین ھے کہ جلــد یا بدیر ایســا ضرور ھوگا -

مذھب کی تعلیم اخوت ایک شریفانہ اخلاقی ترغیب تھی مگر اسکي اپیل محبت کے جذبات سے تھی - اسلیے وہ سرد مہر دماغ کے مقابلے میں بے اثر ثابت ھوئي - لیکن اب اسے علم (سائنس) سے مدد مل رھي ھے - اب علم عقیدہ اور محبت کے ھاتھہ میں ھاتھہ ڈالــکر چل رھا ھے اور مشرق میں اُسکي شعاعیں پہنچنے کے لیے ایک نئی پو پھٹ رھی ھے - اب نیکی کا دور قریب ھی ھے -
.... اب ھمیں یہ نظر آنے لگا ھے کہ ھم " معرکہ آرا اجزاء دیمقراطي " کا ایک انبار ھي نہیں ھیں بلکہ اجزاء وسیع کا ایک مجموعہ ھیں جو آپسمیں لڑتے اور ایک جسم تیار کرتے ھیں - پس جو اس جسم کے لیے اچھا یا برا ھے ' وہ اجزاء کے لیے بھی اچھا یا برا ھے - ھمارا شعار ھم جنسي اور یکجہتی ھونا چاھیے - شخصیت حد سے زیادہ تیز ھوگئي ھے - ھمیں انسانیت کو استقلال کے ساتھہ پیش نظر رکھنا چاھیے اور اسکے ایک ایک مجموعہ کو تمام کائنــات کے وسیع تر مجموعہ کے لحاظ سے مجموعہ در مجموعہ سمجھنا چاھیے -

الــــھلال :

یہ تحریر اُس عظیم الشان روحانی لٹریچر کے علمي مباحث کا نمونہ ھے جو یورپ اور امریکہ کي موجودہ روحانیات (اسپیریچولیزم) کے معتقدین نے مرتب کیا ھے اور اسی لیے بجنسہ ترجمہ کردیا گیا ھے ' لیکن قارئین کرام اسکے دعاوي اور اظــہارات کی نسبت راے قائم کرنے میں جلدی نہ کریں اور اُس مضمون کا انتظار کریں جو اس موضوع پر الہــلال میں نــکلنے والا ھے - اُسکی تصویریں مــدت سے بنی پڑي ھیں اور بکثرت مواد سامنے ھے لیکن ابتــک لکھنے کی مہلت نہیں ملي - یہ گویا اُس مضمون کا تتمہ ھوگا جو پچھلے دنوں ڈاکٹر رســل ویلس ایــک طبیعیٔ روحانی کے متعلق شائع ھوا تھا -

ابتـــدائی تعلـــیم

میری مونسٹوري

(۲)

سلسلے کیلیے جلد حال ملاحظۂ ھو الہلال نمبر (۱۴)

اس طریق تعلیم میں سب سے پہلے جس شے پر توجہ کي جاتي ھے ' وہ اولاً قوت لامسہ ' اور اسکے بعد قوت باصرہ و سامعہ کی ترقی ھے - اسکے لیے پہلے مختلف قسم کے کھیل بچوں کو کھلاے جاتے ھیں - اسکے بعد جو اشیاء کہ ان کھیلوں میں استعمال ھوتی ھیں ' انکی اور انکے ناموں اور عقلی صورتوں کے باھمي ربط و تعلق کی طرف بچوںکی قوت انتباہ کو متوجہ کیا جاتا ھے - مثــلاً ایک استانی نے چند بچوںکو بلایا کہ آؤ پانی سے کھیلیں ' اور ایک جگ میں ٹھنڈا یا گرم پانی لیکے انکے ھاتھہ پر ڈالنا شروع کردیا - اب بچے خوش ھو ھوکے نیچے طشت میں ھاتھہ دھو رھے ھیں - جب وہ پانی ختم ھوگیا تو اور منگوایا - مگر ابکی دفعہ پہلی مرتبہ کے برعکس گرم کے بدلے ٹھنڈا یا ٹھنڈے کے بدلے گرم منگوایا - ظاھر ھے کہ جب جلد پر دو متضاد کیفیتیں یکے بعد دیگرے طاري ھونگی تو قوت لامسہ میں ایک قسم کا ھیجان یا انتباہ شدید پیدا ھوگا - چنانچہ بچوں میں ایک خفیف سي حرکت پیدا ھوئی اور بعض کی زبان سے چند غیر موضوع آوازیں نکل گئیں - معلمہ نے فوراً پوچھا کہ کیا ھے ؟ وہ بچے کیا بتا سکتے ھیں جنھوں نے ابھی اپنی عمر کا تیسرا سال بھی پورا نہیں کیا ھے ؟ (کیونکہ اس طریقہ تعلیم میں داخلہ کی عمر صرف ڈھائي سال ھے) اسلیے استانی نے استفہام تقریري کی صورت میں دریافت کیا کہ کیسا پانی گرم ھے ؟ بچوں نے سر ھلا دیا کہ ھاں ! پھر پوچھا کہ پہلے بھی ایسا ھی تھا ؟ انھوں نے سر کے اشارے سے کہا " نہیں " یا کہا : ھاں وہ ٹھنڈا تھا -

یا مثلاً اس نے مختلف قسم کی دفتیاں (پیسٹبورڈ) لیں - بعض نرم اور لچکتی ھوئی ' بعض سخت جیسے لکڑي کا تختہ - اور یہ بچوں کو دیں کہ انہیں لچکاؤ - نرم تو لچک گئی مگر سخت نہیں لچکی - ان سے پھر کہا اور بچوں نے بار بار کوشش کی ' مگر انکي سختی انکے نرم و نازک ھاتھوں کي طاقت سے زیادہ تھی - وہ اس استانی کا منہہ دیکھنے لگے - استاني نے سمجھایا کہ پہلي دفتي نرم تھي اسلیے لچک گئی - دوسري سخت ھے - وہ نرم سے نہیں لچکے گی -

(قوت باصرہ کي تربیت)

اب فرض کرو کہ قوت باصرہ کو ترقي دینا منظور ھے ' اور اسمیں بھی خصوصاً مختلف شکلوں کا باھمی امتیاز اور انکے اسماء تعلیم ' تو اسکے لیے وہ مختلف شکلوں کے لکڑي کے ٹــکڑے اور انکے خانے لائیگي - یہ خانے اسطرح بنے ھوتے ھیں کہ انمیں سے ھر ایک میں وھي ٹکڑا جا سکتا ھے جسکے لیے وہ خانہ بنایا گیا ھے - وہ بچوں سے کہیگی کہ ان ٹــکڑوں کو ان خانوں میں ڈالو ! کئی بچے ایک کیس میں لپٹ گئے اور اسکے خــانوں میں لکــڑي کے ٹــکڑے ڈالنا شروع کیا - جس نے اپنا ٹــکڑا ٹھیک اسکے خانے میں ڈالدیا وہ تو پڑگیا ' اور جس نے دوسرے خانے میں ڈالنا چاھا اُس سے نہیں پڑا -

زندہ ہوتی ہے اور ہنکانے والے کی آواز کے ساتھہ بے پروائی کرتی ہے - جبکہ وہ سمندر کی ریت کی رسیاں (ریت کی رسی یعنی کمزور اور غیر استوار رشتہ یا رابطہ) بنانے سے انکار کرتی ہے اور بت تراشی شروع کردیتی ہے - چنانچہ تمہیں "قسمت" یا "الہامی هادی" کی حیثیت سے ایک (Pluto) یا ایک (Jove) یا ایک (Tisiphone) یا ایک (Psyech) یا ایک (Mermaid) یا ایک (Madonna) ملیگا - یہ کام خواہ هیبت ناک هو یا شاندار' ابلیسی هو' یا قدوسی ' تمہیں انتخاب کا اختیار نہیں - تمہارے لیے صرف یہی رهگیا هے کہ اسے خاموشی کے ساتھہ اختیار کرلو - رهے تم ' تو ایک دوامی صناع کی حیثیت سے تمہارا حصہ صرف اتنا هی هے کہ خاموشی کے ساتھہ ان هدایات کے اندر کام کرو جو نہ تو تم نے دیے هیں اور نہ جنکے متعلق تم دریافت کرسکتے هو - جو نہ تو تمہاری نماز جنازہ میں بیان کیے جائینگے اور نہ تمہارے خیال کے وقت چھپائے یا بدلے جائینگے - نتیجہ دلچسپ هوا تو دنیا تمہاری تعریف کریگی - تم نہ تعریف کے مستحق نہیں هو دنیا تمہاری تعریف کریگی ' اور اگر نا پسند هوا تو تم تعریف کی طرح الزام کے بھی سزا وار نہیں - دنیا الزام دیگی ! " -

اسکاٹ کی طرح اسٹیونسن (Stevenson) بھی اسکی تائید کریگا ' جسکا بیان هے کہ اس نے "ٹریزر آئیلینڈ" (Treasure Island) کے پندرہ باب پندرہ دن میں لکھہ ڈالے - مگر اسکے بعد یہ کارروائی رک گئی ' اور خاص اسکے الفاظ میں "میرا منہہ بالکل خالی تھا اور میرے سینے میں ٹریزر آئیلینڈ کا ایک حرف بھی نہ تھا" مگر اس حزن کے بعد پھر مد هوا ' اور "دیکھو! وہ میرے اندر سے چھوٹی چھوٹی نالیوں کی طرح جاری هوئی" چنانچہ اس نے هر روز ایک باب کے حساب سے کتاب پوری کر دی ۔

اس سلسلے میں یہ امر بھی یاد رکھنا چاهیے کہ وہ اپنے افسانوں کے خاکے (پلاٹ) خواب میں دیکھا کرتا تھا ' جیسا کہ اس نے اکروس دی پلینس (Across the Plains) میں بیان کیا هے -

اس قسم کے تجربے دوسرے فنوں کے میدانوں سے بھی منتخب کیے جاسکتے هیں جہاں قوت تخلیق کام کرتی هے - علی الخصوص ادب سے زیادہ موسیقی میں نظر آئیگا - مثلاً (Mozart) کے ذهن میں الہام کی اجنبی (جسکو الہام "نفس آیا" کے نام سے تعبیر کرتے هیں) نوعیت کا ایک روشن تخیل تھا - مصوروں میں سے Watteau ایک عجیب اندرونی کے ساتھہ کہتا هے کہ وہ اپنی ابدی روزگار صناعی پر خود ششدر هے ' یہ ظاهر هے کہ وہ کبھی نہیں جانتا کہ وہ کیونکر ہوتا هے ؟

فی الواقع کوئی ذهن نہیں جانتا کہ "یہ کیونکر هوتا هے ؟" اگر وہ جانتا تو دوسروں کو بھی بتاسکتا - مگر یہ شے جو کہ ذهن کا جاننے والا حصہ هے ' وہ هماری روح کا وہ حصہ جسے "آزادی" سمجھہ سکے - یہ تو ایک قوت هے جو مخفی مقامات میں بہت اچھی مدفون هے ' اور یہ جو همیں نظر آتا هے صرف اسکے نتائج و آثار هیں -

غرض اب یہ ثابت هوگیا هے کہ احساس ' درک ' حافظہ ' هیجان ' جذبات ' تخلیق ' تخیل وغیرہ کے متعلق جسقدر اعمال جسمانی و دماغی هوسکتے هیں جن کا ان تمام چیزوں سے تعلق هو جن سے نفس آگاہ واقف هے - سائنس نے یہ ثابت کردیا هے کہ هم اپنے آپ کو جسقدر جانتے هیں ' اس سے زیادہ بڑے هیں - نفس کے اندر وہ ابر کے ٹکڑے چھٹ گئے هیں ' اور مابعد الطبیعی میں نئے مناظر کا دروازہ کھلا هے - هماری روح سے چوڑی اور ناقابل پیمایش نکلی هے ' اور دفعتاً همیں تہ خانوں سے نکالکر ناپیدا کنار مرغزاروں میں لا کھڑا کیا هے - هم صرف یہی نہیں جانتے کہ هم آیندہ چلکر کیا هونگے ؟ بلکہ هم کو یہ بھی نہیں معلوم کہ هم کیا هیں ؟

اسلیے هم (Malvolio) کی طرح روح کا تصور عزت کے ساتھہ کرتے هیں - صاحب النشید ' جس سے مسیح نے اتفاق کیا هے اور اسکا قول نقل کیا هے ' کہتا هے کہ " هم خدا هیں" یعنی ایک نظر خیرہ کن هستی ' اور ایک نقش حیرت خیال !

لیکن خواہ هم اسقدر بلند جائیں یا نہ جائیں ' لیکن بہر حال یہ کوئی ایسی بہت بڑی بات نہیں کہی گئی هے - کیونکہ هم یونان اور ناروے کے بہت سے معبودوں سے کہیں زیادہ تعجب انگیز مخلوق هیں - هم کم از کم ذیل کے دانشمندانہ مثلث (Triplet) میں ایمرسن (Emerson) کے هم نوا هوسکتے هیں جو ان امور کے متعلق انبیاء کا سا احساس رکھتا هے - وہ کہتا هے :

" اگر تجھسے هوسکے تو تو وہ پر اسرار خط کھینچ جو صحیح طور پر " تجھے " " اس " سے جدا کردے اور یہ بتادے کہ کون انسان هے اور کون خدا ؟ "

(۳)

متوفی پروفیسر ولیم جیمس کہا کرتا تھا کہ فلسفہ کا سب سے اهم مسئلہ وحدت و کثرت کا هے - یہ کیسے هوسکتا هے کہ جو " کل" یا " ایک " هو ' وهی ایک "عالم" بھی هو جسمیں مادی اور غیر مادی هر قسم کی چیزیں شامل هیں ؟ یہ کیسے ممکن هے کہ ایک هی شے ایک هی وقت میں ایک بھی هو اور کئی بھی ؟ اگر اسکے برعکس هم کثرت کی طرف سے شروع کرتے هیں - مثلاً یہ اور وہ ' درخت اور مکان ' پہاڑ اور ملک ' خوردبینی کیڑے اور گھاس کی پتیاں یا تتلی ' تو یہ چیزیں جو بلا اختلاف ایک دوسرے سے علحدہ هیں ' انہیں هم کیونکر " ایک " دیکھہ سکتے هیں ؟ اسوقت یہ مسئلہ نا قابل حل هے - هم دونوں سروں میں کسی ایک سے شروع کرسکتے هیں مگر مشکل یہ هے کہ درمیان میں کوئی ملتقی (Mitting place) نہیں هے - " ایک " همیشہ ایک رهیگا اور " کئی " همیشہ کئی رهینگے -

لیکن اس مسئلہ کے حل کی طرف کم از کم اشارہ تو ضرور روح ' نفس ' یا ذات مخفی (Sublimnal self) کے جدید اصول میں موجود هے جسے ۲۵ برس هوئے سب سے پہلے مایرس (Myers) نے پیش کیا تھا ' جسکا استقبال جیمس نے علم النفس میں "سب سے بڑی جدید ترقی" کے نام سے کیا ' اور جسکی تائید تازہ ترین واقعات سے هو رهی هے -

یہ صحیح هے کہ نفوس انسانیہ بہت هیں ' مگر انمیں بہت هی مشابہت هے اور ان تمام علوم میں جنکا تعلق علم الحیات سے هے ' یہ دیکھا گیا هے کہ مشابہت کا اشارہ ایک عام سرچشمہ کی طرف هوتا هے - اسلیے ایک طرح سے یہ نتیجہ نکالنا چاهیے کہ تمام نفوس انسانیہ کا سرچشمہ صرف ایک هی هے -

مگر تحقیقات طبیعی کے مشاهدات جیسے (Telepathy) سے یہ معلوم هوتا هے کہ تمام نفوس انسانیہ جو یہاں هیں اور اسوقت موجود هیں ' ان میں باهم کچھہ اسطرح کا تعلق کامل هے کہ وہ ان تمام طریقوں سے خارج اور بالا تر هے جنکو حواس معلومہ سمجھتے هیں - اس یقین کے لیے وجوہ موجود هیں کہ وہ اور اسکے همرشتہ مشاهدات میں اصلی کار فرما وهی نفس کا حصۂ مخفی هے - یہ دلائل اسقدر پیچیدہ هیں کہ انکی تفصیل یہاں نہیں هو سکتی -

یہ اور اسی قسم کے غور و فکر کا اشارہ اس طرف هے کہ گو هماری معمولی طبیعی آگہی ایک دوسرے سے جدا اور بظاهر ممتاز نظر آتی هے ' اور اسلیے مخابرات میں نطق اور تحریر کے ذرائع سے بے حد کام لینا پڑتا هے ' تاهم مخفی سطحوں میں هم باهم یکدگر وابستہ هیں -

بتعبیر استعارہ ' هم میں سے هر شخص پانی کی ایک دھار هے جو ایک شہر کی هزارها نلوں میں سے کسی ایک نل سے جاری هے ' مگر پانی وهی هے اور اسی ایک خزانۂ آب ((Reservoir) سے آرها هے - اسی طرح وهی ایک روح هے جو هم سب کو پہنچی

کامیاب خوش و خرم اور ناکام کھسیانے ہوے - سدانی نے ان ناکام بچوں کو تسلی دی' اور چمکار کے ایک لڑکے سے کہا کہ تمھارا ٹکڑا اس طرح کا مثلاً گول ہے - جب گول خانے میں ڈالوگے جب ہی پڑیگا' - پھر کہا کہ دیکھو اس کیس میں گول خانہ کہاں ہے ؟ اس نے تھوڑی دیر تک تلاش کیا' اور اسکے بعد ڈھونڈھ نکالا - اس بچے کو کہا کہ اسمیں ڈالدو - بچے نے جب ٹکڑا ڈالا تو اندر چلا گیا - وہ باغ باغ ہوگیا - اسی طرح اور بچوں کو بھی بتایا' یہاں تک کہ سبکی شرمساری و ناکامی کامرانی کی مسرت سے بدلگئی' اور اسطرح بغیر کسی باقاعدہ تعلیم کے انھیں ریاضی و اقلیدس کے بڑے بڑے مسائل معلوم ہوگئے !

یا مثلاً شکل کے بدلے رنگوں کے باہمی فرق اور انکے نام بتانا مقصود ہیں - وہ لکڑی کی رنگیں تختیاں بچوں کے آگے رکھدیگی اور رنگ برنگ کی ریشمی پٹیاں لاکر دیگی کہ ان تختیوں پر باندھدیں - پٹیوں کے دینے میں ایسی ترتیب ملحوظ رکھیگی کہ باندھنے کے بعد ایک عجیب دلفریب منظر پیدا ہوجائے - بچے اسے دیکھہ دیکھکے خوش ہونگے' اور اسی سلسلہ میں انھیں ایک ایک رنگ کا نام یاد کرا دیگی !

(لامسہ و سامعہ)

اس طریق تعلیم میں بعض کھیل ایسے ہیں جن سے قوت لامسہ اور قوت سامعہ' دونوں کی ایک ساتھہ پرداخت و بالیدگی ہوتی ہے - یہ کھیل اندھیرے میں ہوتا ہے - اسکے تمام کھلونے پتھر یا دھات اور وزن دار شے کے ہوتے ہیں -

فرض کرو کہ استانی یہ کھیل کھلانا چاہتی ہے تو وہ ایک بچے کو بلائیگی' اور اسے ایک ایسی میز کے پاس کھڑا کریگی کہ اس لڑکے کا ہاتھہ ایک طرف سے دوسری طرف جاسکے - اسکے بعد اسکی آنکھوں پر پٹی باندھدیگی' اور اس میز پر پتھر کے چند ٹکڑے جو ایک دوسرے سے وزن اور قد و قامت میں مختلف ہوتے ہیں' لڑھکا کر بچے سے کہیگی کہ انہیں چننے اس طرح رکھدو کہ جو پتھر جس پتھر سے وزن میں کم ہو وہ اسکے بعد ہی رکھا جائے - بچے کی آنکھیں بند' وہ نہیں جانتا کہ کون ٹکڑا کدھر گیا ہے ؟ پھر وہ کیونکر معلوم کریگا کہ سب سے زیادہ وزندار ٹکڑا کون ہے اور کدھر گیا ہے ؟

استانی بچے کو ہدایت کریگی کہ وہ ان ٹکڑوں کی آواز غور سے سنے - ظاہر ہے کہ جو شے بھاری ہوگی اسکے گرنے کی آواز بھی بھاری ہوگی' اور جو چیز ہلکی ہوگی' اسکے گرنے کی آواز بھی ہلکی ہوگی - اسی آواز سے بچہ نہ صرف ٹکڑوں کی جگہ کو بلکہ انکا وزن بھی معلوم کرلیگا' اور اگر وہ اسمیں کامیاب نہ ہوا تو پھر وہ ٹٹولکے جمع کریگا اور دونوں ہاتھوں میں تولکے انکے وزن کو معلوم کرلیگا -

غرض اس کھیل میں قوت لامسہ اور قوت سامعہ' دونوں کی تربیت و ترقی ہوتی ہے -

(جسمانی ورزش)

اس طریق تعلیم میں صرف حواس ہی کی پرداخت و بالیدگی پر توجہ نہیں کی جاتی' بلکہ حواس کے ساتھہ ساتھہ اعضا و جوارح یعنی ہاتھہ پیر وغیرہ کے نشو و نما کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے -

ہر بچے کے کھلونے اور دوسری ضرورت کی چیزیں ایک جگہ قرینے سے رکھی ہوتی ہیں -

انکے لانے کے لیے نوکر نہیں ہوتا - بچہ اپنے کھلونے خود ہی اٹھا کر لاتا ہے - جب کھیل سے فارغ ہوجاتے ہیں تو جہاں سے وہ شے لاتے ہیں وہیں رکھہ آتے ہیں - کام کی عادت ڈالنے اور ہاتھہ پیروں کی بادانستہ ورزش کے لیے یہاں کُنگ کیا جاتا ہے کہ کپڑے پہننا' جوتوں کی لیس باندھنا' ہاتھہ منہہ دھونا' نہانا وغیرہ وغیرہ تمام کام استانیاں اپنی موجودگی میں ان بچوں سے لیتی ہیں - جو کام ایسے ہیں جنھیں ہر بچہ خود کرلے سکتا ہے' وہ تو خود کرتا ہے اور جو کام وہ تنہا نہیں کرسکتا' اسمیں دوسرے بچے اسکی مدد کرتے ہیں -

(طریق کتابت)

یہ اس طریق تعلیم کی اولین منزل ہے - عام طور پر ابتدا پڑھانے سے کی جاتی ہے' مگر اس تعلیم میں کتابت قرأت پر مقدم ہے - اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہندوستان کی طرح بچونکو حروف کی شکلیں بتا کے دیدی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ انکے نام' شکل' اور پھر لکھنا' یہ تینوں کام ایک ساتھہ ہی کرو -

نہیں' اس تعلیم کی تمام چیزوں کی طرح کتابت کی تعلیم بھی کھلونے ہی کے ذریعہ دیجاتی ہے - دفتی کے ٹکڑوں پر ورق سنباده (emery paper) کے حروف کٹے ہوے چسپاں ہوتے ہیں - یہ حروف بچوں کو دیدیے جاتے ہیں - وہ ان سے کھیلتے ہیں - کھیل اس انداز سے ترتیب دیے گئے ہیں کہ بچوں کو ان حروف پر لازمی طور پر انگلی پھیرنا پڑتی ہے - اسطرح قبل اسکے کہ بچہ قلم اور روشنائی لیکر لکھنے بیٹھے' اسکی انگلیاں ان تمام گردشوں کی عادی ہوجاتی ہیں' جنکی ضرورت حروف کے لکھنے میں پڑتی ہے !!

پھر صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا جاتا' بلکہ جسطرح ہمارے یہاں قدیم طور تعلیم میں میانجی بچوں کو لکھنے بتاکے دیتے ہیں کہ بچے اس پر ہاتھہ پھیریں' اسیطرح ان ٹکڑوں کو بھی بنے بنائے حروف دیے جاتے ہیں جنکا جوف خالی ہوتا ہے - وہ انمیں رنگ بھرتے ہیں - جب بچے اچھی طرح حرفوں کی شکلیں پہچاننے لگتے ہیں تو پھر مرکبات بتائے جاتے ہیں -

(تعلیم کتابت کی مدت)

مسٹر ہولمز مفتش (انسپکٹر) تعلیمات انگلستان لکھتے ہیں :

"لکھنے کے لیے اسطرح سے تیار ہونے میں ان بچوں کا ڈیڑھہ مہینے سے زیادہ صرف نہیں ہوتا جنکی عمر ابھی صرف چار ہی سال کی ہے - جب یہ مدت گذرجاتی ہے تو وہ روشنائی سے سادہ اور بسیط مرکبات لکھنا شروع کرتے ہیں - اگر مشق جاری رہے تو تین مہینے نہیں گذرنے پاتے کہ بچے کا خط نہایت خوشنما ہوجاتا ہے !

جب بچے کو لکھنا آجاتا ہے تو اسے پڑھنے پر لگایا جاتا ہے - پڑھنے میں وہ صرف انہی الفاظ کو نہیں پڑھتا جنکو وہ خود لکھتا ہے' بلکہ اسے ہر قسم کی تحریر پڑھائی جاتی ہے' خواہ وہ مطبوعہ ہو یا قلمی' اور خود اسکی لکھی ہوئی ہو یا غیر کی -

بچے کو جس زبان کی تعلیم دی جاتی ہے' وہ اگر ایسی زبان ہے جسمیں تمام حروف پڑھے جاتے ہیں - یعنی کوئی حرف بھی سائیلینٹ یا غیر ملفوظ نہیں ہوتا' تو اسکے سیکھنے میں بچے کو بہت سہولت ہوتی ہے - چنانچہ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بچونکو اطالی زبان انگریزی' فرانچ' اور جرمن وغیرہ کی نسبت جلد آجاتی ہے - کیونکہ اطالی میں سائیلینٹ (حرف غیر ملفوظ) کا جھگڑا نہیں ہے"

پڑھنے کی ابتدا مفرد اسماء سے کرائی جاتی ہے - اسکے بعد مفرد صفات اور صفات کے بعد جملے بتائے جاتے ہیں - تمام الفاظ

مس مونٹسوری کی ابتدائی تعلیم

اس طریقہ کا سب سے بڑے کامیاب اسکول کے چھ کلاس جسکی معلمہ مس جارج ہیں

یہ پانچ تصویریں مس مونٹسوری کی ایجاد کردہ ابتدائی تعلیم کے متعلق ہیں -

(۱) مس جارج معلمہ بیٹھی ہیں بچوں کے سامنے کاغذ کے کٹے ہوے حروف رکھدیے ہیں جنسے الفاظ ترتیب پاتے ہیں - بچوں کو بتا رہی ہیں کہ الفاظ کے کیونکر ہجے کیے جائیں ؟

ہر خانے کے سامنے بکس بنائے جاتے ہیں جنکے اندر تمام حروف کاغذ کے کٹے ہوے آجاتے ہیں ' اور تعلیم حروف میں ابجد کے پانچ سبق استعمال کیے جاتے ہیں -

(۲) معلمہ بچوں کو بتا رہی ہے کہ ضخامت ' قد ' اور قطر و عرض کی بناء پر چیزونکو کیونکر شناخت کیا جا سکتا ہے ؟ موضوع تعلیم یہ ہے کہ قوت لامسہ کے ذریعہ مختلف اشیا کی ساخت معلوم کی جائیں - طریقہ تعلیم یہ ہے کہ بچے کی آنکھوں پر پٹی باندہ دیتے ہیں اور اسکو کوئی تعلیمی چیز دیکر پوچھتے ہیں کہ کیسی ہے ؟ اسکے بعد پٹی کہول دی جاتی ہے ' اور بچہ دیکھکر معلوم کرلیتا ہے کہ اسکا اندازہ صحیح تھا یا نہیں -

(۳) بہت سے چھوٹے چھوٹے لکڑی کے ٹکڑے ہیں جنکی بلندی اور عرض باہم مختلف ہے - معلمہ بچوں سے کہتی ہے کہ انہیں تلے اوپر رکھتے چلے جاؤ - اسطرح انکو طول و عرض اور حجم و ضخامت اشیا کے علم کی مشق کرائی جاتی ہے -

(۴) رنگوں کے بکس ہیں جنکے عکس سے مختلف قسم کے ملے جلے رنگوں کے تماشے اور کھیل بنتے ہیں اور بچہ نہایت دلچسپی سے ان میں مشغول ہو جاتا ہے - رنگوں کی تعداد ۸ ہے - اور انکے عکس اپنی اصلی ترتیب میں اسطرح نظر آتے ہیں کہ یکے بعد دیگرے انکا باہمی تدریجی فرق نمایاں ہو جاتا ہے - موضوع تعلیم رنگوں کی شناخت اور انکی تدریجی حالتوں کا علم ہے - رنگوں کا فطری حسن خود بخود بچے کو اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے ۔

(۵) اس موقع میں بالکل جانب کا بچہ واقعی رنگ بہر رہا ہے - درمیان میں جو لڑکی بیٹھی ہے وہ بکس بن رہی ہے - تیسری لڑکی بٹن لگا رہی ہے - اس کھیل کا موضوع درس یہ ہے کہ انگلیوں کی مستعدانہ حرکت و ضبطاً دی جائے - اس طریق تعلیم میں رقص و ورزش کی ابتدا انگلیوں سے کرلی جاتی ہے کیونکہ تمام اعمال بدنی میں انگلیاں ہی اصلی قوت کار ہیں -

(۶) لکڑی کے ٹکڑے ہیں جنپر مختلف رنگوں میں ایک سے لیکر نو تک کے عدد منقوش ہیں - معلمہ پہلے ان ٹکڑوں کو باہم ملاکر رکھدیتی ہے اور بچے کو انکے خوشنما و مختلف رنگوں کی ترتیب دکھلا دیتی ہے - بچہ جب اچھی طرح دیکھ لیتا ہے تو پھر اس سلسلے کو منتشر کردیتی ہے اور اس سے کہتی ہے کہ اب اسی طرح تم بھی ملا کر دکھلاؤ - رنگوں کا اختلاف ' انکی باہمی آمیزش کی طبیعی خوشنمائی ' انکی ترتیبی حالت کا سلسلۂ الوان ' اسقدر دلفریب ہوتا ہے کہ بچہ بڑی دلچسپی سے از خود انھیں جوڑ کے رکھنے کا شائق ہو جاتا ہے - موضوع تعلیم علم حساب کا ابتدائی درس ہے - اس رنگین کھیل سے بچوںکو خود بخود تعداد اور ابتدائی عشرۂ حساب کا علم حاصل ہو جاتا ہے -

اردو پریس کی تنظیم

ایک اهم تجویز

صوبۂ پنجاب و اگرہ و اودھہ کے اسلامی اخبارات

جناب نے از راہ نوازش نیازمند کی تحریر الهلال جلد حال نمبر ۱۲ میں درج فرماکر جو جواب مرحمت فرمایا ھے ' اسکا شکریہ ادا کرتا هوں - میں نے لکھا تھا کہ صوبۂ متحدہ مسلمانوں کے بڑے بڑے کاموں کا مرکز ھے مگر یہاں سے کوئی با وقعت اخبار نہیں نکلتا - جناب نے اس پر تعجب کیا ھے اور لکھا ھے کہ اخبارات تو نکل رھے ھیں - پھر خود ھی یہ راے دی ھے کہ روزانہ کیلیے کوشش کرنی چاھیے اور بہتر ھے کہ اخبار مشرق یا کوئی اور اخبار روزانہ ھو جاے -

لیکن گذارش ھے کہ میں اسقدر دنیا سے بے خبر نہیں ھوں کہ مجھے اپنے صوبے کے مشہور اخباروں کا حال معلوم نہو اور سمجھتا ھوں کہ وهاں سے کوئی اخبار نہیں نکلتا - مجھے معلوم ھے کہ علی گدہ گزٹ اردو کا سب سے پہلا وقیع اخبار وھیں سے نکلتا ھے - البشیر اور مشرق بھی وھیں سے نکلتے ھیں - جناب نے انکی تعریف کی ھے - ممکن ھے کہ ایسا ھی ھو مگر میرا مقصد تو یہ تھا کہ گو بہت سے اخبار نکل رھے ھیں ' لیکن ھمارے لیے انکا وجود و عدم برابر ھے - کوئی آزاد مسلمان اخبار نہیں نکلتا - ان سب کی پالیسی کا حال دنیا کو معلوم ھے -

میں چاھتا ھوں کہ اس صوبے میں ایک کمپنی قائم کی جاے لیکن اسے نیا اخبار نکالنا چاھیے - ایک ھفتہ وار ایک روزانہ - ملک میں اب ازاد اخبارات کا کافی ذوق پیدا ھوگیا ھے ' اور ارزاں قیمت ھو تو کمپنی کو نقصان کا خوف بھی کسی طرح نہیں ھو سکتا - آپ جن اخبارات کو بتلاتے ھیں ' انسے مسلمانوں کی موجودہ سیاسی حالت کو نفع نہیں پہنچ سکتا - وہ آنھیں آگے لیجانے سے قاصر ھیں اور اپنی اغراض کی بنا پر سعی کرتے ھیں کہ ھوسکے تو پھر پیچھے لیجائیں - مجھے آپکا ایسا خیال پڑھکر سخت تعجب ھوا .... میرا تو یہ خیال ھے کہ اب حالت بدل گئی ھے ' اور اسلامی پریس کا صرف اشخاص کی قوت پر چھوڑ دینا ٹھیک نہیں - چاھیے کہ ھر صوبے میں کمپنیاں کھل جائیں - ھر کمپنی ایک روزانہ اور ایک ھفتہ وار اخبار ایک ھی اصول اور پالیسی کے ماتحت جاری کردے - اسطرح تمام مسلمانان ھند ایک ھی طرح کی صدائیں سننے لگینگے - ایسا ھونا کچھہ مشکل نہیں ھے - جو لوگ زمیندار فنڈ میں بار بار چندہ دیکر اپنی بیداری کا ثبوت دیچکے ھیں ' کیا وہ ایک مرتبہ سو پچاس روپیہ دیکر کمپنی میں شریک نہیں ھوسکتے ؟

میں پہلے لکھہ چکا ھوں اور اب پھر اعادہ کرتا ھوں کہ اگر کمپنی قائم ھو تو صوبجات متحدہ کی کمپنی میں ایک معقول حصہ سب سے پہلے میں خریدونگا - جناب اس تجویز پر غور فرمائیں اور اهل الراے بزرگوں سے مشورہ کریں - اگر آپکا قلم ساتھہ دے تو ایسے صدها کام ھوسکتے ھیں -

نیاز مند - ن - م -

الهلال :

اس عاجز کا بھی یہ مقصد نہ تھا کہ آپ کو ان اخبارات کی خبر نہیں ' لیکن چونکہ آپنے مطلق نفی سے کام لیا تھا ' اسلیے میں نے بھی صرف اثبات ھی کو کافی سمجھا -

آپکا یہ خیال کہ " صوبجات متحدہ سے جو مسلمان اخبارات نکل رھے ھیں انکا وجود و عدم برابر ھے " میرے عقیدے میں اسدرجہ افسوس ناک خیال ھے کہ اگر اسکی تغلیط کردینے کا ارادہ نہوتا تو میں اسے شائع بھی نہ کرتا جیسا کہ آگے چلکر دس بارہ سطریں مجبوراً کاٹ دی ھیں - اختلاف راے دوسری چیز ھے - ھمکو اپنی بصیرت کے مطابق اپنی راے کو ترجیح دینے کا حق سمجھنے کا پورا حق حاصل ھے - مگر دوسروں کی نسبت یہ سمجھہ لینے کا کہ انکا وجود محض بیکار و لا حاصل ھے ' کسی کو حق نہیں پہنچتا - صوبجات متحدہ سے جسقدر اخبارات نکل رھے ھیں ' وہ بھی مثل تمام اخبارات کے بقدر اپنی طاقت اور سمجھہ کے ملک و قوم کی خدمت کر رھے ھیں ' اور جب تک صریح واقعات سامنے نہ ھوں اس وقت تک نیتوں کے لیے عدالت کھولنا اور فیصلہ کرنا بہت نازیبا انسانی جسارت ھے -

بیشک میں نے البشیر اور مشرق وغیرہ کی تعریف کی تھی لیکن اسکے وجوہ بھی لکھدیے تھے ' اور ان اخبارات سے اب بھی ان اخبارات کو اچھا سمجھتا ھوں اور یقین کرتا ھوں کہ انکا وجود مفید ھے اور وہ اپنی قوت کے مطابق خدمت کر رھے ھیں -

اسی طرح مساوات ' قیصر ھند ' مسلم گزٹ ' البدر وغیرہ ' یہ تمام اخبارات بھی اسی صوبے سے نکل رھے ھیں ' اور میں نہیں سمجھتا کہ آپکے پاس اسکے لیے کیا وجوہ ھیں کہ آنھیں کلیتاً نظر انداز کردیں ؟ میں ان سب میں کچھہ نہ کچھہ خوبیاں پاتا ھوں ' اور ان میں ھر شخص اسی طرح خدمت قوم کی سعی کررھا ھے جس طرح آپکے پیش نظر اشخاص -

رھی پالیسی اور اصول نگارش و آراء ' تو یہ اپنی اپنی سمجھہ ھے اور اپنی اپنی بصیرت - جس طرح اور جس قوت سے ایک شے آپکو مفید نظر آرھی ھے ' بہت ممکن ھے کہ بالکل اسی طرح دوسرے کو مضر نظر آتی ھو - آپکو چاھیے کہ آپ جس عقیدہ کو حق سمجھتے ھیں اسکا اعلان کیجیے ' اسکے مخالف خیالات کا پوری قوت سے رد کیجیے ' معروف کی دعوۃ دیجیے اور منکر سے لوگوں کو بچائیے اور اسمیں کسی کی پروا نہ کیجیے - لیکن یہ اسکے لیے مستلزم نہیں کہ آپ انکی دوسری خوبیوں سے انکار کردیجیے یا انکے وجود ھی کو کالعدم سمجھیے -

البتہ اگر آپکے پاس ایسے وجوہ موجود ھیں جنکی بنا پر آپ نیتوں کو اغراض سے آلودہ پاتے ھیں ' تو ایسی راے رکھہ سکتے ھیں ' مگر میرے سامنے تو ابھی وہ وجوہ نہیں ھیں -

رھا اردو پریس کی تنظیم و وحدت کا خیال تو بلا شبھہ یہ بہترین خیال ھے - متعدد واقعات نے بتلا دیا ھے کہ اخبارات کو اشخاص کے ھاتھہ میں چھوڑ دینا بہتر نہیں - پریس ایکٹ ایک شخص کے پریس کو ضبط کرنے کی جگہ بہتر ھے کہ صدھا اشخاص کے مشترکہ مال کو ضبط کرے ' اور اس طرح جو کچھہ نقصان ھو وہ ھر شخص

کارڈوں پر لکھے ہوئے ہیں - کارڈ کی وہی شکل ہوتی ہے جو ان پر لکھے ہوئے الفاظ کے مطالب کی ہوتی ہے - مثلاً ایک کارڈ پر کتا لکھا ہوا ہے تو یہ کارڈ خود بھی کتے ہی کی شکل کا ہوگا - و قس علی ہذا -

جب تک مفردات کی تعلیم ہوتی رہتی ہے اسوقت تک ان بچوں کی کتاب یہی کارڈ ہوتے ہیں - لیکن جب یہ دور ختم ہوجاتا ہے اور جملوں کا وقت آتا ہے تو ان کارڈوں کے بدلے سیاہ تختے استعمال کیے جاتے ہیں - جملے زیادہ تر کھیل کے سوالات یا احکام ہوتے ہیں - استانی اس قسم کے جملے تختے پر لکھکے بچوں سے پڑھوا تی ہے اور پھر اسکی تعمیل کراتی ہے -

اس طریق تعلیم میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے - چنانچہ وہ بچے جنکی عمر ابھی ساڑھے تین برس کی تھی بغیر اسکے کہ وہ ایک مدت کے لیے بھی یہ سمجھکر دل گرفتہ ہوں کہ وہ پڑھ رہے ہیں انہوں نے انگریزی لکھنا اور پڑھنا سیکھہ لیا !!

یہ کوئی مستثنی واقعہ نہیں بلکہ اس تعلیم کا ایک مسلم نتیجہ ہے - چنانچہ مسٹر ہولمز جنھوں نے اس طریق تعلیم کو نہایت دقت نظر سے دیکھا ہے کہتے ہیں کہ اس تعلیم کے بعد یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں کہ بچہ اسقدر جلد نوشت و خواند سیکھہ لیتا ہے - یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ چلتا پھرتا اور بولتا چالتا ہے !

(حســـاب)

پڑھنے کے بعد حساب کی باری آتی ہے - حساب بھی بالکل کھیل ہی کھیل میں سکھایا جاتا ہے - میڈم مونٹسوری نے بعض ایسے کھیل ایجاد کیے ہیں جنمیں گنتی کا ہونا ناگزیر ہے - اس قسم کے کھیلوں کے لیے اس خاتون نے بعض خاص قسم کے کھلونے بھی بنائے ہیں جن پر گنتی لکھی ہوتی ہے - یہ کھلونے بچوں کو دیدیے جاتے ہیں اور وہ ان سے کھیلنا شروع کرتے ہیں - یہی کھیل انھیں حساب سکھا دیتا ہے !

اس طریق تعلیم کا تجربہ اسوقت صرف ان لڑکوں پر کیا گیا ہے جو ابھی طفولیت کے دور میں ہیں لیکن امید ہے کہ ان لڑکوں کی تعلیم میں بھی کامیاب ہوگا جو اس منزل عمر سے گزر چکے ہیں -

(معـلـمـات)

یہاں تک تو فن تعلیم کے متعلق بحث تھی - اب ہم چند کلمات استادوں اور استانیوں کے متعلق کہنا چاہتے ہیں -

عام طور پڑھانے والوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ بچے کو کوئی نئی چیز شروع کراتے ہیں تو پہلے اسے بتلاتے ہیں پھر اس سے کہتے ہیں کہ اسکی نقل کرے یا اگر دیکھتے ہیں کہ بچہ ایک کام کر رہا ہے مگر اس سے نہیں ہوتا تو فوراً اسکی مدد کرنے لگتے ہیں - لیا اگر اس نے کر تو لیا مگر اسمیں کسی قسم کی غلطی رہگئی ہے تو خود ہی اسے درست کردیتے ہیں -

لیکن اس طریقہ تعلیم کی استانی جب کوئی نئی شے شروع کرانا چاہتی ہے تو ایسے مواقع پیدا کرتی ہے کہ بچے کو خود بخود کام کی طرف توجہ ہو - جب انکو متوجہ دیکھتی ہے تو منتظر رہتی ہے کہ وہ خود بخود شروع کرنا چاہے - البتہ جسوقت اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ بچہ خود نہیں کرسکتا کیونکہ اپنی کوشش ختم کرچکا ہے تو پھر اسوقت بتلادیتی ہے -

اسی طرح اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو کوشش کرتی ہے کہ خود اپنی غلطی پر متنبہ ہوجاے - اگر نہیں ہوتا تو پھر ٹوکتی ہے اور کوشش کرتی ہے کہ وہ خود ہی اسے درست کردے - جب اسمیں بھی کامیابی نہیں ہوتی تو پھر مجبوراً خود ہی بتا دیتی ہے -

اسلیے قدرتاً اس طریق تعلیم کی کامیابی کا دار و مدار پڑھانے والوں کی لیاقت و قابلیت پر ہوتا ہے اور اس کے لیے جس قسم کی نوعیت اور جس مقدار کی قابلیت کی ضرورت ہے وہ اس سے بالکل مختلف اور بہت زیادہ ہے جو عام مدارس کے لیے درکار ہوتی ہے -

چنانچہ جس مدرسہ کو بدقسمتی سے قابل استانیوں یا استادوں کی کافی تعداد نہیں ملتی اسے مجبوراً بند کر دیا جاتا ہے - مسٹر ہولمز کہتے ہیں :

" میں نے پانچ مدرسے جو اس طریق تعلیم کے لیے قائم کیے گئے دیکھے - مگر ان میں سے چار کو کامیاب اور ایک کو ناکام پایا - اسکی وجہ مہتممہ کا اس طریقہ کے تفصیلی حالات سے جہل تھا - میں نے اسکی اصلاح کی بہت کوشش کی مگر بالاخر مدرسہ بند ہی کر دینا پڑا "

(موانع رواج تعلیم جدید)

قابل استانیوں کے قحط کے علاوہ اس طریق تعلیم کی راہ میں ایک دوسرا سنگ گراں اسکی گرانی بھی ہے - سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اسمیں عام طریق تعلیم کی نسبت جگہ زیادہ درکار ہوتی ہے - عام تعلیم میں فی بچہ ۹ فیٹ جگہ کافی ہوتی ہے مگر اسکے لیے کم از کم ١٥ فیٹ چاہیے - کیونکہ اول تو یہاں بچے آزاد اور خود مختار ہوتے ہیں - چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کے متعلق کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہوتی - دوسرے اس کے لیے ساز وسامان بھی بہت ہوتا ہے جسکے لیے وسیع جگہ کی ضرورت ہے - پھر اسمیں استانیاں بھی بہت چاہییں کیونکہ ایک استانی مشکل سے بیس لڑکوں کو پڑھا سکتی ہے -

با ایں ہمہ امید ہے کہ بہت جلد یہ طریقہ تمام یورپ اور امریکہ میں رائج ہو جائیگا - کیونکہ وہ اب تجربہ کی حد سے گزر چکا ہے اور اسکے فوائد منظر عام پر آچکے ہیں -

(گورنمنٹ هنـد اور مسئلۂ تعلیم)

لیکن کیا گورنمنٹ ہند بھی اس طریق تعلیم کے فوائد معلوم کرکے بدبخت ہندوستانیوں تک اسے پہنچانے کی کوشش کریگی ؟ کیا جو گورنمنٹ اپنے تئیں ہندوستان کا تربیت فرما بیان کرتی ہے وہ چند امتحان لینے والی یونیورسٹیوں کو قائم کرکے تمام فرائض تربیت سے سبکدوش ہوگئی ہے ؟ افسوس کہ اسکے جواب میں بحالت موجودہ مایوسی کے سوا اور کچھہ نہیں ہے !

مسئلۂ اصلاح ندوہ

بتاریخ ٣ - اپریل جامع مسجد پھل گاؤں میں بعد نماز جمعہ ایک عام جلسہ مسلمانان پھل گاؤں کا زیر صدارت جناب ابو نعیم صاحب بی - اے بدیں غرض منعقد ہوا کہ ندوہ کی موجودہ حالت کے متعلق قوم کو توجہہ دلائے -

لائق صدر انجمن نیز جناب حافظ مولوی منظر علی صاحب نے بہت ہی اچھے پیرایہ میں ندوۃ العلما کی سرگذشت اور اغراض و مقاصد بیان کیے - اسکے بعد حسب ذیل تجویزیں باتفاق رائے منظور ہوئیں جو بغرض آگاہی قوم روانہ کیجاتی ہیں :

(١) یہ جلسہ طلبائے دار العلوم ندوۃ العلما کی اسٹرائک کو نہایت افسوس کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس نازک وقت میں بہت ہی غور طلب معاملہ سمجھتا ہے -

(٢) یہ جلسہ بہی خواہان قوم سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بعد کافی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے اپنی توجہہ اصلاح و استقلال ندوہ کی طرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرمائیں -

(٣) یہ جلسہ موجودہ ناظم ندوۃ العلما سے غیر مطمئن ہے اور انہیں اس عہدہ کیلیے موزوں نہیں سمجھتا -

ناچیز شرف الدین

بلکہ میرا گمان تو یہ ہے کہ جو لوگ مولوی عبد السلام صاحب کو محض اس بنا پر گالیاں دے رہے هیں وہ خود اس قسم کے گناهوںکا ارتکاب بارها کرچکے هونگے' اور میرا دعوی ہے کہ غالباً آیندہ بھی ضرور کرینگے - مثال کے لیے دهلي مسلم ڈپوٹیشن کا واقعہ کافي ہے - میں سمجھتا هوں کہ مختلف الخیال لوگوں کو شمول ڈیپوٹیشن کی ترغیب و تحریص میں جو پرائیوٹ خطوط لکھے گئے هونگے یا زباني گفتگو کي گئی هوگي' اسمیں اس سے زیادہ دروغ مصلحت آمیز حرف پیش آیا هوگا - اور یقیناً یہ ظاهر کیا گیا هوگا کہ خود وایسراے کا منشا ہے کہ ایک ایسا ڈپوٹیشن آئے' یا سر علي امام کي گفتگو سے معلوم هوا کہ وایسراے کي یہ خواهش ہے - وقس علی هذا -

اصل یہ ہے کہ هم لوگ دوسروں کی اخلاقي کمزوریوں پر طعن کرنے میں بہت بے باک هیں لیکن خود اسي قسم کی کمزوریوں میں مبتلا هوجانے کیلیے داوئی تعریف آمادہ رهتے هیں - مثلاً کیا یہ واقعہ حیرت انگیز نہیں ہے کہ نواب صاحب رامپور کے ڈپوٹیشن کے متعلق جن جن باتوں پر سنگین سے سنگین اعتراض کیے جاتے تھے' بعینہ اسي قسم کي باتوں کی تائید میں اب جدید دهلي ڈیپوٹیشن کے ضمن میں قوي سے قوي دلائل پیش کیے جارہے هیں ؟

اللہ تعالے مسلمانوں کو حق کی اعانت اور اسپر استقلال کي توفیق اور تلون سے احتراز کا حوصلہ عطا فرماے -

دهلي میں جلسہ

ندوہ کے متعلق ۱۰ مئي کا اجتماع

(از حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

۱۰ - مئي کو دهلي میں جو جلسہ هونے والا ہے' اسکے متعلق مختلف قومي جرائد میں موافق اور مخالف بحثیں هو رهي هیں جنھیں میں قومي بیداري کي ایک علامت سمجھتا هوں - میرا خیال ہے کہ کسي مسئلہ میں جب اختلاف هوتا ہے تو عام طور سے یہ اختلاف کبھي تو واقعات پر کم غور کرنیکی وجہ سے هوتا ہے' اور کبھي اسلیے هوتا ہے کہ دو گروہ جو مختلف خیالات کے هوتے هیں' اپنے اپنے نصب العین کي روشني میں اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کو دیکھتے هیں -

میں ان سطور میں یہ کہنا نہیں چاهتا کہ ندوۃ العلما کے اصلاحي جلسہ کے متعلق جو اختلاف ہے' وہ ان دونوں قسموں میں سے کس قسم کا ہے؟ کیونکہ اسے میں آپ کے اخبار کے پڑھنے والوں کیلیے چھوڑتا هوں' اور سمجھتا هوں کہ یہي طریقہ زیادہ بہتر اور زیادہ مناسب ہے -

ندوۃ العلما اس لیے قائم کیا گیا تھا کہ اسکے طلبہ ایک اعلی نصاب تعلیم اور اعلی تربیت سے مستفید هوسکیں' اور اسکے بعد وہ خدمت اسلام کو مختلف ضرورتوں کے لحاظ سے انجام دیسکیں - یہ شریف اور اعلي مقصد اس وقت پورا هو رها ہے یا نہیں ؟ اور اسکے پورا هونیکي هندوستان کے اهل اسلام توقع کر سکتے هیں یا نہیں ؟ اس کا فیصلہ صرف مسلمانوں کے هاتھہ میں ہے -

گو ندوۃ العلما کا انتظام پست حالت میں هو' گو قواعد کي خلاف ورزي بھي اسمیں هوتي هو' اور گو اسکا مالي انتظام بھي قابل اطمینان نہو' لیکن سب سے زیادہ اس بات کا فکر ہے کہ وہ اپنے اساس سے روز بروز دور هوتا جاتا ہے' اور اس بات کے خوف کرنیکے وجوہ پاے جاتے هیں کہ وہ ایک معمولي مدرسہ کي صورت نہ [illegible]

اور ندوہ کی بہتري کے ذرائع پر غور کریں' تو میرے خیال میں ایسے جلسے کو بے ضرورت یا مضر بتانے سے یہ بہتر هوگا کہ اس میں شرکت کیجاے' اور صرف انصاف اور اعتدال کے ساتھہ مخالف اور موافق بیانات کو سن کر ان پر صحیح راے قائم کیجاے -

میں یہ بھي ظاهر کرنا ضروري سمجھتا هوں کہ سب سے پہلے دوستانہ تبادلۂ خیالات کی کوشش کیجائیگي - اگر اسمیں بدقسمتي سے کامیابي نہوئي تو انصاف کیساتھہ راے قائم کرکے (خدا همیں اسمیں توفیق عطا فرماے) اصلاح کا مطالبہ کیا جاے گا (بشرطیکہ اسکي ضرورت هوئي) - اور مطالبہ اصلاح کا طریقہ بھي امید ہے کہ معتدل هي هوگا -

میں نہایت افسوس کے ساتھہ ان معزز دوستوں سے جن کا یہ خیال ہے کہ قوم کو ندوہ سے مطالبہ کرنے کا کوئي حق نہیں ہے' اختلاف کرتا هوں - مطالبہ قوم کو کرنیکا پورا حق حاصل ہے جسطرح کہ اس مطالبہ کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا ارکان ندوہ کو حق حاصل ہے - اگر اسکے عوض یہ کہا جاتا کہ قوم کو ارکان ندوہ کے مجبور کرنیکا حق حاصل نہیں ہے تو بے شک میں بھي اسکے ساتھہ اتفاق کرتا -

اس وقت جن بزرگوں کے هاتھہ میں ندوہ کے انتظام کي باگ ہے' وہ سب خدا کے فضل سے مسلمان اور همارے اخوان دین هیں' اور ندوہ کے ساتھہ دل چسپي بھي رکھنے والے هیں - اسلیے همیں پوري امید ہے کہ وہ مہرباني فرما کر اصل مسئلہ پر غور کریں گے - اور حق پسندي کي راہ کو هر حال میں ترجیح دینگے -

مجھے اس کے ساتھہ هی ان بزرگوں سے جو ۱۰ - مئي سنہ ۱۳ع کو دهلي میں تشریف لائینگے' امید ہے کہ وہ بھي فرقہ بندي کے خیالات سے پاک هونگے اور صرف انصاف اور راستي کی پیروي کرینگے -

علی گڈہ کالج هر لحاظ سے باقي اسلامي درسگاهوں میں ایک بہتر کالج ہے جو بہتر انتظام اور بہتر سرمایہ کیساتھہ بہتر منتظمین کے زیر سایہ چل رها ہے - لیکن میں نہیں سمجھہ سکتا کہ اگر اسمیں کوئي بات بنیادي اصول کے خلاف هو تو کیوں قوم کو اصلاحي مطالبہ سے محروم رکھا جاے جب کہ اوس کا تمام سرمایہ قومي سرمایہ ہے ؟

حال هي میں اهل اسلام کے ایک چھوٹے گروہ نے اپنے حقوق کے متعلق مطالبات پیش کرتے هوے (یہاں اس بات کا موقع نہیں ہے کہ ان مطالبات سے بحث کیجاے) ایسي خواهشیں بھي کي هیں جو کالج کے اندروني انتظام سے تعلق رکھتي هیں - لیکن میرے معزز دوست نواب محمد اسحاق خاں صاحب آنریري سکرٹري نے ان مطالبات کے جواب میں یہ نہیں کہا' اور نہ ابھي تک کسي اهل الراے نے ایسا ظاهر کیا ہے کہ اهل تشیع کو کوئي حق ان مطالبات کا نہیں ہے - بلکہ برخلاف اسکے ان کے مطالبات پر غور هو رها ہے' اور کوشش کیجا رهي ہے کہ صحیح مطالبات کو منظور کیا جاے - ایسي حالت میں ندوہ کے مطالبات کے متعلق یہ کہنا کہ انکا حق قوم کو حاصل نہیں ہے کم سے کم میرے خیال میں کسي صحیح دلیل پر مبني نہیں ہے -

میري راے میں ۱۰ - مئي کے جلسہ کے متعلق اس وقت کوئي موافق یا مخالف راے دینے سے یہ بہتر هوگا کہ اسکي روئداد پڑھنے یا اسمیں شریک هونے کے بعد کوئي خیال ظاهر کیا جاے - ممکن ہے کہ یہ جلسہ جو اسوقت غیر ضروري سمجھا جاتا ہے ۱۰ مئي کو مفید ثابت هو -

اسکے علاوہ مجھے یہ بھي کہنا ہے کہ دهلي کي انتظامي کمیٹي ارکان ندوہ میں سے بھي ایک جماعۃ کو دعوت بھیج رهي ہے' اور یہہ تجویز اگرچہ همارے بعض معزز اسلامي پرچے بھي پیش کررہے هیں لیکن خود کمیٹي کا اس سے پہلے بھي یہي خیال تھا - امید ہے کہ اس جلسہ میں هر گروہ کے اصحاب موجود هونگے' اور هر ایک گروہ کے بیانات روشني میں آنے کے بعد جلسہ کوئي [illegible] قائم کرےگا -

بانت کو برداشت کرے - پھر خیالات کی طوائف الملوکی سے بہتر ہے کہ کم از کم کسی ایک اصول میں تو لوگ متحد ہو جائیں -

(تجـــویز)

میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب اور صوبجات متحدہ سے اس کام کو شروع کیا جاے ' اور اس طرح کیا جاے کہ جو عمدہ اخبارات اِس وقت نکل رہے ہیں ' وہ سب ' یا ان میں سے جو منظور کریں ' ایک خاص قرار دادہ شرط کے مطابق ایک جا ہو جائیں ' اور اعلان کر دیا جاۓ کہ یہ سب ایک ہی سلسلہ کے اخبارات ہیں - ہر اخبار کوئی خاص خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے - جس شخص کو وہ خصوصیت مطلوب ہو وہ اسی اخبار کو خرید لے - کچھہ ضرور نہیں کہ وہ ہر معاملہ میں متحد الراے بھی ہوں - ایسا ہونا ممکن نہیں اور حق پرستی کے ساتھہ جائز بھی نہیں - البتہ قرار داد کے مطابق ایک اصول مشترک ان میں ضرور ہونا چاہیے -

مثلاً لاہور میں عمدہ عمدہ نکلنے والے اخبارات بہت سے ہیں - اخبار وطن لاہور اسلامی ممالک کے عام حالات ' عربی اخبارات کے اقتباسات ' اور انگریزی جرائد کے عثمانی و مشرقی مراسلہ نگاروں کے تراجم جس کثرت کے ساتھہ دیتا ہے کوئی نہیں دیتا ' اور اس شاخ میں وہ سب سے زیادہ دلچسپ ہے - روزانہ پیسہ اخبار ایک عام روزانہ اخبار کی حیثیت سے ہر طرح کا مواد بہم پہنچاتا ہے ' اور تمام روزانہ معاملات پر چھوٹے چھوٹے نوٹ دیتا ہے - زمیندار اپنی خصوصیات معلومہ و مشہورہ کے لحاظ سے بڑی شہرت رکھتا ہے اور لوگ اسکے بہت گرویدہ ہیں - یہ تینوں اخبار تین مختلف مذاق کی جماعتوں کیلیے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ باہم رقیب ہوں - جس شخص کو جس طرح کے اخبار کی ضرورت ہو خریدے - یہ سب ایک ایسوسی ایشن کے ماتحت ہو سکتے ہیں -

وطن اور پیسہ اخبار ملک کو تعلیم دیں - زمیندار ملک کی شکایتیں گورنمنٹ کے آگے پیش کرے -

اگر ہم چاہیں تو سب کچھہ کر سکتے ہیں اور بہت تھوڑے سے ایثار کی ضرورت ہے - قوم کی خدمت کا سب کو حق ہے - نہ تو وہ صرف زمیندار کے دفتر میں مقفل ہے ' نہ کارخانہ وطن اور پیسہ اخبار میں ' یہ تمام لوگ اپنے اپنے دائرۂ خدمت کو مشخص کرکے بغیر تصادم کے خدمت کر سکتے ہیں -

اسی طرح صوبجات متحدہ کے کچھہ اخبار باہم متحد ہو جائیں - پھر اور صوبوں کے لیکن بمبئی ' بنگال ' مدراس ' اور بہار سے اخبارات نہیں نکلتے - وہاں نئے بھی جاری ہونے چاہئیں -

میں سمجھہ نہیں سکتا کہ آپ ایسا عالم یافتہ اور صاحب اثر بزرگ کیوں علانیہ سعی نہیں کرتا ؟ آپ بیچ ہوکے میں کام شروع کردیں - سب سے پہلے موجودہ اخبارات کے مالکوں سے ملیں اور مشورہ کریں - اگر آپکا مقصد حاصل نہو تو پھر کرسمی راہ اختیار کریں - بمبئی کی چھپائی بہت ارزاں ہے ' اور ایک عمدہ ہفتہ وار اخبار پانچ چھہ ہزار روپیے کے ابتدائی سرمایہ سے نکل سکتا ہے -

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعہ کی پیمائش کرکے پیمانے سے بنایا ہے - نہایت خوشنما متین اور روغنی معہ رول و کپڑا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ا روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

منیجر صوفی پنڈی بہاو الدین - ضلع گجرات - پنجاب

مسئلہ بقاء و اصلاح ندوہ

مولوی عبدالسلام صاحب کا خط

از جناب مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موہانی

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الهـــلال - تسلیم !

معاملات ندوہ کے متعلق آجکل تقریباً کل اسلامی اخباروں میں جو بحث جاری ہے باوجود دیگر مشاغل ' راقم حروف نے بڑی دلچسپی کے ساتھہ مطالعہ کیا - میں اس موقعہ پر علامہ شبلی یا اُنکے مخالف گروہ کی تائید یا تردید کرنا نہیں چاہتا ' لیکن سلسلۂ بحث میں دو ایک باتیں ایسی پیش آگئی ہیں جنکی نسبت چند کلمے عرض کرنا ضروری معلوم ہوتے ہیں - کیونکہ اُنکے متعلق میرے خیال میں اسوقت تک کسی نے بے لاگ راے قائم نہیں کی ہے -

مثلاً مولوی عبد السلام صاحب ندوی نے اپنے ایک خط میں طلباے ندوہ کو اسٹرائک کرنے کی جو تحریک کی ہے اُسے تمام لوگوں نے ' عام اس سے کہ وہ مولوی شبلی صاحب کے موافق ہوں یا مخالف ' حد درجہ مذموم اور قابل ملامت فعل قرار دیا ہے - اور الهلال نے بھی سخت ملامت کی ہے -

مجھکو چونکہ بفضلہ تعالے کسی گروہ سے تعلق نہیں ہے اسلیے بلا خوف تردید و لومۂ لائم اس راے کا ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ تحریک اسٹرائک کو علامۂ شبلی کے ایما سے منسوب کرنے کے سوا باقی اور کوئی بات مولوی عبد السلام صاحب کے خط میں قابل اعتراض نہیں ہے -

جو لوگ اُنکی تحریر کو مدون ' شکایت ' یا فتنہ پردازی قرار دیتے ہیں ' اُنہیں پہلے یہ بات ثابت کرنا چاہیے کہ بحالت مجبوری اسٹرائک کرنا یا اسکی تحریک کرنا کوئی نامعقول فعل ہے - ہم کہتے ہیں کہ زبردست کے مقابلے میں کمزوروں کا اسٹرائک کرنا اُنکا ایک قدرتی حق ہے جسکو بلا دلیل ناجائز قرار دینے کا کسی شخص کو کوئی منصب حاصل نہیں - اگر کسی کو اس بات کا دعوی ہو تو وہ اُسے پیش کرے - اُسکا مسکت جواب دیا جائیگا - انشاء اللہ تعالے -

مولوی عبد السلام صاحب نے اسٹرائک کی جو تحریک کی تھی وہ بالکل صحیح تھی ' اور اگر وہ پختہ کار یا صاحب استقلال ہوتے تو اپنی تحریر پر اطمینان اور صداقت کے ساتھہ قائم رہ سکتے تھے - لیکن افسوس کہ اعتراض کی کثرت سے گھبرا کر انہوں نے خود ہی اپنے ایک بالکل جائز فعل کو ناروا تسلیم کر لیا - تحریک اسٹرائک کو مولوی شبلی صاحب کے نام سے منسوب کرنے کو ہم اچھا نہیں کہتے ' لیکن وہ بھی کوئی اسدرجہ مذموم فعل نہیں ہے کہ اسکی بنا پر مولوی عبد السلام صاحب پر گالیوں کی بوچھار کردی جاے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تحریک اسٹرائک کے متعلق مولوی شبلی صاحب نے کوئی علانیہ ایما نہ کیا ہوگا ' لیکن فحواے کلام سے ایسا ضرور دریافت ہوسکتا ہوگا کہ مولانا اس تحریک کو قابل اعتراض نہیں سمجھتے ' جیسا کہ اب بھی انکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحالت مجبوری اسٹرائک کو جائز قرار دیتے ہیں - پس ایسی حالت میں اپنی تحریک کو پرزور بنانے کے لیے علامۂ شبلی کے نام کا حوالہ دے دینا گناہ کبیرہ یا کفر کی حد تک نہیں پہنچتا -

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف' کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ھزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیجے صرف اس کتاب کی موجودگی میں رہا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذھب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو' بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی آنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' آنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بھی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ھاتھی ' شتر' گائے بھینس' گھوڑا' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ھی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواھرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ھی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - آسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہاں کی درسگاہیں دکھائی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مکمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپے

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت ۹ روپے چھوٹی سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئی ہیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ اسکو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوئے ایکدم کسیوجہ سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

خریداران الہلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سوئس واچ کمپنی کے یہاں اسی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے اسمیں سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سستم راسکوپ - سائز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی - گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۳ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ھنج باک - پن ہانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑی نہایت عمدہ اور مضبوط - نیور سکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

اُربانہ اسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہری سوئین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - نیور اسکیپمنٹ - پن ست - ہانڈ اکشن - متل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل ہانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۶ سال - مخمل کے بکس میں - مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۶ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ھنج باک - پن ہانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئین زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

متل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مور منٹ سلنڈر اسکیپمنٹ - پن ہانڈ ست مکانیزم - ندس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل ہانڈس - بزل ست اور مصنوعی جواھرات - اسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - سدب باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

بالکل نمبر ۶ کی طرح بغیر جواھرات -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاوِنگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

المشتھر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوست بکس ۱۷۰ کلکتہ

علمی ذخیره

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف هے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه هے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۴ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره هے که تذکره جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکره جس کو زمانه کے مشهور محسن و سر دست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں مرزا علي لطف سے لکهوایا هے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تعمیم الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کي کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علاوه مصنف کے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا هے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا هے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا هے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تهے اور اُن کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا هے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مذهبي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکره مندرج هے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کي کتاب ومع الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات و زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثي قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا بیان مندرج هے نامي پریس کانپور کا مشهور ایڈیشن - قیمت ۳ روپیه

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس درجه تفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں بهي کوئي کتاب نهیں لکهي گئي هے - اس کے اخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول بهي مذکور هیں - اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا هے - حجم ۴۷۴ صفحه قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه کے چهپ چکا هے - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاؤلیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي هے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم وفنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج هے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي هے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا و وضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو دي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا هے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف ردیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما الین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز مرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد مرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب هے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) اسرار اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامي - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگره - حجم (۳۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور هے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے اس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شائق هیں انهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي هے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسي قیمت ۵ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

ہر فرمـایش میں الہـلال کا حوالہ دینا ضروری ھے

رینلڈ کی مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولـہ جلدوںمیں ھے ابھي چھپ کے نکلي ھے اور تھوڑي سي رھگئي ھے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي ھے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - کپڑےکي جلد ھے حسین سنہري حروف کي کتابت ہے اور ۴۱۶ ھاف ٹون تصاویر ھیں تمام جلدوں دس روپیہ وی - پي - اور ایک روپیہ ۱۴ آنـہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

یونین ٹانیں

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا - یہ دوا کل دماغی شکایتوںکو دفع کرتی ھے - پژمردہ دلوںکو تازہ کرتي ھے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ھے جسکو انسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے ھیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتی ھے - ھسٹریہ وغیرہ کو بھی مفید ھے چالیس گولیوں کے بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے دو روز استعمال سے ضعف باہ ایک بار گی دفع ھو جاتی ھے - اس کے استعمال کرتے ھی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ -

ھائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رھا -

یہ دوا آب ورم - فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ھے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل ھوتی ھے -

ایک ماہ کے استعمال سے مرض بالکل دفع ھو جاتی ھے قیمت دس روپیہ اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

ہر قسم کے جنوں کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے ھرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنون ' مرگی والا جنون ' غمگین رھنے کا جنون ' عقل میں فتور کے خرابي و مزمن جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع ھوتي - ھے اور وہ ایسا صحیح و سالم ھوجاتا ھے کہ کبھي ایسا گمـان تـک بھي نہیں ھوتا کہ وہ کبھي ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت في شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت پسند نہونے سے واپس

ھورے نئے چالان کي جیب گھڑیاں ٹھیک وقت دینے والي اور دیکھنے میں بھي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارھي ھیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے دي جاتي ھے -

اصلی قیمت سات روپیہ چودہ آنہ اور نو روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت تین روپیہ پندرہ آنہ اور چار روپیہ پندرہ آنہ ھر ایک گھڑي کے ھمراہ سنہرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

الائي واچ اصلي قیمت نو روپیہ چودہ آنہ اور تیرہ روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت - چار روپیہ پندرہ آنہ اور چھہ روپیہ پندرہ آنہ باندھنے کا فیتہ مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپنی نمبر ۲۰ مـدن متر لین کلکتہ -

Competition Watch Company No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نہونے سے واپس

ھمارا من موھنی فلوٹ ھارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یہ ساگون کي لکڑي کی بني ھے جس سے آواز بہت ھي عمدہ اور بہت روز تک قائم رھنے والي ھے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۵ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ ھے آڈر کے ھمراہ ۵ - روپیہ پیشگي روانہ کرنا چاھیئے -

کمرشیل ھارمونیم فیکٹـري نمبر۳/۱۰ لوئر چیت پورروڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory No 10, 3 Lover Chitpur Road Calcutta

---

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کھوئی ھوئي قوت پھر دو بارہ پیدا ھوجاتي ھے - اسکے استعمال میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ھوتي - عام سي عمدہ بخشي کر دیتي ھے قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف اور بغیرکسي قسم کی جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑ جاتي ھیں ، قیمت تین ٹکیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

آر - پي - گھوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road, Calcutta.

سنگاری فلوٹ

تین سال کی گارنٹي

بہترین اور سریلي آواز کی ھارمونیم سنگل ریڈC سے تک C یا F سے F تک

قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ھر قسم اور ھر صفت کا ھرمونیم ھمارے یہاں موجود ھے -

ھر فرمائش کے سـاتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگي آنا چاھیے -

R. L. Day. 34.1 Harkata Lane, Calcutta.

پچاس برس کے تجربہ کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ایجاد کردہ - آرام بہنے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بہدف ھے' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقہ مستورات دفع ھوجاتي ھے' اور نہایت ھی مفید ھے - مثلاً ماھوار نہ جاري ھونا - دفعتاً بند ھوجانا - کم ھونا - بے قاعدہ آنا - تکلیف کے ساتھہ جاري ھونا - متواتر یا زیادہ مدت تک نہایت زیادہ جاري ھونا - اس کے استعمال سے بانجھ عورتیں بھي باردار ھوتي ھیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیہ -

سـوا تسھائے گولیـاں

یہ دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بہدف کا حکم رکھتي ھے - کیسا ھي ضعف کیوں نہ ھو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم ھوگي جو کہ بیان سے باھر ھے - شکستہ جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي ھے' اور طبیعت کو بشاش کرتي ھے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیہ

Swasthasahaya Pharmacey, 30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلـوائـت

اس دوا کے استعمال سے ھرقسم کا ضعف خواہ اعصابي ھویا دماغي یا اورکسي وجہ سے ھوا ھو دفع کردیتي ھے ' اور کمزور قوی کو نہایت طاقتور بنادیتي ھے - کل دماغي اور اعصابي اور دلي کمزوری کو دفع کرکے انسان میں ایک نہایت ھي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي ھے - یہ دوا ھر عمر والے کے واسطے نہایت ھی مفید ثابت ھوئي ھے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نہیں ھوتا ھے سواے فائدہکے

قیمت فی شیشي ایک روپیہ

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين — القرآن الحكيم

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۸ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۴

Calcutta: Wednesday, May, 6. 1914.

قیمت فی پرچہ

اطـــلاع

" اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ ' سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا -

منیجر

تسـٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلي و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسٹر ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ١ / ١٥ رپن اسٹریٹ کلکـتہ] سے جو عینکیں خریدي ہیں ' وہ تشفي بخش ہیں - ہمنے بھي ایک عینک بنوائي ہے جو اعلي درجے کي تیار ہوئي ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماري ہمت افزائي کا مستحق ہے"

کون نہیں چاہتا کہ میري بینائي مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹرونکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ٣ روپیہ ٨ آنہ سے ٥ روپیہ تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کي عینک کے - ٦ روپیہ سے ١٥ روپیہ تک محصول وغیرہ ٦ آنہ -

منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوي زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي ہو یا دماغي یا کسي اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچہ میں معجزانہ تغیر پیدا کرتي ہے - قیمت ٥٠ گولي صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منہہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ٨ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید ہي کوئي دوائي ہوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوي کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ١ روپیہ ٤ آنہ -

ملنے کا پتہ - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

مـژدہ وصـــل

یعني عمل حب وبغض بہ ہر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا ہوئي ہیں لہذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوي کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب ہونگے - ہدیہ ہر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ١ روپیہ - ٤ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوہ یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیادہ تعریف کرنا فضول ہے کیونکہ یہ خود اسم باثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھي خطا نکریگا اور یہ نقش ہر کام کیواسطے کام آتا ہے ہدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ١ روپیہ ٤ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاہیے -

خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جہانسي

(1) راسکوپ ملیور واچ گارنٹي ٢ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) مثلڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ٣ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ٣ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ٣ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچاوقت برابر چلنیوالي گھڑیوں کي ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ١/٥ ویلسلی سٹریت دھرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیم اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ہیڈ ورکس ڈاکٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

اے - گوروند راؤ پلیڈر - (بللاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی :— موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۹ گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحکیم

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسؤل و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 6 8

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۹ - ۲۰ کلکتہ : چہارشنبہ ۱۷ - ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری جلد ۴

Calcutta: Wednesday, May, 13 & 20. 1914.

قیمت فی پرچہ .

نوٹ — ڈبل نمبر ہونے کی وجہ سے قیمت ۵ - آنہ -

اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آتهه روپیه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئله بغیر قیمت کے بڑهاے حل هو جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هوگئے هوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈهانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاوے تو بچه دانت نہایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تب تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تب تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

ڈسترکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسترکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسٹرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے جو عینکیں خریدي هیں، وہ تشفي بخش هیں - همنے بهي ایک عینک بنوائي هے جو اعلی درجے کي تیار هوئي هے - یه کارخانه موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونه هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق هے "

کون نهیں چاهتا که میري بینائي مرتے دم تک صحیح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکه لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتهر کي عینک بذریعه وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بهي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتهر کي عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑها هوا مع پتهر کي عینک کے ۶ روپیه سے ۱۵ روپیه تک محصول وغیرہ ۶ آنه -

مژدہ وصل

یعني عمل حب و بغض به هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجهکو عطا هوئي هیں لهذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا هے اور خاکسار دعوی کے ساتهه عرض کرتا هے که جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیه هر ایک عمل بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه - ۴ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوہ یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیادہ تعریف کرنا فضول هے کیونکه یه خود اسم باثر هے - میرا آزمودہ هے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبهي خطا نکریگا اور یه نقش هر کام کیواسطے کام آتا هے هدیه بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه ۴ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حواله ضرور دینا چاهیے -
خادم الفقرا فیض احمد محله تلیسا جهانسی

(1) راسکوپ ملیور واچ گارنٹي ۲ سال معه محصول دو روپیه آتهه آنه
(2) منلڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول دس روپیه
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنیوالي گهڑیوں کي ضرورت هے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نه پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ دهرم تلا کلکته -

M. A. Shakoor & Co 5 1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الہلال

[illegible] الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰-۱۹ — کلکتہ: چہارشنبہ ۲۴ - ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, May, 13 & 20. 1914

فہرس

تصاویر

خریداران الہلال

جن حضرات کي قیمت آئندہ جون میں ختم ہوجائیگي ' انکي خدمت میں اطلاعي کارڈ حسب معمول روانہ کیے جا رہے ہیں تاکہ جون کا پہلا پرچہ وي - پي روانہ کرنے کي اجازت دیدیں - جن صاحبوں کو کسي وجہ سے آئندہ الہلال کي خریداري منظور نہو' اگر وہ ایک کارڈ لکھکر دفتر کو اطلاع دیدینگے تو باعث تشکر و ممنونیت ہوگا -

ایسے مواقع پر دفتر نے کبھي بھي احباب کرام سے اصرار نہیں کیا کہ وہ آئندہ بھي الہلال کو ضرور ھي خریدیں - یہ امر صرف دلي خواہش اور طبیعت کے پسند پر موقوف ہے اور اسمیں کسي دوسرے کو مداخلت نہیں کرني چاہیے - تاہم چونکہ آجکل قیام الہلال کا مسئلہ درپیش ہے اور اکثر ارباب درد توسیع اشاعت کیلیے سعي فرما رہے ہیں' اسلیے بیجا نہوگا اگر ان دوستوں کو بھي اس طرف توجہ دلائي جاے جنکي سابقہ قیمت ختم ہوگئي ہے - الہلال مقررہ قیمت کے سوا اور کسي اعانت کا طالب نہیں ہے - اگر اسمیں بھي تساہل و انکار ہو تو کچھہ نہ کچھہ افسوس ضرور ہونا چاہیے -

(منیجر)

شذرات

مسئلۂ قیام الہلال

" صدا بہ صحرا " کے عنوان سے الہلال کے مالي مسئلہ پر نظر ڈالي گئي تھي - احباب کرام اور مخلصین ملت نے جس درد اور محبت کے ساتھہ اسکا جواب دیا' وہ اس امر کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے کہ احیاء ملت اور دعوۃ دیني کے اعلان و اشاعت کا احساس اب اپني ابتدائي منزلوں سے گذر چکا ہے' اور میري امیدیں کچھہ بیجا نہیں اگر میں سمجھتا ہوں کہ موسم میں تبدیلي ہوگئي ہے اور الہلال کي دعوۃ نے اپنے پہلا کام پورا کر دیا ہے - وللہ در ما قال :

کسیکہ محرم باد صباست' مي داند
کہ با وجود خزاں بوے یاسمن باقیست !

جو خطوط اور مفصل مکاتیب اس بارے میں بکثرت دفتر میں پہنچے' افسوس ہے کہ انکي اشاعت کیلیے کافي جگہہ نہ نکل سکي' اور صرف گذشتہ دو تین اشاعتوں میں بعض مکاتیب کے مقتبس ٹکڑے شائع کر دیے گئے - ان سے ایک سرسري اندازہ احباب و معاونین کرام کے جوش و محبت کا کیا جا سکتا ہے - فالحمد للہ علی ذالک -

ان مضامین میں ظاہر کیا گیا تھا کہ الہلال کي اشاعت سے مقصود جس تیقظ و بیداري کا پیدا کرنا اور جس فراموش کردہ سنت مقدس حریت و دعوۃ اسلامیہ کي طرف توجہ دلانا مقصود تھا' الحمد للہ کہ وہ اس اقل قلیل مدت ھي میں فضل الہي سے حاصل ہوگئي ہے' اور اس طرح دعوۃ دیني اپني پہلي منزل سے گذر چکي ہے - اسکے بعد زیادہ تر خاموش اور مستغرق کاموں کي منزلیں ہیں' اور میں مضطرب ہوں کہ کسي طرح جلد یکسوئي حاصل کرکے صرف آنے والي منزلوں ھي کي طرف متوجہ ہو جاؤں -

پس جبکہ میري محسوسات کا اس بارے میں یہ حال ہے' تو میں اپنے مقصد حقیقي کي بنا پر مجبور نہیں کہ آئندہ بھي الہلال کو جاري ھي رکھوں - رہا اعلان و دعوۃ کا تسلسل' اور ایک اعلی مذاق اور پیمانے کے علمي و مذہبي رسالے کي ضرورت' نیز ان تمام صوري و معنوي خصوصیات کے بقا بلکہ ترقي کا سوال جو الحمد للہ الہلال کو حاصل ہیں' تو یہ سب باتیں دنیا میں تقسیم عمل کے قدرتي اصول ھي پر ہوسکتي ہیں - ایک فرد واحد کئي سال تک مختلف کاموں کو ایک ھي وقت میں انجام دینے کیلیے ہاتھہ پانوں مارتا رہا' اور جو کچھہ اس [illegible]

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاهتي هے کہ هندوستان کي مستورات بیکار بیٹهي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپني امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئي بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کهیل هے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اورگنجي دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپني آپکي بنائي هوئي چیزوں کے خرید نے کي ذمہ داري لیتي هے -

(۵) یہ کمپنـي هر قسم کے کاتے هوے اُون جو ضروري هوں معض تاجرانہ نرخ پر مهیا کردیتي هے - کام ختم هوا - آپنے روا نہ کیا اور اُسی دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف یہ کہ ساتهہ هي بننے کے لیے چیزیں بهي بهیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجهے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي هے -

اي - گورند راؤ پلیڈر - (بللاري) میں گنز ویلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماهواري آپکي نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے هیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کے موزہ پہنچے اور مجهے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسي طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا هے اور میرا خیال هے کہ هر شخص باساني اسے سیکهہ سکتا هے -

---

چند مستند اخبارات هند کی راے

— * —

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے هیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بهیجے گئے تهے نہایت عمدہ هیں اور بناوٹ بهي اچهي هے - محنت بهی بہت کم هے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ هے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا هے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعہ چهوڑ دیں تو اِس سے بڑهکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

وہ ایک خاص قسم کا ٹائپ ھے ' پھر بہت گھس جانے کي وجه سے بالکل نا قابل قرأت ھوگیا ھے - اگر ٹائپ کي چھپائي آیندہ جاري رکھي جاتي تو یقیناً ٹائپ بدلا جاتا - ایسي حالت میں جو اصحاب همدرد کي تبدیلي سے آزردہ تھے ' انکا فرض صرف یہي نہ تھا کہ اِس کاغذي مناظرہ میں سرگرم حصہ لیں ' بلکہ همدرد کے مالي مسئلہ کے حل کرنے کیلیے بھي کچھہ نہ کچھہ کرنا ضروري تھا جو اس راہ میں بڑي سے بڑي قرباني کرچکا -

اصل یہ ھے کہ اس بارے میں ابتدا ھي سے همارے دوست نے غلطي کي اور ٹائپ کا سر رشتہ اپنے حد رسائي کے اندر رکھنے کي جگہ سمندر پار کي سرد مہر مخلوق کے رحم پر چھوڑ دیا - ٹائپ جس قسم کا بھي ھو' اسکي اصلي مصیبت یہ ھے کہ جلد جلد بدلنا چاھیے اور اسکا حقیقي طریقہ ذاتي فونڈري کا قیام ھے یا اقلاً ایسے ٹائپ کو اختیار کرنا جو ھمیشہ بآساني ملسکے - جو لوگ همدرد کے ٹائپ سے گھبرا گئے تھے ' انکے حق بجانب ھونے میں کچھہ شک نہیں - واقعي اسکا ٹائپ بہت ھي خراب ھوگیا تھا ' اور حرفوں کے دوائر و اشکال اسدرجہ مندرس ھوگئے تھے کہ انکا پڑھنا مشکل ھوگیا تھا - مگر همدرد بھي اس مشکل میں گرفتار تھا کہ پرانے ٹائپ کو بدلے تو کیونکر بدلے ؟ نیا ٹائپ اگر بیروت سے منگوایا جاے تو اسکے لیے علاوہ مصارف کثیرہ کے صبر و انتظار کي ایک نئي عمر کہاں سے لاے ؟ خود فاونڈري قائم کرے تو اسکے لیے بھي کئي ماہ مطلوب اور پھر بھي نمونے کے مطابق ٹائپ کا ڈھلنا مشکوک !

غرض دوگونہ عذا بست جان مجنوں را !

بہر حال ٹائپ کتنا ھي ضروري ھو' مگر تین سال کے اولین تجربے کے بعد خود هماري بھي راے یہي ھے کہ پتھر کے مقابلے میں اسکا صرف نہایت کثیر اور مشکلات طباعة و تفریق کار و تعدد مطلوبات کي دقتیں بہت زیادہ ھیں ' پس بحالت موجودہ وھي فیصلہ بہتر تھا جو دفتر همدرد نے کیا ' اور آئندہ کیلیے پتھر کي چھپائي منظور کرلي -

همدرد کي اشاعت کي تجویز جن بلند ارادوں پر مشتمل تھي ' اور جیسا وسیع پیمانہ اُسکے بلند نظر مجور کے پیش نظر تھا ' اگر اسکي تکمیل کے سامان میسر آجاتے تو في الحقیقت اردو پریس کي سب سے بڑي ضرورت پوري ھوتي - روزانہ اخبارات پریس کي پہلی منزل ھیں ' اور همارا پریس ابتک اسی اولین راہ میں درماندہ ھے -

لیکن افسوس کہ جسقدر اسباب و وسائل اس مقصد کي تکمیل کیلیے ضروري تھے ' اُن میں سے ایک بھي وقت پر میسر نہ آیا - سب سے پہلے ٹائپ کے مصائب شروع ھوے - پھر ٹائپ وغیرہ سے بھي اھم تر بلکہ جان مقصد ایڈیٹوریل اسٹاف کا مسئلہ تھا - اخبار صرف عمدہ چھپے ھوے اوراق ھي کا نام نہیں ھے بلکہ اصلي شے وہ معنوي روح ھے جو اسکے جسم صورت میں زندگي پیدا کرتي ھے - لیکن یہ وہ مسئلہ ھے جو شاید ابھی برسوں تک حل نہوگا - اس کی دقتیں کوئی ھم سے پوچھے :

کہ من بخویش نمودم صد اهتمام و نشد !

ایک تنہا مسٹر محمد علي کي اولوالعزمي کیا کرسکتي تھي ؟ انکي مشغولیت کیلیے کامریڈ پہلے ھی سے زنجیر پا ھے - نتیجہ یہ نکلا کہ پبلک نے همدرد کو توقع سے کم پایا ' اور دنیا میں صناع کي مصیبتونکو محسوس کرنے والے کم مگر رد و قبول کا فیصلہ کرنے والے بہت ھوتے ھیں :

نوا گران نخوردہ گزند را چہ خبر ؟

اسمیں شک نہیں کہ پبلک کي شکایت درست ھے مگر ھم میں سے ھر شخص صرف سعي و کوشش ھي کرسکتا ھے - ضرورتوں کے پورا کرنے کیلیے اپني مطلوبات کا خالق نہیں بن سکتا - بڑے ارادے پہلے ھي دن پورے نہیں ھوتے ' اور تنہا کام کرنے والوں کے قصوروں کیلیے چاھیے کہ صبر اور برداشت کے ساتھہ فیصلہ کیا جاے :

نفس نہ انجمن آرزو سے باھر کھینچ !
اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ ! !

اب ھمیں معلوم ھوا ھے کہ ادارۂ همدرد صرف ٹائپ ھی کي تبدیلي کا نہیں بلکہ اخبار کے مضامین اور انکي کمیت و حیثیت میں بھي بہت بڑي تبدیلي کرنے کا انتظام کر رھا ھے - هماري دلي التجا ھے کہ وہ اپنے ارادوں میں احسن و اکمل طریقہ سے جلد کامیاب ھو ' اور ھم تمام همدردان ملت کا ایک اھم فرض یہ سمجھتے ھیں کہ اس موقع پر اسکي توسیع اشاعت اور اعانت مالي کیلیے بڑي سي بڑي کوشش عمل میں لائیں تاکہ اردو پریس کي ترقي کا ایک بہت بڑا عزم خدا نخواستہ ناکام رھکر قوم کیلیے داغ خجالت ثابت نہو -

مکتوب لندن

مسٹر مشیر حسین قدوائي بیرسٹر ایٹ لا اس مرتبہ جب سے لندن گئے ھیں اکثر مراسلات لکھتے رھتے ھیں - اشاعت اسلام کے کاموں کے متعلق انکي بعض دلچسپ تحریریں الهلال میں نکل چکي ھیں - پچھلي ڈاک میں مسلم ڈیپوٹیشن دھلي کے متعلق انکا ایک سخت مخالفانہ مضمون پہنچا ھے جسے ھم بلا تامل حسب عادت شائع کردیتے ھیں - مگر ھمیں تعجب ھے کہ همارے دوست کو اس مضمون کي اشاعت کے متعلق کیوں شبہ ھوا اور خط میں کیوں اصرار کیا گیا ؟ حالانکہ ھم نے مختلف مسائل کے متعلق اس سے بھي زیادہ سخت تحریریں شائع کردي ھیں -

ڈیپوٹیشن کا واقعہ گذر چکا اور اخبارات میں اسکي بحثیں ھوچکیں ' البتہ مسٹر قدوائي مسٹر شوکت علي معتمد خدام کعبہ کے متعلق شخصاً معترض ھیں کہ وہ اس حیثیت سے کیوں شریک وفد ھوے ؟

مسٹر موصوف ھي اسکو بہتر سمجھہ سکتے ھیں ' تاھم جہاں تک ھمیں علم ھے ' ھم کہہ سکتے ھیں کہ انکي شرکت غالبا ایک تعلیم یافتہ مسلمان اور عام طور پر قومي کاموں میں سرگرم حصہ لینے والے شخص کي حیثیت سے تھي ' نہ کہ معتمد خدام کعبہ ھونے کی حیثیت سے ' اور جبکہ جناب مولانا عبد الباري صاحب کی نسبت تعدد حیثیات کو اس بارے میں خود همارے دوست قابل اعتراف تسلیم کرتے ھیں تو پھر مسٹر شوکت علی اگر اپنی عام حیثیت سے ڈیپوٹیشن میں شریک ھوے ھوں تو یہ کیوں قابل اعتراض سمجھا جاے ؟

بہر حال مسٹر قدوائي خود بھی خدام کعبہ کے بانیوں اور عہدہ داروں میں سے ھیں اور انھیں ذمہ دارانہ حیثیت سے لکھنے کا حق حاصل ھے همارا خیال جو کچھہ تھا وہ ھم نے ظاھر کردیا -

مسلم گزٹ

عین اُس وقت جبکہ پریس ایکٹ کی سختیوں سے ھندوستان کي عدالت ھاے عالیہ ' کونسل کے ھال ' اور پارلیمنٹ کے ایوان یکساں طور پر گونج چکے ھیں ' یہ خبر تعجب اور عبرت کے کانوں سے سني جائیگي کہ ابھي اسکے مذبح پر اور نئي قربانیوں کي ضرورت

اُس نے لیا - لیکن اب کہاں تک ضمني فوائد کے آگے اپنے سب سے بڑے مقصد کو فراموش کردے ' اور کب تک اصلي اور حقیقي کاموں کي عدم تکمیل کے تصور سے بیقراري و بیتابي کے انگارون پرلوٹے ؟ اس شب فراق و اضطراب کي سحر کب هوگي ؟ اور اس انتظار و جستجو کي تاریکي میں کب تک طلیعهٔ مقصود و صبح مطلوب کیلیے چشم و دل وقف امتحان رهیں گے ؟ ولنعم ما قیل :

فراق دوست اگر اندک ست اندک نیست
درون دیده اگر نیم مو ست ' بسیار ست !

مالي مسئله اصلاً کوئي شي نہیں هے ' اور زمانه جانتا هے که اس بارے میں توفیق الهي سے الهلال نے همیشه غیورانه خاموشي کے نقصانات کو گدایانه طلب و سوال کے انعامات پر ترجیح دي هے ' لیکن اب که اپنے اولین کام کو مکمل پا نا هوں جسکے بعد اُس اصل مقصد کے لحاظ سے الهلال کي اشاعت ناگزیر نہیں رهي هے - نیز نقصانات بهي حد برداشت و تحمل سے افزون هوگئے هیں ' اسلیے میں نے ضروري سمجها هے که اسکے قیام و عدم قیام کا مسئله ایک بار احباب کرام کے سامنے پیش کردوں ' اور صاف صاف عرض کردوں که آینده قیام بغیر مالي مسئله کي درستگي کے ممکن نہیں -

اسکي مختلف صورتیں تهیں - از انجمله یه که قیمت میں اضافه کیا جاے ' لیکن میں نے اسے پسند نہیں کیا ' اور صرف اسیکي خواهش کي که دو هزار نئے خریدار الهلال کے فراهم هو جائیں - کیونکه اگر ایسا هوا تو دفتر کي بعض جدید تخفیفات کے ساتهه ملکر الهلال کا جمع خرچ برابر هو جائیگا -

بلا شبه احباب کرام کے لطف و محبت کا اعتراف کرنا چاهیے ' جنهوں نے اس تحریر کو پڑهتے هي توسیع اشاعت کي سعي شروع کردي اور اسکا سلسله برابر جاري هے - حتی که بعض بعض [illegible] نے پہلے هي خط میں سات سات اور دس دس [illegible] کے نام روانه کیے ' اور بعض حضرات نے تو خریداروں کي جگه اپني جانب سے اعانت مالي یا اضافهٔ قیمت کي نسبت بهي مزید اصرار کیا - اسکے لیے میں ته دل سے انکا شکرگذار هوں اور ایسے دوستوں کي موجودگي کو اپنے لیے الله تعالی کا سب سے بڑا احسان یقین کرتا هوں ' اگرچه اسکي تعمیل نہیں کرسکتا -

تاهم جو رفتار توسیع اشاعت کي اس تمام عرصے میں رهي هے ' اسکي نسبت اتنا عرض کردینا ضروري و ناگزیر هے که وه اس درجه تک نہیں پہنچي جو اس مسئله کے کسي انقطاعي فیصله کیلیے معین هوتي - بہرحال مشیت الهي کو جو کچهه منظور هوگا وه هر حال میں هو رهے گا - سردست میں نے آخري راے قائم کرلي هے که آینده جولائی سے نئي ششماهي جلد شروع هونے والي هے ' اور درمیان میں ایک مہینه اور دو هفتے مہلت کے موجود هیں - اگر اس عرصے میں مطلوبه تعداد کا ایک بڑا حصه پورا هو گیا تو بہتر ' نہیں تو ایک بار اور عام مشوره کرکے اپني راه اختیار کرونگا :

آن نیست که من هم نفسان را نه شناسم
با آبله پایان چه کنم ' قافله تیز ست !

روزانه معاصر دهلي

"همدرد" کو بالاخر ٹایپ سے کناره کش هوکر پهر وهي قدیم راه اختیار کرني پڑي ' جسمیں انقلاب پیدا کرنے کي دیرینه آرزوئیں لیکر هم اور وه نکلے تهے :

تا روا برد به بازار جهاں جنس وفا
رونقے گشتم و از طالع دکاں رفتم !

چنانچه اس نے اعلان کر دیا هے که بہت جلد پتهر کي چهپائي میں نکلنا شروع هو جائیگا - اسکے لیے نئي لیتهو مشینین خریدي گئي هیں اور نئے انتظامات هو رهے هیں -

اصل یه هے که کوئي انقلاب بهي هو لیکن انقلاب کي بے مہر دیبي بغیر قربانیوں کے راضي نہیں هوتي - انسان کیلیے رسم و رواج کي زنجیریں سب سے زیاده بوجهل هیں ' اور رسم کہن کي محبت اسدرجه اسکے اندر رکهي گئي هے که مذهب کي بهي اسکے آگے بسا اوقات نہیں چلتي - انا وجدنا ابائنا علي امة و انا علي اثارهم مهتدون کي صدائیں گو مذهبي انقلابات کے سلسلے میں سني گئي هیں مگر صرف اسي عالم تک محدود نہیں - انسان اپني هر عادت اور هر خواهش میں رسم پرستي کا بنده هے :

خلاف رسم دریں عهد خرق عادت داں
که کارهاے چنیں از شمار بوالعجبي ست !

دفتر همدرد غیر معمولي ارادوں اور انتظامات کے ساتهه وجود میں آیا ' اور اُسنے اردو طباعة کے انقلاب کي راه میں اپنے تئیں مالي قرباني کیلیے پیش کردیا - یقیناً هر شخص اس قابل تعریف همت کا اعتراف کریگا جسکا نمونه مسٹر محمد علي نے اس راه میں پیش کیا هے ' اور واقعي بات یه هے که محض ایک خاص طرح کي چهپائي کو رواج دینے کیلیے شدید ترین مالي نقصانات کو مردانه وار برداشت کرنا ایک ایسا شاندار اور موثر واقعه هے ' جسکو معمولي باتوں کي طرح نہیں دیکهنا چاهیے -

مگر معلوم هوتا هے که ٹائپ کے مسئله کیلیے یه ابتدائي قربانیاں کافي نہیں ' اور اس شاهد امتحاں طلب کے رام کرنے کیلیے ابهي اور بہت کچهه لٹانا پڑیگا :

عالمے کشته شد و چشم تو درناز هماں !

اس سوال نے همدرد میں ٹائپ اور لیتهو کے موازنه کي بحث چهیڑ دي:

فاذا هم فریقان یختصمون (۲۷ : ۴۶) پس معاً دو فریق هوگئے اور آپسمیں بحث کرنے لگے -

ان میں سے جو لوگ ٹائپ کي چهپائي کے مخالف تهے ' وه اُن دقتوں کو پیش کرتے تهے جو همدرد کے مطالعه میں اُنهیں پیش آتي هیں ' اور جو موافق تهے وه اصولاً ٹائپ کي وه خوبیاں پیش کرتے تهے جو پتهر کے مقابله میں انکي سمجهه میں آتي تهیں - یه بحث ضرور دلچسپ تهي ' مگر دفتر همدرد جو هزارها روپیه کے نقصانات برداشت کرتے کرتے عاجز آ گیا تها ' اتني فرصت اور انتظار کہاں سے لاتا که اس دلچسپ اور طولاني مناظره کے آخري نتیجه کا انتظار کرتا ؟

اس بحث ناصواب میں کیونکر نه جاے دل
میں دل کو آزماؤں ' مجهے آزماے دل !

درحقیقت اس بحث میں بڑي غلطي یه تهي که همدرد کي موجوده حالت کو ٹائپ کا نمونه قرار دیا جاتا تها ' حالانکه اول تو

الهلال

۱۷ - ۲۴ جمادي الاخــر ۱۳۳۲ هج

اسئلة واجوبتها

اصول رد و دفاع مطاعن منکرین

واقعہ ایلاء و تخییر

روایات ضعیفہ و موضوعہ

انکار حدیث و مصلحین متفرنجین

حضرت مولانا - السلام علیکم - میرے ایک نوجوان دوست (جنکا نام لکھنا ابھي مناسب نہیں سمجھتا اور غالباً انکے خاندان سے جناب بھي ضرور واقف ھیں) آجکل عیسائي مشنریوں کے دام میں پھنس گئے ھیں' اور رفتہ رفتہ انھیں اسلام کي جانب سے بدظن کیا جارھا ھے - وہ روز اپنے نئے عیسائي رفیقوں کے یہاں سے کوئي نہ کوئي اعتراض سیکھہ کر آتے ھیں' اور ھم لوگوں سے جواب طلب کرتے ھیں - ایک کتاب اردو کي ٹائپ میں لندن کي چھپي ھوئي بھي انھیں دي گئي ھے جسکو وہ بطور حرز جاں کے ھر وقت اپنے ساتھہ رکھتے ھیں اور اسمیں بھي اسیطرح کے اعتراضات جمع کیے گئے ھیں - الحمد للہ کہ آجتک انکے ھر اعتراض کا میں نے مسکت جواب دیا اور اسکا جواب وھانسے وہ کوئي نہ لا سکے - البتہ ایک واقعہ انھوں نے ایسا بیان کیا جسکے متعلق بوجہ عدم علم و واقفیت میں پوري طرح تشفي نہ کرسکا لیکن چونکہ اسکا حوالہ احادیث کي بنا پر دیا گیا تھا اسلیے میں نے صاف کہدیا کہ ھم صرف انھي اعتراضات کے جوابدہ ھیں جو قرآن کریم کي بنا پر کیے جائیں - صرف وھي حقیقي اور ایک ھي مجموعہ ھمارے تمام اعتقادات و عبادات کا ھے - حدیثوں کو کوئي یقیني درجہ حاصل نہیں اور اسلیے اس کے ھم ذمہ دار نہیں ھیں - یہي زریں اصول سر سید احمد خاں مرحوم نے خطبات احمدیہ اور مضامین تہذیب الاخلاق میں قائم کیا ھے - اسپر انکے عیسائي دوست نے جواب میں کہلایا کہ قرآن میں بھي اسکا ذکر کیا گیا ھے -

انھوں نے حضرۃ سرور کائنات (صلی اللہ علیہ و سلم) کے متعلق بیان کیا ھے کہ ایک مصري عورت حضور کے پاس آئي تھي' اور آپ نے بطور لونڈي کے اپنے رکھہ لیا تھا - ایک دن آپ اسکے ساتھہ خلوت میں تھے کہ یکایک آپکي بیویوں میں سے ایک بیوي چلي آئیں اور دیکھکر سخت ملامت کي' اسپر آپنے معذرت کي اور کہا کہ اس واقعہ کا ذکر دوسري بیویوں سے نہ کرنا ورنہ مشکل ھوگي - مگر انھوں نے ذکر کردیا اور آپ ایک مہینے تک اپني تمام بیویوں سے ناراض ھوکر بالکل الگ رھے' اور اسقدر اسکا صدمہ ھوا کہ مہینے بھر تک اپني کوٹھري سے بالکل نہ نکلے -

وہ کہتا ھے کہ یہ واقعہ معتبر کتب میں موجود ھے - اور وہ اس بنا پر اعتراض کرتا ھے کہ کیا ایسا اخلاق انبیا کا ھو سکتا ھے ؟ میں نے اپنے یہاں کے بعض علما سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ ھاں بیشک یہ واقعہ کتب معتبرہ میں آیا ھے - پھر جناب .... کو لکھا انھوں نے بھي اسکي تصدیق کي - اب جناب سے مستدعي ھوں کہ خدا را اپنا تھوڑا سا وقت صرف کرکے مجھے واقعہ کي حقیقت سے مطلع فرمائیں بلکہ الھلال میں درج کریں تا کہ تمام مسلمانوں کیلیے ذریعۂ علم ھو اور مخالفوں کے دام تزویر سے بچیں - نیز اسکي نسبت بھي تحریر فرمائیں کہ کیا احادیث کے متعلق اس اصول کو آپ تسلیم کرتے ھیں جو میں نے مخالف کے سامنے پیش کیا ؟

خاکسار غلام سرور شاہ عفي اللہ عنہ

الهـلال :

(۱) آپنے جس کتاب کو اپنے قابل رحم دوست کے ھاتھہ میں دیکھا ھے وہ غالباً پادري عماد الدین کي میزان الحق وغیرہ ھوگي جو لندن میں چھپي تھي - ازالۃ الاوھام' استفسار' لسان الصدق' اظہار الحق وغیرہ انھي کتابونکا جواب ھے - لیکن جس واقعہ کا آپنے ذکر کیا ھے اسے ان کتابوں سے کوئي تعلق نہیں -

(۲) جن لفظوں اور جس صورت میں آپکے دوست نے یہ واقعہ بیان کیا ھے' وہ قطعاً بے اصل اور حتماً کذب و افترا ھے - آپ پورے وثوق اور تحدي کے ساتھہ انکار کردیں اور ثبوت طلب کریں - جن حضرات علما سے آپنے تحقیق فرمایا اور انھوں نے اس واقعہ کي تصدیق کي' انکي نسبت بجز اسکے کیا کہوں کہ اللہ انپر رحم کرے - ایسے اپنوں کا وجود دشمنوں سے زیادہ مہلک ھے - فنعوذ باللہ من شر الجہل و الجاھلین -

(۳) البتہ بیان کردہ صورت واقعہ سے اگر قطع نظر کرلي جاے' تو یہ در اصل واقعۂ ایلا و تخییر کي بعض روایات کي ایک مسخ شدہ صورت ھے' اور جس مصري لونڈي کي طرف اشارہ کیا ھے اس سے مقصود ماریہ قبطیہ ھیں - بلاشبہ کتب سیر و تفاسیر میں بعض روایات ایسي موجود ھیں جنسے معلوم ھوتا ھے کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ازواج کي خاطر ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا' اور حضرت حفصہ یا حضرت زینب سے کہا تھا کہ اس واقعہ کا ذکر کسي سے نہ کرنا - انھوں نے حضرت عائشہ سے ذکر کردیا اور اسپر سورۃ تحریم کي آیات نازل ھوئیں -

لیکن اول تو آپکے دوست کے مسیحي معلم کا یہ کہنا کہ یہ واقعہ قرآن کریم میں بھي موجود ھے' بالکل غلط ھے - قرآن کریم میں کوئي واقعہ بیان نہیں کیا گیا' بلکہ صرف ایک راز کا ذکر کیا گیا ھے جو آنحضرت نے بعض ازواج پر ظاھر کیا تھا اور اسکا ذکر دوسروں سے کردیا گیا' پھر جو روایتیں اس بارے میں موجود ھیں انکا کتب معتبرہ حدیث میں کہیں ذکر نہیں - صحاح کے تمام ابواب نکاح و طلاق و ایلا و تفسیر انسے خالي ھیں' اور طبري وغیرہ میں انکا ھونا کوئي دلیل صحت نہیں جب تک کہ اصول مقررۂ حدیث کے مطابق ثابت نہو جاے - علاوہ بریں متعدد وجوہ ایسے موجود ھیں جنسے یہ تمام روایات موضوع اور پایۂ اعتبار سے ساقط ثابت ھوتي ھیں اور محققین فن کي بھي یہي راے ھے - کما سیاتي انشاء اللہ -

لیکن آپنے ساتھہ ھي ایک نہایت اھم اور اصولي موضوع بھي چھیڑ دیا ھے یعنے احادیث کے انکار و تسلیم کا سوال - بغیر ایک مستقل و مبسوط مضمون کے اسکا تشفي بخش جواب نہ ممکن

باقي هے' اور جب تک یه ایکٹ قائم هے اس وقت تک پالیسي کي تبدیلیوں کے سر گرشانه مواعید اور صلح و صفائي کے بڑے بڑے کام کچهه بهي مفید نہیں هوسکتے!

مسلم گزٹ لکھنؤ کے نذر استبداد غیر قانوني هونے کے بعد کئي صاحبوں نے اسکے دوبارہ اجرائي کوششیں کي تهیں - بالاخر بعض حضرات کي سعي سے دوبارہ جاري هوا - هم نے اسکا پہلا نمبر دیکھا مگر اسکے بعد اخبارات دیکھنے کي مہلت نه ملي -

اب ایک تار سے معلوم هوتا هے که اسکي پچهلي اشاعت کے کسی مضمون کی بنا پر دو هزار روپیه کی ضمانت طلب کی گئي هے - جب تک وہ مضمون هم دیکهه نه لیں کوئی قطعی راے نہیں دیسکتے - تاهم پریس ایکٹ کے گذشته تجارب سامنے هیں اور پنجاب اور یوپی کی گورنمنٹوں کا اصول حکومت همیں معلوم هے - یه ظاهر هے که اُس مضمون میں بغاوت اور قتل و غارت کا اعلان نہیں کیا هوگا' اور نه غریب مسلم گزٹ نے بم بنانے کا حکم دیاهوگا - زیادہ سے زیادہ کسي معامله پر غیر عاجزانه نکته چیني کي هوگي - مگر جس ایکٹ نے هر مقامي حاکم کو مالک رقاب امم بنا دیا هے' اسکے لیے یقیناً هر آواز جرم اور هر راے بغاوت هوسکتی هے !

هم آینده تفصیلی بحث کرینگے - سر دست اسکے سوا اور کیا کہیں که هم دفتر مسلم گزٹ کی خدمت کیلیے هر طرح طیار هیں اگر وہ ضمانت کی رقم کا بندوبست کرنا چاهے -

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

ڈیپوٹیشن کی ملاقات سے انکار !

اتمام حجت

اس مسئله پر بظاهر خاموشي کے چند هفتے گذر گئے' مگر دراصل هم اُس کارروائي کے نتائج کا انتظار کررهے تهے جو " انجمن دفاع مساجد و عمارت دینیه کلکته " اس بارے میں کررهي تهي' اور جو سلسلۂ امن و سکون اور صلح جویانه کوششوں میں سب سے زیادہ قیمتي اور شاید آخري کوشش تهي -

قارئین کرام کو یاد هوگا که انجمن مذکور کے ایک عام جلسه کے متعلق الهلال میں اطلاع دي گئي تهي' جسمیں باتفاق عام یه تجویز منظور هوئي تهي که اس مسئله کے متعلق منتخب مسلمانوں کا ایک وفد هز اکسلنسي لارڈ کارمائیکل بہادر کي خدمت میں حاضر هو' اور اس فیصله کے حاصل کرنے کي کوشش کرے جو اس مسئله کا ایک هي فیصله هے' اور خواہ وقت سے پہلے غور و فکر اور دانشمندي و عاقبت بیني کے ساتهه کیا جاے' یا گذشته تجربوں کي طرح وقت کے گذر جانے کے بعد' جو گورنمنٹ اور رعایا' دونوں کیلیے سخت افسوس ناک واقعه هوگا -

چنانچه ایڈیٹر الهلال نے به حیثیت صدر انجمن مذکور اس بارے میں گورنمنٹ سے مراسلت کي' اور اس تجویز کي نقل بهیجکر درخواست کي که ایک ڈیپوٹیشن کو حاضر هونے کي اجازت دي جاے -

۶ - مئي کو دار جلنگ سے حسب ذیل جواب چیف سکریٹري گورنمنٹ بنگال کي جانب سے اس مراسلت کا موصول هوا :

" از جے - جي - کمنگ سي - آئي - اي آئي - سي - ایس - چیف سکریٹري گورنمنٹ آف بنگال -

بنام پریسیڈنٹ ڈي مسلم ڈیفنس ایسوسي ایشن کلکته - دارجلنگ ۴ - مئی سنه ۱۹۱۴ع :

جنابمن !

آپ کے خط مورخه ۲۸ - اپریل بنام پرائیوٹ سکریٹري هز اکسلنسي گورنر کا جواب دینے کیلیے مجهے هدایت کي گئي هے' جسمیں آپ نے تحریر کیا هے که هز اکسلنسي کیخدمت میں ایک وفد قائم مقام مسلمانوں کا قانون اسلامي متعلق مساجد کیلیے حاضر هونا چاهتا هے - هز اکسلنسي اس مجوزہ وفد کا کوئي فائدہ مند نتیجه نہیں خیال کرتے ' کیونکه هز اکسلنسي کے پاس کل واقعات موجود هیں' اور قانون اسلامي متعلق مسئله هذا کے متعلق انهوں نے کافي اطلاعات حاصل کرلي هیں -

اس پر بهي هز اکسلنسي قانون اسلامي متعلق مساجد کے متعلق هر قسم کي تحریرات کو دیکهکر بہت خوش هونگے جو آپکي ایسو سي ایشن انکے پاس روانه کریگي "

همارے لیے اس خبر سے بڑهکر اور کوئي مسرت انگیز خبر نہیں هوسکتي که گورنمنٹ بنگال کے سامنے لشکر پور کي مساجد کے تمام واقعات موجود هیں' اور اسلامي قانون کي آسے پوري اطلاع حاصل هے جسکا اس چٹهي میں اعتراف کیا گیا هے - یقیناً اسکے معني رهي هونگے جو اس بارے میں ایک اور صرف ایک هي هوسکتے هیں - کیونکه قانون اسلامي کے احکام واضح اور غیر مشتبه هیں' اور انکے متعلق کبهي بهي مختلف قسم کي صحیح اطلاعات نہیں هوسکتیں - اُسکا صاف منشا جیسا که اس قانون کے تمام پیرو یقین کرتے هیں' یهي هے که جو زمین مسجد کے نام سے وقف کردي گئي اور خدا کي عبادت کیلیے پکار دي گئي' وہ نه تو فروخت کي جاسکتي هے اور نه کسي دوسرے کام میں لائي جا سکتي هے - پس همیں یه معلوم کرکے نہایت خوشي هوئي که هز اکسلنسي کي گورنمنٹ کو اس قانون اسلامي کا پوري طرح علم حاصل هے -

لیکن اسکے ساتهه هی هم نہیں سمجهه سکتے که اس علم صحیح کا کوئی فیصله کن نتیجه کیوں نہیں ظاهر هوتا ' اور کیوں تمام مسلمانوں کو اضطراب و پریشانی کے عالم میں مبتلا چهوڑ دیا گیا هے ؟ وہ اطلاع جو هز ایکسلنسي نے حاصل فرمائی هے' بلاشبه نہایت قیمتی وسائل سے ملی هوگي اور اسکی صحت و واقعیت کا بهی هم بلا تامل اعتراف کرتے هیں - تاهم صرف اطلاع کامل اور معلومات موثقه کے وجود کا علم اس زخم کا اصلی مرهم نہیں هے جو مسجد لشکر پور کے منارں کے انهدام سے تمام مسلمانوں کے دلوں پر لگا هے' اور جسے پوري بے پروائي کے ساتهه چهوڑ دیا گیا هے تاکه اچهي طرح گہرا هوکر نا قابل اندمال ناسور بن جاے !

مجوزہ ڈیپوٹیشن اسلیے نہیں جاتا تها که اُس نے فرض کرلیا تها که هز ایکسلنسي کو واقعات کا علم نہیں هے ' اور نه اسکا حاضر هونا اس امر کیلیے مستلزم تها که گورنمنٹ کے پاس قانون اسلامي کے متعلق اطلاعات حاصل کرنے کے ذاتي ذرائع نہیں هیں' بلکه مقصود اُس مسئله کو پیش کرنا تها جو باوجود ان اطلاعات و معلومات کے خطروں اور بے چینیوں کیلیے چهوڑ دیا گیا هے' اور جسکے آخري فیصلے کے انتظار میں عام پبلک کے جوش کو ذمه دار لوگوں نے اس وقت تک بمشکل روکا هے -

بہتر تها که گورنمنٹ انجمن دفاع مساجد کي اس سعي کو اسکي اصلي جگه دیتی ' اور آن امن دوست اور خیر طلب مسلمانوں کے وفد کی ملاقات سے انکار نه کرتی جو اس بارے میں نہایت قیمتی مشورے اپنے ساتهه رکهتے هیں - اس کارروائی نے بعد معامله کی صورت دوسري هوگئی هے' اور اصلاح و درستگی کی نہایت قیمتی فرصت افسوس ناک نا عاقبت اندیشی کے ساتهه ضائع کی جارهی هے - هم اینده نمبر میں اسکے متعلق مفصل طور پر لکهینگے -

مذهب کے متعلق یه کہنا که وہ بزور شمشیر پهیلا ' سننے والے کو اسدرجه متاثر نہیں کرسکتا جسقدر اس افترا کا پیش کرنا که (نعوذ بالله) اسکا باني اپنے متبنیٰ کي بیوي کو برهنه غسل کرتے دیکهکر فریفته هوگیا ' اور بالاخر اس سے طلاق دلاکر خود اپنے نکاح میں لے آیا -

یه ایک نہایت دقیق نکته ہے جو میں کہه رها هوں اور اس وقت تک بہت کم اسپر توجه کی گئي ہے -

(ان مطاعن کا سر چشمه)

اس قسم کے تمام مطاعن و معائب میں جو واقعات بیان کیے جاتے هیں' انکا ایک بڑا حصه تو خود معترضین کے القاء کفر و ضلالت کا نتیجه هوتا ہے جسکي کوئي اصلیت نہیں' البته معاندانه حذف و اضافه اور تحریف و تلبیس کو الگ کردینے کے بعد دیکها جاے تو اسکي بنیاد میں کوئي بات ایسي ضرور نکل آتي ہے' جو یا تو کسي مسلمان مصنف کا بیان ہے' یا کوئي روایت اور اثر ہے' یا پهر کوئي قصه ہے جو عام مسلمانوں کي زبانوں پر چڑهگیا ہے -

معترضین عموماً یه کرتے هیں که اسلامي تصنیفات سے متعلق ایک سطحي اور سرسري واقفیت حاصل کرکے چند کتابیں تفسیر اور سیرة یا قصص و فضائل کي اپنے سامنے رکهه لیتے هیں' اور اسمیں جسقدر روایتیں اس قسم کي پاتے هیں جنکي بنا پر اسلام کی صداقت اور بانی اسلام کی زندگی پر طعن و قدح کیا جاسکتا ہے' انہیں کامل ابلیسانه هوشیاري اور پوري مفتریانه چالاکی کے ساتهه یک جا کرلیتے هیں - پهر اپنے اکاذیب و مفتریات کا انپر اضافه کرتے هیں ' اور مفید مطلب توجیهه و تعلیل کے ساتهه ترتیب دیکے اس طرح پیش کردیتے هیں که ناواقف انکے استدلال اور استشہاد سے مرعوب هو جاتا ہے -

وہ عموماً کتابوں کا حواله دیتے هیں اور بعض اوقات اُن روایات کو نقل بهي کر دیتے هیں جنسے انکا استدلال هوتا ہے - امریکن مشن نے عربي زبان میں جو کتاب بلاد مصر و شام کیلیے شائع کي تهي' جو چار ضخیم جلدوں میں ختم هوئي ہے اور جسکا نام الهدایه ہے' اسمیں اول سے لیکر آخر تک هر اعتراض کے ساتهه کوئي نه کوئي روایت بهي پیش کي ہے - غیروں کے علاوہ خود نا واقف مسلمانوں پر بهي ان حوالوں کا بہت اثر پڑتا ہے' اور وہ کہتے هیں که جب خود اسلامي روایات میں یه واقعات موجود هیں تو انسے کیونکر انکار کیا جاسکتا ہے ؟

اس قسم کي روایات زیادہ تر تفاسیر اور عام کتب سیر و تاریخ میں هیں' یا حضرة شاہ ولي الله کي تقسیم مدارج کتب حدیث کے مطابق ' تیسرے اور چوتهے درجے کي کتابوں سے لي جاتي هیں -

(فتنۂ اصلاح و اجتهاد جدید)

یه ایک نہایت اهم اور اصولي بحث ہے که اس قسم کے اعتراضات اور مطاعن کیلیے صحیح اور حقیقي طریقه جواب ورد کا کیا ہے ؟

همارے زمانے میں ایک نیا گروہ مصلحین و متکلمین کا پیدا هوا ہے جس نے اپني قابل تعریف بیداري و باخبري سے پہلے پہل ان اعتراضات سے واقفیت حاصل کي' اور چاها که ان مطاعن کي آلودگي سے اسلام کے دامن کي تنزیهه و تقدیس ثابت کرے - اسکي مستعدي مستحق اعتراف ہے' اور اسکي نیت سعي قابل تحسین ' لیکن افسوس ہے که جس کام کو وہ کرنا چاهتا تها' اسکے لیے مستعدي اور آمادگي تو اسکے پاس ضرور تهي' پر اسباب و وسائل یکسر مفقود تهے - اسکا دماغ کا رکن اور اسکا فہم طالب اجتهاد تها' لیکن نه تو اسکے پاس نظر علم پیما تهي جو معین مقصد هوتي' اور نه هي فکر واقف کار تها جو سامان مہیا کرتا - نه تو اسے علوم اسلامیه کي خبر تهي نه فن حدیث و اثر پر نظر تهي - نه اصول فن سے آسنے واقفیت حاصل کي اور نه اسفار و مصنفات محققین و ائمۂ قوم پر نظر ڈالي - جس طرح اسلام کے حریفوں نے اسپر طعن کرتے هوے اپنے جہل پر اعتماد کیا ' اسي طرح اسلام کے ان حامیوں نے اُنکا جواب دیتے هوے صرف اپنے بے خبرانه اجتهاد هي کو کافي سمجها - چونکه انهیں اپني قوت کي خبر نه تهي اور صرف اپني فکر و راے هي پر اعتماد تها ' اسلیے وہ حریفوں کي سطوت سے مرعوب هوگئے ' اور قابل اعتراض روایات و بیانات کا انبار دیکهکر اس طرح گهبرا گئے که ان میں رد و تحقیق کیلیے کوئي قوة فعال باقي نه رهي - اور انکا رشتۂ کار حریفوں کي قوت اور استیلاء اثر کے هاتهوں میں چلا گیا -

اس گهبراهٹ میں انهوں نے اپنے تئیں بالکل مجبور پایا ' اور اسکے سوا کوئي چارہ نه دیکها که اپنے کسي جدید خود ساخته اصول کي بنا پر احادیث و روایات کي صحت هي سے قطعي انکار کردیں ' اور اسطرح انکے جواب کي ذمه داري سے بآساني سبکدوش هوجائیں پس بجاے اسکے که وہ ان روایات کي حقیقت و اصلیت کو واضح کرتے ' انهوں نے اس قسم کے مجتهدانه اصول وضع کرنا شروع کردیے جنکو اگر صحیح تسلیم کرلیا جاے تو معترضین کے فتنه سے بهي بڑهکر ایک داخلي فتنۂ عظیم اسلام میں پیدا هو جاے - اعاذنا الله من شرها و من شر الجهل والفساد !

مثلاً انهوں نے اُن اعتراضات سے بچنے کیلیے' جو احادیث کي بنا پر کیے جاتے هیں ' سرے سے فن حدیث هی کي تضعیف و تحقیر شروع کردي' حتیٰ که صاف فیصله کر دیا که چونکه حدیثیں اکثر خبر احاد هیں اور خبر احاد مفید یقین نہیں - اسلیے حدیث في الحقیقت کوئي شے نہیں ہے - اسکے جواب کے هم ذمه دار نہیں ! انا لله و انا الیه راجعون -

اسطرح انهوں نے ایک فتنه سے بچنے کیلیے اپنے وجود کو دوسرا فتنه بنا دیا ' اور دشمن نے چونکه مکان کے ایک گوشه پر قبضه کرلیا تها ' اسلیے اسکے هلاک کرنے کیلیے پوري عمارت میں آگ لگادي !

عزیزمن ! یه اسلام کي حمایت نہیں ہے : بل هي فتنة ' ولکن اکثر الناس لا یعلمون -

وقت تفصیل کا متحمل نہیں اسلیے میں نہایت سرسري اشارات کرونگا - اگر من و ارباب فن پر ان بے خبروں کي نظر هوتي تو وہ سمجهتے که مخالفین کے حملوں سے بچنے کیلیے اس مہلک اجتهاد کي کوئي ضرورت نہیں ہے - ایک محفوظ و مصئون طریق کار پیشتر سے موجود ہے ' اور بعد اسکے که کسي جدید مصلح و مجدد کو اپنے غزاء اجتهاد کے اعلان کي ضرورت هو' خود محققین فن نے اس بارے میں جو اصول و قواعد وضع کردیے هیں اُنہی کے مطابق چلکر هم بہتر سے بہتر حق تحقیق و دفاع ادا کر سکتے هیں -

(اصول بحث و مسلک صحیح و مستقیم)

اصل یه ہے که یه تمام نتائج جہل و بے خبري کے هیں' اور یه بے خبري همارے مخالفین اور همارے نئے حماة و مصلحین' دونوں کے حصے میں آئي ہے - همارا اولین فرض یه ہے که هم معترضین کو بتا دیں که قران کریم کے بعد همارے لیے حجة و دلیل کون کون سے مصادر علم و اعتماد هو سکتے هیں ؟ نیز یه که کیا کسي روایت کا کسي کتاب میں درج هونا اسکے لیے کافي ہے که وہ مسلمانوں کیلیے حجة هو سکے اور اس بارے میں ائمۂ سلف نے کچهه اصول مقرر کیے هیں یا نہیں ؟

درحقیقت انہي دو سوالوں کا جواب آجکل کے صدها داخلي و خارجي مباحث و اختلافات کیلیے بمنزله اصل و اساس کے ہے

نہیں - البتہ اصل سوال کے جواب سے پہلے سرسري طور پر کچھہ اسکي نسبت بهي عرض کردنا هوں -

(معترضین اسلام کي ایک اصولي تقسیم)

مخالفین و اعداء اسلام جسقدر اعتراضات اسلام اور حضرة داعي اسلام کے متعلق کرتے هیں' خواه وه آج پادري عماد الدین' پادري فنڈر' سر ولیم میور اور مارگولیئتهه وغیره کے کیے هوں' یا اب سے صدها سال پہلے اُن معترضین کے جنکے جوابات ابن حزم نے ملل و النحل میں' غزالي نے تحفة الاریب میں' ابن تیمیه اور ابن قیم نے ارشاد الحیاری وغیره میں دیے هیں (رحمهم الله) مگر اصولاً انکي دو هي قسمیں هیں :

(الف) وه اعتراضات جو محض سوء فهم یا دانسته تلبیس و اعراض عن الحق کا نتیجه هیں - مثلاً قران کریم کے احکام جهاد ونکاح و طلاق وغیره کے متعلق جسقدر اعتراضات کیے جاتے هیں' یا اختلاف بیانات قران و کتب مقدسه کي بنا پر جو کچهه کہا جاتا ہے انکي بنیاد ایک صحیح اور واقعي تعلیم پر هے' اور یقیناً وه احکام قرآن کریم میں موجود هیں' لیکن یا تو انکي نسبت تعصب و جهل سے غلط فهمیاں پیدا هوگئي هیں - یا دانسته انکے رد و بطلان کي کوشش کي گئي هے - یا سرے سے اس اصل هي کو قابل اعتراض قرار دیدیا هے جسپر وه تمام تعلیمات و احکام متفرع هیں - غرضکه اسلام کو اُن باتوں کیلیے الزام دیا هے جنکے وجود سے تو وه منکر نهیں' لیکن جن وجوه و دلائل کي بنا پر الزام دیا گیا هے انکا منکر و مبطل هے -

(ب) یا پهر وه اعتراضات هیں جنکي بنا نه تو کسي اسلامي تعلیم پر هے' اور نه کسي اسلام کے مسلمه واقعه پر - نه تو خود قرآن کریم میں انکا وجود هے' اور نه احادیث صحیحه و معتبره میں - انکا دار و مدار صرف اُن بیانات اور روایات پر هے جو بعض مسلمان مصنفوں نے اپني کتابوں میں کسي نه کسي حیثیت سے درج کردیے هیں یا عام طور پر مسلمانوں میں بیان کي جاتي هیں' اور افواه عوام پر چڑهگئي هیں : مثلاً قصۀ غرانیق اور واقعۀ حضرة زینب وغیره' یا مثلا یهي واقعۀ ماریه قبطیه جو آپکے دوست کو ایک نهایت مکروه و محرف صورت میں دکهلایا گیا هے -

اِن دو قسموں کے علاوه بے شمار اعتراضات ایسے بهي هیں جو محض افترا و بهتان هیں' جیسے صلیبي لڑائیوں کے زمانے میں مشرقي پادریوں نے مسلمانوں کي بت پرستي کے افسانے مشهور کردیے تهے' اور جنکو موسیو هنري نے " اسلام اور باني اسلام " میں مفصل بیان کیا هے - یا آج بهي ایسي صدها باتیں اسلام کي طرف منسوب کردي جاتي هیں جنکي کوئي ادنی اور ضعیف اصلیت بهي روایات اسلامیه میں نهیں هے - لیکن یه تمام اعتراضات یکسر عداوت و تعصب اور جهل و فساد کا نتیجه هیں جنکو خود صاحب نظر معترضین بهي تسلیم نهیں کرتے' اور یہاں مقصود صرف قابل توجه اعتراضات هیں نه که افتراء محض و بهتان صرف -

(سب سے زیاده خطرناک قسم)

جن لوگوں نے مخالفین و معترضین کے اسفار و کتب سے واقفیت حاصل کي هے' وه تسلیم کرینگے که اعتراضات کا سب سے زیاده حصه در اصل دوسرے هي قسم پر مشتمل هے' اور پهلی قسم کے اعتراضات گو اصلاً زیاده اهم هیں' لیکن انکي تعداد بهت کم هے اور اعداء اسلام کو اسلام کي تضحیک و تحقیر میں بهي انسے نسبتاً بهت کم مدد ملتي هے - یه صدها کتابیں جو اسلام کي مخالفت میں لکهي گئي هیں یا لکهي جارهي هیں' انهیں اُٹها کر دیکهیے' اور اُن تمام اعتراضات پر نظر ڈالیے جو ان میں پیش کیے گئے هیں - ان میں بهت تهوڑا حصه ان اعتراضات کا هوگا جو براه راست قرآن کریم کي تعلیمات یا احادیث معتبرۀ و مسلمه کي بنا پر کیے گئے هیں' اور تمام مجلدات یکسر انهي مطاعن و معائب سے لبریز هونگي' جو عام روایات مفسرین و کتب سیرة و مغازي کي بنا پر کیے گئے هیں' اور جنمیں ضمناً یه مقدمه تسلیم کرلیا گیا هے که اسلام و پیروان اسلام کیلیے هر مسلمان مصنف کا بیان حجة اور برهان هے !

سب سے بڑا ابلیسي دسیسه اعداء اسلام کے پاس یه هے که حضرة داعي اسلام علیه الصلوة والسلام کي حیات طیبه و مقدسه کو دنیا کے سامنے ایسي مکروه و معیوب شکل میں پیش کیا جاے جسکے دیکهتے هي طبائع میں نفرت و کراهیت پیدا هو جاے' اور اسلام کے متعلق کسي حسن ظن کے پیدا کرنے کا موقعه هی نه ملے !

یه مقصد پهلي قسم کے اعتراضات سے حاصل نهیں هوسکتا - قرآن کریم میں جهاد کا حکم هے - تعدد ازدواج کي اجازت هے - طلاق کو جائز بتلایا هے - قوم عاد و ثمود کے تاریخي مقامات کا ذکر هے - حضرة ابراهیم و اسماعیل علیهما السلام کا خانۀ کعبه بنانا بیان کیا گیا هے - حضرة مریم علیها السلام کو ملامت کرنے والوں نے " یا اخت هارون " کہا هے - معترضین انپر نکته چیني کرتے هیں - احکام جهاد کو ظالمانه بتلاتے هیں - تعدد ازدواج اور طلاق کو اخلاقاً معیوب کہتے هیں - قوم عاد و ثمود کے متعلق تاریخي ثبوت طلب کرتے هیں - حضرة ابراهیم کے بناے کعبه کا ثبوت تورات سے مانگتے هیں - حضرة مریم کا " اخت هارون " هونا انکي سمجهه میں نهیں آتا - تاهم ان تمام اعتراضات سے اسلام کے محاسن و فضائل پر بالکل پرده نهیں پڑ جا سکتا' اور سننے والے کیلیے یه باقي رهجاتا هے که وه اسکے دیگر احکام و تعلیمات کے متعلق حسن ظن قائم کرے' یا بعض دیگر شرائع سے مقابله کرکے تسلي حاصل کرلے - حضرة موسی نے تلوار سے کام لیا - حضرة داؤد و سلیمان نے صدها بیویاں رکهیں - اگر مخاطب ان الزامات کو صحیح مان بهي لے جب بهي زیاده سے زیاده یهي نتیجه حاصل کر سکتا هے که قران کریم اور کتب مقدسۀ عتیقه کو ایک درجه میں رکهنا چاهیے -

لیکن برخلاف اسکے دوسري قسم کے اعتراضات و مطاعن اپني معاندانه تاثیر و نفوذ میں ان اعتراضات سے بالکل مختلف هیں - ان میں اُس زندگي کي تصویر دکهلائي جاتي هے جو تعلیمات اسلامیه کا حامل هے' اور جسکي رسالت و نبوت کي صداقت پر قران و اسلام کي حقانیت موقوف هے - یه تصویر نهایت مکروه هوتي هے' اور شیطان کفر و ضلالت اعداء اسلام کے اندر حلول کرکے اسکے خال و خط درست کرتا هے - نعوذ بالله انساني معاصي و رذائل کے تمام اعمال سئیه اسمیں جمع کیے جاتے هیں' اور ایسے ایسے قبائح و فضائح کو اسکي طرف منسوب کیا جاتا هے جو انساني بد اخلاقي کي انتها هیں' اور درجۀ نبوت و رسالت تو بهت ارفع و اعلی هے' ایک شریف و نیک اعمال شخص کي زندگي بهي انسے ملوث نهیں هوسکتي -

کذالک یوفک الذین کانوا بایات الله یجحدون (۴۰ : ۶۵)

آج یورپ اور امریکه میں عام طور پر جو توحش و تنفر اسلام کي طرف سے پهیلا هوا هے' وه زیاده تر اسي تلبیس و شیطنت کا نتیجه هے - اِن مفتریات کو سنکر ایک ساده ذهن مخاطب اسدرجه اسلام سے متوحش هوجاتا هے که اُسکے کسي حسن و فضیلت کا اسے تصور بهي نهیں هوسکتا - اور همیشه کیلیے حسن ظن و تلاش حقیقت کا سد باب هوجاتا هے -

پس في الحقیقت قسم اول کے اعتراضات اسدرجه اسلام کیلیے مضر نهیں هیں جسقدر دوسري قسم کے' اور آج اعداء اسلام کے هاتهه میں سب سے زیاده خطرناک حربه یهي مفتریات هیں - کسي
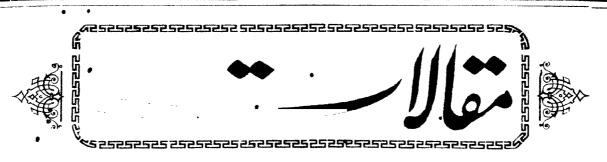
یہ بالکل ایک کھلی ہوئی بات ہے - علی الخصوص کتب تفسیر و سیرۃ و مغازي اور قصص انبیاء سابقین و اسرائیلیات کے متعلق ابتدا سے ائمۂ فن نے یہی راے دی ہے' اور حضرۃ امام احمد کے زمانے سے جبکہ انھوں نے " ثلاثۃ کتب لیس لہا اصل : المغازي و الملاحم و التفسیر " کہا تھا' حفاظ حدیث کے آخری عہد تک جبکہ ابن حجر' ابن تیمیہ' ابن قیم' اور حافظ ذہبی رحمہم اللہ نے کتابیں تصنیف کیں' تمام محققین فن کا طرز عمل اسی کا موید رہا ہے -

(خلاصۂ مطالب)

پس ضرور ہے کہ اس امر کو اچھی طرح معترضین اسلام پر واضح کردیا جاے اور اسکے اصول و قواعد انکے سامنے پیش کردیے جائیں اسکے بعد انسے بحث کی جاے - اگر ایسا کیا جاے تو باوجود اُس واقفیت کے جو مجھے معترضین کے ذخیرۂ کثیرۂ مطاعن و معائب سے ہے' اور باوجود اُن مشکلات کا کامل اندازہ کرنے کے جو ہمارے نئے مصلحین و مجتہدین اور متکلمین قرن جاري کو رد مطاعن اور دفع اعتراضات و شکوک میں پیش آئی ہیں' میں پورے طمانیۃ قلب اور وثوق کامل کے ساتھ کہتا ہوں کہ احادیث معتبرہ کی بنا پر کوئی دقت ہمیں اس راہ میں پیش نہیں آئیگی' اور نئے اجتہادات و تجدیدات کا طوفان مہلک و ہادم اُٹھانے کی بالکل ضرورت نہ ہوگی -

یہی وہ مقام ہے جہاں آکر باوجود اتحاد مقصد و علم ضرورت' مجھے نئے مصلحین متفرنجین سے علحدہ ہوجانا پڑتا ہے' اور باوجود انکے کاموں سے غیر جامدانہ و غیر متقشفانہ واقفیت کے' میرے دل میں انکے لیے کوئی حسن اعتقاد و اعتماد پیدا نہیں ہوتا - بلاشبہ ضرورتیں شدید اور نظر و تحقیق کی داعیات ناگزیر ہیں' یقیناً ہمارا مقابلہ سخت اور بہت سے عوارض و جزئیات میں بالکل نئے قسم کا ہے' اور یہ بھی بالکل سچ ہے کہ جو لوگ سب سے پہلے حریف کے وجود سے خبردار ہوے اور میدان کارزار میں نکلے' انکی مستعدي و ہوشیاري اور سعی و محنت کا پوري طرح اعتراف کرنا چاہیے' لیکن تاہم ان میں سے کوئی بات بھی اسکے لیے مستلزم نہیں ہے کہ نا واقفیت کو مجتہد العصر اور لا علمي و بے خبري کو صاحب الامر تسلیم کرلیا جاے' اور بلا ضروت دشمنوں کے مقابلے میں ایسا اسلحہ اُٹھایا جاے جسکا پہلا وار خود اپنے ہی گردن پر پڑے ؟

جبکہ ہم اصول و قواعد فن کے مطابق چلکر بعینہ وہی مقصد حاصل کرسکتے ہیں جو ان لوگوں کے پیش نظر ہے تو پھر اسکی کیا ضرورت ہے کہ محض اپنے فہم و قیاس شخصی کا نام " درایت واحتجاج عقلی " رکھکر اُن علوم مسلمۂ اسلامیہ کی تضعیف و تحقیر بل انکار و انہدام کے درپے ہو جائیں' جو خزائن امۃ کا راس المال' و اشرف ترین مصادر علوم دینیہ' و سرچشمۂ معارف و حقائق اسلامیہ' و تاریخ صدر اول و سیرۃ حضرۃ ختم المرسلین ہے' اور جسکے لیے خود صحابۂ و تابعین' ائمۂ مہتدین' اور تمام سلف صالح' بل اجماع جمیع امۃ مرحومہ' من بدایۃ عہدها الی زماننا هذا' قولاً و فعلاً ہمارے سامنے موجود ہے ؟ درحقیقت ایسا کرنا اصول متفقۂ امۃ اور مصادر شریعۃ و علوم شرعیہ میں ایک سخت اختلال و اغتشاش پیدا کرنا ہے جسکا نتیجہ مہلک اور جسکے عواقب فساد آلود ہیں -

مکتوب استانہ علیہ

نا خلف شاگرد

یہ امر اب عام طور پر مسلم ہے کہ یورپ (یا نصرانیت) اپنی تمام اقسام کي ترقیا میں مسلمانوں کا ممنون احسان ہے - جسقدر علوم اسوقت رائج الوقت ہیں' یا جو کچھہ انکشافات زمانہ حال میں ہو رہے ہیں' انکي ابتدا اسلام ہی کے کسي قابل فرد کي کوشش کا نتیجہ ہے - یہ ضرور ماننا پڑیگا کہ بعض انکشافات میں مسلمانوں نے بالکل نقش اول چھوڑے' اور یورپین اقوام نے انہیں اپنی ترقیا سے نقش بنا دیا - لیکن " الفضل للمتقدم " ابتداء کا فخر مسلمانوں ہی کو ہے' اور موجودہ دنیاے نصرانیت بجا طور پر مسلمانوں کي شاگرد ہے -

مسلمانوں نے اپنے زمانۂ عروج میں غیر مذاہب کے ساتھہ جو نیک سلوک کیا' اسکی مثال غیر مسلمانوں میں' آجکل کے مہذب ترین زمانہ میں بھي نہیں پائي جاتي - یہي وہ تعلیم تھي' جو اسلام نے اپنے پیروؤں کو دي تھي' اور یہي وہ تعلیم تھي' جس پر عمل پیرا ہونے سے مسلمان دنیا کے تخت و تاج کے مالک بنے تھے - اب چونکہ مسلمانوں نے اس تعلیم کي پیروي چھوڑ دي' ہر جگہ قعر مذلت میں گر رہے ہیں -

بر خلاف اسکے غیر مسلمانوں علی الخصوص یورپین عیسائیوں نے جو سلوک اپنے استادوں (مسلمانوں) کے ساتھہ کیا' اسپر نظر ڈالنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - صرف چند تاریخي واقعات کے صرف اشارہ کرتا ہوں -

ان دنوں آپ جا کر اسپین (اندلس) کي سیر کیجیے - آپ کو تمام سفر میں کوئي چیز بھي ایسي دکھائي نہ دیگي' جس سے اسکا پتہ چلے کہ اس علاقے میں کبھي بھی مسلمانوں کا قدم آیا تھا - تاریخ میں جو واقعات آپنے ملاحظہ کیے ہونگے' اس سے آپ ضرور نتیجہ نکالینگے کہ مورخین نے مبالغہ سے کام لیا - لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان تاریخي واقعات میں ذرا بھي مبالغہ نہیں - غرناطہ جو اندلس میں مسلمانوں کا دار الخلافۃ سات سو بیاسي سال تک رہا' اور سنہ ۸۹۷ھ میں ایک عرصہ دراز کے محاصرہ کے بعد انکے ہاتھہ سے نکلا' اب اسمیں سواے قصر الحمراء کے کوئي علامت مسلمانوں کي باقي نہیں ہے - وہاں کي بے نظیر جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا' جسمیں اب تک توحید کي جگہ تثلیث کي تعلیم دي جاتی ہے !

اسي طرح " اشبیلیہ " کي جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا' جو اسوقت کلیساے اعظم روم کے بعد دوسرے درجہ پر دنیا میں شمار ہوتا ہے - بلکہ بقول بعض دنیا میں سب سے بڑا گرجا ہے !

عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام نے (جسنے اندلس میں پچاس سال کے قریب حکومت کي) اپنے دار الخلافۃ قرطبہ میں ایک عالي شان مسجد کي بنا ڈالي - جسے اسکے بیٹے نے سنہ ۱۸۳ میں پورا کیا - اسکے بعد تمام مسلمان سلاطین اسپر کچھہ نہ کچھہ

اور جسقدر مشکلات همیں نظر آتي هیں اور جسقدر ٹھوکریں نئے مصلحین نے کھائي هیں ' وہ تمام تر اسی اصولي بحث کے افراط و تفریط کا نتیجہ ہے -

ان دو سوالوں کا مختصر جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کے بعد یقیناً اور حتماً احادیث صحیحہ کا درجہ ہے ' اور بغیر کسي خوف اور تامل کے اسکا اعتراف کرلینا چاهیے کہ حدیث صحیح ایک ایسا مصدر علم ضرور ہے جو همارے لیے دلیل اور حجة هوسکتا ہے - اور جس طرح هم اپنے داخلي اعمال میں احادیث کے معترف و معتقد هیں ' ٹھیک اسي طرح خارج کے اعتراضات میں بھي انکي حقیقت کو تسلیم کرتے هیں -

لیکن حدیث ایک مدون و منضبط فن ہے جسکے اصول و قواعد هیں ' اور اسکي جمع و ترتیب کا کام صدیوں تک جاري رها ہے - اس لیے صحت و اعتبار کے لحاظ سے مختلف طبقات و مدارج میں منقسم هوگیا ہے - اسکي بنیاد انسانوں کی روایت پر تھي اسلیے اصول شہادت و روایت کی بنا پر ضرور تھا کہ نقد و درایت کے اصول وضع کیے جائے اور وضع کیے گئے - اس پورے کرۂ ارضي کے اندر جسمیں انسان نے هزارها برس کے تجارب و محن کے بعد صدها علوم و فنون تک رسائي حاصل کی ہے ' اور هر قوم نے علم کی تفتیش و تدوین میں حصہ لیا ہے ' بے خوف دعوے کے ساتھہ کہا جا سکتا ہے کہ کسي علم و فن کو بھي انساني دماغ نے اسدرجہ منضبط ' اور سعي انساني کي انتهائي حد تک مرتب و مہذب نہیں کیا جیسا کہ علماے سلف نے فن حدیث کو ' اور یہ ایک مخصوص شرف و مزیت علمي ہے امت مرحومہ کی جسمیں دنیا کی کوئی قوم شریک و سہیم نہیں - والفضل بطولہا -

پس ضرور ہے کہ جس حدیث سے همارے سامنے استدلال کیا جاے ' اسکي صحت اصول و قواعد مقررہ فن اور علوم متعلقۂ حدیث سے ثابت بھي کردي جاے - اگر ایسا نہ کیا گیا تو همارے لیے کسي طرح بھي دلیل و حجة نہیں هوسکتي -

(ایک عام غلط فہمي)

ایک بہت بڑي غلط فہمي یہ پھیل گئي ہے کہ فن حدیث کے طبقات و مدارج اور محدثین کے طریق جمع و اخذ پر لوگوں کی نظر نہیں - عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ تفسیر و سیر اور مغازي و ملاحم کي کسي کتاب میں بسلسلۂ اسناد کسي روایت کا درج هونا اسکے لیے کافي ہے کہ اسے تسلیم کرلیا جاے - حالانکہ یہ صریح غلطي ہے ' اور خود محدثین نے اس سعي کو کبھي جائز نہیں رکھا - حضرۃ شاہ ولي اللہ رحمہ اللہ علیہ نے حجة اللہ البالغہ وغیرہ میں جو تفصیلات اس بارے میں کردي هیں ' وہ قدما کی تصنیفات سے مستغني کر دیتي هیں - انہوں نے باعتبار صحت و شہرت و قبول کتب احادیث کو چار درجوں میں تقسیم کیا ہے - اول درجے میں وہ موطا امام مالک اور صحیحین کو قرار دیتے هیں ' اور بقیہ کتب صحاح ستہ کو دوسرے درجے میں رکھتے هیں - تیسرے میں دارمي ' ابو یعلی ابن حمید ' طیالسي ' کے مسانید اور عبد الرزاق ' ابن ابي شیبہ ' حاکم ' بیہقي ' اور طبراني وغیرہ کے مجموعے هیں - انہیں تیسرے درجے میں قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ اسمیں رطب و یابس هر طرح کا ذخیرہ ہے ' یہاں تک کہ موضوع حدیثیں بھي شامل هیں - شاہ صاحب نے سنن ابن ماجہ کو بھي اسي درجہ میں قرار دیا ہے - مگر اکثر نے خلاف رائیں ظاہر کی هیں -

چوتھے درجے میں کتب حدیث کا تمام بقیہ حصہ داخل ہے - علی الخصوص تصانیف حاکم ' ابن عدي ' ابن مردویہ ' خطیب ' تفسیر ابن جریر طبري ' فردوس دیلمي ' ابو نعیم صاحب حلیہ ' ابن عساکر وغیرہ وغیرہ - عام کتب تفاسیر و دلائل و خصائص و قصص کا سر چشمہ بھي کتابیں هیں -

ان بزرگوں نے اپنا مقصد کتب صحاح کے جامعین سے بالکل مختلف قرار دیا تھا - اس مقصد کي بے خبري هی سے تمام مشکلات پیدا هوئي هیں - انھوں نے کبھي بھی یہ دعوا نہیں کیا کہ جسقدر حدیثیں وہ پیش کرتے هیں ' سب کي سب قابل اعتماد هیں - انکا مقصد صرف احادیث کو کسي خاص سلسلے سے جمع کر دینا تھا ' اور اسکے نقد و بحث کو انھوں نے دوسروںکے لیے چھوڑ دیا تھا -

چنانچہ اسکا سب سے بڑا واضح ثبوت یہ ہے کہ محققین فن حدیث نے همیشہ اپنی تصنیفات میں انکی جمع کردہ حدیثوں کو اسی وقت قبول کیا جبکہ وہ اصول مقررۂ حدیث کے مطابق جانچ لی گئیں ' اور همیشہ ان پر اپنے اپنے اصولوں کے ماتحت رد و قدح اور نقد و جرح کرتے رہے - سب سے بڑا ذخیرۂ حدیث اس قسم کا امام ابن جریر طبري کی تفسیر ہے جنھوں نے قرآن کریم کی هر آیت کے نیچے روایات کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے ' اور واقعۂ ماریۂ قبطیہ کے متعلق جو روایت آپکے دوست نے نسخ و اضافہ کے بعد پیش کی ہے ' وہ بھی امام موصوف هي نے سورۂ تحریم کی تفسیر میں درج کی ہے - یا پھر طبراني کے معاجم هیں ' اور حاکم کي مستدرک ' ابن حمید و دارمي کی مسانید ' اور ابونعیم و دیلمی کی تصنیفات هیں - لیکن هم دیکھتے هیں کہ حافظ ابن حجر عسقلاني اور حافظ ذهبی جیسے مسلم محدثین اپنی تصنیفات میں جا بجا انکی مرویات پر جرح و نقد کرتے هیں ' اور کسی روایت کو بحث و نظر کے بعد قبول اور کسی کو مردود قرار دیتے هیں - صرف فتح الباري اور عیني هی اٹھاکر دیکھہ لیجیے کہ اس رد و قبول کا کیا حال ہے ؟

امام ابن تیمیہ سے بڑھکر فن حدیث کا اور کون حامی اور غواص هوگا ' جنھوں نے اس راہ میں بے شمار متاعب و شدائد بھی فقہاء متقشفین کے هاتھوں برداشت کیے ' مگر جن خوش نصیبوں کو امام موصوف کی تصنیفات کے مطالعہ کرنے کی توفیق ملی ہے ' وہ اندازہ کرسکیں گے کہ میں کیا کہہ رها هوں ؟ منہاج السنہ وغیرہ میں صحاح کی متعدد احادیث کو انھوں نے صاف صاف رد کردیا ہے !

یہ همارے پاس علامہ ابن قیم کی زاد المعاد اور اعلام الموقعین وغیرہ مصنفات شہیرہ موجود هیں - ایک نہیں متعدد مقامات پر علامۂ موصوف ان کتابوں کی بیان کردہ احادیث کو بلا تکلف رد کردیتے هیں - صرف اتنا هی نہیں بلکہ کتب صحاح کی مرویات پر بھی روایت و درایت کے مقررہ اصول کے بموجب نظر انتقاد ڈالتے هیں ' اور کسی سے استدلال کرتے هیں اور کسی کو اعتماد کیلیے غیر مفید بتلاتے هیں - پھر فقہاء حنفیہ کا طرز عمل تو اس بارے میں ایک صاف شہادت ہے جو احادیث صحیحین تک کو بلا تکلف اپنے قیاس و درایت کے مقابلہ میں تسلیم نہیں کرتے -

پس یہ ایک صریح اور مسلم بات ہے کہ احادیث کے تسلیم کرنے کیلیے طریق نقد و نظر سے کام لینا ضروري اور ناگریز ہے اور اس بارے میں همیشہ اهل فن کا یکساں طرز عمل رها ہے - اس امر کیلیے کسي شہادت کے پیش کرنے کي ضرورت نہ تھي - میں نے اسلیے زور دیا تا کہ مخالفین اسلام یہ نہ سمجھیں کہ انکے اعتراضات سے بچنے کیلیے یہ کوئي نیا اصول قرار دیا جا رها ہے - یہ اصول همیشہ سے موجود ہے ' اور جس طرح هم اب سے آٹھہ سو برس پہلے صرف انھي احادیث کو تسلیم کرتے تھے جو قواعد مقررۂ فن سے ثابت هو جائیں ' اسی طرح آج بھی صرف انھي روایتوں کو تسلیم کرینگے جو خود ان روایات کے جمع کرنے والوں کے مقررہ اصول کے مطابق ثابت کر دي جائیں -

اس سے کہا جاتا ہے کہ اگر عیسائی ہوگا تو حکومت کی طرف سے اسپر مہربانی کی جائیگی - اور اگر مسلمان رہیگا ' تو سب سے اول جو سلوک اس سے کیا جائیگا وہ یہہ ہوگا کہ بیدردی کے ساتھہ اسکا ختنہ کیا جایگا -

الغرض ان ناخلف شاگردوں نے جو سلوک اپنے استادوں کی اولاد کے ساتھہ یورپ ' ایشیا ' اور افریقہ میں کیا یا کر رہے ہیں ' وہ انسانیت اور تہذیب کیلیے باعث ہزار شرم ہے -

سوا کرمیں اب کیا ہوگا ؟ اٹلی ٹریپولی میں کیا سلوک کریگی ؟ جن اصلاحات کی بنیاد طرابلس میں ابراہیم پاشا نے قایم کی تہی ' انکا کیا حشر ہوگا ؟ رہنمہائے بلقان نو مفتوحہ علاقوں پر کسطرح حکومت کرینگی ؟ البانیہ کا مستقبل کیسا ہوگا ؟ ان سوالوں کے جوابات واقعات سے ظاہر ہیں - اور جو کچھہ ڈھکا چھپا رہگیا ہے وہ عنقریب معلوم ہو جائیگا :

عروس ملک کسے تنگ در کنار زند
کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

(مراسلہ نگار خصوصی - آستانہ علیہ)

انجمن ترقي اردو

جناب من تسلیم — گذشتہ اجلاس انجمن ترقی اردو میں جو ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو بمقام آگرہ زیر صدارت جناب انریبل خواجہ غلام الثقلین بی - اے - ال - ال - بی - وکیل میرٹھہ منعقد ہوا تھا حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا تھا -

رزولیوشن نمبر (۸) " یہ انجمن تمام مالکان اخبار و مطابع و دیگر مصنفین اور اہل قلم سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اخبارات و رسایل اور تالیفات ' انجمن کے دفتر میں ارسال فرمایا کریں تاکہ جدید ادبی تحریک کے متعلق جامع اور مکمل معلومات جمع کرنے میں مدد ملے "

آپ کی خدمت میں اس رزولیوشن کی بناء پر التماس ہے کہ آپ جو کچھہ شایع فرمائیں اوسکا ایک نسخہ دفتر انجمن میں ارسال فرماتے رہیں تاکہ جو مفید مقصد انجمن کے پیش نظر ہے ارسمیں آپ کی توجہ و امداد سے کامیابی ہو سکے ' اور خود آپ کی مطبوعات انجمن کی رپورٹوں کی ذریعہ سے ملک میں عام طور پر مشتہر ہو سکیں - انجمن کی رپورٹ میں جہاں اوسکی سال بھر کی کارگذاری کا بیان ہوگا وہاں ارادہ یہ ہے کہ رپورٹ کو خاص طور پر دلچسپ بنانے کیلئے اردو زبان کے متعلق ہر قسم کا ذخیرہ معلومات بھی جمع کیا جاسے ' تاکہ رپورٹ کے ناظرین کو اوسکے مطالعہ سے اپنی مادری زبان کے متعلق کافی واقفیت ہوجاسے ' اور جن لوگوں کو اپنی ملکی علم ادب کی ترقی اور نشو و نما سے دلچسپی ہو اون کے لیے یہ رپورٹ بمنزلہ تاریخی سرمایہ کے بن جائے -

لیکن کوئی کام ایک شخص کی کوششوں سے سرانجام نہیں پا سکتا ' اسلیے ناممکن ہے کہ آپ کی توجہ اور عنایت کے بغیر یہ مقصد پورا ہوسکے - پس امید اینکہ از راہ نوازش و کرم و ہمدردی زبان اردو آپ اِس قسم کی امداد دینے سے دریغ نہ فرمائینگے ' جس کی اس رزولیوشن میں آپ سے درخواست کیگئی ہے - انجمن آپ کی اس عنایت کی دل سے قدر کریگی اور آیندہ اجلاس میں جو رپورٹ پیش ہوگی اوس میں اوس امداد و اعانت کا بتفصیل ذکر کیا جائیگا ' جو اِس معاملہ میں آپ سے ملیگی فقط -

آنریری سکریٹری -

الحـريـة فـي الاسـلام

احـاديـث و اثـار

(۲)

(امـر بالمعـروف اور رشتۂ الهي)

کیا تم اظہار حق ' اعانت حریت ' اور اعلان صداقت میں اونسے ڈرتے ہو جو اس دنیا میں بڑے ہیں ؟ آہ ' ڈرو کہ وہ آخرت میں چھوٹے ہونگے - کیا تم اسلیے ڈرتے ہو کہ تم چھوٹے ہو ؟ مگر یقین کرو کہ مستقبل میں تم ہی بڑے ہوگے - پھر کیا تم اسلیے حق سے باز رہتے ہو کہ انسانوں سے ڈرتے ہو ' لیکن کیا تم انسانوں کے مالک سے نہیں ڈرتے جسکا مقدس پیغامبر فرماتا ہے ؟

لایحقرن احدکم نفسہ ان یری امر اللہ تعالی علیہ فیہ مقال فلا یقول فیہ فتلقي اللہ وقد اضاع ذلک فیقول اللہ ما منعک ان تقول فیہ ؟ فیقول یا رب خشیۃ الناس - فیقول فایای کنت احق ان تخشی (رواہ احمد وابن ماجۃ)

تم میں سے کوئی اپنے آپکو اس امر میں حقیر نہ سمجھے کہ وہ کسی بات کو دیکھے جسکے متعلق اسکا فرض ہو کہ امر حق کو ظاہر کرے مگر اپنی کمزوری کے خیال سے چپ رہے - قیامت میں خدا کے روبرو جب حاضر ہوگا اور وہ اس موقع کو بھول چکا ہوگا ' تو خدا اس سے پوچھیگا کہ تونے کیوں راستی اور صداقت کی بات نہ کہی ؟ وہ کہیگا : " پروردگار ! لوگوں کے خوف سے " خدا فرمائیگا کہ " کیا خدا تیرے سامنے نہ تھا جس سے تو ڈرتا ؟ "

اسوقت کون ہوگا جو اوس عرش جلال و قدوسیت کے آگے جھوٹ بول سکیگا ؟ اے واے اوس اعتراف پر ' جب خجالت و شرمندگی کے ساتھہ ہم اقرار کرینگے کہ ہاں اے قادر علی الاطلاق ! ہاں اے دانائے اسرار قلوب ! ! ہم انسانوں سے ڈرے پر تجھسے نڈرے ' ہمنے مخلوق کے سامنے سر جھکایا پر تجھسے سربلندی کی ' ہم نے حق کو چھوڑ کر باطل کو سجدہ کیا - ہم غیروں سے آشنا ہوکر تجھسے بیگانہ ہوگئے - اوسوقت کہا جائیگا کہ کیا تم نے میرے منادِ صادق اور داعی حق کی اوس آواز کو نہیں سنا تھا جبکہ کہا گیا تھا کہ :

ایہا الناس ! ان اللہ تعالی یقول : امروا بالمعروف ونہوا عن المنکر قبل ان تدعونی فلا اجیبکم ' و تسألونی فلا اعطیکم ' و تستغفرونی فلا اغفر لکم - (رواہ الدیلمی)

لوگو ! خدا فرماتا ہے : اچھی باتوں کا حکم کرو ' اور بری باتوں سے منع کرو ! قبل اسکے کہ تم پکارو اور میں نہ بولوں ' تم مانگو اور میں ندوں ' تم مغفرت چاہو اور میں مغفرت نکروں ! (یعنی اگر تم نے امر بالمعروف کا فرض ادا نہ کیا تو میں اپنا رشتہ تم سے کاٹ لونگا)

اسلیے ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ حق کا طالب ' باطل کا دشمن ' عدل و حریت کا عاشق ' اور جور و ظلم سے متنفر ہو - اوسکا فرض ہے کہ طلب صداقت میں اپنے عزیز ترین سامان حیات کو بھی نثار کرنے کیلیے طیار رہے - حق پژوہی ' اور عدل دوستی اسکا جوہر ایمان اور اسکے لیے روح اخلاص ہو - وہ راہ حق میں موت سے نہ ڈرے کہ یہی اوسکی زندگی ہے ' اور سچائی کے عشق میں وہ سب کچھہ

ایڈریا نوپل کی ایک یادگار مسجد

جسے بلغاریا کے صلیبیوں نے اپنے قیام کے زمانے میں گرجا بنا دیا تھا اور فتح ادرنہ کے بعد دوبارہ صداے توحید سے مقدس کی گئی !
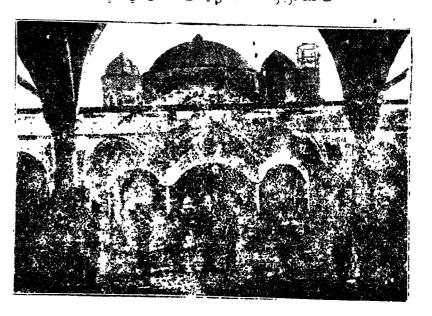
اضافہ کرتے رہے - آج وہی مسجد گرجا کا کام دے رہی ہے ! اس مسجد کی وسعت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اسکا طول تین سو تیس گز اور عرض دو سو پچاس گز ہے - اور چودہ سو ستون سنگ مرمر وغیرہ کے منقش و مشجر اسمیں استعمال کیے گئے ہیں !

غرناطہ اندلس میں آخری شہر تھا جو مسلمانوں کے ہاتھہ سے گیا - چونکہ محاصرہ نے بہت طول پکڑا ' اسلیے مسلمانوں نے عیسائیوں کے ساتھہ ٦٧ شرایط منظور کر کے اپنے آپکو ان کے حوالہ کر دیا - ان میں سے بعض شرایط یہ ہیں :

(۱) تمام مسلمان امان میں رہیں - ان کی جان و مال کی حفاظت کی جاے -

(۲) مسلمان اپنے مذہب میں آزاد رہیں ' اور انپر اسلامی شرع کے مطابق حکومت کی جاے -

(۳) مساجد اور دیگر اوقاف بدستور قایم رہیں -

(۴) اسلامی احکام کی نگہداشت کی خاطر انپر کوئی یہودی یا عیسائی حاکم مقرر نہ کیا جاے -

(۵) ان کے کل سیاسی قیدی آزاد کیے جائیں -

(٦) انکو اجازت ہو کہ اگر چاہیں تو یہاں سے ہجرت کرجائیں -

(۷) ایام جنگ میں اگر کوئی عیسائی کسی مسلمان کے ہاتھوں مارا گیا ہو تو اس سے مواخذہ نہ کیا جاے - وغیرہ وغیرہ -

اب غور کرو کہ صلح کے بعد کہانتک ان شرایط پر عمل کیا گیا ؟ افسوس کہ بجاے ان شرایط پر عمل کرنے کے مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنایا گیا اور یہاں تک سعی کی گئی کہ بحکم شاہی جو مسلمان عیسائی ہونا منظور نہ کرتا ' سے دریغ قتل کیا جاتا - اس ظالمانہ حکم سے جو مسلمان پہاڑی علاقہ میں پناہگزین ہوگئے تھے ' ان کو بھی بالاخر اس علاقہ سے بھاگنا پڑا - پھر اس پر بھی اکتفا نہ کی گئی ' بلکہ نئے عیسائی شدہ مسلمانوں کی نسبت شبہ کیا گیا کہ وہ دل سے مسلمان ہیں اور اسلیے انہیں طرح طرح کے عذاب دیے گئے - یہاں تک کہ بعضوں کو زندہ جلا دیا گیا !!

سنہ ۱۰۱۰ ہجری سے اب وہاں ایک فرد متنفس بھی مسلمان نظر نہیں آتا جہاں آٹھہ سو برس تک توحید کی حکومت رہی !!

لطف یہہ ہے کہ مسلمانوں پر یہہ لوگ اسلام کو بزور شمشیر پھیلانے کا ناپاک الزام لگانے سے نہیں چوکتے - حالانکہ یورپین ترکی پر آٹھہ سو سال سے مسلمان قابض ہیں ' لیکن ابھی تک رعایا کی تعداد میں کثرت عیسائیوں ہی کی ہے - ہندوستان پر اتنے ہی سال مسلمانوں نے حکومت کی ' لیکن کثرت ہندوؤں ہی کی رہی - حالانکہ اسپین پر جب عیسائی قابض ہوے تو نصف صدی کے اندر ہی اندر مسلمانوں کے نام سے بھی ملک خالی کردیا گیا -

دوسرا علاقہ جو عیسائیوں کی مہربانی سے اسوقت اسلام کے پیروؤں سے خالی ہے ' جزیرہ سسلی (صقلیہ) ہے ' جو از روے مساحت گیارہ ہزار دو سو اکیانوے مربع میل ہے ' اور مامون الرشید کے زمانہ میں فتح ہوا ہے - آہستہ آہستہ وہاں کے باشندوں نے خوشی سے اسلام قبول کیا ' اور اس جزیرہ میں بہت سی عالیشان مساجد بنائی گئیں - تقریباً دو سو سال یعنے سنہ ۲۰٦ ہجری سے سنہ ۳۹۳ ھ تک مسلمانوں نے اس جزیرہ پر حکومت کی - لیکن رفتہ رفتہ ان سے چھینا گیا ' اور سنہ ۴۸۴ ہجری میں باضابطہ مسلمان اس سے بے دخل ہوگئے - یہہ جزیرہ آجکل اٹلی کے زیر حکومت ہے - اب اگر کوئی سیاح اس جزیرہ میں جا کر تلاش کرے تو اسے اسلام کی کوئی علامت نظر نہ آئیگی ' وہ گمان بھی نہ کرسکیگا کہ اس زمین پر کبھی مسلمان بھی حکومت کرچکے ہیں !

اسیطرح الجزایر کو لیجیے جسکی آبادی چھہ کروڑ کی کہی جاتی ہے - سنہ ۱۲۴۷ ہجری میں اسپر فرانس نے قبضہ کیا اور بے انتہا مظالم کرنا شروع کیے - مسلمانوں کی طاقت کم کرنے کے لیے انکو شہروں سے نکالکر خود فرانسیسی قابض ہوگئے -

اسیطرح تیونس پر جب فرانس نے سنہ ۱۲۹۹ ہجری میں قبضہ کیا ' اور اصلاح و تہذیب کے مشہور بہانے سے دست ظلم دراز کیا تو ان سے بھی وہی سلوک کیا گیا جو الجزایر میں ہوا تھا - فرانس جو جمہوریت کے لباس میں ہے ' جب اسکا یہ حال ہے تو روس جو کرے کم ہے - چنانچہ روس کے قرم اور قازان کے علاقہ میں مسلمانوں کو عربی ترکی یا فارسی میں گفتگو کی اجازت نہیں - اسلامی نام وہ نہیں رکھہ سکتے - اگر رکھیں تو اسکا تلفظ روسی طرز سے ہونا چاہیے - کوئی نئی مسجد مسلمان نہیں بنا سکتے - بلکہ اس علاقہ میں مرمت طلب مساجد کی مرمت کی بھی اجازت نہیں - اکیس برس کی عمر سے پہلے اولاد کو ختنہ کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے - اکیس سال کی عمر کے بعد لڑکے کو عدالت میں حاضر کیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ عیسائیت اور اسلام میں سے جس مذہب کو چاہے اختیار کرے - اسکو طرح طرح سے عیسائی ہونے کی ترغیب دی جاتی ہے - یہانتک کہ

مسیحی وحشت کا ایک نیا منظر !

یعنی سلانیک کی ایک قدیمی اور تاریخی مسجد جو اب گرجا بنا دی گئی ہے !

کیا همارے لیڈر اس جهاد کیلیے طیار هیں ؟ کیا کونسلوں کے مسلمان ممبر اس شجاعت کا نمونه دکھانے کو آماده هیں ؟ کیا صحافۃ اسلامیه کے محرر و مدیر اس میدان میں آترینگے ؟ مطمئن رهنا چاهیے که اس " افضل الجهاد " کیلیے هاتهه کي ضرورت نهیں دل کي ضرورت ہے - اس بهترین مظهر شجاعت کا آلۂ عمل تلوار نهیں بلکه قلم ہے - اس جنگ کیلیے ابهي اسلحۂ آهنین نهیں چاهئیں ' صرف چند پاره هاے گوشت درکار هیں جن میں حرکت صحیح اور جنبش صادق هو !

تم مواقع جهاد کو میدانوں اور معرکوں میں ڈهونڈهتے هو ؟ لیکن میں کهتا هوں که تم اونکو اپنے دل کے گوشوں میں ڈهونڈهو - ضعف اراده و باطل پرستی کي اصلي کمینگاه یهیں ہے - و قال رسول الله صلعم :

الجهاد اربع : الامر بالمعروف والنهي عن المنکر' والصدق فی مواطن الصبر' و شنأن الفاسق (رواه ابو نعیم)	جهاد چار چیزیں هیں : اچهي باتوں کا حکم کرنا ' بري باتوں سے منع کرنا ' صبر و آزمایش کے موقع پر سچ بولنا ' اور بدکار سے عداوت رکهنا -

انواع جهاد میں سے کون سی نوع ہے جسکا مظهر دل نهیں ؟ هاں دل درست کرو که تمهارے ارادوں میں قوت ' افکار میں صداقت ' حوصلوں میں استقلال ' اور پاے عمل میں ثبات پیدا هو - دل ' اور یهي دل جسکا مضغۂ گوشت تمهارے پهلو میں ہے ' یقین کرو که تم سے باهر تمام عالم کی اصلاح و فساد کي اصلی کنجي یهي ہے :

قال النبي صلعم : ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کله و اذا فسدت فسد الجسد کله ' الا وهی القلب ! (صحاح) -	انسانکے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑہ ہے ' جب وہ صالح هوتا ہے ' تو تمام جسم صالح هوتا ہے ' اور جب وہ فاسد هوجاتا ہے تو تمام جسم فاسد هوجاتا ہے ' هاں جانتے هو وہ گوشت کا ٹکڑہ کیا ہے ؟ " دل " -

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کي جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بهترین مثالیں موجود هیں ' جسکی زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق هیں که دهلي اور لکهنؤ کي زبان کا عمده نمونه ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي ہے - اسکا شائع هونا شعر و شاعري بلکه یوں کهنا چاهیے که اردو لٹریچر کي دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا ہے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها ہے که جسکو دیکهکر نکته سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي ہے -

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آینده کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع هونے کي بهت هي کم امید ہے ...... آپ قدیم اهل کمال کي یادگار اور انکا نام زنده کرنے والے هیں - " قیمت ایک روپیه -

مدارس اسلامیه

مسئلۂ اصلاح و بقاء ندوه

موعظۃ و ذکری لقوم یذکرون !

قل رب احکم بالحق ' و ربنا الرحمن المستعان علی ما تصفون !

بالاخر مسئلۂ اصلاح ندوه کا مجوزه جلسه ١٠ - مئي کو دهلي میں منعقد هوا ' اور گو اسکے انعقاد سے پہلے اور خود اسکے اندر وه سب کچهه کیا گیا جو اعمال انسانیه کي اصلاحی کوششوں کي تاریخ میں همیشه هوا ہے ' اور گو غلط فهمیوں اور دروغ سرائیوں کے وه تمام حربے اسکي مخالفت میں استعمال کیے گیے ' جو انسانوں کي کوئی جماعت اپني انتهائي جد و جهد کو صرف کرکے ایسے مواقع میں کرسکتي ہے ' تاهم اسکو منعقد هونا تها اور وه منعقد هوا ' اور ایک خاص نتیجه تک پہنچنا تها اور بے خوف و خطر پہنچا - جسقدر کوششیں اسکي مخالفت میں کي گئیں ' اتنا هي اور زیاده رفع ذکر هوا ' اور جسقدر اسکي ناکامی و نامرادي کي آرزوئیں کي گئیں ' اتني هي زیاده اسکي کامیابي نمایاں هوئي - سچائي کے شعلے مخالفت کے طوفان سے اور زیاده بهڑکتے هیں ' اور یه معجزه صرف صداقت هي کے درخت میں ہے که جسقدر اسے چهانٹا جاے اتنا هی اور زیاده نشو و نما پاتا ہے - پس خدا کی مرضي یهی تهی که اس کام کی کامیابي اور عظمت کا کام مخالفوں کے هاتهوں لیا جاے ' اور جن خدمات کے انجام دینے کي مهلت اس کام کے دوستوں کو میسر نه تهی ' وه اسکے مخالفوں کي جانکاه محنتوں اور تاب گسل مشقتوں کے ذریعه انجام پا جائیں - جس خداے عجائب سازکي نیرنگیاں ظلمت سے روشني کو اور موت سے حیات کو پیدا کرتی هیں ' اسکے لیے کچهه مشکل نه تها که وه دشمني سے محبت کو اور نامرادي کي کوششوں سے مقصد و مراد کے نتائج حسنه پیدا کردے : یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی ' و یحیي الارض بعد موتها ' و کذلک تخرجون (٣٠ : ٣٥)

غور کیجیے که جلسے کا اعلان کیسے قلیل اور ناموافق موقعه پر هوا تها ؟ وقت کس قدر کم تها ' اور موسم کس درجه مخالف تها ! پهر ندوه کے مسئله سے چنداں دلچسپی بهي قوم کو نهیں رهي تهي ' اور کوئی تعطیل بهي ایسی نه تهي جسکی وجه سے کار و باري اشخاص کو آنے میں سهولت هوتي - یه تمام حالات ایسے تهے جنسے جلسے میں اجتماع کثیر کا هونا ' اور ایک نمایاں اور ناقابل انکار حیثیت اکثریۃ و نیابتي کا پیدا هونا بالکل غیر متوقع تها - پهر اسکي کامیابي کیلیے ایسے لوگوں کی ضرورت تهي جو یکسر وقف کار هو جاتے ' اور اپنا پورا وقت سرگرمي و استغراق سے اسکے لیے وقف کر دیتے - وقت کي قلت سے ایسي محنتوں اور مشقتوں کا حصول بهي مشکل هوگیا تها ' اور جسقدر کوشش استقبالي کمیٹي کے سرگرم ممبر کر رهے تهے ' انکے نتائج بهي ضیق وقت کي وجه سے کچهه زیاده امید افزا نه تهے نیز زیاده سے زیاده انکي انتهائي سرحد اخبارات کے اعلانات یا دعوة و طلب کی مراسلات تهیں ' اور ظاهر ہے که صرف اسقدر تحریک ایسے اجتماع عظیم کیلیے کسی طرح بهی کافی نه تهي -

لتا دے' جو آدم کي اولاد اس زمین پر لٹا سکتي ھے - یہي تعلیم ھے جو ھمارے معلم رباني نے ھمیں دي ھے :

تحروا الصدق وان رایتم فیه الهلکة فان فیه النجاة (رواہ ابن ابي الدنیا مرسلاً)

راستي و صـدق کو تـلاش کرو' گو اسمیں تمھارے لیے ھـلاکت ھی کیوں نہو که اسی ھلاکت میں تمھارے لیے نجات ھے -

کون ھے جو اوس ھلاکت کا طالب نہیں جو موجب نجات ھے ؟ کون ھے جو اُس زھر آلود پیالہ سے نفرت کرتا ھے جو اُسکي زندگي کیلیے آب حیات ھے ؟ شہید راہ حق پرستي نه صرف تنہا زندہ ھے بلکه وہ تمام قوم کو بھی زندہ کردیتا ھے - اسکے مردہ قالبوں میں روح حرکت کرنے لگتي ھے' اور اسکی بند رگوں میں خون حیات اپني آمد و رفت شروع کردیتا ھے - پھر کیوں لوگ اس موت سے ڈرتے ھیں ؟ کیا وہ قوم کي زندگي کے آرزو ... نہیں ؟ کیا وہ حیات جاوید کے طالب نہیں ؟

وہ خدا کي راہ میں ان انساني بتوں سے ڈرتے ھیں' جو سونے چاندي کی کرسیوں پر خدا بنکر بیٹھے ھیں' جو اپني فوج کي چند صفوں سے قہر الہي کا مقابلہ کرنا چاھتے ھیں' جو معصوم جانوں کی ظلم و قہر کی دیبي پر قرباني چڑھاتے ھیں' جو کمزوروں کو ستاتے ھیں کیونکہ انکے نالہ و فریاد کی لے انہیں پسند ھے' جو بےگناھوں کو قتل کرتے ھیں کیونکہ اُنکے دھن تشنه کیلیے خون کے چند قطروں کي ضرورت ھے' جو مصیبت زدوں کي فریاد ناپسند کرتے ھیں تا که اُنکي محفل عیش و امن منغض نہو - جو مظلوموں پر ظلم کرتے ھیں تاکه انکي مجلس عدالت داد رسي کیلیے زحمت کش نہو -

(مـقـدس پیشین گوئي)

لیکن ھر مسلمان کو آج یقین کرلینا چاھیے که اسکے پیغمبر مقدس نے اپني امت کے پاس اس موقعه کیلیے ایک پیغام بھیج دیا ھے اور ٹھیک اسي وقت کیلیے اسکي زبان رحی پیشین گوئي کرچکي ھے :

انه سیکون علیکم ائمة تعرفون وتنکرون' فمن انکر فهو بری و من کرہ فقد سلم' ولکن من رضی وتابع هلک (رواہ احمد و الترمذي)

عنقریب تم میں بعض افسر ھونگے جنکي بعض باتیں اچھی ھونگي اور بعض بري' جسنے انکو نہ مانا وہ بري ھوا' اور جسنے نا پسند کیا وہ محفوظ رھا' لیکن جسنے رضامندي ظاھر کی اور متابعت کی وہ ھلاک ھوا -

سیکون امراء فتعرفون وتنکرون' فمن کرہ بریٔ و من انکر سلم' ولکن من رضي وتابع هلک (رواہ مسلم و ابو داؤد)

عنقریب تم میں بعض ایسے حکام ھونگے' جن کی بعض باتیں اچھی اور بعض بري ھونگي' جو ان باتونکو مکروہ سمجھیگا وہ بري ھوگا' اور جو انکو نمانیگا وہ محفوظ رھیگا' لیکن جو ان باتوں کو پسند کریگا اور اونکی متابعت کریگا وہ ھلاک ھوگا -

(الی الجهاد في سبیل الله !)

پس کیا جور و ظلم کی رضا اور باطل و حکمراني کی اطاعت کا ارادہ ھے ؟ نہیں تم مسلم ھو' اور مسلم دنیا میں صرف اسلیے آیا ھے تاکہ عالم کو ھر طرح کے ظلم و فساد اور عدوان و طغیان سے نجات دلاے' پس جسطرح ... نے اپنے عمل ... اور مقاصد شنیعه سے دنیا کو جور و ظلم سے بھردیا ھے' اسی طرح تم بھی ... عدل و صداقت سے بھردو - ... اے فرزندان ابراھیم ! اُٹھو اور ان ھیکلوں کو جن میں سنگ مرمر کے انساني بت بستے ھیں توڑ ڈالو' اور اس ... " صنم کبیر " کو جسکو تمھارے باپ ابراھیم نے اسلیے چھوڑ دیا کہ وہ اپنے بندوں کو معبودان صغار کي تباھي کا افسانہ سناسکے' سب سے پہلے توڑو تاکہ وہ انکي تباھي کا فسانہ بھي نہ سنا سکے - قوت و ضعف کا سوال نکرو کہ تم نہ تو پشہ سے کمزور تو ھو' اور نہ وہ نمرود سے قوی تر -

تقربوا الی الله ببغض اهل المعاصی' ولقوهم بوجوہ مکفهرة' والتمسوا رضاء الله بسخطهم' وتقربوا الی الله تمهیں حاصل بالتباعد منهم (رواہ ابن شاهین)

ظالموں سے عداوت رکھو تا که خدا کي محبت تمھیں نصیب ھو' اون کے ساتھه تلخ روئي سے پیش آؤ' تا که خدا کي رضا تمھیں حاصل ھو' اون سے دور رھو تا که خدا سے نزدیکي اور اسکي درگاہ میں تقرب پاؤ ! !

میں بغض و نفرت اھل جور و ظلم کے مناظر میدانوں میں دیکھنا نہیں چاھتا بلکه دلوں کے گوشوں میں' آبادیوں میں دیکھنے کا طالب نہیں ھوں بلکه قلوب کے خلوتکدوں میں : و ذلک اضعف الایمان :

(اقسام جہـاد)

میں تم سے فتنه کا طالب نہیں کیونکہ فتنه خـداے اسـلام کو محبوب نہیں ھے - میں تم سے صرف قول حق کي درخواست کرتا ھوں کہ یہي اعلی ترین میدان شجاعت ھے - میں تم سے صرف کلمۂ حق کا طالب ھوں کہ وھي افضلترین جہاد ھے :

قال النبي صلعم : احب الجهاد الی الله کلمة حق یقال لامام جائر (رواہ احمد و الطبراني)

آنحضـرت صلعـم فـرماتے ھیں : خدا کے نزدیک سب سے محبوب جہاد وہ " کلمۂ حق " ھے جو کسي ظالم حاکم کے سامنے کہا جاے -

افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر (احمد و ابن ماجة و الطبراني والبیهقي)

بہترین جہاد وہ " کلمۂ حـــق " ھے جـو کسي ظـالم سلطـان کے روبرو کہـا جاے -

ان من اعظم الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر (رواہ التـرمـذي)

جہـاد اکبـر' کسي ظالم حکمراں کے آگے انصاف و عدل کـی بـات کہنا ھے !

یہ کیسي عالمگیر غلطی ھے کہ اسلام کے جہاد کو صرف جنگ و قتال ھي میں محدود سمجھا جاتا ھے ؟ افسوس کہ غیروں کے ساتھه تم بھي اسي غلطي میں مبتلا ھو' حالانکه صحیح ترمذي اور سنن ابن ماجه کي یہ تین حدیثیں جو اُوپر گذر چکي ھیں' اس خیال کو یکسر فکر باطل ثابت کرتي ھیں - وہ صاف صاف شہادت دیتی ھیں کہ جہاد مقدس صرف اس سعي اور جہد صالح کا نام ھے جو ایثار و جاں نثاري کے ساتھه راہ حق و صداقت میں ظاھر ھو' اور اسکا سب سے بڑا میدان امر بالمعروف اور دعوۃ حق و عدل ھے - فرمایا کہ " افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر " سب سے افضل جہاد یہ ھے کہ ایک ظالم و انصاف دشمن پادشاہ اور حکومت کے سامنے حق اور عدل کا بے خوف اظہار کیا جاے - اس سے ثابت ھوگیا کہ سچا مجاھد وھي راست باز انسان ھے جو انساني قوتوں کي ھیبت اور سطوت کے مقابلے میں کھڑا ھوجاے' اور خدا کي عدالت اور صداقت کي محبت اسپر اسدرجه چھا جاے کہ وہ اسکے بندوں کي ھیبت کی کچھه پروا نہ کرے !

یہي جذبۂ صداقت و حق پرستی ھے جسکو آج دنیا کي قومیں مختلف ناموں سے پکارتي ھیں مگر اسلام نے اسکا نام جہاد رکھا اور ایک مومن و مسلم زندگي کا اسے اصلي شعار بتلایا - افسوس کہ خود مسلمانوں ھي نے اس شعار کی توھین کي' اور خود اپنوں ھي نے غیروں کي خاطر خدا و رسول کے اس پاک حکم کو مٹانا چاھا - لیکن وقت آگیا ھے کہ آج پھر اسلام اپنے ھر فرزند سے اس حکم کي تعمیل کا مطالبہ کرے' اور الحمد للہ کہ الهلال کو آغاز اشاعت سے اس اصل اساس ملت اور اولین حکم اسلامي کے اعلان و ذکر کي توفیق دي گئي' اور اسکی دعوۃ کي تمام شاخوں کي بنیاد و اساس صرف ... [illegible]

حضرات علماء کرام کا بڑا گروہ ابتدا سے ندوہ سے الگ رہا ہے، اور اب ان میں سے بہت سے بزرگوں کو اس سوء ظن میں مبتلا کیا گیا تھا کہ ندوہ کو الحاد اور بد دینی کا گھر بنانے کیلیے یہ سب کچھہ کیا جا رہا ہے اور وہ مختلف اسباب سے اسے جلد تسلیم کرلیتے تھے اور وانکی اعانت کیلیے طیار ہوجاتے تھے - ان اسباب سے اصلاحی تحریک ایک عجیب کشمکش میں تھی کہ اصل کام کی طرف متوجہ رہے یا غلط فہمیوں کے انسداد کیلیے ایک دفتر کھولے!

(الہلال اور تحریک اصلاح)

مجھے اوروں کے دلوں کی خبر نہیں، لیکن با ایں ہمہ خود میرے دل کو تو کامل طمانیة تھی، اور الحمد للہ کہ بغیر کسی تزلزل کے ابتک وہ طمانیة قائم ہے - میں اس تحریک میں جو کچھہ حصہ لے رہا تھا، اسکو کسی شخص یا جماعت کی طرفداری سے تعلق نہ تھا بلکہ صرف اپنے یقین اور بصیرت کے ماتحت جو کچھہ سچ دیکھتا تھا لکھتا تھا - غلط فہمیاں آج پھیلائی جا سکتی ہیں، اور نیتوں کو شک اور بدگمانی کی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے، مگر کل تک انہیں قائم رکھنے پر کوئی قادر نہیں اور خدا کا ہاتھہ سب سے زیادہ زبردست ہے - وہ جس طرح نیتوں کے کھوٹ کو فلاح نہیں دیتا، اسی طرح غلط فہمیوں اور بیجا شکوک کو بھی زندگی اور طاقت نہیں بخش سکتا - میرے لیے یہ یقین اور اعتقاد کافی ہے کہ اگر میں ندوہ کی اصلاح کی خواہش کسی فرد واحد کی حمایت یا کسی جماعت کی ذاتی عداوت کیلیے کررہا ہوں تو میری ہلاکت خود میرے کام کے اندر ہی سے پھوٹ نکلے گی، اور میری آواز کو کبھی سچی آوازوں کی سی عمر نصیب نہوگی - حضرۃ یوسف علیہ السلام نے امراۃ العزیز سے جو کچھہ کہا تھا، وہ ہمیشہ کیلیے دنیا کو بس کرتا ہے: انہ لا یفلح الظالمون!

(عام جلسہ کا اعلان)

لیکن ان تمام کوششوں میں جو مسئلۂ اصلاح ندوہ کی تحریک میں ظاہر ہوئیں، سب سے زیادہ قابل ذکر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو ہے جسکا قیام خود بعض ارکان انتظامیہ ندوہ کے مساعی حسنہ سے وجود میں آیا، اور جو گذشتہ دسمبر سے اسکے متعلق ارکان ندوہ و عام اہل الراے اشخاص سے خط و کتابت کررہی تھی - اس انجمن نے اپنے اولین جلسہ ہی میں یہ تجویز منظور کی کہ معاملات ندوہ پر غور و فکر کرنے کیلیے کسی شہر میں ایک عام جلسہ طلب کیا جاے، اور ملک کے ہر حصے سے جو صدائیں غیر جانبدارانہ تحقیقات کیلیے اٹھہ رہی تھیں، وہ بھی بغیر اسکے ممکن نہ تھی کہ کسی ایسی جماعت کا کسی عام جلسہ میں عام راے سے انتخاب کیا جاے - پس ضرور تھا کہ کسی مرکزی اور غیر جانب دار مقام پر عام جلسہ طلب کیا جاتا -

(بزرگان دہلی)

موجودہ حالت میں مشکل ہے کہ اس خدمت عظیم و جلیل کا صحیح اندازہ کیا جاے جو بزرگان دہلی نے ۱۰ مئی کے جلسے کو منعقد کر کے مخلصانہ و بے غرضانہ دین و ملت کی انجام دی ہے، تاہم مجھے یقین ہے کہ اس کام کی عزت اور اصلی قدر و قیمت کے کامل اعتراف کیلیے ہمیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا، اور وہ زمانہ کچھہ زیادہ دور نہیں ہے جب اس کام کی غیر مشتبہ صداقت اور ناقابل انکار عزت ہر زندہ چشم و قلب کے سامنے ہوگی - انی لا اضیع عمل عامل منکم خدا کا وعدہ ہے: وکان وعدہ مفعولا!

(مخالفت کا دوسرا طوفان)

اس جلسہ کے اعلان کے ساتھہ ہی غلط فہمیوں کی اشاعات کا ایک نیا طوفان اٹھا اور وہ تمام باتیں مجوزین جلسہ کے سر تھوپی گئیں جو انکے خواب و خیال میں بھی نہ تھیں - ظن و گمان کا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کا اظہار کیا جاے جنکی نسبت ظنون پیدا ہوے ہیں؛ مگر مخالفین جلسہ کیلیے یہ طریقہ بالکل بے سود تھا اور باوجود بار بار مقاصد انعقاد کے اعلان کے وہ ہر طرح کی غلط بیانیوں اور غلط فہمیوں سے کام لے رہے تھے - کبھی مشہور کیا گیا کہ یہ جلسہ طلباے دار العلوم کی اسٹرائک کی حمایت میں منعقد ہونے والا ہے - کبھی کہا گیا کہ اسکا مقصد صرف یہ ہے کہ مولانا شبلی کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا جاے - پھر اس پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک ایسے کام کے متعلق جو علانیہ کھلے بندوں ہو رہا تھا اور جو عام دعوۃ تمام پبلک کو دے رہا تھا، کہا گیا کہ ایک راز دارانہ سازش ہے اور اس طرح پوری کوشش کی گئی کہ جلسہ کے متعلق انعقاد سے پہلے ہی پبلک اچھی طرح مخالفانہ راے قائم کرلے -

یہ تو عام مخالفانہ کوششوں کا حال تھا - لیکن خاص خاص کوششیں جو جلسہ کو ناکام رکھنے، تمام لوگوں میں طرح طرح کی اشاعات مہیجہ کے ذریعہ جوش پیدا کرنے، خود دہلی میں اسکی مخالفت کرانے، اور مقامی پارٹی فیلینگ سے فائدہ اٹھانے کیلیے کی گئیں، اگر انکو اجمال و ایجاز سے قلمبند کیا جاے تو بھی کئی صفحے صرف اسی سرگذشت میں صرف ہو جائیں - مثلاً ندوۃ العلما کے ان تنخواہدار سفیروں کے ذریعہ جنکو اسی روپیہ تنخواہ صرف اسلیے دی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام یا مقاصد ندوہ کی اشاعت کریں، ایک ماہ پیشتر سے بھیجدیا گیا کہ اس جلسہ کی مخالفت و شکست کیلیے کوششیں کریں، اور اسطرح اشاعت اسلام کی خدمت انسے لی گئی!

یہ اور اسی طرح کی بہت سی باتیں ہیں جو علاوۂ مخالفانہ تدابیر کے تذکرہ کے خود ندوہ کے متعلق بھی نہایت ضروری سوالات ہیں - لیکن چونکہ اصلاحی کمیٹی کے قائم ہونے کے بعد میں بالکل غیر ضروری سمجھتا ہوں کہ مزید بحث اخبارات میں کی جاے، اسلیے انہیں نظر انداز ہی کردینا بہتر ہے -

(انعقاد کے بعد)

پھر جب جلسہ منعقد ہوا تو خود اسکے اندر بھی جنگ جویانہ طیاریوں اور معرکہ آرایانہ سامانوں کے ساتھہ حضرات مخالفین شریک ہوے، اور سفراے ندوہ کی کوششوں، باقاعدہ مطبوعہ اعلان، اور مسلسل مراسلات و مکاتیب کے ذریعہ ایک بڑی جماعت مختلف اطراف سے مخالفت کیلیے جمع کی گئی اور وہ بھی جلسہ میں مستعدانہ شریک ہوی - ابتدا میں خبر دی گئی تھی کہ صرف ایک لکھنو ہی سے تین سو حضرات مخالفت کیلیے تشریف لا رہے ہیں مگر بعد کو معلوم ہوا کہ ساتھہ ستر اشخاص وہاں سے تشریف لاے تھے، اور انکے علاوہ ایک جماعت خود شہر کی، اور ایک بڑی جماعت دیگر مقامات کی بھی (جنکی نسبت مجھے یقین ہے کہ محض غلط فہمیوں سے متاثر ہوکر اس غرض میں انکی شرکت ہوگئی تھی اور سمجھتی تھی کہ مولانا شبلی کو ناظم بنانے کی مخالفت کا مسئلہ درپیش ہے) شریک کار و معین مقصد تھی -

کارروائی کے شروع ہوتے ہی طیاریوں کا ظہور ہوا اور جلسے کو درہم برہم کرنے کیلیے ایک ہی مرتبہ پوری فوج نے حملہ کردیا:

پس اگر اس کام میں سچائي تهي تو ضرور تها که توفیق الهي اسکے تمام کاموں کو خود اپنے هاتهوں میں لے لیتي اور ایسے مشغول خادموں اور همه تن وقف مزدوروں کا کوئی گروہ باهر سے بهیج دیتي' جو کام کرنے والوں کے تمام بوجهه کو خود بخود اپنے سر اٹها لیتا' اور جلسه کو بدرجهٔ عظیم و رفیع بنا دیتا' گویا مهینوں کی کوششوں کا نتیجه' اور بڑی بڑي جماعتوں کي سرگرمیوں کا حاصل ہے!

چنانچه اس صداقت نواز قدوس نے جسکا دست نصرت صرف حق و راست بازي هي کے لیے اٹهتا هے' خود بخود اسکا تمام سامان مهیا کردیا' اور اُن لوگوں کو جو اپني نیتوں میں مخالف لیکن اپنے کاموں میں سب سے بڑے جلسه کے معین و مددگار تهے' یکایک اسطرح آمادۂ کار کردیا که وہ اس جلسے کیلیے راتوں کو فکر و اضطراب میں جاگے' اپنے دن کے کاروبار سعي و تدابیر میں معطل کردیے' اخبارات میں اعلانات شائع کراے' لوگوں کو شرکت کي مسلسل دعوتیں دیں اور دورہ کرنے کیلیے خوش بیان واعظوں کو بهیج دیا جو گو اپنے خیال میں اس جلسه کي مخالفت پهیلا رهے تهے مگر فی الحقیقت خدا تعالی اُنسے اس جلسے کی بهترین خدمت لے رہا تها - قصه مختصر اسکي رونق و اظهار قوت کیلیے تمام وسائل مخالفت ایک ایک کرکے عمل میں لاے گئے' تا ظلمت کي شدت سے روشني کی قدر' اور سیاهی کے مقابل سے سپیدي کي چمک زیادہ کهل کر نمایاں هو' اور اس طرح جلسه میں امید سے زیادہ اجتماع' توقع سے زیادہ فروغ' اور اندازے سے زیادہ کامیابی کا خود بخود ظهور هوجاے: فسبحان الذي بیدہ ملکوت کل شيء و الیه ترجعون!

(بصائر و عبر!)

دنیا کا کوئي واقعه هو' لیکن چاهیے که تمهارے سامنے ایک اعتقاد هو' جسکي صداقت اور راستي کو اس کارگاہ عمل کے هر حادثے میں تلاش کرو اور اسکي کوئي حرکت ایسی نهو جسکے اندر اُس اعتقاد کي روشني تمهیں نظر نه آے - اگر ایسا نهیں هے تو دنیا کا تماشا گاہ تمهارے لیے کچهه مفید نهیں' حالانکه سیر و نظارہ کے علاوہ اسکے اندر اور بهي کچهه هونا چاهیے - نظر غفلت اور دیدۂ اعتبار میں یهي فرق هے: وکاین من آیة فی السماوات والارض یمرون علیها و هم عنها معرضون!

۱۰ - مئي کے جلسه کي موافق مخالف روئدادیں روزانه اخبارات میں چهپ گئي هیں' اور جبکه پیش نظر مقصد حاصل هوچکا هے تو اب صرف سرگذشت مجلس کي جزئیات و روایات کي تنقید اور جرح و تعدیل میں وقت ضائع کرنا بے سود هے' میں محض روئداد جلسه کے لکهنے میں اپنا وقت ضائع کرنا نهیں چاهتا - البته اپني عادت اور اصول کے مطابق جو بصائر و عبر اس واقعه میں دیکهه رہا هوں' چاهتا هوں که ان میں سے بعض حوالۂ قلم کروں: وذکر فان الذکری تنفع المومنین -

(الحق یعلو ولا یعلی!)

الحمد لله' میں مثل هر مومن و مسلم قلب کے اپنے تمام کاموں کیلیے ایک اعتقاد اپنے سامنے رکهتا هوں - خواہ وہ جنگ و خونریزي کے آلام هوں اور خواہ امن و عافیت کے اشغال' خواہ هندوستان کے باهر کے مصائب هوں یا خود هندوستان کے اندر کے حوادث و تغیرات' خواہ وہ مسلمانوں کے تنزل کا ماتم هو یا تدابیر عروج کے سقم و فساد کا ذلة و افغان' خواہ وہ سیاسي حقوق و آزادي کا پیچیدہ اعلان هو یا ندوہ کے تعلیمي مسئله کي اصلاح کي مشتبه اور شکوک آلود بحث'

غرضکه اُن تمام مسائل و حوادث میں سے جو ملکي و جماعتي مقاصد سے تعلق رکهتے هیں اور جو چهپے هوے اوراق میں لکهے جاتے یا مجلسوں اور صحبتوں میں بیان کیے جاتے هیں' کوئي بهی واقعه هو' میرے پاس انکے دیکهنے کیلیے صرف ایک هي روشني هے - اور میري نظریں صرف اُسي میں سے هوکے اُن تک پهنچ سکتي هیں - یهي اعتقاد میري زندگي اور قیام کي وہ مستحکم چٹان هے جسپر میں بیخوف کهڑا هوں حالانکه میرے هر طرف موت اور هلاکت کي خوفناک غاریں کهودي جاتي هیں - اگر ایک لمحه اور ایک دقیقه کیلیے بهي اس اعتقاد کي روح مجهسے لیلي جاے تو میں هلاک هو جاؤں کیونکه کوئي جسم بغیر روح کے زندہ نهیں رهسکتا!

یه اعتقاد کیا هے؟ یه صداقت اور سچائي کي فتح مندي اور انجام کار کی کامیابي کا وہ قانون الهي هے جسکي حکومت قوانین مادیه سے زیادہ محکم اور جسکي طاقت آگ اور پاني کے خواص طبیعیه سے بهی زیادہ غیر متزلزل هے - جسکے وجود کو گو غفلت سرشت اِنسان بهول جاے' مگر اسکي قوة نافذہ اپنے کاموں کو نهیں بهول سکتي' اور جو گو هر خدا پرست قلب کے سامنے موجود هے کیونکه اس راہ کي پهلی منزل یهي هے' مگر افسوس که خدا پرستي کے بهت کم گهر ایسے هیں جنهوں نے اس روشني کو صرف دیکهه لینا هي کافی نه سمجها هو بلکه اپنے اندر جگه بهي دي هو' اور یهي وہ قانون هے جسکا قران کریم نے بار بار " العاقبة للمتقین " کے جامع ترین جملے میں اعلان کیا هے: وتلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا في الارض و لا فسادا' و العاقبة للمتقین!

میں نے ابتدا سے هر واقعه اور هر حادثه کو اسي اعتقاد کے ساتهه دیکها هے' اور اس وقت بهي میں دیکهتا هوں تو ۱۰ - مئي کے جلسۂ دهلي کے اندر (اس اعتقاد کے هزارها تجارب گذشتۂ عالم کي طرح) ایک نیا تجربه مجهے نظر آرہا هے -

(هجوم مخالفت و حصار مخالفین)

ندوۃ العلما کي اصلاح کي تحریک کے شروع هوتے هي اسکي مخالفت مختلف جهتوں اور مختلف رشتوں سے شروع هوگئي - سب سے پہلے تو موجودہ قابض گروہ نے مخالفت کي اور ایسا هونا ناگزیر تها - پهر بعض وہ لوگ ایک دوسري سمت سے نمایاں هوے جنهیں ندوہ کي حیات و ممات سے تو چنداں دلچسپي نه تهي لیکن اصلاح طلبي کي آواز کا اصولاً ان پر بهي اثر پڑتا تها' اور پہلے مخالف گروہ کیلیے یه اعانت ایک نعمت غیر مترقبه ثابت هوگئي - ان دو گروهوں کے علاوہ ایک گروہ اُن حضرات کا بهي اُٹهه کهڑا هوا جس نے اس تحریک کو غلط فهمیوں اور بد گمانیوں کي نظر سے دیکها' اور یه یقین کرکے که اسکے اندر اکي کسي مخالف هستي کا فروغ پوشیدہ هے' اپني پوري قوتیں وقف مخالفت و انکار کردیں - عام پبلک کو نه تو ندوہ کے متعلق معلومات تهیں اور نه تعلیم یافته طبقه کو اس قسم کے مذهبي کاموں سے زیادہ دلچسپي رهي هے' اسلیے وہ اس مسئله کي اصلیت و حقیقت کے اندازہ داں نه تهے اور بهت جلد غلط بیانیوں اور مخالف اظهارات سے متاثر هوجاتے تهے - ان سب سے زیادہ یه که مخالفین اصلاح نے غلط فهمیوں کي اشاعت میں بهي اپني انتهائي قوت صرف کردي' اور ایسي ایسي شدید غلط فهمیاں پهیلائی گئیں جنکا انسداد کسی ایسے با قاعدہ محکمه سے بهی ممکن نه تها' جو صرف ان روزروز کی غلط بیانیوں کی تغلیط کیلیے قائم کیا جاتا' اور شب و روز صرف یهي ایک کام کرتا -

طـــرابلس اور بلقــــان کے بعـــد

مسئـــلـــۂ شـــام

خـــلافۂ علیـــہ اور مستقبـــل قـــریب

یورپ کي مقراض سیاست دولۂ عثمانیہ کي تقسیم میں همیشہ متحرک رهتي هے گو همیں اپني کوتاہ نظري اور ظاهر بیني کي وجہ سے بظاهر اس پر سکون و امهال کا پردہ پڑا نظر آئے - طرابلس اور بلقان کے واقعات اس قدر قریب العهد هیں کہ ایک کمزور سے کمزور حافظہ بهي انهیں نهیں بهولسکتا - خصوصاً جبکہ مجاهدین صحراے لیبیا اور فریب خوردگان البانیا کے حملے اس وقت تـک گذشتہ خونین واقعات کو یاد دلاتے رهتے هیں -

یہ دونوں زخم ابهي غیر مندمل هیں - زخموں سے جسقدر خون بہہ چکا هے ' اس قدر پاني بهي ابتـک انکے دهونے میں نهیں بہایا گیا - مگر تاهـم مسلمانوں کو کہ یکسر وقف زخـم و جراحت هیں ' نئے زخموں کے لیے مستعد رهنا چاهیے جو علي الترتیب یکے بعد دیگرے دولۂ عثمانیہ کے جسم نزار اور تمام عالم اسلامي کے دلہاے صد چاک پر لگنے والے هیں (لا قدر اللہ)

یعني مسئلۂ شام و عراق -

اخفاء مطامع اور اخذ تدابیر سریہ انگلستان کي ایک مشہور مزیت هے - یعني اپني حریص آرزؤں کو حیرت انگیز ضبط و تحمل سے چهپاے رکهنا اور پوشیدہ تدابیر میں جادوگروں کي سي قوت سے کام لینا - یہ پیش نظر رکهنے کے بعد اب ذرا ایشیا کا نقشہ سامنے رکهیے - اگر آپ میں کچهہ بهي فراست و توسم هے تو خلیج فارس کے نئے استحکامات کو دیکهہ کر پہچان لیجیگا کہ ان کا مقصد کیا هے ؟ البتہ یہ یقیني هے کہ انگریزي مطامع کا اعلان اسوقت تـک نهیں هوگا جب تـک کہ (لا قدر اللہ) شام کا بهي وهي حشر نہ هو جاے جو اسکے همسایہ طرابلس کا هوچکا هے - اور جو صرف اسي لیے هوا تا کہ انـگلستان کے لیے مسئلۂ مصر کو خصوصاً اور دیگر عثماني مسائل کو عموماً صاف اور بے خطر کر دیا جاے -

مگر شام کي قسمت نے تو اپنے نقاب کے بند ابهي سے کهولدیے هیں - گو نقاب ابهي بالکل نهیں اُلٹي گئي تاهم پیشاني سے تو ضرور سرک گئي هے - شام میں احتلال فرانس (یعني قبضۂ غیر قانوني) کے مقدمات سامنے آ رهے هیں -

گذشتہ صدي کے وسط کا زمانہ تها کہ بعض نالائق عثماني عہدہ داروں کي وجہ سے فرانسیسي سیاست میں ایک حرکت پیدا هوئي جسکے نتایج اس وقت بالکل غیر معلوم تھے - کتني هي بربادیاں هیں جو اسي طرح کي لا علمي کے پردہ میں آتي هیں ؟ لیکن فواد پاشا نے اپني مشهور و معروف پالیسي یعني دول یورپ کي باهمي رقابت و منافست سے فائدہ اُٹھا کے اس حرکت کو روکدینا چاها اور گو رکي نهیں لیکن سست ضرور هوگئي -

اسکے بعد هي شام کي تاریخ میں ایک نیا دور شروع هوا - وہ نصراني مبشرین (مشنریز) کا جولانگاہ بنگیا جو همیشہ یورپ کے احتلال و تاخت و تاراج کا پیش خیمہ هوتے هیں - مختلف سلطنتوں کے مبشرین فوج در فوج شام میں پهیلـگئے اور ایک قیامت خیز هنـگامۂ فساد بپا کر دیا - گو اسکا نام اشاعت تعلیم اور تبلیغ مذهب رکها جاتا هے مگر در حقیقت وہ موجودہ عہد کي سب سے بڑي حملہ اور فوج کا ایک بے امان کوچ هوتا هے - یورپ نے نہ ایک سچے موحد کي طـرح صرف سیاست هي کا پرستار هے ' ان مذهبي کوششوں پر تحسین و آفرین کا غلغلہ بلند کرنے میں معاً ایک دوسرے سے مسابقت کي ' اور هر سلطنت کي طرف سے اپنے اپنے مشن کے لیے مدد و اعانت کا هاتهہ بڑهگیا !

دمشق اور بیروت کے والیوں نے اپني آنکهوں سے ان مبشرین کو حشرات الارض یا وبائي امراض کے جراثیم کي طرح پهیلتے دیکها مگر پروا نہ کي - وہ سمجهے کہ جس هتي پر بہت سے کتے لڑنے لگتے هیں ' وہ انمیں سے کسي کو بهي نهیں ملتي - مگر نہ سمجهے کہ اتحاد مقصد کبهي نہ کبهي تمام باهمي اختلافات کو رفع کرهي دیگا - کسي نے سچ کہا هے کہ دنیا میں اس شخص سے زیادہ احمق کوئي نهیں جو اپني قوت کے بدلے دشمن کے ضعف پر بهروسہ کرے -

سال پر سال گزر نے لـگے - اس عرصے میں دول یورپ کي نظر طمع نے همت آور بڑهگئي اور اب دولت عثمانیہ کے دوسرے حصوں کے لینے کا بهي خیال پیدا هوگیا - اسوقت محسوس هوا کہ اگر یہي باهمي رقابت و منافست رهي تو کبهي بهي کامیابي نہ هوگي ' اسلیے بهتر یہي هے کہ هر سلطنت اپنا اپنا دائرہ مقرر کرلے اور اسمیں کوئي دوسرا رخنہ انداز نہ هو -

اب فرانس کے لیے میدان خالي تها -

فرانسیسي سرگرمي اندر هي اندر اپنا اثر پهیلاتي رهي اور گو دریا کي سطح پر سکون معلوم هوتا تها مگر اسکے قعر میں ایک شدید حرکت جاري تهي - اسي اثنا میں فرانس نے دعوا پیش کردیا کہ مذهبي سیادت کي وجہ سے اسے مشرقي کیتهولک عیسائیوں کي حمایت کا حق حاصل هے جو شام میں آباد هیں - اگر چہ یہ نقرہ کبهي بهي اسکي زبان سے آئرلینڈ کے متعلق نہ نکلا جسکي زیادہ تر آبادي سے اسے بعینہ یہي رشتہ حاصل هے ' اور جو تیس سال سے انتظامي و اعـلاني خود مختاري کے لیے اپنا لہو اور پاني ایک کر رهي هے !

عرصے تـک فرانس بظاهر اپنے اسي دعوے پر قائم رها ' لیکن اب وہ اس منزل سے گذر چکا هے اور علانیہ کہتا هے کہ اسکے غصب و احتلال کا وقت آ گیا - فرانس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجیہ مسیو دومرج فرانس کي مجلس النواب (چیمبر آف ڈیپوٹیز) میں فرماتے هیں :

دیدیم زور بازوے نا آزمودہ را !

جس طریقہ سے جلسہ کو درہم برہم کرنے کی اس پانچ گھنٹے کے اندر متصل اور غیر منقطع کوشش کی گئی اب میں کیونکر اسکا نقشہ لفظوں کے ذریعہ دکھلاؤں ؛ کیونکہ ایسی کوئی نظیر اور مثال میرے سامنے نہیں ہے جسکی طرف حوالہ دیکر عہدہ برا ہوسکوں - حقیقت یہ ہے کہ اسکا اندازہ صرف وہی لوگ کرسکتے ہیں جو شریک مجلس تھے اور اب اسکے صحیح تذکرہ کیلیے کوئی قادر سے قادر قلم بھی کام نہیں دیسکتا - کسی مجلس اور صحبت میں اجتک شاید ہی کسی جماعت نے اپنے مخالفین کی ایسی ناگفتہ بہ مخالفانہ کوششوں کے ساتھہ اسدرجہ صبر و تحمل کیا ہوگا ' جسکی حیرت انگیز اور یادگار نظیر عام طالبین لاح نے عموماً اور بزرگان دہلی نے خصوصاً اس جلسے میں ۱۰ - مئی کی صبح کو پیش کی !

قاعدہ اور قانون ان بزرگوں کے نزدیک کوئی شے نہ تھی ' مجالس و محافل کے اداب و قواعد نے گویا ۱۰ مئی کی دوپہر تک ان حضرات کو اپنی تعمیل سے بکسر مستثنے کردیا تھا - کرسی صدارت کے حقوق اور مسلمہ اقتدار کا ان میں سے کسی بزرگ کو اعتراف نہ تھا - مجالس کے عام قواعد تقریر ' تحریک و تجویز اور ترمیم و مخالفت کی قانونی ترتیب ' موضوع تحریک و مبحث جاری کا سوال ' بلکہ وہ تمام اداب و قواعد جو دنیا بھر میں مجلسوں اور انجمنوں میں عام طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں ' اسطرح حرف مہمل ہوگئے تھے کہ انکے یاد دلانے کی کوشش کرنا جنون اور حماقت کا مرادف تھا - صرف ایک ہی خواہش اور ایک ہی ارادہ تھا جسکے لیے پوری جماعت امادۂ پیکار تھی - یعنی یا تو جلسے کو خود ہی بغیر کسی نتیجہ کے حاصل کیے ملتوی کردو ' یا تم نہیں کرتے تو ہم درہم برہم کردینگے !

غرضکہ انسانوں کا کوئی گروہ فریقانہ ضد اور جوش مخالفت و تعاند میں آکر جو کچھہ کر سکتا ہے ' وہ سب کچھہ پوری ہوشیاری اور کامل سرگرمی سے کیا گیا ' اور اس طرح جلسہ کو نامراد رکھنے اور کسی نتیجہ تک پہنچنے میں ناکام بنانے کیلیے تمام انفرادی و جماعتی حربے ایک ایک کرکے استعمال کیے گئے !

(العاقبة للمتقين !)

لیکن تاہم جو حضرات اسکا سر رہے تھے ' وہ اپنی ہوشیاری اور دانائی کے زعم میں یہ بھول گئے تھے - کہ انسانی تدابیر و مساعی کی دنیا سے بھی بالا تر ایک عالم ہے ' جسکے فیصلے اٹل اور جسکے حکم کا کوئی مرافعہ نہیں - وہ خدا جو دلوں کا عالم اور دلوں کے اندر کے سرائر و خفایا کو دیکھنے والا ہے ' یقیناً اسکی بھی قدرت رکھتا ہے کہ ناحق کی کوششوں کو باوجود ہر طرح کے اسباب و وسائل کے شکست دے ' اور صادق نیتوں اور مخلص ارادوں کو باوجود ہجوم مخالفت و حصار مخالفین ' ناکامی کی رسوائی سے بچا لے -

مخالفین کی تمام کوششوں کا ماحصل یہ تھا کہ یا تو یہ جلسہ منعقد ہی نہو اور ہو تو قبل اسکےکہ کسی نتیجہ تک پہونچے درہم برہم کردیا جاے ' لیکن برخلاف اسکے جلسہ عظیم الشان غیر متوقع اجتماع ' اور ایک کھلی اور نا قابل انکار اجماعی و نیابتی حیثیت سے منعقد ہوا ' اور جس مقصد کو حاصل کرنا چاہتا تھا ' اسے عام اتفاق کے ساتھہ حاصل کیا !

پس درحقیقت یہ واقعہ سچی کوششوں اور صادق نیتوں کی کامیابی کا ایک تازہ ترین تجربہ ہے ' اور کام کرنے والوں کیلیے اسمیں بڑی ہی قیمتی بصیرۃ و عبرت پوشیدہ ہے - یہ جلسہ ہمارے لیے ایک یادگار سبق ہے اس امر کا ' کہ کامیابی کا اصلی میدان انسان سے باہر نہیں بلکہ خود اسکے اندر ہے ' اور نیت کی صداقت ہی وہ اصلی قوت ہے جسکی طاقت تمام مادی اسباب و وسائل سے بالا تر ہے - اگر تمہارے دل کے عزائم کے اندر سچائی کا ایک ذرہ بھی موجود ہے ' تو یقین کرو کہ باہر کی کوئی انسانی قوت آسے شکست نہیں دیسکتی -

(کامیابی کا اصلی راز)

میں نے کہا کہ یہ واقعہ سچی کوششوں اور صادق نیتوں کی کامیابی کا ایک تازہ ترین تجربہ ہے ' مگر یہاں " سچی کوششوں اور صادق نیتوں " سے میرا مقصود اصلی کن لوگوں کی کوششیں ہیں ؟ ضروری ہے کہ میں اسے صاف کردوں - درحقیقت اس سے مقصود نہ تو محض الہلال کی تحریریں ہیں اور نہ دیگر اصلاح طلب حلقوں کی صدائیں ' بلکہ خاص طور پر وہ بزرگان دہلی اور ارکان انجمن اصلاح ندوہ لکھنو مقصود ہیں جنکی کوششوں سے یہ جلسہ منعقد ہوا -

دہلی کے بزرگوں نے اور علی الخصوص جناب حاذق الملک نے اس کام میں جن نیتوں کے ساتھہ حصہ لیا ' فی الحقیقت وہ ہر طرح کی آلودگیوں اور بدگمانیوں سے پاک تھیں - ندوہ کے مناقشات میں کسی ذاتی تعلق یا شخصی اغراض کا انکی نسبت گمان بھی نہیں کیا جا سکتا ' اور انہیں آجتک سواے براے نام رکن انتظامی ہونے یا ندوۃ العلما کے ایک جلسۂ عام کے صدر ہونے کے اور کوئی تعلق ندوہ کی پارٹیوں سے نہیں رہا ہے -

بلا شبہ بہت سے لوگ ہیں جو بہت سے ہنگامہ آرا کام اسلیے بھی کرتے ہیں تاکہ انکی شہرت و ناموری ہو ' لیکن اول تو حاذق الملک اس جنس کے چنداں شائق نہیں ہوسکتے جو ویسے بھی انکے پاس بکثرت موجود ہے - ثانیاً یہ جلسہ ان کاموں میں سے بھی نہ تھا جو آجکل میدان شہرت و وسیلۂ نام آوری سمجھے جاتے ہیں - پھر سب سے زیادہ یہ کہ حصول شہرت کیلیے قبول عام اور ہر دل عزیزی اولین شے ہے ' مگر اس معاملہ میں پڑکر ایک گروہ کو بیٹھے بٹھاے اپنا مخالف بنانا اور اسکے طرح طرح کے حملوں کا آماجگاہ بننا تھا -

پس درحقیقت قوم و ملت کا سچا درد اور ایک مفید دینی و تعلیمی کام کی بربادی کا غم ہی وہ چیز تھی ' جسنے انکو اور دیگر بزرگوں کو ان تمام مشکلات و محن کے برداشت کرنے پر آمادہ کیا ' اور (بعض حضرات کی زبان میں) الہلال کی تحریک خواہ کتنی ہی ناپاک اور مفسدانہ ہو ' لیکن خدا ایسے بے غرض لوگوں کی مخلصانہ سعی کو تو کبھی بھی ناکام و خجل نہیں کرسکتا تھا !!

جلسے کے انعقاد نے نصف سے زیادہ غلط فہمیوں کو ملیا میٹ کردیا ' اور جو کچھہ باقی ہیں اسکی عمر بھی زیادہ نہیں - نہ تو جلسہ نے اسٹرائک کی مدح میں گیت گاے ' نہ مولانا شبلی کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا ' اور نہ ارکان ندوہ کو گالیاں دیں - اس نے صرف اصلاح کی وہ خواہش کی ' جسکا خود حکام ندوہ کو اعتراف ہے - پس ہم کو یقین کرنا چاہیے کہ جن بزرگوں نے دہلی میں یہ عظیم الشان خدمت انجام دیکے اس کام کو ایک عملی سرحد تک پہنچا یا ہے ' انکے کام کی پوری عظمت عنقریب دنیا دیکھہ لیگی -

---

تاخت و تاراج کررہے هیں مگر انہوں نے اپني آنکھیں اسطرح بند کرلیں گویا ان خونریزیوں کا وجود هي نہیں ہے یا جو کچھہ هو رها ہے وہ عثماني غیر عثمانیوں کے ساتھہ کررہے هیں !

قدرتاً اسکا نتیجه یه هوا که فرانس کی رگ سیاست میں جنبش هوئي - قبل اسکے که وہ مراکش کا لقمۂ گلوگیر نگل چکے، شام میں مستعمارانه کوششوں کے از سر نو شروع کرنے کا پھر شوق پیدا هوگیا - اس کے دوسرے حلیف یعني اطالیا کا بحیرہ ایجین کے بارہ جزائر پر قبضه اور اپني سلطنت کي توسیع میں شبانه روز سرگرم کوششیں سمند شوق کیلیے تازیانه هوگئیں، اور بالاخر فرانس کي سرگرمي میں غیر معمولي اضافه هوگیا - پس اگر هم نے اس چشمۂ فساد کا دهانه پہلے هي بند کردیا هوتا یعني جرمني کي مستعمرانه کارروائیوں، اور جرمن یہودیوں کے تاخت و تاراج کے ساتھہ تسامح و چشم پوشي نه کي هوتي، تو اغلباً اسقدر جلد یه روز بد نه دیکھنا پڑتا !

یه تو هماري سیاست خارجي کي ایک فاحش و شدید غلطي تهي ؛ مگر هم نے اس سے بهي شدید تر غلطي کی جو اگر نه کی هوتی تو اس غلطي کا تدارک ممکن هوتا -

یه هماري سیاست داخلي کي غلطي ہے - عثماني حکام نے اپنے فرائض کے انجام دینے میں همیشه تغافل کیا - انہوں نے کبھی کوشش نه کی که ملک میں بتدریج اصلاح هو اور باشندے خود بهی فائدہ اٹھائیں اور حکومت کو بهي پہنچائیں، نیز دوسري طرف انکا تعلق دولت عثمانیه سے بهي استوار و مستحکم هو - یهي وہ اصلي کوتاہ عملي ہے جس کے سہارے پر فرانس کے وزیر اعظم کو یه کہنے کا موقع ملا :

" فرانس شام میں اشاعت تعلیم کے لیے اٹھه کھڑا هو - خصوصاً اسلیے که وہ یه چاهتا تها که شام سے ان هجرت کرنے والوں کے سیلاب کو روکے جو وهاں کے باشندے هیں اور جو همیشه فرانس کے زیر حمایت رهینگے "

سچ یه ہے که فرانس کو کیوں نه ادعاء حمایت هو جب که حالت یه هو که برازیل (جنوب امریکا) میں ۵ سو شامیوں کو منت منت پر حملے کا خطرہ هو - وہ اپني سلطنت سے خواستگار هوں که انکي حمایت و اعانت کیلیے قسطنطنیه میں معتمد برازیل سے گفتگو کرکے انکي جان و مال کي حفاظت کا انتظام کرایا جاے مگر انکي یه درخواست حمایت و اعانت ناکام هو - اسکے بعد وہ بعالم یاس و قنوط پیرس میں عثماني ایوان تجارت کو لکھیں که حکومت فرانس سے کہو که مذهبي رشته کے نام پر هماري دستگیري کرے، اور همیں اس مصیبت سے نجات دے - اس پر فرانسیسي حکومت فوراً مستعد هو جاے، اور موسیو دومرج اپنے سفیر ریو ڈو جانیرو کو لکھکر انکي جان و مال کي حفاظت کا انتظام کرادیں !!

اسکے ساتھہ ان ادبي اور سیاسي اشارات کو بهي، مثلاً لیجیے جو شام میں فرانس کے بحري اور هوائي جہازوں کي آمد اور انکے ایسے عظیم الشان تزک و احتشام اور جوش و خروش کے ساتھہ جلسوں کی زبان حال بیان کر رهي ہے -

تیار آفندي ممبر مجلس اعیان عثماني نے اخبار جون ترک کو لکھا ہے که هماري غفلت اور فرانس کي فرصت شناسي کي یه حالت ہے که جب کبھي هماري طرف سے شامیوں کي حمایت میں ذرا بهي کوتاهي هوتي ہے تو وہ فوراً انکي مدد کے لیے مستعد هوجاتا ہے، اور وہ سب کچھہ کردیتا ہے جو در اصل همارا فرض هوتا ہے - اسکا لازمي نتیجه یه ہے که اهل شام کے تعلقات فرانس کے ساتھہ قوي اور همارے ساتھہ کمزور هو رہے هیں -

مسئلۂ شام کا حقیقي راز اس واقعه میں ہے که شام کي اصلی آبادي عیسائي اقوام کي ہے اور وہ پچاس برس سے برابر خفیه سازشوں اور ریشه دوانیوں میں مشغول ہے - وہ گو اپنے تئیں عثماني کہتے هیں اور دولۃ عثمانیه کے تعلق کو همیشه بڑي بڑي قسموں اور حلفوں کے ذریعه ظاهر کرتے رهے هیں، لیکن عثماني حکومت میں مسیحیت کا زهریلا سانپ اسدرجه خطرناک ہے که اسے دودھ پلانا کبهي بهي مفید نہیں هوسکتا، اور وہ گو آستین کے اندر رهتا ہے لیکن اسکے ڈسنے کی جگه دل کے اوپر ہے - فرانس کو ابتدا هي سے موقعه ملگیا که شامي عیسائیوں کي عدارانه امنگوں کو اپني جانب مائل کرلے - عیسائیوں اور فرقۂ دروز کي باهمي خونریزیوں نے بہت جلد اسکے مواقع بہم پہنچا دیے، اور شام میں فرانس کا سیاسي اقتدار قائم هوگیا - اب وهاں کي تمام مسیحي آبادي اس وقت کا نہایت بیقراري سے انتظار کر رهي ہے جب وہ اسلامي خلافۃ کي اطاعت سے آزاد هو جائیگي، اور فرانس نے اسے یه فریب دیدیا ہے که اندروني خود مختاري کے نام سے تحریک شروع کرکے فرانس کي اعانت سے فائدہ اٹھاسکتي ہے -

قسطنطنیه کا جدید دار الصنائع

دولت علیه کے جدید علمي اعمال میں سے ایک عمده دار الصنائع (فائن آرٹس گیلري) کي یه خوبصورت عمارت ہے جسکے دو مختلف حصوں کے عکس آجکي اشاعت میں شائع کیے جاتے هیں - اس میں وہ تمام بیش بہا صنائع جمع کي گئي هیں جو دولت علیه کے ممالک گذشته و حال سے تعلق رکھتي هیں -

البته اگر دولت عثمانیه کو اندروني اعمال کي فرصت ملتي اور سب سے زیادہ یه که کاردان اور صادق النیۃ اشخاص هاتھه آتے تو وہ نہایت آساني سے ان مواقع کو نابود کر دیتے جو مسیحي رعایا کو شور و شر کے بہانے بہم پہنچا دیتے هیں - ایسی شکایتیں همیشه پیدا هوئیں اور انکے لیے بظاهر مسکین شامي کو فرانسیسي قنصل کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا - نتیجه یه نکلا که فرانس کا سیاسي اثر علانیه کام کرنے لگا اور اب وہ اپنے مقاصد کي تکمیل کیلیے زیادہ صبر کرتا نظر نہیں آتا !

آہ وہ فرصت زریں اور مہلت عظیم، جو سلطان عبد الحمید نے محض اپني شخصیت کی حفاظت و بقا میں ضائع کردي ! ورنه ایک قرن کامل کا زمانه ان تمام مفاسد کي اصلاح کیلیے کافي سے بهي زیادہ فرصت تهی !

" شام میں فرانس اپنے اثر کے پھیلانے ' اس اثر سے پیدا ہونے والے حقوق ' ان حقوق کی پیدا کی ہوئی قوت ' اور اشاعت تعلیم و تمدن کے ذریعہ اپنے اثر کی تائید و تقویت میں برابر سرگرم سعی کر رہا ہے - وہ ان تمام مختلف مشنوں میں فرق نہیں کریگا جو مشرق میں فرانسیسی تہذیب کی اشاعت کے لیے جائینگے - ان کی حفاظت و حمایت ہمیشہ اپنے مال اور ادب سے کریگا " -

اس سے پہلے بیروت کے فرانسیسی قونصل موسیو کوجہ نے جو کچھہ کہا ہے ' وہ بھی سن لیجیے - گذشتہ ماہ فروری میں لبنان کا بطریق مارونی مغرب اقصی جا رہا تھا کیونکہ اسوقت فرانس کو شام سے زیادہ مغرب اقصی میں اسکی ضرورت تھی - اسکے وداعی جلسہ میں فرانسیسی قونصل نے بھی تقریر کی - اثناء تقریر میں اصلاح لبنان کے لیے بطریق مذکور کی خدمات جلیلہ و مساعی مشکورہ کا ذکر کرتے ہوے کہا :

" فرانس کا ممثل (وکیل) شام سے مغرب اقصی جا رہا ہے ' مگر وہ ایک آدمی ہے جو جاتا ہے - اسکی جگہ کوئی دوسرا آدمی

کی تدبیرونکی شکست میں بھی صرف کیا ہوتا ' اور آج باشندے بجاے اسکے کہ اپنے درمان و چارہ گری کے لیے اجانب و اغیار کے پاس جانے کا بہانہ نکالیں ' خود ہمارے ہی پاس آتے - لیکن افسوس کہ ان کوتاہ نظر و ناعاقبت اندیشوں نے اس سیاسی رقابت پر اسقدر اعتماد کیا کہ وہ اس اصل تدبیر سے بالکل غافل ہو رہے جس کے بعد اغیار کو اس سرسبز و شاداب حصہ ملک کی طرف نظر اٹھاکے دیکھنے کی بھی جرأت نہ ہوتی !

یہ سپر جس پر ہم نے ہمیشہ اعتماد کیا اور جسکو اپنے بقاء و حیات کا دار و مدار قرار دیا ' اس کا وجود اب کہاں تک ہے ؟ اور وہ آیندہ کس حد تک ہمارے لیے مفید ہوسکتی ہے ؟ اس کا اندازہ ان فقروں سے ہوگا جو موجودہ یورپ کا سب سے بڑا ساحر سیاست ' یعنی سر ایڈورڈ گرے مارچ کے اول ہفتہ کے اجتماع پارلیمنٹ میں کہہ چکا ہے :

" فرانسیسی اخبارات یہ افواہ اڑا رہے ہیں کہ شام میں انگریزی دائرۂ اثر کے پیدا کرنے میں بعض انگریزی افسروں کا ہاتھہ ہے - لیکن
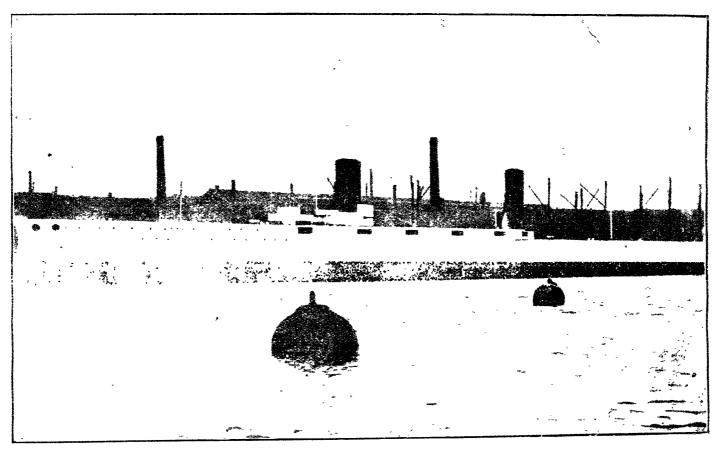
دولت علیہ کا تیسرا آہن پوش جہاز " سلطان عثمان " جو موجودہ عہد کا بہترین آہن پوش ہے -

آجائیگا - فرانس کی پالیسی نہ بدلی ہے اور نہ بدلیگی - قونصل آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں مگر ان کے جانے سے قونصل خانے میں تغیر نہیں ہوتا - وہ حسب دستور باقی رہتا ہے - میں جو کچھہ کہتا ہوں اس کو باور کیجیے اور کوشش کیجیے کہ یہ جدائی ہمارے لیے زیادہ شاق نہ ہو "

یہ چند اقوال جو بطور نمونے کے آپنے پڑھے کسی اخبار کے ایڈیٹر ' یا اسکے مقامی مراسلہ نگار ' یا کسی چند روزہ قیام کے خیالات نہیں ہیں ' بلکہ ان لوگوں کے خیالات ہیں جو اپنے ساتھہ مسئولیت و ذمہ داری کا وزن اور حکومت کی تمثیل و ترجمانی کی اہمیت رکھتے ہیں - کیا اسکے بعد بھی کسی کو شک ہے کہ فرانس شام کے مسئلہ کو اب زیادہ توقف میں نہیں رکھنا چاہتا ؟

جیسا کہ ہم پہلے کہچکے ہیں ' اب تک دولۃ علیہ کے ارباب سیاست کا اسلحۂ وحید دول کی سیاسی رقابت اور اختلاف مصالح تھا - یہی وہ سپر تھی جس پر انھوں نے یورپ کے حملوں کو روکا - اس بات پر ہم انہیں ملامت نہ کرتے اگر انھوں نے اس فرصت مغتنم کو ملک کی اصلاح و ترقی ' باشندوں کے جلب قلوب ' اور اغیار

اصل واقعہ وہی ہے جس کا اعلان میں اس سے پہلے کرچکا ہوں - میں نے نہایت سختی کے ساتھہ اس قسم کی ان تمام افواہوں کی تغلیط کی تھی جو ہماری طرف منسوب کیجاتی ہیں -

ہم جانتے ہیں کہ شام میں فرانس کے اقتصادی مصالح کیا ہیں ؟ خصوصاً اسلیے کہ اسکی ریل وہاں موجود ہے - اسی لیے ہم ہر ایسی کوشش کو جسکا مقصد شام میں انگریزی دائرۂ اثر کا پیدا کرنا ہو ' ان تعلقات دوستانہ کے خلاف سمجھتے ہیں جو ہم میں اور فرانس میں قائم ہیں " -

اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ مسئلۂ شام میں انگلستان فرانس کا ساتھہ دیچکا ہے اور اسکی حمایت کا فیصلہ کرچکا ہے -

ہماری راے میں آج شام کی جو حالت ہے (جس پر ہر فرزند توحید کی آنکھیں اشک فشاں اور زبان حسرت سنج ہوگئی) وہ یقیناً دولۃ عثمانیہ کی داخلی اور خارجی سیاست کی متعدد و مشترکہ غفلتوں کا نتیجہ ہے - حکومت نے فلسطین میں جرمنی کی مستعمارانہ (۱) سرگرمیوں کے ساتھہ غفلت کی اور حکام نے دیکھا - جرمنی کے یہودی فلسطین کے عثمانی عیسائیوں اور مسلمانوں کو

[۱] نو آبادی کو عربی میں مستعمر کہتے ہیں -

اثـــار مـــصــر

اجپٹیـــا لـــوجي

" ابوالهول " کي تمهید میں هم نے لکها تها که چند سلسله وار نمبروں میں هم مصر کے ان عجیب و نادره روزگار اثار پر ایک نظر عام ڈالنا چاهتے هیں ' جنکی کشش شائقین آثار کو اکناف و اطراف عالم سے کهینچ کر قاهره لاتی ہے - ابوالهول اس سلسله کي پهلي کڑي تهي -

آجکے نمبر میں پانچ مجسموں کی تصویریں شائع کي جاتي هیں - یه تمام تصاویر مصر کے عجائب خانه میں موجود هیں جسکو یورپ متفقه طور پر علم آثار مصر کي بهترین تعلیمگاه تسلیم کرتا هے -

ان میں پهلی تصویر ایک ٹوٹے مجسمے کي هے جسکی چوٹی حال میں نکلي هے - دوسري شاه امنیوفس ثالث کي هے - اسکے باپ کا نام توتومیس رابع هے - امینوفس کے حالات ایک محل کي شکسته دیواروں پر کنده ملے هیں - ان حالات کے دیکهنے سے معلوم هوتا هے که امینوفس فراعنه مصر کے اٹهارویں خاندان کا ایک جلیل القدر ' اولوالعزم ' اور نام آور تاجدار تها -

انهیں کتبوں میں لکها هے که امینوفس کے پیدا هونے سے پہلے مصر کے سب سے بڑے کاهن نے اسکي ماں کو بشارت دي تهي که تیرے یهاں ایک لڑکا پیدا هوگا - اور جب امنیوفس پیدا هوا تو اس نے مسرور پیشینگوئی کی که یه اقبالمند و فرخنده انجام هوگا - اسکي قلمرو اتني وسیع هوگي که آج تک کسی کي نهیں هوئي - وه سارے عالم کا مالک هوگا -

سنه ۱۳۰۹ قبل مسیح میں امنیوفس نے عنان حکومت هاتهه میں لی اور درحقیقت وه ایک جلیل القدر ' اولو العزم ' اور وسیع الممالک باد شاه هوا - اس نے بهت سے مقامات خصوصاً نوبه اور سودان پر فوجکشي کي اور فتحیاب و فیروز مند واپس آیا - ساز و سامان دنیوي اور قوت و شوکت مادي کے گهمنڈ میں همیشه انسان نے یه بهلا دیا هے که اسکی حقیقت کیا هے ' اور جب کبهي اسے عظمت و بزرگي نصیب هوئي هے تو اس نے عبد سے معبود بننے کي کوشش کي هے -

امنیوفس اپني عظمت و شوکت کے غرور میں اسدرجه بد دماغ هوگیا که اپنےتئیں انسانیت سے ایک ارفع و اعلی هستی سمجهنےلگا اور اپنا لقب روس (آفتاب ربیع) اور شاه چار دانگ عالم رکها -

[بقیه مضمون صفحه ۲۰ کا]

الهـــلال :

اگر معاصر موصوف کي روایت صحیح هے تو اس خطرناک بے خبري پر جسقدر آفسوس کیا جاے کم هے - لیکن پچهلے دنوں بعض عثماني جرائد میں صرف انگریزي کمپني کی اس خواهش کا ذکر کیا گیا تها نیز بوثوق لکها تها که دولت عثمانیه نے بالکل نا منظور کردیا - خدا نه کرے که اسکے بعد یه واقعه ظهور میں آیا هو -

شاه ابمي نم ثالث فرعون مصر کے مزارے کي چوٹي جو عجائب خانه مصر میں موجود هے

امینوفس کي جلالت و عظمت فتوحات ملکي تک محدود نه تهي بلکه اسکي زندگي کے بعض اور محیر المعقول اعمال کا اثر بهي اسمیں شریک تها - چنانچه اس نے ایک بت ایسا بنوایا تها جس سے طلوع آفتاب کے وقت آواز نکلتي تهي -

اس اجمال کي تفصیل یه هے که امینوفس نے رود نیل کے بائیں جانب ایک عبادت خانه بنوایا جسمیں بهت سے بت تهے اور ایک خود اسکا بهي تها - یه بت ایسے پتهر سے تراش کے بنایا گیا تها جسکي طبیعي خاصیت یه تهي که شبنم کے بعد جب اس پر آفتاب کي شعاعیں پڑتي تهیں تو اس میں آواز پیدا هوجاتي تهی -

عرصه هوا که یه معبد برباد هوگیا - صرف دو بت باقي رهگئے تهے - ان میں سے ایک تو سنه ۵۹۵ ھ کے زلزله نے ضائع کردیا ' اور دوسرا خود بخود گرکے ٹکڑے ٹکڑے هوگیا -

اسوقت جو تصویر آپکے پیش نظر هے ' وه انهیں دو بتوں میں سے ایک کي هے - انمیں دهنے طرف امینوفس کي بیوي بیٹهي هے اور بائیں طرف خود امینوفس بیٹها هے - جن چبوتروں پر دونوں بیٹهے هیں انکے دونوں کناروں اور وسط میں اسکی بیٹیوں لڑکیوں کي بهی تصویر تهي - سنه ۱۹۰۶ اور ۸ - کے درمیان میں یه گروپ بالکل ٹکڑے ٹکڑے ملا تها جسکو ماهرین آثار نے جمع کرکے پهر اصلی شکل میں کهڑا کردیا اور جو حصے ضائع هوگئے تهے وه از سرنو تراش کے لگادیے -

دوسري تصویر رعمسیس ثاني کي هے جسکے متعلق یقین کیا جاتا هے که بني اسرائیل کا ابتدائي عهد اسي کے عهد ظلم و استبداد میں بسر هوا تها - چونکه اس کے مفصل حالات جلد سوم نمبر ۱۰ - ۱۱ میں نکلچکے هیں اسلیے تفصیل کي ضرورت نهیں -

دیرالبحري (مصر) میں دو مجسمے ملے تهے ' ان میں سے ایک امیهیٹو کا هے جو هیپو کا لڑکا تها اور دوسرا مرقع دو مقدس بهیڑوں کے سروں کا هے جو فراعنۂ مصر کي پرستشگاهوں میں قربان کیے جاتے تهے -

اس مرقع کي آخري تصویر ایک گاے هے - یه بهي دیرالبحري میں ملي تهي - در اصل یه مصر کي ایک دیوي هے جو گاے کي شکل میں هے - اس دیوي کا نام هیدر تها -

یه مجسمه جو اپني کمال صناعي و رنگ سازي کي وجه سے ایک زنده وجود معلوم هوتا هے ' ایک قبه نما گنبد میں نصب هے - اس گاے کے تمام جسم پر هلکا هلکا زرد رنگ اور دونوں پهلوؤں پر سرخ رنگ لگایا گیا هے - اسکے علاوه جسم پر گل بهي هیں جنکي شکل لونگ کي سي هے - سر کے نیچے بادشاه کي تصویر هے - گاے پر امنیت کا نام لکها هے -

(ملاحظـــات)

ان آثار کے شائع کرنے سے همارا مقصود صرف مصر کے بعض آثار عتیقه کي نسبت سرسري معلومات فراهم کرنا هي نهیں هے بلکه بعض اهم مقاصد بهي پیش نظر هیں :

(۱) قران کریم کا طرز تعلیم و ارشاد همارے عقیدے میں یه هے که وه هر مقصود کیلیے پہلے ایک اصول پیش کرتا هے اور پهر اسکے

فلسطین

فلسطین میں دول یورپ کي مستعمرانه کوششوں کی باهمي کشاکش ایک تفصیل طلب داستان هے جسکو آئندہ نمبروں میں هم پورے شرح بسط سے لکهیں گے:-

سلانیک سے "الاستقلال الاسرائیلي" نامي یهودیوں کا ایک پرچه نکلتا هے - اس نے "روس" نامي اخبار کے مراسله نگار بیت المقدس کا خط نقل کیا هے جسمیں نهایت تفصیل کے ساتهه فلسطین میں روسي اثر پر بحث کي گئي هے - اس خط کے آخر میں لکها هے که روسی قونصل کے ترجمان موسیو سلومیاک نے اس مراسله نگار سے کہا:

"حکومت روس کو چاهیے که استعمار فلسطین میں روسي یهودیوں کي هر طرح معاونت و حوصله افزائی کرے ' کیونکه اسکے ذریعه هم جرمني کے سیلاب اثر کو روک سکیں گے "

همارې بد قسمتي اور درماندگي کا اصلي منظر یه هے که اپنے گهر میں بهي ذلیل و رسوا هیں - وہ جو همارے محکوم هیں اور خدا نے همیشه کے لیے انکي پیشاني پر ذلت و مسکنت کا داغ لگادیا هے ' آج همیں خود همارے گهر کے اندر ذلیل و رسوا کر رهے هیں !

یافه کے ایک نوجوان تعلیم یافته نے ایک مفصل تار باب عالي کو بهیجا هے ' جسمیں وہ لکهتا هے :

"صیہوني یهودیوں نے جنکي دولت عثمانیه کے اندر ایک چهوٹي سي ریاست هے ' تل ابیب کي نو آبادي کے اندر ایک قید خانه بنایا هے - اسمیں وہ هر اس مسلمان کو قید کر دیتے هیں جس سے کسي یهودي سے لڑائي هو ' اور خواہ وہ حق هي پر کیوں نه هو - سابق معارف نیابت نے ایک بدبخت مسلمان و ان یهودیوں کے قید فرعوني سے نجات دلائی تهي ' مگر کوئي دائمي انتظام نهیں کیا "

اس تار میں اسی قسم کے جابرانه و مغرورانه واقعات کو تفصیل بیان کرنے کے بعد تار دینے والوں نے نهایت ادب کے ساتهه مگر پر زور لفظوں میں لکها هے که اگر دولت عثمانیه صیہونیوں کي تادیب و سرزنش سے عاجز هے تو همیں کوئي جگه بتائے که هم هجرت کرکے وهاں چلے جائیں ' ورنه جسقدر جلد سے جلد ممکن هو فوراً انکي تادیب کي جائے تاکه یه حد سے نه بڑهیں - کیونکه اگر حکومت نے فکر نه کي ' اور یه یونهیں بڑهتے رهے تو ملک کي آزادي اور دولت عثمانیه کي عزت ' دونوں شدید ترین خطرہ میں پڑجائیگي -

عثماني صنائع نفیسه کا دار الصنائع

یه اس اسکے دوسرے حصے کي عمارت کا موقع هے - اولیاء حکومت میں پرنس یوسف عزیز الدین ولي عهد دولة علیه کو اس کام سے نهایت دلچسپي هے ' اور امید هے که صنعت و حرفت کي ترقي کیلیے اس صیغه کا افتتاح بہت قوي ترین محرک ثابت هوگا -

عراق

معاصر الحجاز لکهتا هے :

لنچ نامي ایک انگریزي کمپني نے دریاے فرات میں ایک چهوٹے استیمر کے چلانے کے لیے سلطان عبد الحمید سے اس شرط پر حکم حاصل کیا تها که استیمر پر عثماني علم نصب رهیگا - تهوڑے عرصه کے بعد اس نے کسیقدر وسعت اختیار کي اور ایک چهوٹے استیمر کي جگه دو بڑے استیمر بنواے گئے جو دجله و فرات میں چلنے لگے - اسکے بعد اس نے عثماني علم کو بهي خیر باد کہا اور اپنا قومي علم یعني یونین جیک بلند کیا لیکن سلطان نے کچهه خبر نه لي - اسکے بعد اس نے ایک استیمر اور بڑها دیا - اس تیسرے استیمر کے بعد پهر ایک اور استیمر کا بهی اضافه کیا گیا - جب پورے چار بڑے استیمر هوگئے تو اس نے چاها که دجله و فرات میں جسقدر عثماني استیمر هیں وہ سب کے سب خود خریدلے - اگر جرمني نے مخالفت نه کي هوتي تو اس انگریزي کمپني نے تمام عثماني استیمر لیلیے هوتے کیونکه سلطان عبد الحمید انکے فروخت کرنے پر راضي هوگیا تها -

حال کی خبروں سے معلوم هوتا هے که بالاخر اس کمپني نے تمام عثماني استیمر خرید لیے هیں - اب اگر دولت عثمانیه ان اطراف میں اپني فوج لیجانا چاهے تو اسکے پاس کوئی ذریعه بجز انگریزي استیمروں کے نهیں هوگا ' اور اگر کبهي انگریزوں کا اقتصادي یا سیاسی مقصد گوارا نه کرے که عثماني فوج ان اطراف میں آئے تو دولت عثمانیه کو بجز اسکے اور کوئي چارہ نه هوگا که فوج نه بهیجے -

عراق کے ارباب قلم اس واقعه سے بیحد بیچین هیں اور حکومت کو ان عظیم الشان خطرات کي طرف متوجه کر رهے هیں جو اس کمپني کے تنہا اختیارات سے پیدا هوتے نظر آتے هیں - وہ لکهتے هیں که اس لنچ کمپني کي حالت بالکل ایست انڈیا کمپني سے ملتي هوئی هے جو ایک تجارتي کمپني کي طرح کام کرتے کرتے ایک دن تمام هندوستان کي مالک هوگئي - پس حکومت کو چاهیے که اسیوقت بیدار هو ' ورنه عراق کا بهي وهي حشر هوگا جو هندوستان کا هوا !

اواخر اپریل میں بغداد ریلوے جاري هو جائیگي - پہلے هفتے میں ساحل فرات سے دو سو کیلومیٹر تک سامان لے جائیگي ' اور آئندہ مئي میں بغداد اور سامرا کے درمیان بهی چلنے لگیگي -

نو آبادي کی تمام سڑکونکي کی گشت لگائی گئی تهی -

[مقتبس از معاصر الحجاز]

[بقیه مضمون کے لیے صفحه ۲۱ دیکهیے]
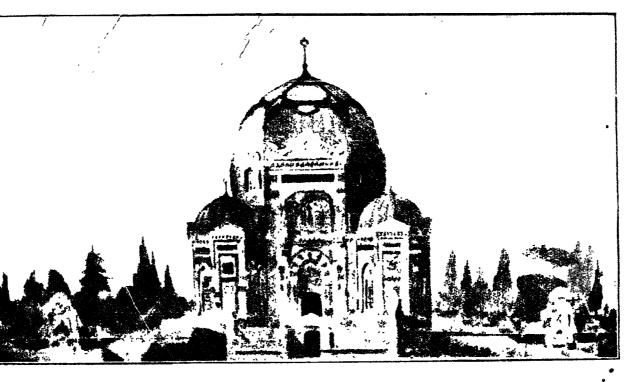
پس فراعنہ کی عظمت و شوکت کے جسقدر آثار نکل رهے هیں ' انکے اندر ایک بہت بڑي عبرت و بصیرت پوشیدہ ہے ' اور انکا مطالعہ ان لوگوں کیلیے خاص اهمیت رکھتا ہے جو قرآن حکیم کے تمثیلي بیانات کے حقائق کے متلاشي هیں - انسے ثابت هوتا ہے کہ وہ کیسي عجیب و غریب انساني عظمتیں تھیں جنکے آگے شریعت الهیہ پیش کي گئی اور اسکي نا فرماني کے نتائج الیمہ سے ڈرایا گیا - پر انهوں نے سرکشی کي اور انکار کیا - پس بربادي آئي اور دائمي هلاکت نے قانون الهی کے وعدہ کو پورا کردیا - آج یورپ کي قوموں اور حکومتوں کو بھی مشرق کے مقابلے میں وهي حیثیت حاصل ہے جو فراعنہ کو بني اسرائیل کے ساتھہ تھي -

(۲) یہ ایک تاریخي مبحث ہے کہ حضرت یوسف کے زمانے میں کون فرعون تخت مصر پر تھا جبکہ بني اسرائیل مصر میں آباد هوے ' اور پھر حضرت موسی کي پیدایش اس کے عہد میں هوئي ' اور وہ کون تھا جسکا مقابلہ اُنسے هوا اور بالاخر بحر احمر میں غرق هوا ؟

اکثر علماء آثار مصر یقین کرتے هیں کہ رعمسیس ثاني هي وہ فرعون تھا جسکے عہد میں بني اسرائیل پر سب سے زیادہ مظالم هوے : یسومونکم سوء العذاب : یذبحون ابنائکم و یستحیون نسائکم و في ذلکم بلاء من ربکم عظیم -

اسکے حالات هم مع ایک بڑے مرقع کے پہلے بھي شائع کرچکے هیں -

لیکن وہ فرعون جسکے عہد میں حضرة موسی نے پرورش پائي ' بظن غالب امینوفس تھا - کیونکہ حال میں جو کتبے اسکے متعلق نکلے هیں ' انسے اُن تمام بیانات کي تصدیق هوتي ہے جو تورات میں بیان کیے گئے هیں - هم اس بارے میں تفصیلي بحث قصص بني اسرائیل کے سلسلے میں کرینگے - صرف اسکے مجسمہ کا عکس آجکي اشاعت میں شائع کردیتے هیں - اسکے حالات میں آپ پڑھچکے هیں کہ دریاے نیل کے کنارے ایک مندر بنایا تھا اور اسکے بت کے اندر سے خود بخود آواز نکلتي تھي - تورات کے بیان سے بھي اسکي تصدیق هوتي ہے -

(۳) گاے کي عظمت آرین اقوام کیلیے مخصوص سمجھي جاتي ہے - هندوستان کے سوا ایران کے آثار سے بھي اسکا پتہ چلتا ہے لیکن علماء آثار کے سامنے اب مصر بھي آگیا ہے اور ثابت هوتا ہے کہ یہاں بھي گاے کے وجود کو ایک خاص ناسوتي عظمت حاصل تھي -

(۴) تورات میں لکھا ہے کہ مصري اپنے مندروں میں بھیڑوں کي قرباني کرتے تھے - ان آثار میں قرباني کے دو بھیڑوں کي شکلیں موجود هیں -

مسئلۂ قیام الهلال .

مسئلہ قیام الهلال جو نئي نمبروں میں شایع هوا اور هو رها ہے ' هر ناظر الهلال کیلیے اور خصوصاً خریداروں کیلیے نہایت رنجدہ ہے - کوئی خریدار ایسا نہوگا جو اسکے متعلق اپني ایک هی راے ظاهر کرنے کیلیے بیقرار نہو - میں اس قابل هي نہیں هوں کہ اس اهم مسئلہ کی نسبت کوئي راے ظاهر کروں -

لیکن جناب ان سب کو دیکھکر اور حالات قوم کو ملحوظ خاطر رکھکر اس سوال کا جواب عنایت فرمائیے کہ قیام الهلال کیواسطے حضرت کو مالي امداد کا لینا منظور نہیں - صرف اسقدر خواهش ہے کہ نئے خریدار جس سے جتنے هو سکیں بہم پہونچا کر تعداد مقررہ پوري کردیجاے -

میں همیشہ اس نیک کام اور مقدس فرض کا ارادہ کرتا رها هوں - مگر ایک خیال میرے ارادہ اور همت کو بالکل پست کر دیتا ہے - یعني یہ نئے خریدار جو همارے کوششوں کے نتائج هونگے - دایمي هونگے یا عارضي ؟

قوم کے حالات سے مجھکو دایمي هونیکا یقین آتا هي نہیں -

فراعنہ کي مقدس قرباني کے بھیڑوں کے دو سر جنکے مجسمے حال میں دریافت هوے هیں

بلحاظ حالات کیا اسکا یقین هو سکتا ہے کہ قوم ایسے مقدس و محترم رسالہ کي خریداري کو ترجیح دیگی - یا " مسٹریز آف لنڈن " اور " حسن کے ڈاکو " کو -

واللہ باللہ ایک صحیح اور سچے واقعہ کا شرمندگي کیساتھہ اظہار کرتا هوں - ایک عنایت فرما کے روبرو قوم کا تمام دکھڑا رویا - الهلال کے حالات بیان کیے - اپنے قول کي تصدیق کیلیے اپنے پاس سے الهلال کو ایک روز و شب کیلیے جدا بھي کیا اور اوسکي مفارقت بامید انشاء اللہ گوارا کرکے ان حضرت کو دے بھي دیا کہ دیکھیے آپ مسلمان هیں اور اس رسالہ کي مقدس و پاک تعلیم سے بے بہرہ - آجکل کونسا مسلمان روزانہ یا هفتہ وار تلاوت اور مطالعہ دینیات کرتا ہے - اس رسالہ میں یہ سب چیزیں اس خوبي سے آپکے رو برو پیش کی جاتي هیں کہ آپ گھنٹوں اور دنوں ان مضامین کو پڑھیے - مگر نہ تو دل رکتا ہے اور نہ هی طبیعت کو سیري هوتي ہے ؛

رعمسیس ثانی فرعون مصر کا بت
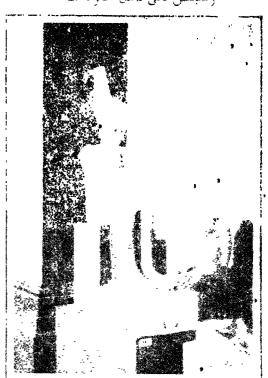
عملي نتائج کے متعلق يقين و بصيرت پيدا کرنے کيليے کسي ايک قوم يا ايک فرد کي زندگي کے واقعات بطور نمونے کے بيان کرنا ہے - گويا اسکي هر تعليم اصول اور تجربه' دو چيزوں پر مبني هوتي ہے - جسقدر قصص قران کريم ميں موجود هيں ' سب کے سب کسي نه کسي ايک اصولي تعليم کو تجربه گاه عالم کے نتائج کي صورت ميں ممثل و مشکل کرتے هيں - الهلال ميں باب تفسير شروع هوگيا تو يه مطالب بتفصيل شائع هونگے -

قران کريم نے ايک خاص اصولي تعليم کيليے فراعنۂ مصر اور بني اسرائيل کي تاريخ کو ليا ہے اور جا بجا انکے واقعات و حالات اور نتائج و عبر پر زور ديا ہے -

اس تعليم ميں اصولي طور پر " قانون حيات و ممات اقوام و امم " کو واضح کيا گيا ہے اور بتلايا ہے که محض علم و تمدن اور عظمت ملکي کسي قوم کيليے وسيلۂ حيات نهيں هوسکتي جب تک که وه مفاسد اجتماعي و اخلاقي سے محفوظ نهو - قوائے ماديه اور وسائل دنيويه کا افراط اور اسکا گهمنڈ جب قوموں کو عبوديۃ الهي سے بے پروا کرديتا ہے تو اسکا لازمي نتيجه شرو طغيان اور عدوان و معاصي کا ظهور هوتا ہے ' جو بهت جلد انهيں هلاکت تک پهنچا ديتا ہے - ظلم و استبداد اور شخصي حکمراني کا غرور خدا کي مقدس طاقتوں کا مقابله کرنا ہے اور اسکا نتيجه خسران ہے - ايک ظالم قوم مظلوم قوموں کو محکوم بنا کر کس طرح ذليل خوار کرتي ہے اور پهر خدا اسي معدوم قوم کے هاتهوں کس طرح حاکموں سے انتقام ليتا ہے ؟ قومي محکومي اور غلامي ايک ايسا عذاب ہے جس سے بڑهکر خدا کے نزديک انسان کيليے کوئي شقاوت دنيوي نهيں - غلامي تمام انساني صفات حسنه سے قوموں کو محروم کرديتي ہے اور همت و سربلندي ' اولو العزمي و علو پسندي ' صبر و ثبات ' اور استقلال و جفا کشي ' غرضکه اسي طرح کے وه تمام اخلاق حسنه جو انسانيت کا مرتبۂ اعلى هيں ' ان قوموں کے اندر مفقود هو جاتے هيں جو عرصے تک فاتح اقوام کي غلامي ميں رهتے هيں -

ایسی نوفس ثالث فرعون مصر

انقلابات ميں بهه گئے ' اور اب ان سرزمينوں ميں انکے وجود کا کوئي نشان نهيں جهاں کبهي سر بفلک عمارتوں کے اندر اپنے تئيں زمين کا سب سے بڑا مالک يقين کرتے تهے - تاهم تورات اور قران کي تصديق کرنے کيليے مصر کي حيرت انگيز سرزمين ابتک اپنے نشان هاے عظمت و جبروت کے ساتهه موجود ہے ' اور دنيا ميں سب سے بڑا دار الآثار يقين کي جاتي ہے !

اسکے سر بفلک منارون کو کوئي فنا نه کرسکا جو ان لوگوں کي عظمت کي حي و قائم شهادت هيں جنهوں نے بني اسرائيل کو محکومي و غلامي کي زنجيروں سے مقيد کيا تها پر خود کو تباهي و هلاکت سے آزاد نه کرسکے - انکي ممي کي هوئي نعشين ' انکے زمين دوز مندر ' اور انکے نا قابل تسخير ميناروں کے اندر کے کتبے اب تک صحيح و سالم موجود هيں جو بتلاتے هيں که وه کيسي عظمت و جبروت ملکي و قومي تهي جو ان فراعنه کو حاصل تهي مگر قانون الهي کي خلاف ورزي و سرکشي نے بالاخر اسطرح نابود و فنا کرديا که آج انکے جمع کيے هوے پتهر اور تراشے هوے بت موجود هيں ' ليکن نه تو انکي عظمت ہے جسکے غرور باطل نے انهيں خداے قدوس سے سرکش کرديا تها ' اور نه وه قوت و حکومت هي ہے جو خدا کے مظلوم بندوں کو اپنا غلام بناتي تهي اور انکے آگے خدا کي سي کبريائي کے ساتهه تخت غرور و طغيان بچها کر بيٹهتي تهي !

اِن تمام تعليمات کيليے قران کريم نے فراعنۂ مصر کي تمدني ترقيات اور استبداد و ظلم کو نمونه قرار ديا اور جا بجا انکے حالات بيان کيے - قصص القران ميں ايک سوال يه سامنے آتا ہے که صرف فراعنه هي کو اس غرض کيليے کيوں منتخب کيا گيا ؟ اسکے متعدد وجوه و حکم هيں - از انجمله يه که اِن تمام امور کي تمثيل کامل کيليے کوئي ملک اس درجه موزوں نه تها جيسا که مصر ' اور مصر کا سلسلۂ حکومت فراعنه -

علم آثار مصر اسکي تصديق کرتا ہے - کئي هزار سال دنيا آگے بڑهگئي ہے - صدها ارضي و بحري انقلابات هوچکے هيں جنهوں نے زمين کے گذشته خزائن کو نابود اور اسکي سطح کو نئے آثار کيليے صفحۂ ساده بنا ديا - بڑي بڑي عظيم الشان قوموں کے خزائن عظمت ان

قرباني کے مقدس بهيڑوں کے سر جنکے بت ديرالبحاري [مصر قديم] سے حال ميں ملے هيں

فاستکبر هو و جنوده في الارض بغير الحق و ظنوا انهم الينا لا يرجعون - فاخذناه و جنوده فنبذناهم في اليم ' فانظر کيف کان عاقبۃ الظالمين ! (۲۸ : ۳۱)

ترجمه — فرعون اور اسکي فوج نے ملک ميں بغير حق و قانون کے بهت سرکشي کي اور سمجهے که مرنے کے بعد انهيں جوابدهي کيليے همارے سامنے نهيں آنا ہے - پس هم نے فرعون اور اسکے گروه کو اپنے عذاب ميں گرفتار کرليا اور دريا ميں غرق کرديا - نظر عبرت سے ديکهو که ظلم کرنے والونکا انجام کار کيسا هوتا ہے ؟

افسوس اور سخت افسوس ! الهـلال کا پرچه همیشه باعث دلجمعي خاطر ناشاد و مونس و سهیم تنهائي ثابت هوا ' وه ایک قومي و مذهبي اخبار اور دیني واقفیت کا مجموعه ' معلم انشا پردازي و مضمون نگاري ' کلام الهي کا ترجمان ' مذهب اسلام کو از سـر نو زنده کرنیوالا ' مسلم آبادي کا پاسبان ' اور نور بخش چشم مومنین و مسلمین هے لیکن اِس هفته کے نمبر نے وه جانکاه خبر سنائي جس نے دل هلا دیا اور دماغ کو پریشان کردیا -

یقین فرمائیں که اِس آخري نمبر کے دیکھنے سے وه بے چیني هوئی هے که بغیر اپنا فرض ادا کیے هوئے کسي طرح نهیں رهونگا اور هفته عشره میں ضرور دو چار خریدار پیدا کرکے حاضر کرونـگا - ساتهه هی یه بهتر هوگا که الهـلال کي سالانه قیمت میں بهي کچهه اضافه کردیا جائے - انشا الله اعلان کے هوتے هي بنده سب سے اول زر بکف نظر آئیگا -

الراقم حافـظ عبد العـــفار عفي عنـه
سـوداگر چرم دهلي دروازه - اجمیر

آج کا پرچه دیکهکر از حد رنج و غمگیني و پژمردگی پیدا هوئي - جناب نے تحریر فرمایا هے که جبتک دو هزار خریدار نئے پیدا نهوں الهـلال کا جاري رهنا مشکل هے - جو کچهه آپنے فرمایا هے بجا هے - کیونکه بنسبت آرزوں کے جناب پر اسکا بوجهه بهی بهت بهاري هے - میني پہلے هي خدمت اقدس میں عرض کیا تها که حسب حیثیت خاکسار کي پیشکش کو منظور فرماویں - میرے طرف سے آپ آینده پرچه میں درج کردیں که نئے خریدار جهاں تک هو سکے پیدا کیے جائیں ' مگر جن جن صاحبوں کي خدمت میں پرچه پهونچتا هے وه في الحـال بجـاے آٹهه روپیه سالانه کے ۱۶ روپیه ادا کریں ' براپسي ڈاک جناب ایک پیسے کا کارڈ تحریر فرماویں تو بنده یهه سال جو شروع هوا هے اسکے باقي ۸ روپیه جناب کي خدمت میں روانه کردے -

حکیم ملک امام الدین لکے زئی شفاخانه فصیح - قصور

الهـــلال کي ششمـاهی مجلـدات

قیمـت میں تـخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هوے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپـڑے کي - پشته پر سنهـري حرفوں میں الهـلال منقش - پانچ سو صفحـوں سے زیاده کي ایـک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں هے - بهت کم جلـدیں بـاقي رهگئي هیں -

(منیجـر)

نظارة المعارف دهلی کی مجوزه تحریک

اسوقت اسلام اور مسیحیت میں جو زبردست اور خطرناک معنوي معرکه آرائیاں هو رهي هیں آنهیں دیکهکر بلا شبهه یه خیال پیدا هوتا هے که چند دنوں کے بعد ان دونوں مذهبوں میں سے کسي ایک کا مطلع بقا ضرور مکدر هونے والا هے - خصوصاً فرزندان اسلام کي باهمي جنگ و جدال اور نا اتفاقي - پهر اسلام اور اوسکي اشاعت سے بے توجهي اور اصلاحي قوت کو بے موقع و محل صرف کرنے اور غیر ضروري مواقع پر حمیت و غیرت کے جوش دکهلانے اور اسلام پر زر و مال کے نثار کرنے میں بخل اور تنگ نظري سے کام لینے کے مشاهدات و واقعات - ان سبکو مد نظر رکهنے سے معامله کي صورت اور زیاده خطرناک هوجاتي هے -

ایسے عهد پر آشوب میں اگر فرزندان اسلام کي مذهبي رگوں میں غیرت و حمیت کا خون جوش مارے اور اونکو جان و مال سے اپنے مذهب و ملت کي حمایت اور اشاعت پر آماده کردے ' تو ایسے پر جوش اور غیور مسلمانونکا تهه دل سے خیر مقدم ادا کرنا ضروري هے - مدینه بجنور مورخه ۲۶ ربیع الاول میں " بلاد غربیه میں اشاعت اسلام " کا عنوان دیکهکر مجهے نهایت خوشي هوئي - خصوصاً جب اس اهم تحریک کو ایک عالم مذهب کے دماغ کا نتیجه کها جاتا هے ' اور پهر قوم کے ان افراد کو جنکے قبضه میں موجوده مسلمانان هند کے ایک مقتدر طبقه کي باگ سمجهي جاتي هے ' اس تحریک کا نه صرف موجد بلکه سرپرست بتایا جاتا هے -

لیکن اسوقت هم نهایت بے تعصبي اور نیک نیتي سے مولانا عبید الله صاحب اور قوم کے ان برگزیده افراد کو جنکا نام نامي هم اس تحریک کے مویدین اور سرپرستوں میں لکها هوا دیکهتے هیں ' مخاطب کرکے چند سوالات کرنا چاهتے هیں ' اور اس تحریک کے بعض پهلوں پر آزادي مگر حق پرستي سے نظر ڈالتے هوے یه دریافت کرنے کي جرأت کرتے هیں که کیا اشاعت اسلام کے تمام پهلوؤں پر غور کر لینے کے بعد یه تحریک قوم کے سامنے پیش کي گئي هے ؟

اس وقت جو تحریک مسلمانوں سے ابکئي هے وه انگلستان میں خواجه کمال الدین کي تحریک اشاعت اسلام کو تقویت پهونچانے کیلیے مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه کا بهیجنا هے جنکے دو ساله صرفه کي مقدار تیس هزار روپیه بتائي گئي هے - اس تحریک میں مندرجه ذیل امور قابل غور هیں :

(۱) یه تحریک بذاته کیسي هے ؟ یعني مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه کو لندن میں خواجـه کمال الدین کے ساتهه ملکر کام کرنے کیلیے بهیجنا چاهیے ' یا نهیں ؟

(۲) مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه اپني مفوضه خدمت کو پورے طور پر انجام دیسکنے کے قابل هیں یا نهیں ؟

ان سوالات پر غور کرنے کیلیے پہلے ایک اور سوال کا جواب دے لینا چاهیے یعني اس وقت لندن یا دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام

تین روز امید و بیم کي حالت میں کامیابي و ناکامیابي کے تصور میں کٹے - اسکے بعد ان حضرت سے جاکر دریافت کیا تو انھوں نے جوابدیا کہ " ابھي تو مجھے مسٹریز آف دي کورٹ آف لندن کي ضرورت ہے جسکا اشتہار الهلال میں شایع ہوتا ہے پہلے وہ منگوا دیجیے" مجھکو سکتہ ہوگیا -

اب بتلائیے کہ جس قوم کي یہ حالت ہو ' اس قوم کي نسبت کیونکر یقین ہو سکتا ہے کہ دایمي خریداري قبول ہوگي - پہلے مجھے اسکا خیال ہي خیال تھا ' اب واقعہ مذکورہ بالا سے یقین ہوگیا -

آپ الهـــلال کي قیمت میں ایک پائي کا اضافہ منظور نہ فرمائیے - مگر جو صاحبان اولوالعزم خود اِضافـــہ کرنا چاہیں ' آپ کیوں انھیں روکتے ہیں ؟ کیا یہ ممنوع ہے ؟ قاعدہ کي بات ہے کہ جو شخص جس سے خوش ہوگا یا فائدہ اوٹھائیگا اسکے قیام و بقا کا بھي خواہشمند ہوگا ' اگر اضافۂ قیمت الهـــلال نا منظور ہے تو وہ طریقـــہ بتـــلائیے جس سے دائمي اور قابل اعتماد خریدار الهــلال کیواسطے با ایںہمہ اوصاف اس قوم کے مجھکو دستیاب ہو سکیں ' اور ان پر پورا بھروسہ بھي ہو سکے - فقط

راقم طالب جواب - نمبر ۲۸۳ - حیدر آباد دکن

دو ہزار نئے خریدار پیدا کرانےکي کوشش کے متعلق آپکا اطلاع نامہ دیکھکر بہت جي چاہا کہ میں بھي اسمیں حصہ لوں ' مگر خوبي قسمت سے ہمارا خاندان لوگونکي نظروں میں ایسا مبغوض ہے کہ کسي پر کچھہ اثر نہیں ہوسکتا - دوگني قیمت پر ایک پرچہ خریدنا آپ کے منشا کے خلاف ہے - لہذا یہ صورت ہو سکتي ہے کہ ایک اور پرچہ اپنے ہي نام پر جاري کراؤں اور اوسکي قیمت کے آٹھہ روپیہ ادا کردوں - لہذا اس خط کے دیکھتے ہي ایک اور پرچہ میرے نام بذریعہ ویلو روانہ فرما کر آٹھہ روپیہ وصول فرمالیں ' اور دونوں پرچے ایک ہي بینٹ میں یا علحدہ علحدہ جیسا مناسب ہو ارسال فرماتے رہیں - عین نوازش ہوگي -

ابراہیم ولد شیخ صاحب مدعو از بھونڈي بمبئي

الهـــلال :

جزاکم اللہ - آپکي محبت دیني اور جوش ملي کا شکر گذار ہوں - لیکن اسے کیونکر گوارا کروں کہ آپ نقصان اوٹھا کر بیکار دوسرا پرچہ خریدیں ؟ افسوس ہے کہ آپکي فرمایش کي تعمیل نہیں کي جاسکي -

سردست پانچ خریدار حاضر ہیں - انشاء اللہ ۲۵ خریداروں تک عنقریب اپني سعي کو پہنچاؤنگا - سخت نادم ہوں کہ بعض کاروباري مجبوریوں کي وجہ سے دیر ہوگئي -

سید ظہور حسن - ضلع محبوب نگر - دکن -

اطـــلاع ثـاني

چند غیر معمولي وجہوں سے انجمن اصـلاح المسلمین - قصـبہ گنیشپور - ضلع بستي نے اپني جلسہ کے تاریخ میں بجائے - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - مئی ســنہ ۱۹۱۴ ع کے ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - مئي سنہ ۱۹۱۴ ع قرار دیا ہے - استدعا ہے کہ برادران اسلام شریک ہوکر اراکین انجمن کو موقعہ شکر گذاري عطا فرمائیں -

دعا گو محمد ابوالاعجـــاز - عربي - سکریٹري - انجمن اصـلاح المسلمین قصبہ گنیشپور - ضلع - بستي - بوسٹ صدر - یو - پي

قابل توجہ عمـــوم مسلمـــانان ہنـــد

ملک میں مدت سے ترقي کا غلغلہ بلند تھا - اخبار بھي جاري تھے اور اپنے اپنے حوصلہ کے موافق قوم کي خدمت کیلیے جد و جہد میں مصروف تھے - مذہبي ' علمي ' اور پولیٹیکل مجلسوں کو نازتھا کہ قومي فلاح و بہبودي کا حل صرف انھي کي کوششوں پر منحصر ہے - یہ سب کچھہ تھا مگر قوم پر بیخودي کي ایک کیفیت طاري تھي - اسکا مستقبل نہایت تیرہ و تار ہورہا تھا - ہر طرف سے مشکلات احاطہ کیے ہوے تھے - نہ لیڈران قوم ہي اپنے فرائض سے آگاہ تھے اور نہ قوم ہي یہ جانتي تھي کہ لیڈروں سے کسطرح کام لیا جاتا ہے - افراد قوم کے دلونمیں تخم عمل کي کاشت تو کیگئي تھي مگر بر وقت آبیاري کے نہونیکي وجہہ سے شجر عمل نمودار ہوکر خشک ہوچکا تھا -

یکایک رفتـــار زمانہ نے کروٹ بدلي - پولیٹکل حقوق کے حصول میں پوري قوت صرف کیجانے لگي - قوم کو اپني قوت کا اندازہ ہوگیا - شجر عمل جو خشک ہوچلا تھا اب ترو تازہ ہو چلا - بظاہر اس فوري انقلاب کي کوئي صریح وجہہ معلوم نہیں ہوتي - قوم کے طرز عمل میں ابتک کوئي عظیم الشان تبدیلي واقع نہیں ہوئي ہے ' اور لیڈروں نے اپنے پروگرام میں بھي کچھہ تغیر نہیں کیا ہے - اب بھي ہمارے خیالات اسي آب و ہوا میں نشو و نما پا رہے ہیں جسمیں کہ اس سے پہلے نشو و نما پاتے تھے - ہاں اتني تبدیلي ضرور ہوئي ہے کہ سنہ ۱۹۱۲ ع سے دعوت صداقت الهلال کي شکل میں نمودار ہوئي جسنے قوم کے دلونسے وہ زنگ دور کردیا جو برسونکي جمود اور غفلت نے پیدا کر رکھا تھا ' اور جسکي پر تاثیر تحریرات نے اہل ملک کے دلوں کو مسخر کر ڈالا - ہر دل نے نہایت خلوص کیساتھہ اسکا خیر مقدم کیا اسکے ایک ہاتھہ میں مذہب اور دوسرے میں سیاست تھي - اسنے ان دونوں میں ایسي تطبیق کي کہ ارباب دانش و علم و فضل کو بھي سواے تسلیم کے چارہ نرہا - استبداد اور غلامي کي بوجھل بیڑیوں سے قوم کے پاؤں آزاد ہوگئے ' اور حریت اور مساوات کا سبق ہر متنفس کي زبان پر جاري ہوگیا - اگر یہ سچ ہے تو اے برادران ملت ! کیا تم نہیں چاہتے کہ اس دعوت الہي کا سلسلہ اسیطرح جاري رہے ؟ اور کیا تمہیں اب اسکي ضرورت نہیں رہي ؟

گو یہ بالکل سچ ہے کہ الهلال نے اپني پہلي منزل طے کرلي ہے مگر ابھي اسکو اور نئي منزلیں طے کرنا ہے ' اور ایسے صدہا معاملات ہیں جنکي رہنمائي کیلیے صرف الهلال ہي کي ضرورت ہے - اگر ہمنے مثل دیگر امور کے الهلال کے معاملہ کو بھي طاق نسیان کے سپرد کردیا تو اپنے ہاتھوں ایک ایسے قابل قدر شي کو کھو دینگے جسکي تلافي شاید آئندہ کبھي نہ ہوسکے -

خاکسار محمد عبد اللہ - سکریٹري انجمن اصلاح تمدن - ناندیر دکن

مسئلہ قیام الهــلال کے آخري فیصلہ سے موثر ہوکر اور اہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے حکم کي تعمیل کرتے ہوئے ملتمس ہوں کہ بالفعـــل مفصل ذیل چار اصحاب کے نام پرچـــہ موصوف بذریعہ وي - پي روانہ فرما دیں -

ایسے بے ریا اور حق پرست رسالہ کي جو سر بسر قرآن پاک کے احکام کي تعمیل کي دعوت دیتا ہے جان و دل اور ایمان و ارواح سے خدمت کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں -

حکیم محمد اشفاق - ہاسپٹل اسسٹنٹ - ہاتھي دروازہ - امرتسر

مکتوب لندن

مسلمانوں کا ڈیپوٹیشن

از مشیر حسین قدوائی اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا - نزیل لندن

کون کہتا ھے کہ مسلمانوں میں اختراعی قابلیت باقی نہیں رھی ؟ اُس سے کھو کہ مسلمانوں کی اس جدت طرازی کو دیکھے کہ محض اظہار وفاداری و عقیدت کیشی کے لیے هندوستان کے گوشہ گوشہ سے بڈھے اور جوانوں کا ایک ڈیپوٹیشن مرتب ہوا - کیسا اختراع اور کیسا حسن انتظام ؟ پھر کس صنعت سے مرصع کاری کی ؟

ایڈریس کے لکھنے والوں کو اس طباعی و صورت آفرینی کا خود بھی غرور ھے اور فخر کے ساتھہ اسکا ذکر کیا ھے کہ یہ ہم نے ایک غیر معمولی بات کی ھے ' اور محض اسلیے کی ھے کہ کوئی چیز ھمکو اس سے زیادہ عزیز نہیں کہ ھماری وفاداری تسلیم کی جاے -

عام خیال تھا کہ خدا کی تمام خلقت میں صرف ایک هی قسم کے جانور کو یہ بے غیرتی بخشی گئی ھے کہ اوسکا مالک اوسے چاھے جوتیوں سے مارے ' تب بھی وہ قدموں ھی پر لوٹتا رھیگا - یہ خیال اس حد تک ایشیائیوں پر غالب ہوا کہ غریب کتے کو اس خصلت کے باعث بد ترین مخلوق سمجھنے لگے - اونکے نزدیک دوسرے جانور بھی اس انتہائی وفاداری کے جوش سے معرا ھیں -

لیکن کچھہ زمانہ ہوا کہ ایک ایسے وجود نے جسکے عقیدت کیش اسے اشرف المخلوقات میں بھی اشرف تر شمار کرتے تھے ' هندوستان میں ایسی ھی وفاداری کو رواج دیا ' اور بہت سے انسان نماؤں نے اوسکو اختیار کیا - بلکہ اُس طبقہ اشرف المخلوقات کی یہ پالیسی ھی قرار پاگئی ' جسکو سب سے زیادہ واقعی اشرف و ممتاز ہونا چاھیے تھا اگر وہ اپنے مذھب کا واقعی پابند ہوتا -

اب تھوڑے عرصہ سے یہ خیال ھو چلا تھا کہ وہ طبقہ اپنی حالت سے کچھہ نہ کچھہ باخبر ھو گیا ھے ' اور اپنے شعار حقیقی پر چلنے کا ولولہ کچھہ نہ کچھہ اسمیں آچلا ھے - لیکن اس نئی اپچ نے ثابت کردیا کہ وہ خیال غلط تھا -

جو شخص ایڈریس پر دستخط کرنے والوں کی فہرست پڑھیگا اُسے کم حیرت نہ ھوگی - اسلیے کہ اُسمیں بعض بعض ایسے نام بھی ملینگے جو اپنے کو سگان وفا پیشہ کی جگہ شیران سربلند کا ہم نیستاں سمجھتے تھے - مگر بقول غالب :

میرے تغییر رنگ پر مت جا
انقلابات ھیں زمانے کے

میں نے ایڈریس کو غور سے پڑھا ' مگر مجھے اُسمیں ایک جملہ ' ایک لفظ بھی ایسا معلوم نہ ہوا جس سے میں یہ قیاس کرسکتا کہ یہ مسلمانوں کا ایڈریس ھے - بہت سے لوگ تو اُسمیں ایسے تھے جنھوں نے یہ سن لیا ھوگا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ اگر حبشی غلام بھی مسلمانوں پر حکمران مقرر ھو تو اوسکی بھی اطاعت اُنہیں کرنا چاھیے(۱) - یہ حدیث اونکے نزدیک انکی ھر طرح کی وفاداری کو جائز کردیتی ھے ' بلکہ بحیثیت مسلمان اونپر فرض کردیتی ھے - ایسے خوش عقیدہ مگر جہالت مآب شرکاء وفد معذور تھے ' اور اونسے باز پرس کی کوئی وجہ نہیں - دعا ھے کہ خدا اُنکی جہالت کو دفع کرے - لیکن میں اُن شخصوں میں شمس العلماؤں اور فرنگی محلیوں کو بھی پاتا ھوں ' اور اونسے پونچھتا ھوں کہ اونھوں نے ایڈریس کا ترجمہ سن لیا تھا کہ نہیں ؟ اونکو اگر بھول گیا ھو تو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ یاد دلاتا ھوں - جب آپنے لوگوں سے کہا کہ اگر میں کجروی کروں تو تم میرے ساتھہ کیا برتاؤ کروگے ؟ مسلمانوں نے جواب دیا کہ ہم تمکو تکلے کی طرح سیدھا کردیں گے - یہ اسلامی وفاداری تھی !

کیا میرے مخدوم مولانا عبد الباری صاحب اور شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی صاحب کو بھی اُس وفاداری کا حال معلوم نہ تھا جسکی خدا قران میں تعلیم دیتا ھے ' اور جسکی رسول خدا نے اور اصحاب رسول نے اپنے امثال و اعمال سے تعلیم دی تھی ؟

کیا وہ وھی وفاداری تھی جسکا ذکر ایڈریس میں تھا ' اور جسپر ان حضرات نے دستخط کیے تھے ؟

مولانا ابو الکلام نے الهلال میں اسپر تعجب کیا ھے کہ لارڈ هارڈنگ نے اسلام کے ارکان میں سے خداے واحد کی پرستش کے ساتھہ بادشاہ کی وفاداری کیوں قرار دی ؟

میں اُنسے کہتا ھوں کہ وہ اسکا جواب اِسے مانگیں - اور نہیں تو مولانا شبلی نعمانی وغیرہ تو ضرور دیں - انھیں لوگوں کے دستخطوں نے دھوکہ دیا - اللہ ان پر رحم کرے - میں کہتا ھوں کہ ایڈریس کے ایک لفظ سے بھی یہ نہیں ظاهر ہوتا کہ یہ واقعی مسلمانوں کا ایڈریس ھے - لارڈ هارڈنگ کو صد آفریں کہ اونکے جواب سے اس بات کی کچھہ بو آتی ھے کہ وہ مسلمانوں کے ایڈریس کا جواب دے رھے ھیں - کم سے کم اونکے آخری جملہ کے اُس حصہ سے تو ضرور ' جہاں اُنھوں نے مسلمانوں کے خاص شعار خدا کی وحدانیت کا اشارہ کیا ھے - مگر ایڈریس میں تو نہیں اسکا بھی اشارہ نہیں ھے -

لارڈ هارڈنگ نے خود ھی مقدس مقامات اسلامی کی حرمت و عزت کا بھی ذکر کیا ھے - مسلمانوں کا ایڈریس کسی ایسے ذکر سے بھی خالی ھے !

مجھے ایڈریس کے دستخط کرنے والوں میں جہاں بہت سے ناموں کے نہ ھونے پر تعجب ہوا وہاں کم سے کم دو ناموں کے ھونے پر تو بڑا ھی تعجب ہوا - وہ دو نام یہ ھیں :

(۱) مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محل -

(۲) شوکت علی صاحب معتمد خادم الخدام انجمن خدام کعبہ -

مجھے اِن دو ناموں پر تعجب خاصکر اسلیے ہوا کہ یہ انجمن خدام کعبہ کے عہدہ دار ھیں -

مولانا عبد الباری صاحب کے نام کے آگے اونکا عہدہ نہیں لکھا گیا ھے - اسلیے میں اُنپر نکتہ چینی نہیں کرتا - بحیثیت فرنگی محلل کے ایک عالم ھونے کے اگر اُنھوں نے اسکا ارادہ کرلیا ھے کہ وہ اس قابل عزت جگہ کی بے عزتی کریں تو اُن لوگوں کو افسوس ضرور ھوگا جو فرنگی محل کو ھمیشہ عزت کی نظر سے دیکھتے رھنا چاھتے تھے - کاش وہ مولانا ناصر حسین صاحب اور دیگر شیعہ مجتہدین و علماء ھی سے سبق لیتے ' جنمیں سے ایک کا نام بھی دستخط کرنے والوں میں نہیں ھے - مجھے مولانا عبد الباری صاحب پر بہت افسوس ھے - مگر میں شوکت علی صاحب پر اس سے بھی سخت اعتراض کیے بغیر نہیں رہ سکتا ' اسلیے کہ اونھوں نے اپنے نام کے آگے معتمد خدام الکعبہ لکھنے کی دلیری فرمائی ھے -

جسوقت اونھوں نے انجمن خدام الکعبہ کی خدمت کا حلف اوٹھایا تھا اور عہدے دار مقرر ھوے تھے ' اُسوقت میں یہ سمجھا تھا کہ وہ اُسوقت تک تو انسان کی رضا جوئی سے مستغنی ھوجائینگے جب تک کہ وہ اِس انجمن کے عہدے دار ھیں -

[۱] قطع نظر اس حدیث کی حقیقت و اصلیت کے ' اس سے یہ کہاں ثابت ھوتا ھے کہ وہ حبشی غیر مسلم بھی ھو ؟ کیا ایک حبشی مسلمان حکمراں نہیں ھو سکتا ؟ [الهلال]

کرني چاهيے يا نہيں ؟ اسپر مختلف حيثيتوں سے نظر کيجاسکتي ہے - ايک مسلمان سب سے پہلے اس مسئله کو مذهبي نقطه نگاه سے ديکهيگا ' اور فرامين الهيه و اُسوۂ حسنـه محمديه (صلی الله عليه و سلم) کا بنظر امعان مطالعه کريگا که اُن سے هم کو اسباب ميں کيا سبق ملتا هے ؟ قران مجيد اس باره ميں همکو جو تعليم ديتا هے ' وه يه هے که سب سے پہلے انسان اپنے نفس کا تـزکيه کرے - خصائل سئيه سے اپنے قلب کو پاک کرے - اخلاق حسنه کے زيور سے آراسته هو' عقائد کو الحاد' زندقه' اعتزال و ديگر مہلـکات ايمانيه سے منزه کرے' اعمال کو خـدا و رسول کي طاعت گذاري کے سانچے ميں ڈهالکر اسلام کا نمونه بنجاے " يا ايها الذين امنوا عليکم انفسکم لا يضرکم من ضل اذا اهتديتم " (مسلمانوں تم اپني خبر رکهو - دوسروں کا گمراه هونا تم کو نقصان نہيں پہونچا سکتا اگر تم هدايت پر هو -)

اپنے نفس کي اصلاح کے بعد اپنے اهل و عيال اور خويش و اقارب کي اصلاح اور دعوت کا درجه هے - " قوا انفسکم و اهليکم ناراً " اسکے بعد کنبه اور برادري کي اصلاح کيطرف متوجه هونيکي ضرورت هے " وانذر عشيرتک الاقربين " اور جب ان کے انذار اور تبليغ سے فرصت ملے تو خاص اپنے ملکي بهائيوں اور همسايه اقوام کا حق هے که اُن کو راه راست پر لانيکي کوشش کيجاے - اُن سب کے بعد يه مرتبه هے که " وما ارسلنک الا کافـة للناس " (اور آپ کو همنے تمام لوگوں کے واسطے رسول بنا کر بهيجا هے)

پس آج جو مسلمان اپنے رسول کے اس منصب عظمی کي خلافت کا دعوی دار هو' اوسپر فرض هے که سنت نبويه و طريقه محمديه کي حبل المتين کو هاتهه سے نه چهوڑے - هندوستان کا مبلغ سب سے پہلے اپنے اور اپنے والدين اور عزيز و اقارب کے مسلمان بنانے کيطرف متوجه هو اور پهر هندوستان ميں اپني قوت جد و جهد کو صرف کرے - جو حضرات اسوقت تبليغ اسلام کے ليے کمربسته هوے هيں (خدا اونکي همت ميں برکت اور نيت ميں خلوص عطا فرماوے) وه هميں يه تو بتائيں که کيا هـندوستان ميں آنکو اپنے مذهبي فرائض سے فراغت هوگئي ' جو وه لندن يا جرمني کي زمين ناپنے کو آگے بڑهے هيں ؟

اس تحرير سے همارا مطلب يه نہيں هے که تبليغ اسلام کا دائره وسيع نکيا جاوے ' اور کبهي هندوستان سے باهر قدم نه نکالا جاے - بلکه هندوستان ميں جن انجمنوں ' جن تعليم گاهوں ' اور جن افراد کے ذريعه يه مبارک کام انجام پارها هے ' پہلے اونميں اتني قوت کا مجتمع کردينا ضروري هے که پورے پيمانه پر وه اپنا کام کرسکيں ' اور اُنکے تمام سامان و وسائل مهيا هوجائيں ' پهر اُسکے بعد جو حضرات واقعي اس کام کے قابل هوں وه شوق سے ديگر ممالک ميں جاکر اپني خدمت انجام ديں ورنه :

تو کار زميں را نکو ساختي * که با آسماں نيز پرداختي

کے مصداق هونگے -

تيسرا امر که خواجه کمال الدين کے ساتهه ملکر کام کرنا چاهيے يا نہيں ؟ تو اگر لندن ميں تبليغ اسلام کي ضرورت تسليم کر بهي لي جاوے جب بهي خواجه کمال الدين کي ماتحتي ميں کام کرنا اسلامي تحريک کے پرده ميں قوم کو کسي دوسري مذهبي قوت کي حمايت پر آماده کرنا هے - خواجه کمال الدين قاديانی هيں - اور علماے اسلام کے نزديک قاديانی طبقه کا جو درجه هے وه سب کے آگے روشن هے -

اسلام کا دائره بہت وسيع هے مگر اسکے يه معنے نہيں که اوسميں الحاد' زندقه' کفر' ارتداد' بد ديني' تمام امور داخل هوسکتے هيں - اسلام نے آزادي اور يسر کي تعليم دي هے ' مگـر جس آزادي اور يسـر کي تعليم دي هے ' وه يه هے کـه انسان بندوں سے آزاد هوجاے - نفس کے شکنجے سے چهوٹ جائے ' اور صرف خدائے واحد کا نياز مند رهکر جائز طرق سے ضروريات زندگي حاصل کرے اور صـرف اوسي کي عبادت و اطاعت ميں مصـروف رهے - آزادي کا يه مطلب نہيں هے که جس مذهب و ملت کي کوئي بات اپني خواهش کے موافق پسند آجائے ' اوسکو اسلام ميں داخل کرکے هم بيفکري سے اوسکے عامل بنجاويں -

ناظرين اب آپ اپني توجه کو اسطرف مبذول فرماويں که مسٹر انيس احمد و محمد علي شاه جو اس کام کے ليے منتخب کيے گئے هيں ' وه اس خدمـت کو کهاں تـک انجام دينے کے قابل هيں ؟ ۷ - جنوري سنه ۱۹۱۴ع کے انسٹيٹيوٹ گزٹ عليگڈه ميں " تبليغ اسلام کانفرنس " کے عنوان سے جس جلسه کا حال شائع کيا گيا هے ' اوس ميں مسٹر انيس احمد' ڈاکٹر محمد علي شاه' و خواجه عبد الحي (اونکي موجوده جماعت کے ايک رکن هيں) کے علمي حالات کو بيان کرتے هوئے بعض حاضرين جلسه کے ريمارک پر خود اپنا حال اسطرح بيان کرتے هيں که " ميں بهي مذهبي تعليم پا چکا هوں - عليگڈه کالج کا گريجوئيٹ هوں اور کانفـرنس اور کالج دونوں جگه سے تقرير و تحرير ميں اول درجه کے دو طلائي تمغے حاصل کر چکا هوں "

چونکه يه حالات مسٹر انيس احمد صاحب نے خود اپني زبان سے بيان فرماے هيں اسواسطے اسي کو نقل کرنا ميں نے مناسب سمجها - ميں بهي مسٹر انيس احمد صاحب سے اچهي طرح واقف هوں - اونـکي علمية اور قابلية کي مجهے بخوبي اطلاع هے - مسٹـر موصوف فرماتے هيں که ميں مذهبي تعليم پا چکا هوں - مگر ذرا وه بتلائيں که کہاں تعليم پاچکے هيں ؟ کيا چند دنوں تـک مدرسه عاليه ديو بند ميں قيام کرکے اور صرف ميزو پنج گنج تـک عربي پڑه لينے اور پهر مولانا عبيد الله صاحب کے ساتهه چند روز رهکر کوئي شخص مذهبي تعليم يافته بن سکتا هے ؟ وه قران کي ايک آيت کا بهي صحيح ترجمه نہيں کر سکتے مگر اوسيقدر که اردو داں مترجم قران کو ديکهکر کرسکتا هے - کسي حـديث سے وه واقف نہيں - کوئي معمولي سے معمولي مسئـله وه نہيں بتا سکتے ' اور پهر بهي کہا جاتا هے که وه مذهبي تعليم پا چکے هيں - مسٹر انيس احمد گريجوئيٹ تو واقعي هيں مگر جس چيز کي بڑي ضرورت هے اوس ميں ابهي ناقص هيں -

کانفرنس و علي گڈه کالج سے تحرير و تقرير ميں اونکو طلائي تمغے ملے هونـگے - مگر قوم کو اس سے کيا فائـده پهونچا ' اور اس تبليغ و اشاعت کے کام ميں اس سے کيا اهميت پيدا هوئی ؟

خاکسار محمد نور الهدی قيس - دربهنـگوي

ریاست بهوپال اور مسئلهٔ ندوه

جناب من تسلیم -

یه امر بالکل غلط هے که مولانا شبلي کي تحریک پر بهوپال کي امداد بند هوئي - میں پورے وثوق اور کامل معلومات کي بنا پر یه کہنے کي جرأت کرتا هوں - اِسي طرح یه امر بهي غلط هے اور قطعي غلط هے که مولانا نے هر هائنس حضور سرکار عالیه دام اقبالها کو ندوه کے معاملات پر توجه دلائي' یا یہاں کے قیام میں اس کے متعلق نکته چینیاں یا برائیاں کیں - مولانا اپنے اثناے قیام میں غالباً دو تین دفعه باریاب هوے اور سوا تذکرهٔ سیرة اور علمي مباحث و مسائل کے کوئي امر معرض بحث میں نہیں آیا - ان مواقع پر اول سے آخر تک میں خود بهي ساتهه رها هوں - میں یه بهي کہسکتا هوں که جب مولانا کو اِس بات کا علم هوا که هر هائنس لکهنؤ تشریف لانے والي هیں' تو اُنهوں نے اس امر کی پوري کوشش کي که حضور ممدوحه ندوة العلما کا معائنه فرمائیں اور طلبا و اساتذه اور جماعت منتظمه کو استقبال کا موقع عطا کریں -

واقعه یه هے که هر هائنس تمام ملکي اور بالخصوص قومي معاملات سے واقف رهتي هیں - وه خود اخبارات ملاحظه فرماتي هیں اور اُن کو جزئي سے جزئي اختلافات کا بهی حال معلوم رهتا هے جس کا اندازه پبلک نے استریچي هال کي مشهور اسپیچ سے کرلیا هوگا' اور اُن خاص اصحاب کو جن کے هاتهوں میں کالج کا نظم و نسق هے پرائیویت گفتگوؤں سے جو مختلف اوقات میں اور مختلف اصحاب سے برابر تین دن تک هوئیں' خود اندازه هوگیا هوگا -

حضور ممدوحه کا یه خیال ضرور هے که جن مدارس اور قومي انسٹیٹیوشنوں کو وه امداد عطا فرماتي هیں اُن کے متعلق حالات بهي معلوم کریں' اور اس بات کا اندازه فرمائیں که جو روپیه عطا کیا جاتا هے اُسکا مصرف کس طور پر هے' اور آیا اُس سے وه فائده حاصل هوتا هے یا نہیں جس فائده کیلیے روپیه دیا جاتا هے ؟

ندوه کے متعلق جسقدر مضامین اخبارات میں شائع هوے وه ضرور ایسے تهے که اُنسے بے اطمینانی پیدا هو' اور پهر جبکه مطالبه اصلاح کیلیے زیر صدارت مولوي نظام الدین حسن صاحب ایک انجمن بهي قائم هوئي تو میں نہیں سمجهتا که کونسي وجه هوسکتي هے که ندوه کي بد نظمیوں کے متعلق شبه نه کیا جاتا -

میں یه بهي پورے زور اور وثوق کے ساتهه کهه سکتا هوں که مولانا ابوالکلام آزاد بهي اس الزام سے اسي قدر اور اسیطرح بري هیں جسقدر اور جسطرح که خود مولانا خلیل الرحمان صاحب هوسکتے هیں -

مجهے امید هے که آپ مندرجه بالا سطور کو جو میں اپني ذاتي حیثیت سے لکهه رها هوں' اپنے معزز اخبار میں شائع فرماکر ممنون فرمائینگے -

خادم محمد امین مہتمم تاریخ - ریاست بهوپال

کهلي چتهي کا جواب

از ناظم نظارة المعارف

میري جمعیة الانصار سے علحدگي اور نظارة المعارف کے قائم هونے پر جس قدر سوالات بعض اراکین جمعیة الانصار یا دیگر حضرات کي طرف سے اخبارات میں شائع هو رهے هیں اُنکے جوابات میري طرف سے صرف اسلیے نہیں دیے گئے که میں اس قسم کے مناقشات کا صحیح اور مفید حل یہي تصور کرتا هوں که بذریعه تحکیم فیصله کرا لیا جاے - دفتر جمعیة الانصار نے جلسه انتظامیه کا فیصله میرے پاس القاسم کے نمبر صفر سے پہلے نہیں پہنچا - القاسم دیکهه کر میں دیوبند گیا' اور مولانا حبیب الرحمن صاحب امیر جمعیة الانصار کي خدمت میں دارالعلوم کي مجلس اعلي (الجامعة القاسمیه) تک مرافعه کي درخواست پیش کي - اسکا جواب نه ملنے پر المشیر مراد آباد میں اسکي نقل شائع کرائي - ابتک سکوت دیکهه کر فقط ایک درجه کوشش کا باقي نظر آتا هے یعنی الجامعة القاسمیه کے معظم اراکین خصوصاً مولانا اشرف علي صاحب اور مولانا عبد الرحیم صاحب کي خدمت میں حاضر هوکر یه معامله پیش کروں - اگر خدا نخواسته میرا یه مرافعه قابل سماعت نه سمجها گیا' تو ممکن هے که واقعات کا ایک حصه اخبارات میں بهیجدوں -

عبید الله - سابق ناظم "جمعیة الانصار"

افسوس که اونھوں نے نه صرف میرے خیال کا بطلان کیا بلکه انجمن خدام الکعبه کي عزت کو بھي اپنے اس فعل سے گزند پہنچانا چاھا -

انجمن خدام الکعبه کے ممبروں اور سب سے زیادہ اُسکے عہدے داروں کو بحیثیت اُسکے ممبر ھونے کے سوا خالق مطلق کي رضا جوئي کے اور کسي دنیاوي حاکم کي رضا جوئي سے واسطه نہیں ھے - وہ دنیوي حاکم جارج پنجم ھي نہیں - چاھے رشاد خامس ھي کیوں نه ھوں -

ارکان انجمن خدام الکعبه کو اس سے بحث ھي نہیں ھونا چاھیے که اُس کام کے انجام دینے میں جسکا اونھوں نے حلف اوٹھایا ھے اور عہد کیا ھے، کسي حاکم دنیوي کي وفاداري ھوتي ھے یا غیر وفاداري، اور وہ کسي ایسے کاغذ پر تو دستخط کر ھي نہیں سکتے جسمیں غیر مشروط وفاداري کسي حاکم دنیوي کي ھو، اسلیے که ممکن ھے، اونکا حلف اور عہد خدمت حرمین اوس کے خلاف کبھي مجبور کرے - بحیثیت ممبر انجمن خدام الکعبه اونکو سیاست سے واسطه ھي نہیں ھے - بلکه اونکي حیثیت صرف مذھبي ھے جسمیں انسان کي وفاداري و غیر وفاداري کا کوئي سوال ھي نہیں - سوال ھے تو صرف خدا کي وفاداري کا، اور خانه خدا کي وفاداري کا -

بحیثیت اونکے علي گڈہ کے متعلم ھونے کے یا اولڈ بوائز اسوسیشن کے سکریٹري ھونے کے - یا مسٹر محمد علي صاحب کے بھائي ھونے کے، یا کسي دوسري صورت کے، مجھے شوکت علي صاحب کے دستخط کرنے پر مطلق کوئي اعتراض نہیں ھے - میں صرف خدام کعبه کو روتا ھوں -

میں ھرگز انجمن خدام الکعبه کے متبرک نام کو اسطرح ذلیل ھوتے نہیں دیکھ سکتا، اور اپني آواز ضرور بلند کرتا ھوں - اونکو چاھیے که اسکا اعلان کردیں که وہ انجمن خدام الکعبه کے معتمد کي حیثیت سے نہیں شریک ھوئے، بلکه کسي دوسري حیثیت سے - انجمن خدام الکعبه کے ممبر یا عہدے دار کي حیثیت خدا کي رضا جوئي کو سب سے مقدم گردانتي ھے، اور کسي کي پرواہ نہیں کرتي -

میں اونسے به ادب یه بھي عرض کرونگا که جہاں انھوں نے اس ایثار نفس اور محنت سے اُس انجمن کي خدمت کي ھے جو اُنھوں نے قائم کي، وھاں اب وہ اُس تذبذب اور خدشه سے بھي اپنے کو پاک کرلیں جو کبھي کبھي انسے ظاھر ھوجاتا ھے -

اونھوں نے اور اور ممبروں نے ایسے مسئلے بھي اپنے پیش نظر کرلیے ھیں که آیا گورنمنٹ کي رعایا دوسري گورنمنٹ کو مالي مدد قانوناً دیسکتي ھے یا نہیں : وہ ایسے معاملات کو گورنمنٹ سے رجوع کرنا چاھتے ھیں، اور شاید اسي الجھن میں وہ بحیثیت معتمد کے وائسراے کے سامنے گئے بھي، اور کامریڈ سے معلوم ھوتا ھے که اس معامله میں انجمن خدام الکعبه کے بعض ممبر وائسراے کے جواب سے بہت خوش ھوئے -

میں اونسے اور اپنے سب بھائیوں سے عرض کرتا ھوں که اگر اونکو کامیابي حاصل کرني ھے تو وہ پہلا مرحله یہي ھے که اپنے کو اس قسم کے تمام خرخشوں سے بہت الگ رکھیں بلکه خیال بھي نه لاویں -

ھمارے سامنے ایک ھي مقصد ھے جو ھمارا مذھبي مقصد ھے - اُس مقصد سے ھمکو کوئي قوت الگ نہیں کرسکتي -

اب ھمکو اسکي فکریں کیوں ھوں که ھماري گورنمنٹ کیا کہیگي یا عثماني دولت کیا کہیگي؟ یا دوسري قوم کیا کہیگي؟ راستي، صفائي، مضبوطي سے ھمکو اپنے مقصد کے پیچھے رھنا چاھیے - اور اپنے خدا پر بھروسه رکھنا چاھیے - میں جانتا ھوں که انگریزي قانون یا قانون بین الاقوام کعبه کي خدمت و حفاظت کے لیے ترکوں کو روپیه دینے سے باز نہیں رکھسکتا - لیکن بفرض محال اگر یه قوانین ھمکو باز رکھنا بھي چاھیں پھر بھي کیا ھم باز رھجاوینگے؟ کیا ھمارا حلف اور ھمارا عہد فضول ھي تھا؟

میں اوروںکي بابت نہیں جانتا - لیکن ایک شخص کا نام جانتا ھوں جسکو دنیا کا کوئي قانون اُس مذھبي خدمت سے باز نہیں رکھ سکتا جسکا اُسنے حلف اوٹھایا ھے، اور اُس شخص کا نام جسکے نزدیک کسي دنیاوي حاکم کي وفاداري ھیچ و بدتر از ھیچ ھے اگر اُس سے احکم الحاکمین کي وفاداري میں فرق آوے -

مشیر حسین قدوائي

۱۰ مئي کا جلسهٔ دھلي

۱۳ - مئي سنه ۱۹۱۴ع کو ایڈورڈ محمڈن ھال میں مسلمان چھاؤني ملتان کا ایک غیر معمولي جلسه منعقد ھوکر مندرجه ذیل رزولیوشن باتفاق آراء پاس ھوے :

(۱) انجمن نصرت الاسلام ملتان چھاؤني کا یه جلسه دھلي کے ۱۰ - مئي والے جلسه کو بنظر اعتماد دیکھتا ھے - اور جو کمیٹي بغرض اصلاح ندوہ بنائیگئي ھے اسپر پورا اعتماد رکھتا ھے - اور استدعا کرتا ھے که اصلاحي کمیٹي جلد سے جلد اصلاحي رپورٹ تیار کرکے قوم کي آگاھي کیلیے شائع کرے -

محرک مولوي عبد الکریم صاحب امام جامع مسجد -

مؤید حاجي حکیم اله بخش صاحب -

(۲) جلسه اراکین ندوہ سے ملتجي ھے که اصلاحي کمیٹي کو ھرقسم کي امداد دربارہ اصلاح کے دینے سے دریغ نه فرمائیں، اور ذاتیات کو نظرانداز فرما کر قومي مفاد کو ملحوظ رکھیں -

(۳) رزولیوشن مندرجه بالا کي نقول اخبار ھمدرد - زمیندار - پیسه اخبار - الهـلال - مسلم گزٹ - وکیل - اور سکریٹري صاحب کمیٹي اصلاح ندوہ کے پاس بھیجي جاویں -

محرک - بابو حفیظ الله صاحب -

مؤید - سید عبدالکریم صاحب -

دهلي کے خانداني اطبــا اور دوا خــانه نورتن دهلي

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آ سٹریلیا - وغیره وغیره ملکونمیں اپنا سکه جما چکا هے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولــه قبــله حکیم محمد احسن الله خان مرحوم طبیب خاص بهادر شاه دهلی کے خاص مجربات هیں -

دوائي ضیق - هر قسم کي تها نسي و دمــه کا مجرب عــلاج في بکس ایک توله ۲ دو روپیه -

حب قتــل دیدان - یه گولیاں پیٹ کے کیڑے مار کر نــکال دیتي هیں في بکس ایک روپیه -

المشتهر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه

روغن بیگـــم بهــار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار ' وکلا ' طلبه ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي دیکها اور پڑها هے ' ایک عرصے کی فکر اور سوچ کے بعد بهترے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا هے ' جسکا اصلي ماخذ اطبا ے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي هے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹري ولایتي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلوںکے کہانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤںکو نرم اور نازک بڑهانے اور دراز و خوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهیں هوگي - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیـــکا

بادشاه و بیگمں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سایئنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بٹیکا ـــــ کے خــواص بهت سے هیں ' جن میں خــاص خــاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت هے ' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

راما نرنجن تیله اور هرنمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

" ونڈر فل کائیپهو " کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه ممسک پاس اور الکٹریک ریگر پرست پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۲ آنه یوناني گوٹ پاؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcta.ut

اطـــــلاع

مدرسه ارشاد العلوم ٹــکاري ضلع گیا کا سالانه جلسه بوجهه مرض طاعون هونے قصبه هــذا میں اپني تاریخ معینه پر منعقد نهو سکا جسکا هم خدام مدرسه کو سخت افسوس هے - لهذا شـائقین انتظار کي تـکلیف نه اٹهائیں ' اور دعا فرمائیں که الله تعالی جلد اپنے بندوں پر رحم اور فضل فرمائے والسلام فقط -

عبد الغني ناظم مدرسه -

سمن بنابر انفصال مقدمه

(اوٓڈر ۵ قاعده ۱ , ۵)

نمبر مقدمه ۹۱۹ سنه ۱۹۱۳ ع

بعدالت منصفي سوبي ضلع بدایوں باجلاس بابو منموهن سنپال صاحب بهادر منصف -

برج کشور پسر نابالغ و جانشیں ننهو مل داین متوفي برفاقت مساة چندربي مادر خود قوم مهاجن ساکن حال قصبه انوله محله کٹره پخته مدعي -

بنام عبد القادر ولد حافظ کرام بخش قوم شیخ ساکن قصبه انوله محله کٹره پخته متعلقه منصفی انوله فرید پور مقام بریلي مدعاعلیه -

هر گاه که مدعي نے تمهارے نام ایک نالش بابت ۶۹۷ روپیه آٹهه آنه کے دائر کي هے لهذا تمکو حکم هوتا هے که تم بتاریخ ۲۶ ماه مئي سنه ۱۹۱۴ ع وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمه کے حالات سے قرار واقعي واقف کیا گیا هو ' اور جو کل امور اهم متعلقه مقدمه کا جواب دیسکے یا جس کے ساتهه کوئي اور شخص هو که جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر هو ' اور جوابدهي دعوی کي کرو - اور هرگاه وهي تاریخ جو تمهارے احضار کے لیے مقرر هے اسطے انفصال قطعی مقدمه کے تجویز هوئی هے بس تمکو لازم هے که اسي روز اپنے جمله گواهوں کو جن کی شهادت پر نیز تمام دستاویز جن پر تم اپني جوابدهي کے تائید میں استدلال کرنا چاهتے هو اسي روز پیش کرو - تمکو اطلاع دیجاتي هے که اگر بروز مذکور تم حاضر نه هوگے تو مقدمه بغیر حاضري تمهارے مسموع اور فیصل هوگا - به ثبت میرے دستخط اور مهر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ماه اپریل سنه ۱۹۱۴ع جاري کیا گیا -

(دستـخط جج)

اطـــلاع

(۱) اگر تمکو یه اندیشه هو که تمهارے گواه اپني مرضي سے حاضر نــه هونگے ' تو تم عدالت هذا سے سمن به این مراد جاری کرا سکتے هو که جو گواه نه حاضر هوگا وه جبراً حاضر کرادیا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواه سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکهتے هو وه اس سے پیش کرائي جائے بشرطیکه تم خرچــه ضروري عدالت میں داخل کرکے اس امر کي درخواست گذرانو -

(۲) گر تم مطالبه مدعي کو تسلیم کرتے هو تو تمکو لازم هے که روپیه مع خرچه نالش عدالت میں داخل کرو تاکه کارروئي اجراے ڈگري جو تمهاري ذات یا مال یا دونوں پر هو کرنا نه پڑے -

(مهـــر عــدالت)

صحت النســاء و محــافظ الصبیــان

طب جدید اور اپنے چالیس ســالــه ذاتي تجربے کي بنا پر دو کتابیں تیار کی هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیاں میں بچوں کي صحت کے متعلق موثــر تدابیــر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹــر کرنیل زید احمد صاحب نے بهت تعریف لکهه کر فرمایا هے که یه دونوں کتابیں هر گهر میں هوني چاهیں ' اور جنابه هر هائینس بیگم صاحبه بهوپال دام اقبالها نے بهت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائي هیں - بنظر رفاه عام چهه ماه کے لیے رعایت کي جاتي هے - طالبان صحت جلد فائده اٹهائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیه - ۱۰ آنه - رعایتی ۱۲ آنه

محافظ الصبیاں ' اصلی قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتی ۱ روپیه -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افیسر دو جانه - ڈاکخانه بیري ضلع رهتک -

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں ویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی اُنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' اُنکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر ' گائے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے هر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواهرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاهیں دکھانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا، پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ رات کو اپنی جیب میں یا سرھانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرہسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA S. P. Ry, (Punjab)

خریداران الہــلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اسی قیمت میں ملتی ھیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ھے - میری رعایتی قیمت صرف سوجہ سے ھے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ھوسکتی ھے کہ ھر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سائز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل امس - بلا کنجی گارنٹی تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - ھنج باک - پن ھانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑی نہایت عمـدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - بین چوتھائی پلیٹ مور منٹ سلنڈر اسکیپمنٹ - پن ھانـڈ ست مکانیزم - امس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل ھانـڈس - بـزل ست اور مصنوعی جواھـرات - اسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنب باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنـہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

آربانـہ اکسـٹـرا فـلاٹ ڈرس واچ - سنہری سوئیں - سائز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - ھانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل ھانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنـہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۶ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - ھنج باک - پن ھانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ھے کہ سکنڈ کی سوئیں زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

بالکل نمبر ۶ کی طرح بغیر جواھرات -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہلال کا حوالہ نہیں ھوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ھوگی -

المشتہر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۱۷۰ کلکتہ

علمی ذخیـــره

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف هے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه هے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره هے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر ونایاب تذکره جس کو زبان اردو کے مشهور محسن وسرپرست مسٹر جان گلگرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکهوایا هے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کي کتاب " کرِیٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا هے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا هے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا هے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۳۱۴ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا هے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور آن کے ملکي ' ملي ' مذهبي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکره مندرج هے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کي کتاب واقع الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زریں اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلي کي تاریخ اور وهاں کے آثار عمارات کا تذکره مندرج هے نامي پریس کانپور کا مشهور ایڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح وتفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں بهي کوئی کتاب نهیں لکهي گئي هے - اس کے آخیر میں هندي عروض وقافیه کے اصول وضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا هے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا هے - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاو لیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي هے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج هے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي هے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما وفقها ومحدثین ومورخین وسلاطین وحکما وفقرا وشعرا وضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا هے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف رڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائیں کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب هے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول وضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) اسیر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئي هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگره - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور هے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع وکیفیت وغیره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے که بزرگان سلف نے علم وفن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں آنهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي هے - حجم ۹۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

: المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ٥ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ٥ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ٦ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ٥ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ٥ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ١٠ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ٢٢ و ٧٣
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

Printed & Published by A. K. Azad, at the Hilal Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, Calcutta

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۱ | کلکتہ: چہارشنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴
Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

لکھنو میں عثمانی مہمانان محترم کے اعزاز میں یادگار ڈنر
جو ڈاکٹر عدنان بے اور عمر کمال بے صدر و مفتش ہلال احمر قسطنطنیہ کی سیاحت ہند
کے موقعہ پر سر راجہ صاحب محمود آباد کی طرف سے دیا گیا تھا -

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا - منیجر

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ١ / ١٥ ربن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں وہ تشفی بخش ہیں - مینے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹرونکی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ٣ روپیہ ٨ آنہ سے ٥ روپیہ تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے - ٦ روپیہ سے ١٥ روپیہ تک محصول وغیرہ ٦ آنہ -

(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹی ٢ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) مثلڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹی ٣ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹی ٣ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ٣ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنیوالی گھڑیوں کی ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس بارہ سالکی گارنٹی کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ٥/١ ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

مژدہ وصل

یعنی عمل حب وبغض بہ ہر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا ہوئی ہیں لہذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب ہونگے - ہدیہ ہر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ١ روپیہ - ٤ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعنی بیس کا نقش اس عمل کی زیادہ تعریف کرنا فضول ہے کیونکہ یہ خود اسم باثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھی خطا نکریگا اور یہ نقش ہر کام کیواسطے کام آتا ہے ہدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ١ روپیہ ٤ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاہیے -

خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جھانسی

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

تار کا "الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۱ — کلکتہ: چہار شنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۴

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

فہرس

تصاویر

مسئلۂ قیام الہلال

ممکن ہے کہ بعض بزرگوں کا یہ خیال ہو کہ اگر کسی وجہ سے الہلال کی اشاعت آیندہ ملتوی ہوگئی، تو اُن نئے خریداروں کی قیمت کا کیا حشر ہوگا جو اس دو ہزار کی تعداد پوری کرنے کی سعی میں مہیا کیے جارہے ہیں؟

ہمیں امید ہے کہ خدا نے الہلال کو جیسے احباب و مخلصین عطا فرمائے ہیں، انکا اعتماد اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ اس طرح کی بدگمانیاں انکے دلوں میں گذریں - تاہم ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اسکے متعلق پبلک کا اطمینان کردیں -

اگر کسی وجہ سے الہلال کی حالت میں تغیر کیا گیا یا بالفرض بند ہی کردیا گیا، تو صرف ان نئے خریداروں ہی کی قیمت کا سوال سامنے نہیں آتا بلکہ بقیہ خریداروں کی بقیہ قیمتیں بھی انہیں بغیر کسی نقصان کے واپس ملنی چاہئیں -

اگر ایسا ہوا تو ہم دوستوں کو اطمینان دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ اس بارے میں بھی الہلال حسن معاملہ کی ایک ایسی نظیر چھوڑ جائیگا، جو اردو پریس کی تاریخ میں بغیر کسی شرمندگی کے بیان کی جاسکے گی، اور ایک لمحہ کیلئے بھی پسند نہیں کریگا کہ کسی شخص کا مالیہ حق دفتر کے ذمے باقی رہے - جو شخص حق کے ساتھہ سوال کرنا پسند نہیں کرتا، اسکے لئے یہ سونچنا بالکل غیر ضروری ہے کہ ناحق کا بار اپنے اوپر لینا گوارا کریگا -

تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتي ہے کہ ہندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رہیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروري ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم ہوا - اچھے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

اي - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بللاري) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا ہوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم ہوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپني نہایت اچھي کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریت کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھي ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برنچ سول کورٹ روڈ سنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

اسد پاشا کی گرفتاری

اسد پاشا

اسد پاشا کا ذکر معاملات البانیا کے ضمن میں اتنی مرتبہ آچکا ھے کہ بغیر کسی تمہید کے اسکا ذکر کرنا چاھیے -

یہ وھي شخص ھے جس نے اپنے تئیں البانیا کا پادشاہ تسلیم کرانا چاھا تھا' اور اُسکے بعد دول یورپ کے اغراض کا رفیق و معاون ھوگیا تھا - اسکي حیثیت ابتدا سے عجیب رھي ھے اور اسکے کاموں کا اندار بسا اوقات مبہم اور پیچیدہ رھا ھے - اسکے تمام ظاھری حالات بتلاتے ھیں کہ وہ ایک دشمن اسلام' عدوے خلافۃ علیہ' ملت فروش' اور اغراض پرست شخص ھے - وہ محض اپنی ذاتي غرض کیلیے خلافۃ علیہ کے دشمنوں کے قدموں پر گرا' اور جیسا کہ ایسے خائنین ملت کا ایک ھي نتیجہ ھوا ھے' پوري ذلت اور نامرادی کے ساتھہ اب ٹھکرا یا گیا ھے -

لیکن اسکے ساتھہ ھي اسکي زندگي کے متعلق بعض ایسي معلومات بھي حاصل ھوئي ھیں جن سے معلوم ھوتا ھے کہ وہ گو ابتدا میں اسماعیل بے کی سي اغراض مفسدہ رکھتا ھو' لیکن بعد میں ترکي کے ساتھہ پوشیدہ تعلقات رکھتا تھا' اور انقلاب وزارت کے بعد اسکا پوزیشن یہ نظر آتا تھا کہ بظاھر تو دول کے اغراض کي حمایت کرے' لیکن باطن میں اسکي سعي یہ ھو کہ اگر ترکي کیلئے البانیا میں کوئي مفید پہلو باقي نہیں رھتا تو اقلاً ایک مسلمان اور عثماني رئیس کي پادشاھت تو قائم ھوجاے -

لیکن اسکے بعد اسکے اعمال میں نیا اضطراب شروع ھوا - وہ اُس وفد تبریک و خیر مقدم کا رئیس بنکر اٹھا جو نئے مسیحي فرمانروا کو لینے کیلیے البانیا سے روانہ ھوا تھا -

اب تازہ انقلابات یہ ھیں کہ اسٹریا کا ایک جہاز یکایک پہنچا اور اسد پاشا کو مع اسکي بیوی کے گرفتار کرکے نیپلز پہنچا دیا - وھاں اُسے حلف اٹھانا پڑا ھے کہ البانیا کے معاملات میں دخل نہ دیگا -

مظالم البانیا

لیکن اس واقعہ سے بھي زیادہ دلخراش اور ھوش افگن خبر ان وحشیانہ مظالم کي ھے جو البانی مسلمانوں پر عیسائیوں نے شروع کر دیے ھیں -

قاعدہ ھے کہ جب انسان بہت رو لیتا ھے تو اُسکے آنسو خشک ھو جاتے ھیں - یہي حال اب مسلمانان عالم کا بھي ھوگیا ھے - طرابلس اور بلقان کے مظالم پر اسقدر آنسو بہہ چکے ھیں کہ اب ان وحشت انگیز اور حواس پاش مظالم کو سنکر سمجھہ میں نہیں آتا کہ کس طرح ماتم کریں' اور کن لفظوں کے ساتھہ فرزندان توحید کے اس قتل عام پر آنسو بہائیں ؟

یہ خبریں ریوٹر ایجنسي کي ھیں اور یہ کہنا ضروری نہیں کہ اصلیت سے کس قدر کم ھونگي ؟ صدھا مسلمانوں کو ایپرس میں قتل کیا گیا ھے - صلیب پر چڑھا یا گیا ھے - مکانوں کو جلایا گیا ھے' اور وہ سب کچھہ ھوا ھے جو اس نئي مسیحي کروسیڈ کي درندگي اور سبعیت کي مشہور و مسلمہ خصوصیات ھیں -

کل کي خبر ایک نئے انقلاب حالت کا غیر متوقع طور پر یقین دلاتي ھے - کچھہ عجب نہیں کہ البانیہ کے مسئلے میں ایک عظیم الشان اور حیرت انگیز تبدیلي پیدا ھو جاے - معلوم ھوتا ھے کہ کئي ھزار مسلمانوں نے عاجز آکر اعلان جنگ کردیا ھے' اور کہدیا ھے کہ یا تو انھیں ترکي کي حکومت دی جاے - یا ایک مسلمان پادشاہ - پرنس لوید ایک جہاز میں پناہگزیں ھے -

آہ' جبکہ خون کے سیلاب بہہ چکے' جبکہ یورپ سے اسلام کا قافلہ نکل چکا' جبکہ دولۃ عثمانیہ کے آخری نقش قدم مٹ چکے' تو اب البانیا کے نا عاقبت اندیش اور فریب خوردہ مسلمانوں کو ترکي' مظلوم اور بیکس ترکي یاد آئي !!

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

آج کي اشاعت میں ھم تمام مساجد لشکر پور کا ایک مرقع شائع کرتے ھیں جو خاص طور پر عکس لیکر ھم نے طیار کیا ھے - تاکہ انکي ھیئت مقدسہ نظروں میں محفوظ اور دلوں پر منقش ھو جاے' اور آیندہ انکي ھستي کے متعلق کوئي فریب اور غلط بیاني کام نہ دیسکے -

ان میں پہلي تصویر اس قطعۂ زمین کو پیش کرتي ھے جسمیں یہ تمام مسجدیں واقع ھیں - بقیہ تصویریں اُن مساجد کي ھیں جو اس قطعہ اور اسکے حوالي میں واقع ھیں - جس مسجد کي برجیاں گرائي گئي ھیں' وہ بھي ان میں موجود ھے - ناظرین اُسے بہ یک نظر پہچان لینگے -

ھمیں معلوم ھوا ھے کہ ھز ایکسلنسي لارڈ کارمائیکل عنقریب کلکتہ تشریف لانے والے ھیں - اب بھي وقت ھاتھہ سے نہیں گیا ھے اور فرصت باقي ھے - اگر انھوں نے کسي وجہ سے انجمن کے ڈیپوٹیشن کي ملاقات ضروري نہ سمجھي' تو کم از کم اس موقعہ ھي پر وہ لشکر پور کو ملاحظہ فرما کر مسلمانوں کي خواھشوں کو معلوم کر سکتے ھیں' اور اس آنے والي مصیبت کو تدبر و دانشمندي سے دور کرسکتے ھیں جو مسلمانوں اور حکومت' دونوں کیلیے یکساں طور پر درد انگیز ھے - الہلال ابتدا سے اتمام حجت کے تمام مراحل طے کر رھا ھے - اور اب بھي آخري علاج کا گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ھے !

شذرات

باز از نجد و از یاران نجد !

الهــلال کي مخالفت میں جو مضامین اخبارات میں لکھے جاتے هیں ' انکي نسبت ابتدا سے ایک خاص اصول کار پیش نظر هے ' اور بلا استثناء ابتک اسي پر عمل رها هے -

کام کرنے والوں کیلیے پہلي چیز کام کا استغراق هے - اگر انسان اپنا تمام وقت مخالفین کے رد و جواب میں صرف کرے تو ایک دوسري زندگي کام کرنے کیلیے کہاں سے لاے ؟

پھر جو طریقه رد و مناظرے کا جاري هے ' اسکا حال پیشتر هي سے معلوم هے - اصول پر کبھي بھي نظر نہیں هوتي - زیاده تر اغراض و مقاصد مخفیه انکے اندر کام کرتے هیں - پس کام کرنے والوں کیلیے یہي بہتر هے که وه کام کریں - دیکھنے والے مقابله و موازنه کرنے کي فرصت نکال لینگے -

الهــلال ابتدا سے اسي اصول پر عامل هے - وه جب کسي معامله پر قلم اتھاتا هے تو پہلے بقدر اپنے فہم و بصیرة کے اسپر غور کرلیتا هے ' اور قلب و ضمیر کا فتوی حاصل کرلیتا هے - اسکے بعد اپنے خیالات ظاهر کرتا هے اور صرف اسي کام میں مستغرق هو جاتا هے - نه تو سامنے کے حریفوں پر اسکي نظر هوتي هے ' اور نه یمین و یسار کي صداؤں پر - نه مخالفین کي معاندانه سرگرمیاں اسکي رفتار میں حارج هوسکتي هیں اور نه معاصرین کرام کي بیخبرانه مداخلت - اسکا اعتماد صداقت پر هوتا هے ' اور وه دلائل و واقعات کي قوت کو اسقدر کمزور نہیں سمجھتا جسقدر افسوس هے که اسکے بہت سے مخاطبین سمجھتے هیں -

حق سبحانه نے اپنے رسول اکرم (صلے الله علیه و سلم) کو شوری کا حکم دینے کے بعد طریق کار کي یوں تعلیم دي تھي که فاذا عزمت فتوکل علی الله - اور جب کام کا عزم کرلیا تو پھر صرف الله پر بھروسه کر اور اسمیں بے خوف و توقف مشغول هوجا - یہي اسوۂ حسنة تمام مومنوں کیلیے اصلي طریق عمل و اصول کار فرمائي هے -

چنانچه قارئین کرام بحمد الله اسکي تصدیق فرمائینگے که جب سے الهلال شائع هوا هے ' آجتک کبھي بھي اس نے اس اصول کو فراموش نه کیا - علی الخصوص معاصرین کرام سے متعلق همیشه اسکي روش خاموشي اور اعراض کي رهي - اس تین سال کے اندر کیسي کیسي مخالفتیں ظہور میں نه آئیں ' اور کیا کچھه اسکي نسبت نہیں لکھا گیا ؟ بااین همه کبھي بھي رد مطاعن و مقابلۂ بالمثل کي کوشش کي گئي ' اور بالاخر اس بحر زوال کي هر موج اتھکر خود هي تہه نشین هو گئي -

البته اس عام اصول سے ایک حالت هر حال میں مستثنی هے - انسان کو اپنے نفس کي کمزوریوں سے همیشه لرزاں و ترساں رهنا چاهیے ' اور جس طرح کام کرنے والوں کا فرض هے که بے نتیجه و غرضانه مخالفتوں کي سطح سے اپنے همت عمل کو ارفع و اعلی رکھیں ' اسي طرح یه بھي فرض هے که اصلاح و نصیحت کي هر سچي آواز کا پوري آماده دلي اور معترفانه آمادگي سے خیر مقدم بجا لائیں - دین کي حقیقت بھي یه بتلائي گئي هے که وه " نصیحت " هے : الدین النصیحة - اور اسلام کي بنیادي اصول یه هے که : و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - پس جب توصیه حق و صداقت اور نقد صحیح و واقعي سامنے آجاے ' تو خواه اسکا پیش کرنے والا مخالف هو یا موافق ' دشمن هو یا عدو ' مومن بالله هو یا مومن بالکفر ' لیکن معاً سر تسلیم و اعتراف خم کردینا چاهیے ' اور اسکا ایک بخشش کرنے والے کریم اور مالا مال کر دینے والے پادشاه کي طرح استقبال کرنا چاهیے ' تا که وه مقام رفیع ایماني اور مرتبه اشرف و اکرم ایماني حاصل هو ' جسکے حاصل کرنے والوں کیلیے کلام الهي نے بشارت دي هے : و بشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ' اولائک الذین هداهم الله و اولائک هم اولو الالباب ! !

البته یه مقام بہت بلند هے اور اسکا حاصل کرنا آسان نہیں - نفس کي شرارتیں اس راه میں حائل هوتي هیں ' اور اسکا ابلیسانه گھمند اور غرور اعتراف قصور و تسلیم نصائح سے بچنے کیلیے طرح طرح کے دھوکوں میں ڈالتا هے - هم اس بارے میں کچھه اس طرح مجبور هیں که بڑے بڑے ارادے اور عزائم بھي کام نہیں دیتے - صرف توفیق الهي اور اسکے فضل و کرم هي سے یه مقام حاصل هوسکتا هے - اسکا دعوا کوئي نہیں کرسکتا - البته اپني پوري طاقت اسکے لیے وقف کردیني چاهیے اور هر وقت اسکے لیے خدا سے مدد مانگني چاهیے -

مسئلۂ ندوه کے متعلق جو تحریریں الهلال کي مخالفت میں شایع هوتي رهي هیں ' ان میں سے اکثر میري نظر سے گذریں اور میں نے بہت چاها که ان سے اپنے لیے کوئي نه کوئي واقعي جواب اور سچي نکته چیني حاصل کروں - لیکن افسوس هے که مجھے کوئي بات ایسي نہیں ملي - عموماً ان میں وهي باتیں دهرائي گئي تھیں جنکے متعلق پہلے هي الهلال میں لکھا جا چکا هے - یا صرف ظن اور تخمین کي بنا پر الزامات دیے گئے تھے - یا بہت زیاده پھیلا کر صرف اسي ایک مسئله پر بار بار زور دیا گیا تھا که میں اچھا آدمي نہیں هوں ' اور مجھے بہت برا سمجھنا چاهیے - شخصاً مجھے اس حقیقت کا ان سے بھي زیاده علم و اعتراف هے - مگر مسئله ندوه پر تو اس حقیقت کے انکشاف سے چنداں اثر نہیں پڑتا -

لیکن حال میں ایک دو تحریریں میري نظر سے گذري هیں جو مسئلۂ ندوه اور الهلال کے متعلق بعض بزرگوں نے لکھي هیں - اور مجھے بہت خوشي هوئي هے که وه اس عام انداز بحث سے مستثنی هیں جو مخالفین الهلال کي تحریرات میں نظر آتا هے - میں نے انھیں اول سے آخر تک پڑھا اور میں انکا ذکر کرونگا -

ان میں ایک تحریر تو جناب صاحبزادۂ آفتاب احمد خان صاحب کي هے جسکا پہلا ٹکڑہ همدرد میں نکلا تھا اور اب دوسرا ٹکڑہ انسٹي تیوٹ گزٹ میں نکلا هے - دوسري تحریر ایک دوست نے مجھے دکھلائي هے جو مساوات اله باد میں نکلي هے اور لکھنو کے کسي بزرگ نے لکھي هے - تیسرا مضمون حافظ محب الحق صاحب عظیم آبادي کا هے جو البشیر اٹاوه میں نکلا هے -

ان تحریروں میں الهلال کي نہایت سختي کے ساتھه مخالفت کي گئي هے - تاهم میں انکا معترف اور مداح هوں ' کیونکه مجھے نظر آتا هے که اصول کے ماتحت لکھي گئي هیں ' اور سچائي کے ساتھه اپنے خیالات کا اظہار کیا هے -

حافظ محب الحق صاحب سے میں واقف هوں - وه ایک مخلص اور ملت خواه بزرگ هیں ' اور انھیں جیسي اور جس قسم کي معلومات اس بارے میں حاصل هوئي هیں بغیر کسي تعاند و فریقانه انکار کے ظاهر کي هیں - اگرچه اسمیں غلط فہمي کي آمیزش بہت زیاده هے مگر یه بالکل دوسري بات هے -

جناب صاحبزادۂ آفتاب احمد خان صاحب نے بھي الهلال کے تمام مضامین ملاحظه فرمائے هیں ' وقت صرف کیا هے ' اور اپنے کسي اصول اور عقیدے کے ماتحت لکھا هے - پس انکا کام بھي هر طرح قابل وقعت هے ' اور مجھے اسکا اعتراف هے -

میں اس وقت ایک سفر کیلیے پا برکاب هوں اسلیے زیاده نہیں لکھه سکتا - واپس آکر ان تحریرات کے متعلق لکھونگا - میں نے انھیں علحده رکھه لیا هے -

الهلال

يکم رجب ۱۳۳۲ هجري

اسئلة واجوبتها

واقعۂ ايلاء و تخيير

حديث ، تفسير ، اور سيرة کي ايک مشترک بحث

گذشته اشاعت کے مقالۂ افتتاحيه کے بعد

(اصل مسئلۂ مسئوله عنهـــا)

يهاں تک تو صرف اس ٹکڑے کا جواب تها جو جناب نے احاديث کے اعتماد و عدم اعتماد کي نسبت دريافت فرمايا تها ' اور جو ضمناً اصول رد و دفاع منکرين اسلام کے متعلق ايک نهايت اهم اور وقت کي بحث تهي - اب آپکے اصل سوال کي طرف متوجه هوتا هوں -

آپکے نوجوان دوست کے مسيحي معلم نے جس واقعه کو اپني معاندانه و ابليسانه تحريف و اضافه کے ساتهه پيش کيا هے ' وه در اصل آنحضرة صلے الله عليه و سلم کي حيات مبارک کے اُس واقعه سے تعلق رکهتا هے جو کتب تفسير و سيرة ميں " واقعۂ ايلاء و تخيير " کے نام سے مشهور هے -

(۱) " ايلاء " اصطلاح فقه و حديث ميں شوهر اور بيوي کي اُس علحدگي کو کهتے هيں جو بغير طلاق کے عمل ميں آے اور جسکي صورت يه هے که شوهر غصه کي حالت ميں کوئي قسم کها بيٹهے که ميں اپني بيوي کے پاس نه جاؤنگا - اسکا ماخذ قران کريم کي يه آية کريمه هے :

للذين يولــون مــن نسائهـم تـربص اربعـة اشهــر ' فان فاءو ' فان الله غفــور رحيم - و ان عزموا الطـلاق فان الله سميع عليم (بقر: ع - ۲۸)	جو لوگ اپني بي بيوں کے پاس جانے کي قسم کها بيٹهيں ' اُن کيليے چار مهينے کي مهلت هے - اگر اس عرصے ميں رجوع کر ليں تو الله بخشنے والا مهربان هے ' او ر اگر طلاق کا اراده کر ليں تو بهي الله سننے والا اور سب کچهه جاننے والا هے !

اس آية کريمه سے معلوم هوا که جو لوگ ايلاء کريں يعنے اپني بيوي سے علحدگي کي قسم کها بيٹهيں ' انهيں چار مهينے کے اندر ملاپ کرلينا چاهيے - اگر انهوں نے ايسا کيا تو ايلاء ساقط هوجائيگا - البته قسم کا کفاره دينا پڑيگا - اس امر ميں اختلاف هے که اگر شوهر نے چار ماه کے اندر رجوع نه کيا تو محض ايلاء کي مدت کے اختتام سے طلاق پڑجائيگي يا نهيں ؟ احاديث صحيحه سے ثابت هے که اس صورت ميں بهي طلاق نهيں پڑتي اور عورت مرد سے نهيں چهوٹتي - اگر مرد عورت کو بالکل معلق چهوڑ دينا چاهيگا ' تو اُسے قيد رکها جائيگا - يهاں تک که وه عورت کي طرف رجوع کرے يا طلاق ديکر [illegible] - مگر فقهاے حنفيه کے نزديک محض انقضاے مدت هي [illegible]

(۲) آنحضرة صلى الله عليه و سلم کي زندگي ميں بهي ايک مرتبه ايلا کي صورت پيش آئي - آپنے عهد فرمايا تها که ايک ماه تک ازواج مطهرات سے کوئي تعلق نه رکهيں گے - واقعۂ ايلاء سے يهي واقعه مقصود هے اور يهي شان نزول هے آيات سورۂ تحريم کا -

(۳) يه واقعه به تفصيل صحاح سته ميں موجود هے ' اور على الخصوص صحيحين کے مختلف ابواب و کتب ميں متعدد رواة و اسانيد سے بيان کيا گيا هے - چونکه اس واقعه کي مختلف حيثيتيں تهيں اور مختلف قسم کے احکام انسے نکلتے تهے ' اسليے حضرة امام بخاري (رضي الله عنه) نے اپني عادت کے مطابق مختلف ابواب ميں اسے درج کيا هے ' اور مختلف احکام نکالے هيں - ابواب نکاح و طلاق اور ايلاء ميں تو اصلي حيثيت سے آيا هے ' مگر کتاب التفسير ميں به ضمن سورۂ تحريم کيونکه اُسکا شان نزول يهي واقعه هے -

ميں نے ان تمام ابواب کي احاديث پيش نظر رکهه لي هيں - نيز صحيح مسلم ' بقيه کتب صحاح ' تفسير امام طبري ' ابن کثير ' اور در منثور ' بهي سامنے هيں - صحيحين کي شروح ميں سے فتح الباري ' عيني ' اور نووي شرح مسلم بهي پيش نظر هيں - ان سب سے جو مشترک اور صحيح واقعه ثابت هوتا هے پہلے اُسے بيان کرتا هوں - اُسکے بعد آپکے پيش کرده واقعه کي نسبت مع بعض اهم متعلقه مباحث کے عرض کرونگا -

(ازواج مطهـرات کا مطـالبه)

(۴) اگر کسي مدعي انسان کي زندگي کے حالات و واقعات اُسکي صداقت و تقديس کيليے معيار هوسکتے هيں ' تو اس آسمان کے نيچے في الحقيقت ايک هي انساني زندگي هے جسکے سوانح و حالات ميں سے هر شے اُسکي صداقت و ربانيت کيليے معجزات قاهره و براهين قاطعه هيں - يعني : محمد رسول الله ' و الذين معه !

جس وجود اقدس کے ظهور نے دنيا کي بڑي بڑي شهنشاهيوں کو نابود کر ديا ' جسکي هيبت الهي اور سطوت رباني کے آگے تاجداران عالم کے تخت اُلٹ گئے ' جسکے غلاموں کے سامنے کسرى کا خزانه آنے والا ' اور قيصر کا خراج پهنچنے والا تها ' جو اپني حياة طيبه هي کے اندر عرب و يمن کي شهنشاهي کو اپنے قدموں پر ديکهتا تها ' اور في الحقيقت جسکے ليے دنيا کے تمام خزانے اور طاقتيں وقف ' اور جسکي مرضي کيليے رب السماوات و الارض کي تمام پيدا کرده قوتيں سر بسجود تهيں ' با اين همه اُس نے خود اپنے ليے جو دنيوي زندگي اختيار کي تهي ' اسکا حال يه تها که تمام عمر کبهي بهي دونوں وقت شکم سير هو کر غذا تناول نه فرمائي ' اور دو دو دن تک آپکے حجرۂ فقر ميں غذا کي طياري کے نشانات يکسر معدوم و مفقود رهے ! صلى الله عليه و على اله و اصحابه و سلم !

اس بارے ميں تصريحات سيرة و احاديث اسدرجه مشهور هيں که يهاں دهرانے کي ضرورت نهيں - بسا اوقات ايسا هوتا تها که مهمان آجاتے تهے اور آپکا مطبخ کئي کئي وقتوں سے بالکل سرد هوتا تها - حضرة عائشه فرماتي هيں : مجهے ياد نهيں که کوئي دن آنحضرة پر ايسا گذرا هو که صبح و شام ' دونوں وقت شکم سير هوکر غذا ميسر آئي هو !

اس روح الهي اور پيکر صفات رباني کي غذا اس خاکدان ارضى پر نه تهي جسکي اُسے آرزو اور جستجو هوتي - اسکا سفرۂ لذائذ و نعائم وهاں بچهتا تها جهانکے ليے جسم کي تشنگي آب زلال ' اور معده کي بهوکهه غذاے حيات هے که :

ابيت عند ربي ' يطعمني ويسقيني (رواه البخاري)	ميں اپنے پروردگار کے هاں شب باش هوتا هوں ' جو مجهے کهلاتا هے اور سيراب کرتا هے !

ابتدائً فتوحات اسلاميه کا دائره روز بروز وسيع هوتا جاتا تها ' [illegible]

مساجد مقدس لشکر پور
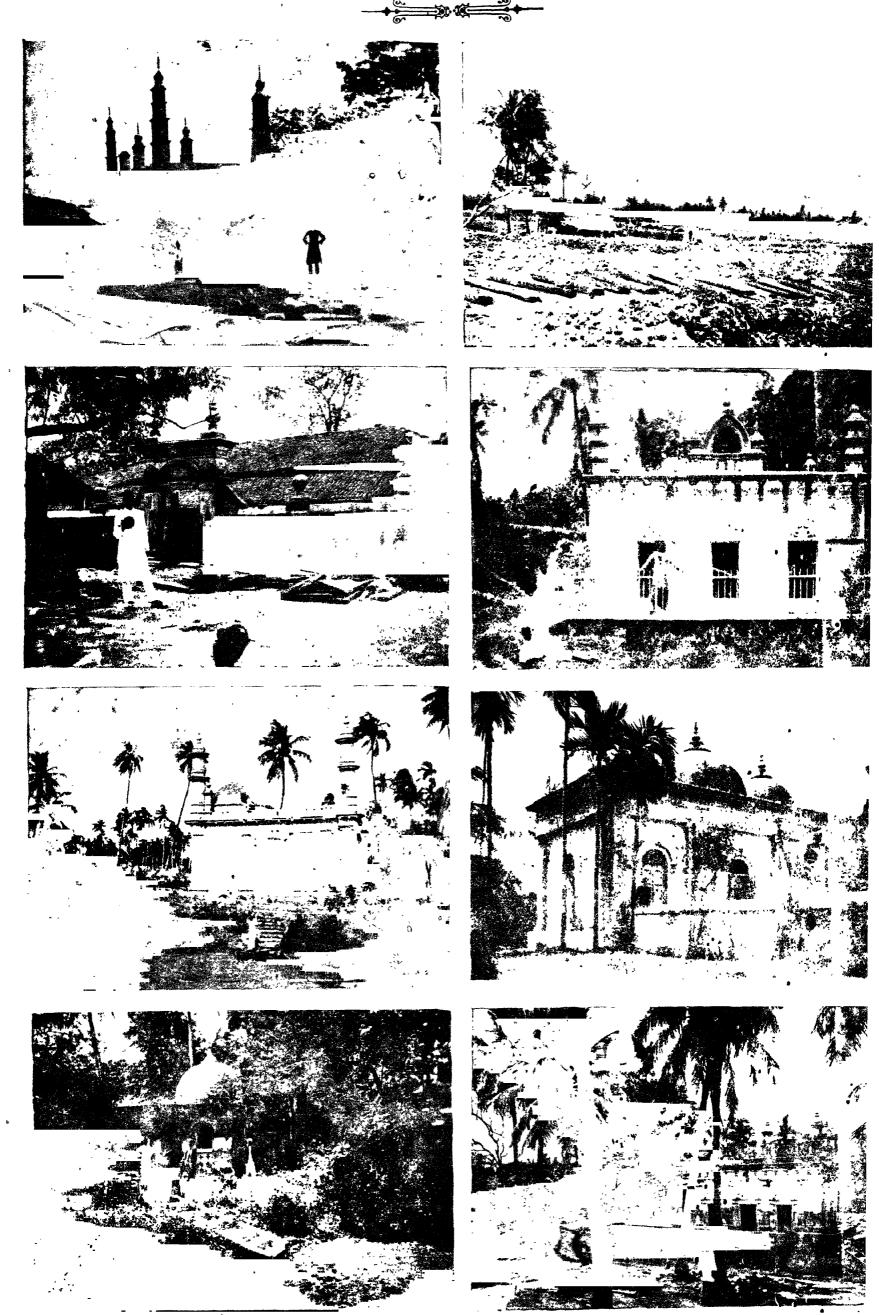
هوگئیں - قرار پایا که آنحضرة جب وهاں سے آتھکر همارے یہاں آئیں تو کہنا چاهیے که آپکے منهه سے مغافیر کی بو آتی هے - مغافیر ایک قسم کا درخت هوتا هے جسکے پھولوں سے عرب کی مکھیاں رس چوس کر شهد جمع کرتي هیں - اسکا پھل لوگ کھاتے بھی هیں مگر اسکي بو اچھی نہیں هوتی -

اسکے بعد اس تدبیر کی اور بی بیوں کو بھی خبر دیدي گئی اور وہ بھی اسمیں شریک هوگئیں -

چنانچه آنحضرة حسب معمول جب حضرة حفصه کے هاں تشریف لاے تو انهوں نے کہا : کیا آپنے مغافیر کھایا هے ؟ آپنے فرمایا نہیں - اسپر انہوں نے کہا که آپکے منهه سے تو معافیر کی بو آ رهی هے -

آور بی بیوں نے بھي معافیر کي بو کا اظاهر کیا - یه دیکھکر آپنے قسم کھالي که آئنده شهد نه کھاؤنگا - شهد ایک حلال غذا تھي اور اسکے نه کھانے کي قسم کھانا ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلینا تھا - پس سورۂ تحریم کي یه آیت نازل هوئي که " لم تحرم ما احل الله لك ؟ " آپ اس شے کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتے هیں جو خدا نے آپکے لیے حلال کردي هے ؟

یه واقعه خود حضرة عائشه کي روایت سے امام بخاري نے کتاب الطلاق اور کتاب التفسیر سورہ تحریم میں درج کیا هے :

قالت (عائشه) کان رسول الله صلی الله علیه و سلم یشرب عسلا عند زینب ابنة حجش و یمکث عندها ' فواطیت انا و حفصة عن ایتنا دخل علیها فلتقل له اکلت مغافیر ؟ انی اجد ریح مغافیر - قال لا و لکني کنت اشرب عسلا عند زینب فلن اعود له و قد حلفت - لا تخبري بذالك - (بخاري کتاب التفسیر جزء ۶ - صفحه ۱۹۶ مطبوعه مصر)

حضرة عائشه کہتي هیں . آنحضرة صلی الله علیه و سلم زینب بنت حجش کے یہاں شهد نوش فرماتے اور دیر تک ٹھہرتے - اسپر میں نے اور حفصه نے یه قرار داد کي که جب آنحضرة هم میں سے کسي کے یہاں تشریف لائیں تو کہیں که کیا آپنے معافیر کھایا هے ؟ اسکي بو آپکے منهه سے آ رهي هے - چنانچه ایسا هی کیا گیا - آنحضرة نے یه سنکر فرمایا که معافیر تو میں نے نہیں کھایا ' البته زینب کے هاں شهد کھایا هے - اب میں قسم کھاتا هوں که آئنده کبھي نه کھاؤنگا - مگر تم اسکا ذکر کسي سے نه کرنا -

لیکن بخاري کے باب الطلاق میں " هشام بن عروہ عن ابیه عن عائشه " کي روایت سے ایک دوسري حدیث بھي موجود هے ' جو اس سے زیادہ مفصل اور بعض جزئیات میں مختلف هے - مثلاً حضرة زینب کي جگه شهد کا کھانا خود حضرة حفصه کے هاں بیان کیا هے ' اور حضرت سودہ کي نسبت کہا هے که سب سے پہلے انهوں نے مغافیر کي بو کي نسبت کہا تھا - روایت بالا میں صرف حضرة عائشه اور حفصه کا ذکر هے - لیکن اسمیں بیان کیا گیا هے که اور بی بیوں کو بھي اسکي خبر دیدي گئي تھي ' اور انحضرة اس دن جسکے هاں تشریف لیگئے ' اس نے یہي بات کہي که معافیر کي بو آتي هے - ایسا هونا درایتا بھي ضروري معلوم هوتا هے - اگر بی بیوں نے ملکر فرداً فرداً کہا هوگا ' جبھي تو آپنے قسم کھائی - ورنه صرف ایک بي بي کے کہنے سے قسم کھالینا مستبعد معلوم هوتا هے - هم نے بعض ضروري جزئیات اس روایت سے بھي لیلي هیں اور سب کا مشترک ماحصل بیان کردیا هے - حافظ ابن حجر نے فتح الباري میں اس اختلاف پر نہایت عمدہ بحث کي هے اور وجوہ تطبیق بیان کردیے هیں - خوف طوالت سے هم نقل نہیں کرسکتے (دیکھو فتح الباري جلد ۹ - صفحه ۳۲۹ مطبوعه مصر)

(واقعه " واذا اسرالنبي ")

(۱۱) ... واقعه ... آنا - آنحضرة صلی الله

علیه و سلم نے اپني بعض ازواج سے کوئي راز کي بات فرمائي اور تاکید کردي که اسکا ذکر اور کسي سے نه کرنا - لیکن اُن سے ضبط نهوسکا اور ایک دوسري بیوي سے ذکر کردیا اسي کے متعلق سورہ تحریم کي یه آیت نازل هوئي :

و اذا اسرالنبي الی بعض ازواجه حدیثاً ' فلما نبأت به و اظهره الله علیه عرف بعضه و اعرض عن بعض ' فلما نبأها به قالت من انبأک هذا؟ قال نبأني العلیم الخبیر !

اور جبکه پیغمبر نے اپني بعض بیویوں سے ایک راز کي بات کہي اور اُس نے فاش کردي ' اور خدا نے پیغمبر کو اس کي خبر دیدي تو انهوں نے اسمیں سے کچھه حصه بیان کیا اور کچھه چھوڑ دیا - یه سنکر اس بیوي نے پوچھا که آپکو کس نے اسکي خبر دی ؟ فرمایا که اُس خدا نے جسکے علم اور خبر سے کوئي بات پوشیدہ نہیں !

بخاري و مسلم کي تمام روایات کے جمع کرنے سے واضح هوتا هے که " بعض ازواجه " سے یہاں مقصود حضرة حفصه هیں - انهوں نے هي حضرة عائشه سے راز کہدیا تھا - اسمیں بعض جزئی وہ اختلافات بھي هیں جن پر حافظ ابن حجر نے مفصل بحث کی هے - لیکن محقق و ارجح یہي هے که حضرة حفصه اور حضرت عائشه هي سے اسکا تعلق هے - جن حضرات کو یه بحث تفصیل سے دیکھنا هو وہ فتح الباري جلد (۹) شرح کتاب الطلاق - صفحه (۳۲۹) کو ملاحظه فرمائیں - هم اختصار کیلیے مجبور هیں - البته اس واقعه کے بعض اهم متعلقات و مباحث آگے آئینگے -

(عهد ایلاء اور سي روزہ علحدگی)

(۱۲) عرضکه توسیع نفقه کیلیے تمام ازواج نے متفق هوکر اصرار کرنا شروع کیا - آنحضرة (صلعم) کے استغراق روحاني پر یه دنیا طلبي اسقدر شاق گذري که آپنے عهد کرلیا که ایک ماہ تک تمام بیویوں سے کوئي تعلق نه رکھونگا -

جب کچھه زمانه اس علحدگي پر گذر گیا تو صحابۂ کرام کو سخت تشویش هوئي - اُن میں سے اکثر کو خیال هوا که عجب نہیں آپنے تمام ازواج کو طلاق دیدي هو - مگر هیبت نبوت و سطوت رسالت اجازت نہیں دیتي تھي که اس بارے میں آپسے سوال کیا جاے - حتی که خواص صحابه و مقربین بارگاہ رسالت بھي دم بخود اور خاموش تھے -

(۱۳) سوء اتفاق یه که اسي زمانے میں آپ گھوڑے سے گر پڑے اور ساق مبارک پر زخم آگیا - اسکی تکلیف چلنے پھرنے سے مانع تھی ' اسلیے کئي روز تک آپ بالا خانہسے اترکر مسجد میں بھي تشریف نه لاسکے - صحابه دریافت حال کو آتے تو وهیں بیٹھکر نماز پڑھاتي -

جب ایک مہینے کے قریب مدت اسي حالت میں گذر گئي تو صحابه کي تشویش اور زیادہ بڑھگئي ' اور ان حالات کو دیکھکر اکثروں کو یقین هوگیا که آپنے طلاق دیدي هے ' اور اب ازواج مطهرات سے نہیں ملیں گے -

(حـدیث عمـر فـاروق رض)

(۱۴) یه حالت کیونکر ختم هوئی ؟ کس کي جرأت ممت و تدبر نے اس تشویش کا خاتمه کیا ؟ اور کیونکر آیه تخییر نازل هوئي ؟ ان تمام سوالوں کا مفصل جواب اُس مسرح و مطول روایت میں هے جو حضرة عمر فاروق رضی الله عنه سے صحیحین میں منقول هے - هم مناسب سمجھتے هیں که وہ پوري حدیث یہاں نقل کردیں ' اور خود حضرة فاروق کي زباني اس تمام واقعه کو معلوم کیا جاے - یه روایت صحیح بخاري میں مختلف طریقوں سے مروي هے ' اور مختلف ابواب میں اس سے استخراج نتائج و معارف کیا گیا هے - امام مسلم نے بھي چار مختلف طریقوں سے کتاب الطلاق میں درج کی هے - بالاتفاق اسکے راوي اول حضرة عبد الله ابن عباس هیں ' اور انسے عبید بن حنین ' سماک ابي زمیل ' اور عبید الله ... نے روایت کی هے - ان روایات ... ایک

حصہ پاکر عام مسلمان خوشحال و صاحب مال بن جاتے تھے ، مگر خود اس سلطان کونین اور محبوب رب المشرقین کو ایک فقیر الحال زندگی کی بھی ضروریات وما یحتاج حاصل نہ تھیں !

(۵) ان حالات کو صحابہ کرام دیکھتے تھے ' اور جوش محبت و جاں نثاری سے بیقرار ہو ہو جاتے تھے - سب سے زیادہ اسکا اثر آپکی ازواج مطہرات پر پڑتا تھا ' جنھوں نے گو دنیوی جاہ و جلال پر اس محبوب رب العالمین کے حجرۂ فقر و فاقہ کو ترجیح دی تھی ' تاہم وہ انسان تھیں ' انسانی خواہشیں اور ضرورتیں رکھتی تھیں - عیش و آرام کے ساز و سامان نسہی ' لیکن ایک فقیر سے فقیر زندگی کیلیے بھی کچھ نہ کچھ سامان حیات و معیشت کی ضرورت ہوتی ہے ؟ اسکا خیال تو انہیں ضرور ہوتا تھا - ان میں سے اکثر بی بیاں ایسی تھیں جو امارت و ریاست کے گھروں میں پرورش پا چکی تھیں ' اور انکے ماں باپ امرا و رؤساے وقت میں محسوب تھے - حضرت صفیہ خیبر کے امیر اعظم کی صاحبزادی تھیں جو ایک طرح کا شاہی اقتدار رکھتا تھا - حضرۂ ام حبیبہ ابو سفیان کی صاحبزادی تھیں جو اپنے عہد میں جمہوریت حجاز کا پریسیڈنٹ تھا اور قریش کی پوری ریاست رکھتا تھا - اسی طرح حضرۂ جویریہ ایک بڑے قبیلہ کے رئیس وقت کی بیٹی تھیں جس کا نام غالبا (اس وقت ٹھیک یاد نہیں) بنو المصطلق تھا ' حضرۂ عائشہ اور حضرۂ حفصہ بھی ایسے گھروں میں پرورش پائی ہوئی تھیں جنھوں نے گو اپنے مال و متاع کو راہ محبت الہی میں لٹا دیا ہو ' مگر صاحب مال و جاہ اور دارائے شوکت و احتشام ضرور تھے - یعنی حضرۂ ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما -

یہ تمام خواتین محترمہ آنحضرۃ کے گھر میں آئیں اور اپنے قدیمی شان و شکوہ دنیوی کو انکی عظمت و سطوت روحانی کے آگے بھول گئیں ' تاہم وہ بشر تھیں اور ضروریات رکھتی تھیں ' ہر بیوی کو دوسری بیوی کے مقابلہ میں اقتضاے طبیعت نسائیہ سے اپنی حالت کی بہتری و رفعت کا بھی خیال ہوتا تھا - عام مسلمانوں اور صحابہ کو مال و متاع غنیمت سے آسودہ حال دیکھتی تھیں اور مال غنیمت میں اپنے لیے کچھ نہ پاتی تھیں - ان تمام حالات کا قدرتی نتیجہ نہ تھا کہ انہیں اپنی تنگ دستی اور عسرت و فقر کا احساس ہوتا ' اور جو شہنشاہ تمام دنیا کو سب کچھ دے رہا تھا ' اس سے کچھ نہ کچھ اپنے لیے بھی مانگیں - علی الخصوص جبکہ اسکی محبت و عشق کا ان میں سے ہر ایک کو ناز تھا ' اور جو کچھ اپنے لیے مانگنے والی تھیں ' وہ بھی دراصل اسی کے لیے طلب کرنا تھا -

(۶) چنانچہ ازواج مطہرات کی طرف سے آپ پر توسیع نفقہ کیلیے تقاضے شروع ہوے ' اور ایک مرتبہ تمام بی بیوں نے ملکر زور دیا کہ ہماری حالت اس فقر و عسرت میں کیسے بسر ہو سکتی ہے ؟ آپکو سب کا خیال ہے مگر خود اپنے گھر کا خیال نہیں - ہماری ضرورتوں کے پورا کرنے کا بھی کچھ سامان کیجیے -

(۷) یہ مطالبہ اگرچہ تمام بی بیوں کی طرف سے تھا مگر دو بی بیوں نے خاص طور پر بہم اتفاق کر کے زور دیا تھا کہ ہماری معروضات پوری کی جائیں - چنانچہ انہی کی نسبت سورۂ تحریم کی یہ آیۃ نازل ہوئی :

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما ' و ان تظاہرا علیہ فان اللہ ہو مولاہ و جبریل و صالح المومنین ' والملائکۃ بعد ذلک ظہیر -

اگر تم دونوں خدا کی طرف رجوع کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ تمہارے دل مائل ہو چکے ہیں ' اور اگر رسول اللہ کے مقابلہ میں ایکا کر کے تو جان لو کہ خدا اسکا مددگار ہے - جبریل اور نیک مسلمان بھی انہی کے ساتھ ہیں ' اور سب کے بعد ملائکہ بھی انہی کے مددگار ہیں :

اس آیۃ میں تثنیہ کا صیغہ " ان تتوبا " اور " قلوبکما " میں آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایکا کرنے والیں دو بی بیاں تھیں ' لیکن نام کی تصریح نہیں ہے - اس بارے میں اختلافات حدیث کا ذکر آگے آئیگا ' لیکن ارجح خبر یہی ہے کہ وہ دو بی بیاں حضرۃ عائشہ اور حضرۃ حفصہ تھیں ' جیسا کہ خود حضرۃ عمر نے حضرۃ ابن عباس سے فرمایا -

(۸) غرضکہ ازواج مطہرات کا یہ مطالبہ غیر معمولی طور پر سخت ہوا اور آنحضرۃ کے سکون خاطر اور حیات فقر و استغنا پر بہت بار گذرا - انکی زندگی روحانی استغراق اور اصلاح عالم و انسانیۃ کے مہمات مقاصد سے اس طرح لبریز تھی کہ اسمیں اس فکر مال و اسباب دنیوی کو گنجایش نہیں ملسکتی تھی -

(شان نزول لم تحرم ما احل اللہ)

(۹) اسی اثنا میں ایک اور رنجیدہ واقعہ بھی پیش آیا جو گو ایک بالکل علحدہ اور مستقل واقعہ ہے ' مگر اسکے امتزاج و خلط نے واقعہ ایلا میں پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں - یعنی سورۂ تحریم کی ان ابتدائی آیات کا شان نزول :

یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک ' تبتغی مرضات ازواجک ؟ و اللہ غفور رحیم - قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم ' و اللہ مولاکم ' و ہو العلیم الحکیم (۶۶ - ۱)

اے پیغمبر ! تم اپنی بیویوں کی خوشی کیلیے اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کر دی ہے ؟ اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے - بیشک اللہ نے تمہارے لیے یہ فرض کر دیا ہے کہ اپنی قسموں کو کھولدو - وہ تمہارا دوست ہے اور سب باتوں کو جاننے والا اور انکی حکمتوں پر نظر رکھنے والا !

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ و سلم نے کوئی ایسی بات اپنے اوپر حرام کر لی تھی جو اللہ کی طرف سے حلال تھی ' اور اسکے لیے کوئی قسم بھی کھا لی تھی - نیز یہ کہ صرف اپنی ازواج کی خوشی کیلیے ایسا کیا تھا -

(۱۰) وہ کیا بات تھی ؟ کس بات کیلیے قسم کھائی تھی ؟ ازواج کی خوشی کو اس سے کیا تعلق تھا ؟ ان سوالات کے جوابات احادیث سے ملتے ہیں ' اور اسی کے متعلق وہ بعض روایات کتب تفسیر و سیر میں درج ہو گئی ہیں جنکو ایک مسخ و بدنما شکل میں اعداء اسلام نے بیان کیا ہے اور جسکی نسبت آپنے دریافت فرمایا ہے -

تفصیلی بحث ان روایات مختلفہ پر آگے آئیگی - یہاں صرف اصلی اور محقق واقعہ کو بیان کر دینا ہوں -

بخاری و مسلم کے ابواب نکاح و طلاق و تفسیر میں یہ واقعہ بالکل صاف اور غیر پیچیدہ موجود ہے -

ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرۃ کا قاعدہ تھا - عصر کے بعد ازواج مطہرات کے ہاں تھوڑی تھوڑی دیر کیلیے تشریف لایا کرتے تھے - ایک بار آپ کئی دن تک حضرۂ زینب کے ہاں معمول سے زیادہ بیٹھے - حضرۂ عائشہ نے اسکا سبب دریافت کیا - معلوم ہوا کہ آپکو شہد اور شیرینی بہت پسند ہے - حضرۂ زینب کے پاس کہیں سے شہد آگیا ہے - وہ آپکی خدمت میں پیش کرتی ہیں - اسکے تناول فرمانے میں معمول سے زیادہ دیر ہو جاتی ہے -

رشک اور غیرت محبت جنس اناث کا وہ فطری جذبہ ہے جس کے آگے کسی جذبے کی نہیں چلتی - حضرۃ عائشہ کو یہ معلوم کر کے باقتضاے ضعف بشریت رشک ہوا - وہ سمجھ گئیں کہ حضرۂ زینب نے یہ تدبیر آنحضرۃ کو زیادہ عرصے تک ٹھہرانے کی نکالی ہے - پس کوئی نہ کوئی تدبیر اسکے توڑ کی بھی کرنی چاہیے - انھوں نے ایک تدبیر سوچی اور حضرۂ حفصہ بھی اسمیں شریک

انھوں نے یہ بات اس زور سے کہی کہ مجھسے کوئی جواب نہ دیا گیا اور میں خاموش اٹھکر چلا آیا -

اسی زمانے کا واقعہ ہے کہ میرے ہمسایے میں ایک انصاری رہتا تھا - ہم اور وہ دونوں باری باری ایک دن درمیان دیکر آنحضرۃ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے - اور ایک دوسرے کو اپنی حاضریوں کے حالات سنا دیا کرتے تھے - یہ وہ وقت تھا کہ مدینہ میں دشمنوں کے حملوں کی ہر وقت توقع کی جاتی تھی اور خود صحیح ملوک غسان میں سے ایک پادشاہ کی طرف سے کھٹکا تھا کہ وہ حملہ کرنے والا ہے -

ایک دن رات کو میرے انصاری ہمسایے نے بالکل نا وقت دروازے پر دستک دی اور پکارا کہ دروازہ کھولو دروازہ کھولو ! میں گھبرایا ہوا گیا اور پوچھا خیر ہے ؟ کیا غسانی مدینہ پر چڑھ آے ؟ اس نے کہا کہ نہیں ، مگر اس سے بھی بڑھکر حادثہ ہوا ، یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی !

میں نے کہا کہ یہ سب کچھہ حفصہ و عائشہ ہی کی ان باتوں سے ہوا ہوگا جو وہ آنحضرۃ کے ساتھہ کیا کرتی تھیں - میں نے تڑکے پہلے اور سیدھا مدینہ پہنچا - انحضرۃ نماز صبح کے بعد بالاخانے پر تشریف لیگئے - مسجد میں لوگ بیٹھے تھے اور غمگین تھے - مجھسے صبر نہوا - بالا خانے کے نیچے آیا اور آنحضرۃ کے حبشی غلام سے کہا کہ میری اطلاع دو - مگر باریابی کی اجازت نہ آئی - کچھہ وقفہ کے بعد پھر دوبارہ آیا اور غلام سے کہا کہ میری حاضری کیلیے اجازت طلب کر - جب کچھہ جواب نہ آیا تو مجھسے صبر نہوسکا - بے اختیارانہ پکار اٹھا کہ شاید رسول اللہ خیال فرماتے ہیں کہ میں اپنی لڑکی حفصہ کی سفارش کرنے آیا ہوں - خدا کی قسم ! میں تو صرف رسول اللہ کی رضا کا بندہ ہوں - اگر وہ حکم دیں تو خود اپنے ہاتھہ سے حفصہ کی گردن اڑادوں !

عرض اس بار اذن ملگیا اور میں بالاخانے کے اوپر پہنچا - کیا دیکھتا ہوں کہ سرور کائنات ایک کھری چارپائی پر لیٹے ہیں اور آپکے جسم اقدس پر بانوں کے نشان پڑگئے ہیں - گھر کے ساز و سامان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف مٹھی بھر جو کے دانے پڑے ہیں - ایک کونے میں کسی جانور کی کھال رکھی ہے - دوسری نہاں ایک طرف لٹک رہی ہے !

یہ حالت دیکھکر میرا دل بے قابو ہوگیا اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے - انحضرۃ نے فرمایا کہ عمر ! تم روتے کیوں ہو ؟ عرض کی کہ رونے کی اس سے زیادہ بات کیا ہوگی ؟ آج قیصر اور کسری عیش و راحت کے مزے لوٹ رہے ہیں حالانکہ خدا کی بندگی سے غافل ہیں ، مگر آپ سرور دو جہاں ہوکر اس حالت میں ہیں کہ گھر میں ایک چیز بھی آرام کی میسر نہیں اور کھری چارپائی کے نشان جسم مبارک پر نمایاں ہیں ! !

حضور نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے - لیکن کیا تم اس پر راضی نہیں کہ قیصر و کسری دنیا لیں اور ہمیں آخرت نصیب ہو ؟

میں نے پوچھا کہ کیا حضور نے ازواج کو طلاق دیدی ؟ فرمایا نہیں - یہ سنتے ہی میں اسقدر خوش ہوا کہ میری زبان سے اللہ اکبر کا نعرہ نکل گیا - پھر میں نے آپکی تفریح خاطر کیلیے عرض کیا کہ ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب تھے لیکن یہاں آکر دیکھا کہ رنگ دوسرا ہے - اسپر آپ متبسم ہوے - پھر میں نے اپنی وہ سرگذشت عرض کی جو حفصہ اور ام سلمہ کے ساتھہ پیش آئی تھی - اسپر آپ دوبارہ متبسم ہوے - آخر میں عرض کی کہ مسجد میں لوگ مغموم بیٹھے ہیں - اجازت ملے کہ انہیں بھی جاکر خبر دیدوں کہ طلاق کا خیال غلط ہے -

اسکے بعد آپ حضرۃ عائشہ کے ہاں تشریف لیگئے - انھوں نے عرض کیا کہ آپنے ایک مہینے تک ایلاء کرنے کا عہد کیا تھا - ابھی اسمیں ایک دن باقی ہے - آپنے کہا کہ انتیس دن کا بھی تو مہینا ہوتا ہے ؟ .... "

(بعض نتائج و بصائر)

اس حدیث طویل کے نقل کرنے سے مقصود اصلی واقعہ ایلاء وتخییر کے متعلق معلومات صحیحہ کا حصول تھا ، لیکن ضمناً جن امور ومسائل پر اس سے روشنی پڑتی ہے ، نہایت مختصر لفظوں میں انکی طرف اشارہ کرونگا -

شارحین بخاری نے اس حدیث سے بے شمار باتیں پیدا کی ہیں - خود امام بخاری نے تحصیل علم ، تحقیق و سوال ، احکام نکاح ، احکام طلاق ، نصیحت والدین وغیرہ وغیرہ متعدد مسائل میں اسی ایک روایت سے حسب عادت تبویب کی ہے -

(۱) اسلام سے قبل عورتوں کی کیا حالت تھی اور اسلام نے کس طرح اسمیں انقلاب پیدا کردیا ؟ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ہم عورتوں کا کوئی حق اپنے اوپر نہیں سمجھتے تھے - اسلام نے جب انکے حقوق گنوائے تو ہمیں تسلیم کرنا پڑا -

(۲) حضرت ابن عباس کے اس شوق تحقیق و تلاش علو اسناد کو دیکھیے کہ صرف ایک آیت کے متعلق تحقیق کرنے کیلیے کامل سال بھر تک کوشش کرتے رہے - اس سے فن تفسیر کے متعلق بھی انکے جد و جہد کا حال معلوم ہوتا ہے - جب ایک آیۃ کے شان نزول کیلیے یہ حال تھا تو پورے قرآن کریم کے معارف تو کس سعی و جہد سے حاصل کیا ہوگا ؟

(۳) اللہ اکبر ! یہ کیا چیز تھی کہ خلفاء راشدین رہتے تو تھے اس مساوات اور فقر و زہد کے ساتھہ کہ کوئی تمیز اعلی و ادنی کی نہ تھی ، مگر پھر بھی ہیبت و صولت ربانی کا یہ حال تھا کہ عمر فاروق کے آگے خود صحابہ کی زبانیں نہیں کھلتی تھیں ! ولنعم ما قیل :

ہیبت حق ست ، ایں از خلق نیست !
ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست !

(۴) حضرۃ سرور کائنات کی اُس حیاۃ مقدسہ کا نقشہ سامنے آجاتا ہے جو ایک طرف تو دو جہاں کی پادشاہت اپنے سامنے دیکھتی تھی ، دوسری طرف چارپائی پر بچھانے کیلیے ایک کمل بھی پاس نہ تھا :

مقام اُس برزخ کبری میں تھا حرف مشدد کا !

(۵) صحابہ کی محبت اور جاں نثاری کہ شمع رسالت پر پروانہ صفت نثار تھے - حضرۃ عمر نے کہا کہ اپنے ہاتھہ سے اپنی بیٹیکا سر قلم کردونگا - ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہیے کہ کیا حال ہے ؟

(۶) حضرۃ عمر (رض) کی جلالۃ مرتبۃ اس سے واضح ہوتی ہے - نیز وہ تقرب جو در بار رسالت میں انہیں حاصل تھا - حضرۃ ام سلمہ نے جھنجھلا کر کہا کہ تم سب باتوں میں دخیل ہوگئے - اب آنحضرۃ کے گھر کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے ہو ؟ جب آپنے یہ واقعہ بیان کیا تو آنحضرۃ متبسم ہوے !

(۷) اس سے یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ باپ کا اپنی بیٹی کے مکان میں بلا اجازت شوہر جانا درست ہے - حضرۃ عمر حضرۃ حفصہ کے ہاں بلا اذن آنحضرۃ کے تشریف لیگئے -

(۸) ایک بڑا اہم نکتہ یہ حل ہوتا ہے کہ اُس وقت مدینہ کس طرح دشمنوں کے نرغے میں تھا ، اور ہر وقت حملوں کا خوف تھا ؟ حتی کہ جب انصاری ہمسایے نے کہا کہ دروازہ کھولو تو حضرۃ عمر بول اٹھے کہ کیا دشمن مدینے پر چڑھ آئے ہیں ؟ پھر جو لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرۃ نے قیام مدینہ کے زمانے میں خود حملے کیے ، انکا یہ کہنا کس قدر غلط اور خلاف واقعہ ہے ؟

(۹) آنحضرۃ کی منزلی زندگی کی شفقت و نرمی ، تحمل و درگذر ، رفق و لینت ، اور بیویوں کے ساتھہ صبر و برداشت کا سلوک - اس سے جہاں اُس خلق عظیم کی زندگی سامنے آتی ہے ، وہاں انکا اسوۂ حسنہ ہم سے مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اپنی بیویوں سے محبت و نرمی کریں ، اور ہمیشہ شفقت و سلوک اور درگذر و رفق سے پیش آئیں کہ یہ آبگینہ بہت ہی نازک ہے !

متفق علیه روایت عبید الله بن حنین کی هے جو حضرة عباس کے غلام تھے - هم اسی روایت کو یہاں پہلے نقل کر دیتے هیں :

" عن عبید بن حنین انه سمع ابن عباس رضی الله عنهما یحدث - انه قال: مکثت سنة ارید ان اسال عمر بن الخطاب عن اية فما استطیع ان اسأله هیبة له ' حتی خرج حاجا فخرجت معه ' فلما رجعت و کنا ببعض الطریق ' عدل الی الاراک لحاجة له - قال: فوقفت له حتی فرغ ثم سرت معه ' فقلت یا امیر المؤمنین ! من اللتان تظاهرتا علی النبی صلی الله علیه وسلم من ازواجه ؟ فقال تلک حفصة و عائشة - قال: فقلت والله ان کنت لا رید ان اسالک عن هذا منذ سنة ' فما أستطیع هیبة لک - قال: فلا تفعل ما ظننت ان عندی من علم فاسالنی ' فان کان لی علم خبرتك به - قال ثم قال عمر: والله ان کنا فی الجاهلیة ما نعد للنساء امراً حتی انزل الله فیهن ما أنزل ' و قسم لهن ما قسم ' قال: فبینا انا فی امر اتامره اذ قالت امرأتی لوصنعت کذا و کذا قال: فقلت لها ما لک و لما ههنا فیما تکلفك فی امر اریده ' فقالت لی عجباً لک یا ابن الخطاب ! ما ترید ان تراجع انت و ان ابنتك لتراجع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یظل یومه غضبان ! فقام عمر فأخذ رداءه مکانه ' حتی دخل علی حفصة ' فقال لها یا بنیة ! انك لتراجعین رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یظل یومه غضبان ؟ فقالت حفصة : والله انا لنراجعه ' فقلت تعلمین انی احذرک عقوبة الله و غضب رسوله صلی الله علیه وسلم - یا بنیة لا تغرنك هذه التی اعجبها حسنها حب رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاها (یرید عائشة -) قال : ثم خرجت حتی دخلت علی ام سلمة لقرابتی منها فکلمتها ' فقالت ام سلمة : عجباً لک یا ابن الخطاب ! دخلت فی کل شی حتی تبتغی ان تدخل بین رسول الله صلی الله علیه وسلم و ازواجه ؟ فاخذتنی والله اخذا کسرتنی عن بعض ما کنت اجد - فخرجت من عندها و کان لی صاحب من الانصار اذا غبت ' اتانی بالخبر ' و اذا غاب کنت انا آتیه بالخبر ' ونحن نتخوف ملکا من ملوک غسان ذکرلنا انه یرید ان یسیر الینا فقد امتلاءت صدورنا منه - فاذا صاحبی الانصاری یدق الباب - فقال افتح افتح فقلت جاء الغسانی ؟ فقال بل اشد من ذلک - اعتزل رسول الله صلی الله علیه وسلم ازواجه - فقلت رغم انف حفصة و عائشة - فاخذت ثوبی فأخرج حتی جئت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مشربة له یرقی علیها بعجلة و غلام لرسول الله صلی الله علیه وسلم اسود علی راس الدرجة - فقلت له قل هذا عمر بن الخطاب فاذن لی - قال عمر: فقصصت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث ' فلما بلغت حدیث أم سلمة ' تبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم - و انه لعلی حصیر ما بینه و بینه شی ' و تحت راسه وسادة من ادم حشوها لیف و ان عند رجلیه قرظاً مصبوباً و عند راسه اهب معلقة ' فرأیت أثر الحصیر فی جنبه فبکیت فقال یبکیك ؟ فقلت یا رسول الله ! ان کسری و قیصر فیما هما فیه وانت رسول الله ! فقال أما ترضی أن تکون لهم الدنیا و لنا الآخرة ؟ "

(خلاصۂ بیان)

لیکن اسی واقعه کو امام بخاری نے کتاب العلم میں عبید الله بن ابی ثور کی روایت سے بھی درج کیا هے - وہ جزئیات بیان میں زیادہ مشرح و مفصل هے - علی الخصوص حضرت عمر اور آنحضرة کا مکالمه زیادہ تفصیل سے اسمیں بیان کیا گیا هے - امام مسلم کی روایات میں بھی بعض زیادہ تفصیلات هیں - هم بخوف طوالت کتاب العلم والی روایة کو نہیں نقل کرسکتے ' مگر ان تمام روایات کو سامنے رکھکر انکا مشترک اور مربوط و مرتب خلاصه باحتیاط درج کردیتے هیں - یه نسبت ایک هی روایت کے ترجمه کردینے کے یه زیادہ مفید هوگا - علاوہ اصل واقعه کے جو ضمنی روشنی اس روایت سے آنحضرة کی سیرة طیبه ' فقر و استغنا ' عورتوں کے حقوق ' اسلام کی حمایت حقوق نسواں ' زنان عرب کی حالت میں انقلاب ' صحابه کا عشق رسول ' حضرة عمر کے مدارج علیه اور راہ محبت رسول میں بیخودانه سرشاری ' اور اسی طرح کے بے شمار امور ومسائل پر پڑتی هے ' اسکے لحاظ سے بھی اس کا مفصل و جامع خلاصه درج کرنا بہت ضروری تھا :

" حضرت عبد الله ابن عباس (رض) کہتے هیں که میں سال بھر تک اراده کرتا رہا که حضرة عمر (رض) سے قران کریم کی ایک آیت کی نسبت پوچھوں ' لیکن انکی هیبت و رعب سے میری همت پست هوجاتی تھی اور پوچھنے کی نوبت نہیں آتی تھی - ایک مرتبه ایسا هوا که حضرة عمر حج کیلیے نکلے اور میں بھی انکے همراہ روانه هوا - جب حج سے فارغ هوکر هم لوگ واپس آ رهے تھے تو راستے میں ایک اچھا موقعه گفتگو کا هاتھه آگیا اور میں نے اس مہلت کو غنیمت سمجھکر اپنے قدیمی ارادے کو پورا کرنا چاها - میں نے عرض کیا که امیر المومنین ! آنحضرة کی وہ کون دو بیویاں تھیں جنھوں نے اپنے مطالبات کیلیے ایکا کرکے آنحضرة پر زور ڈالا تھا ' اور جس کا ذکر خدا تعالی نے " و ان تظاهرا علیه " میں کیا هے ؟

حضرة عمر نے فرمایا " عائشه اور حفصه " اسپر میں نے کہا که و الله - میں ایک سال سے اراده کر رها تھا که اس بارے میں آپ سے پوچھوں مگر آپکے رعب سے میری زبان نہیں کھلتی تھی -

حضرة عمر نے کہا : " اسکا کچھه خیال نه کرو - جو بات مجھے معلوم هے میں بیان کرنے کیلیے موجود هوں "

اسکے بعد حضرة عمر نے اس واقعه پر ایک مفصل و مشرح تقریر کی - انھوں نے کہا که " ایام جاهلیة میں هم لوگوں کا عورتوں کے ساتھه یه سلوک تھا که کسی طرح کے حقوق انھیں حاصل نه تھے - هم سمجھتے تھے که عورتیں کوئی چیز نہیں هیں - لیکن جب اسلام آیا اور الله تعالی نے انکے حقوق کے متعلق آیات نازل کیں اور انکا حق هم پر قرار پایا ' تو هماری عورتوں کی حالت بالکل بدل گئی اور اپنا حق مانگنے میں وہ نہایت جری هوگئیں -

ایک مرتبه کا واقعه هے که کسی بات پر حسب عادت قدیمی میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا اور باهم تکرار سی هوگئی - اس نے الٹ کر ویسا هی جواب دیا اور سختی سے بات کی - میں نے کہا : تمھیں کیا هوگیا هے ؟ میری بات کا اسطرح جواب دیتے ؟ وہ بولی که سبحان الله ! تم کیا هو که میں تمھیں جواب نه دوں - تمھاری بیٹی (حفصه) تو خود رسول الله صلعم کو برابر کا جواب دیتی هے - حتی که دن دن بھر انسے روٹھی رهتی هے !

یه سنکر میں نے اپنے دل میں کہا ' یه تو عجیب بات هوئی - فوراً اٹھکر حفصه (حضرة عمر کی صاحبزادی اور آنحضرت کی زوجۂ مطهرہ) کے پاس پہنچا اور پوچھا که بیٹی ! کیا یه سچ هے که تم آنحضرة سے سوال جواب کرتی هو اور دن دن بھر روٹھی رهتی هو ؟ اور کیا اور بیویاں بھی ایسا هی کرتی هیں ؟ حفصه نے کہا که هاں بیشک هم ایسا کرتے هیں - مجھے سخت غصه آیا اور میں نے که تجھے الله کی سزا اور اسکے رسول کے غضب سے ڈرنا چاهیے - رسول الله کی ناراضی عین خدا کی ناراضی هے - یه کیا هے جو تم اسطرح انھیں ناراض کرتی هو ؟ تجھے حضرة عائشه کی کوئی نظیر دیکھکر بھول نه جانا چاهیے جس سے آنحضرة بہت محبت فرماتے هیں - والله اگر انھیں میرا خیال نہوتا تو وہ تجھے طلاق دیچکے هوتے - تجھکو جو کچھه مانگنا هو مجھسے مانگ - آنحضرت کو کیوں تکلیف دیتی هے ؟

اسکے بعد میں ام سلمه (آنحضرة کی دوسری زوجۂ مطهرہ) کے هاں آیا کیونکه قرابت کی وجه سے مجھے زیادہ موقعه دریافت حال اور ملاقات کا حاصل تھا - میں نے انسے بھی وہ تمام باتیں کہیں جو اپنی بیٹی سے کہی تھیں - لیکن انھوں نے سنتے هی جواب دیا که اے ابن خطاب ! تمھاری حالت تو بڑی هی عجیب هے ! تم هر معاملے میں دخیل هوگئے - اور اب یه نوبت آگئی که رسول الله اور انکی بیویوں کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے هو ؟

" عام خواهش " کس شے کا نام ہے ' جسکا اسقدر شور مچایا جاتا ھے اور جسکے برتے پر گورنمنت سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی آرزو ھے ؟ اگر " عام راے " کے معلوم کرنے کا وسیلہ یہ جلسے نہیں ھیں تو مسلمانوں کے اندر عام راے کا وجود ھي نہیں ہے ' حالانکہ گذشتہ چند سالوں کے اندر سب سے زیادہ دعوا عامْ راے کا قولاً و عملاً مسلمانوں هی نے کیا ھے - میں پوچھتا ھوں کہ جسقدر جلسے طرابلس اور بلقان کیلیے ھوے ' جسقدر تجویزیں صلیبي مظالم اور مسلمانان مقدونیا و البانیا کی مظلومي کے متعلق پاس کي گئیں نیز جسقدر صدائیں ایڈریا نوپل کے عود کے بعد اسلامی هند نے بلند کیں ' وہ کن جلسوں سے اٹھي تھیں ؟ اور کن لوگوں نے انھیں منعقد کیا تھا ؟ اگر کسي مسئلہ کی تحریک کرنے کا یہ مطلب ہے کہ خود ملک میں کوئی خیال نہیں تو اس دلیل سے تو طرابلس و بلقان کے جلسے تک بالکل ملیا میٹ ھو جاتے ھیں ' کیونکہ نہ صرف انکے لیے اخباروں نے تحریک هی کي بلکہ واقعہ یہ ہے کہ خاص خاص لوگوں ھي نے جوش اور ھیجان پیدا کرایا - شاید یہ کہنا کسی کے نزدیک بھی مبالغہ نہوگا کہ طرابلس و بلقان کے مسئلہ میں الهلال نے تحریک و دعوۃ کا کام خاص طور پر کیا ہے - پھر اگر اُس وقت الہلال کا لکھنا اور ھر طرح ظاھر و باطن کوشش کرنے " عام راے " کی صحت کو نقصان نہ پہنچا سکا تو العجب ثم العجب کہ آج ندوہ کے متعلق اسکا سعی کرنا یہ مطلب رکھے کہ جو کچھہ ھوا صرف اسی کی تحریک سے ھوا ' اور خود کسی جلسے کے انعقاد کیلیے فرشتے آسمان سے نازل نہ ھوے ؟

میرے عزیز نادانوں ! فرشتے تو اب کسی جلسے کا بھی پیام لیکر نہیں آتے ' اور وحي الهي سے کوئی بھی جلسہ منعقد نہیں کرتا - انسانوں ھي کی تحریک ھر جگهہ کام کرتی ہے - ھندوستان ھی نہیں بلکہ تمام آزاد جمہوري اصول پر چلنے والے ممالک کا بھي یہي حال ہے - عام راے اسي کو کہتے ھیں کہ کسي مسئلہ کی اھمیت کو محسوس کرکے چند اشخاص سب سے پہلے لوگوں کو توجہ دلاتے ھیں ' اور جس شے کو اپنے عقیدے میں ضروري اور اھم سمجھتے ھیں ' اسکی اھمیت کا عام اعتراف کرانے کی سعي کرتے ھیں - پھر لوگ انکی سنتے ھیں اور انکے بیانات پر کان دھرتے ھیں - یہاں تک کہ تحریک کی قوت اپنا کام کرتي ہے ' اور ایک ھیجان و جوش عام پیدا ھوجاتا ھے - پھر وھی صدا جو پہلے محدود تھي عام ھوجاتي ہے ' اور وھي خیالات جو پہلے ایک یا چند شخصوں کے قلم سے نکلتے تھے ' ھر مجمع اور مجلس کی طرف سے شائع ھونے لگتے ھیں - اسي کا نام عام راے ہے اور دنیا کی تمام قوتیں مجبور ھیں کہ اسي کو عام راے سمجھیں اور اُسکے آگے سر جھکادیں !

یہ کانپور کي مسجد کا معاملہ ھمارے سامنے ہے - یقیناً الهلال نے اسکے لیے اپنے تئیں وقف کردیا ' اور علاوہ اخبار کے شخصاً بھي ھر طرح کوشش کی ' مختلف مقامات میں لیکچر دیے ' چندے کي تحریکیں کیں ' انجمنوں کو خواب غفلت سے چونکا یا ' اور بالکل اسی طرح بعض اور ارباب غیرت و قوت نے بھی اپني تمام کوششوں کو اس راہ میں وقف کر دیا - لیکن ایسا ھونا نہ تو عام راے کے وجود سے انکار کی وجہ ھو سکتا تھا ' اور نہ اُن جلسہ اور جماعتوں نے محض چند اشخاص کے کہدینے سے ایسا کیا تھا - مسئلہ اھمْ واقعی ' اور سچا تھا ' خانۂ خدا کی محبت ھر مومن دل میں تھي ' اور شہداے راہ الهي کے درد سے ھر دل بیقرار تھا - پس چونکہ بات سچي اور حقیقي تھي ' اسلیے سب نے کہی ' اور درد بناوٹی نہ تھا ' اسلیے کوئي نہ تھا جسکے منہ سے چیخ نہ نکلی - سر جیمس مسٹن کي گورنمنٹ نے کہا کہ یہ " چند مفسدوں کي کارستاني ھے " مگر خدا نے ' اسکے قانون صداقت نے ' زمانے کی طاقت نے ' اور پیش آنے والے واقعات و نتائج نے اس الزام کو جھٹلایا اور " عام راے " کے آگے بڑے بڑے سرکشوں کو بالآخر عاجزانہ گردن جھکا دیني پڑي -

هم عمل اور حرکت کے عہد میں ھیں ' ھمارے اصلی کام ندوہ کے مسئلہ سے زیادہ اھم ھیں - ھم کو آیندہ چپ ھوکر بیٹھہ نہیں جانا ہے بلکہ کام کرنا ہے ' اور ھمارے مقاصد کے مخالف و منکر بڑے ھی ھوشیار اور چالاکیوں اور شرارتوں کے پیکر ھیں - پس خدا کیلیے اصلاح ندوہ کی ضد میں آکر ایسے هفوات منہہ سے نہ نکالو جو نہ صرف یہ کہ واقعیت کے خلاف ھیں - بلکہ کل کو مخالفوں کے ھاتھہ میں ھمارا سر کچلنے اور ھماري آوازوں کو جھٹلانے اور رد کردینے کیلیے ایک بڑا بھاري پتھر دیدینے والے ھیں - ندوہ کا مسئلہ دس مٹي کو تھا ' لیکن ملک اور قوم کا مسئلہ روز ھمارے سامنے آتا ہے - ھم اپنی خواھشوں کو گورنمنٹ سے منوانا چاھتے ھیں ' اور اپنی عام راے کو اسکے ھاتھوں ذلیل کرانا پسند نہیں کرتے - ھمیں بہت کچھہ لینا ہے اور بہت سے کام ھیں جنکے لیے عام صدائیں بلند کرني ھیں - اگر آج تم نے یہ کہدیا کہ پچاس سے زائد جلسوں کا ھونا " عام راے " نہیں تو بتلاؤ کہ کل کو کسی بڑے سے بڑے مسئلہ کیلیے بھي جسے تم بڑا سمجھتے ھو ' کس طرح عام راے کا ثبوت دوگے ' اور ان جلسوں کی تحقیر کرکے اور کونسے جلسے لاؤگے جنکي تجویزوں کے ذریعہ گورنمنٹ کے سامنے کھڑے ھوگے ؟

جبکہ وہ کہیگي کہ جلسوں کا ھونا عام راے کا ثبوت نہیں ' تو اسکا جواب ھمارے پاس کیا ھوگا کیونکہ تمام ملک کے پچاس سے زائد باقاعدہ مجالس کوئی شے نہیں ھیں ؟

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ان جلسوں کی تحقیر کرتے ھیں ' انھیں شاید اسکي چنداں پروا بھي نہیں ہے کہ اسکا اثر عام اسلامي و ملکي فوائد پر کیا پڑیگا ' نیز وہ گورنمنٹ اور حکام کے مقابلے میں قوم کي کامیابي کے کچھہ ایسے شائق بھي نہیں - اگر ایسا ھي ہے تو پھر ایسے لوگوں کو اسپر توجہ دلانا بیکار ہے - البتہ اصحاب فکر و راے کو سوچنا چاھیے کہ عام مجالس کي تحقیر کا خیال کس درجہ مہلک اور خطرناک غلطي ہے !

اگر میں ان جلسوں کے متعلق فرداً فرداً بحث کروں تو انکي اھمیت کا مسئلہ پوري طرح روشني میں آجاے ' مگر اصولاً اس طریق بحث کي ضرورت نہیں سمجھتا - یہ جلسے کیسے بھي ھوں ' باقاعدہ ھوں یا بے ضابطہ ' الہام آسماني سے منعقد ھوے ھوں ' یا اشارہ انساني سے - انکے لیے الهلال نے زور دیا ھو یا کامتوید ے - لیکن ھمارے جلسے یہي ھیں - ھماري صدائیں انھي میں سے اٹھتي ھیں - ھماري موجودہ عام راے انھي سے عبارت ہے اور انکو الگ کر دینے کے بعد ھمارے پاس اور کچھہ نہیں رھتا - بلقان و طرابلس کے تمام مسائل کے متعلق انھي کے ذریعہ ھم نے کام کیا - مسجد کانپور کا مسئلہ انھی کي صداؤں سے عبارت ہے - ھمارے کاموں کي بنیاد اور ھمارے احتجاج کی قوت صرف انھي میں پوشیدہ ہے - پس جسکا جي چاھے انھیں تسلیم کرے ' جسکا جي چاھے تسلیم نہ کرے ' مگر جب کام کا وقت آئیگا تو تمام قوم اور گورنمنٹ مجبور ھوگي کہ انھی کو تسلیم کرے ' اور انھي کو سب کچھہ قرار دے - انکار کرنے والے آفتاب کے وجود سے عین دوپہر کو بھي انکار کرسکتے ھیں لیکن روشنی کا سلسلہ تاریکي کا سوال نہیں بن جا سکتا : فتفکروا وتدبروا یا اولی الالباب -

مدارس اسلامیه

مسئلہ بقا و اصلاح ندوہ

۱۰ مئی سے پہلے اور اسکے بعد

رب حدیم بالتعس و بدما
الرحمن المستعان علی ماتصفون !

گذستہ اشاعت میں جو کچھہ لکھا جاچکا ہے ' وہ جلسے کے حالات و نتائج پر ایک عام نظر تھی - آج بعض خاص حیثیتوں سے ایک دوسری نظر ڈالنا چاھتا ھوں - یہ جلسہ ھمارے لیے عبرۃ و تذکیر کا ایک عظیم الاثر واقعہ ہے اور ھمارے عام مجامع اور مجلسی کاموں کیلیے اسمیں بڑی بڑی عبرتیں پوشیدہ ھیں - ایسے واقعات کا نہایت غور و فکر سے مطالعہ کرنا چاھیے - انسان کی سب سے بڑی عقلمندی عبرت پذیری ' مگر سب سے بڑی غلطی غفلت و اغماض ہے : ان فی ذلک لذکری ' لمن کان له قلب او القی السمع وھو شھید -

(طریق انعقاد و دعوۃ کار)

ھم آج نصف صدی سے بڑے بڑے مجلسی کاموں میں منہمک ھیں - بیسیوں برس سے کانفرنسیں منعقد ھوتی ھیں ' اور بڑی بڑی انجمنوں کے علاوہ وقتی مصالح و ضروریات کیلیے عظیم الشان مجلسوں کا اعلان ھوتا ہے - لیکن افسوس ہے کہ ابتک ھمارے پاس طریق انعقاد مجالس و صحت کار کیلیے نہ تو کوئی متفقہ اصول ہے اور نہ کوئی معیار - جس جلسے کو لوگ چاھتے ھیں باقاعدہ کہدیتے ھیں ' جسکو چاھتے ھیں خلاف قاعدہ کہدیتے ھیں - ایک ھی جماعت کو کچھہ لوگ تسلیم کرلیتے ھیں ' کچھہ لوگ انکار کردیتے ھیں - نہ تو تسلیم کرنے والوں کے پاس کوئی اصول ہے اور نہ انکار کرنے والوں کے پاس کوئی معیار -

کبھی اسپر بہت زور دیا جاتا ہے کہ " رازداری " کوئی شے نہیں اور جمہوری کاموں کے یہ معنی ھیں کہ بالکل علانیہ ھوں اور انمیں کوئی راز نہو - لیکن پھر بعض عقلمند لوگوں کو اصرار ھوتا ہے کہ اس عام کلیہ میں استثنا ضرور ھونا چاھیے - حقیقی عمومیت و جمہوریت ایک مفہوم ذھنی یا ادعاء خیالی ہے ' اور کبھی بھی اسکا وجود خارج میں نظر نہ آیا - اس عموم میں کچھہ نہ کچھہ خصوص کی گنجایش رکھنی ھی پڑیگی اور جمہوری کاموں میں رازداری کے بغیر چارہ نہیں -

پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر جماعت کے فوائد کا پاس کرنے والے رازداری سے کام کریں تو وہ عین جمہوری کام ہے ' لیکن جن لوگوں کو جماعت کے فوائد عزیز نہیں ' اسکے لیے رازداری جائز نہیں ھوسکتی -

مگر اسپر سوال ھوتا ہے کہ اشخاص کی اس حیثیت کا کیونکر فیصلہ ھو کیونکہ محض دعوا اسکے لیے کافی نہیں -

غرضکہ کوئی متفق اصول اس بارے میں قوم کے سامنے نہیں ہے ' اور ایک افسوسناک طوائف الملوکی اس بارے میں پھیلی ھوئی ہے -

لیکن ۱۰ - مئی کا جلسہ فی الحقیقت اس بحث و مناقشہ کا ایک عملی فیصلہ ہے ' اور ایسا فیصلہ ہے جسکو اگر تسلیم نہ کیا جاے تو اس مبحث کا کوئی فیصلہ بھی عملاً ممکن نہوگا - باوجود قلت وقت و فقدان فرصت ' جس طرح اسکی تجویز ھوئی ' اور جس طرح اسکے انعقاد کا سامان کیا گیا ' وہ اسکے لیے ایک بہتر نمونہ ہے کہ عام قومی مجالس کو کس طرح منعقد ھونا چاھیے - اور یہ ایک بہت بڑی بصیرۃ ہے جو اس جلسے سے ھم ھمیشہ کیلیے حاصل کرسکتے ھیں -

(ایک خطرناک اور مہلک سعی)

سب سے پہلے ھمارے سامنے وہ کثیر التعداد جلسے آتے ھیں جو ھندوستان کے مختلف حصوں میں مسئلۂ ندوہ کے متعلق منعقد ھوے ' اور جنکی نسبت پورے اعتماد کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت تک کسی بڑے سے بڑے مسئلہ کے لیے بھی اس سے زیادہ عام آواز نہیں اٹھی ہے ' جسقدر کہ اصلاح ندوہ کیلیے اور ایک آزاد کمیٹی یا کمیشن کیلیے ھندوستان کے ھر گوشے سے متفقاً اٹھی ' اور ایک ھی وقت میں اٹھی -

لیکن کچھہ لوگ ھیں جو ان جلسوں کی نسبت کہتے ھیں کہ یہ کوئی چیز نہیں ' اور انھیں کسی طرح بھی عام راے کا خطاب نہیں دیا جا سکتا - انکی بڑی دلیل یہ ہے کہ خود کسی وحی آسمانی یا الہام قلبی کی بنا پر انکا انعقاد نہیں ھوا بلکہ بعض لوگوں کی کوشش اور سعی سے ھوا - ایسے جلسے جب چاھیں ھر جگہ کرادیسکتے ھیں - انکی کوئی وقعت نہیں ھوسکتی -

لیکن قطع نظر اس منطق کے جو ان کی تضعیف و تحقیر میں اختیار کی گئی ہے ' سب سے پہلا سوال ان بزرگوں سے یہ ھونا چاھیے کہ انکے ایسا کہنے میں اور اس منطق میں جو مسئلہ مسجد کانپور کے متعلق حکام کام میں لائے تھے ' کیا فرق ہے ؟ سر جیمس مسٹن کی گورنمنٹ بھی بعینہ یہی کہتی تھی کہ خود عام پبلک کو کوئی خیال نہیں ہے - صرف چند آدمی ھیں جو ھر جگہ جلسے کراتے ھیں اور جتنی مختلف صدائیں اٹھہ رھی ھیں وہ در اصل ایک ھی صدا کی سارسی بازگشت ہے !

پھر کونسی وجہ ہے کہ یہ منطق اس وقت تو تسلیم نہیں کی گئی اور اسکو قوم کی تحقیر اور اسلامی اتحاد کی توھین سمجھا گیا ' مگر آج ندوہ کے مسئلے میں بلا تکلف اسی حربے سے کام لیا جا رھا ہے ؟

مجھے افسوس ہے کہ اس استدلال سے کام لینے میں میں نے اُن بزرگوں کو بھی تیز زبان پایا ہے جنھوں نے مسئلۂ مسجد کانپور میں عام راے کی وکالت میں خاص حصہ لیا تھا - پھر کیا مناسب نہوگا کہ وہ اس سوال پر غور کریں ؟

اصل یہ ہے کہ لوگ جو کچھہ کہتے ھیں ' اسے خود اتنا نہیں سمجھتے جتنا دوسرا سمجھہ سکتا ہے اور سمجھتا ہے - اگر مسئلۂ ندوہ کے متعلق وہ پچاس سے زائد اسلامی جلسے کوئی چیز نہیں ' جو ھندوستان کے تمام شہروں بلکہ قصبوں اور دیہاتوں تک میں منعقد ھوے ' تو اسکے یہ معنی ھیں کہ آپ گورنمنٹ کو ' حکام کو ' اسکے پرستاروں کو ' اور قومی و ملکی خواھشوں اور حقوق کے ھر مخالف کو وہ خطرناک اور مہلک حربہ دے رھے ھیں ' جسکا قاتل وار آپکی تمام سیاسی و ملکی زندگی کو نیست و نابود کر دیگا ' اور آپ اُس سب سے زیادہ کارگر اور حقیقی و اصلی دلیل کو خود ھی رد کردینگے ' جسکا رد ھوجانا آپکے مخالفوں کا بہترین مقصد ہے ' اور جسکے بھروسے پر آپنے اپنے مقاصد کی ھستی قائم کی ہے !!

اگر وہ جلسے کوئی چیز نہیں جو مسئلہ ندوہ کے متعلق ھندوستان میں منعقد ھوے تو پھر مجھے بتلایا جاے کہ " قومی راے " اور
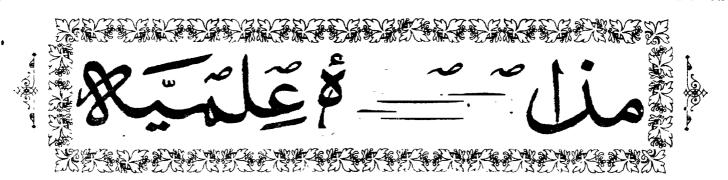
صفحة من تاريخ الكيميا

(تقسیم علوم)

اگر علوم جدیدہ کی کوئی تاریخ ترتیب اصلی کے ساتھہ لکھی جاے تو اسمیں سب سے پہلا باب تقسیم علوم کا ہوگا -

قدما کی ایک بنیادی غلطی یہ تھی کہ وہ علوم کی کوئی صحیح تقسیم اور تعیین حدود نہ کرسکے اور طبیعیات کو جسے فی الحقیقت تجربہ اور مشاہدات کا نتیجہ ہونا تھا ' اُن چیزوں سے ملا دیا جو محض زمانۂ قدیم کے ظنون مقصرہ اور قیاسات ابتدائیہ کا نتیجہ تھیں - متاخرین کو نئی راہ کا سراغ ملگیا اور انھوں نے سب سے پہلے علوم کی تقسیم صحیح اور تعیین حدود میں کامیابی حاصل کی - در اصل یہی اولین کام حکماے جدیدہ کی اصلی مزیت اور شرف ہے -

اب علوم کے اقسام کا نقشہ بالکل بدل دیا گیا ہے اور گو بنسبت اعصار قدیمہ کے بے شمار نئی نئی شاخیں پیدا ہوگئی ہیں ' تاہم اصولاً انکی تقسیم و حدود ایک صحیح بنیاد پر قائم اور اپنی منحصر تعداد میں بالکل غیر متاثر ہے -

چنانچہ موجودہ زمانے میں دس بارہ غیر اصولی قسموں کی جگہ صرف اِن تین حصوں میں تمام علوم تقسیم کردیے گئے ہیں :

(۱) علوم حیاتیہ -
(۲) علوم نفسیہ -
(۳) علوم طبیعیہ -

ان تینوں قسموں میں سے ہمارا موضوع بحث آخر الذکر علم ' اور سب سے پہلے صرف اسکی ایک ہی شاخ ' یعنی علم کیمیا ہے -

امم قدیمہ میں سے جن جن قوموں کی تاریخ میں ہمیں علم کیمیا کا تذکرہ ملتا ہے ' وہ مصری ' فنیقی ' یہودی ' یونانی ' رومی ' اور عرب ہیں - اِن قوموں میں سے مصری سب سے پہلے گذرے ہیں ' اسلیے غالباً فن کیمیا کا اولین سر چشمہ مصر ہی ہے -

(لفظ کیمیا)

" کیمیا " کس زبان کا لفظ ہے اور اسکے کیا معنی ہیں ؟ اسمیں علماء کا اختلاف ہے - بعض کا بیان ہے کہ کیمیا " کمی " سے مشتق ہے جسکے معنی سیاہ زمین کے ہیں - قدیم زمانے میں مصر کا یہی نام تھا اور چونکہ اس فن کا گہوارہ مصر تھا ' اسلیے اسکا بھی یہی نام پڑگیا - اسکی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ کیمیا کو " فن مصری " بھی کہتے ہیں -

مگر بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک عبرانی نژاد لفظ سے مشتق ہے جسکے معنی راز یا اخفاء کے ہیں - اصل میں یہ لفظ غالباً شامان ہے - اہل یونان مصر کو سام ابن نوح کی نسبت سے شامیا کہتے تھے -

ایک تیسری جماعت کو ان دونوں رایوں سے اختلاف ہے - اسکے نزدیک یہ در اصل " سیمیا " تھا - سیمیا کے معنی بھی اخفاء و پوشیدگی کے ہیں -

بہر نوع لفظ کیمیا کا مشتق منہ خواہ کچھہ ہی ہو اور اسکے معنی خواہ سیاہ زمین کے ہوں یا اخفاء کے ' اسقدر یقینی ہے کہ یہ ایک پوشیدہ فن تھا جسے صرف رؤساء مذہبی ہی جانتے تھے ' اور اسکی بڑی دلیل یہ ہے کہ خود ہیکلوں اور عبادتخانوں کے اندر یا انکے قرب و جوار میں کیمیاوی دار العمل (لیبوریٹری) نکلے ہیں -

(کیمیا کی ابتدا)

جس طرح دنیا میں تمام علوم کی ابتدا افراد انسانیہ کی غیر منضبط اور توہمات آمیز معلومات سے ہوئی ہے اور رفتہ رفتہ تمدن و عمران کی ترقی نے اُن میں ترتیب اور انضباط پیدا کیا ہے ' اسی طرح فن کیمیا کی بھی ابتدا ہوئی -

البتہ اسکی ابتدا اس لحاظ سے ایک خاص اور غیر معمولی حالت بھی رکھتی ہے - شاید ہی کسی علم کی ابتدا اسدرجہ توہمات اور خلاف مقصد کوششوں سے آلودہ رہی ہوگی ' جیسی کہ اس نہایت قیمتی اور ضروری فن شریف کی ہوئی ہے !

آگے چلکر فن کیمیا کے مختلف دوروں کی سرگذشت آئیگی - یہاں ہم صرف اسقدر اشارہ کردینا چاہتے ہیں کہ اسکی ابتدا نہ صرف غلط فہمیوں اور غلط مقاصد کے اعتماد کے ساتھہ ہوئی جیسا کہ انقلاب ماہیت معدنیات کی کوشش سے ظاہر ہوتا ہے ' بلکہ بہت کچھہ انسانی جرائم و معاصی کی اُن افسوسناک سرگذشتوں سے بھی اسکا تعلق رہا ہے جو دنیا کے گذشتہ تاریخی زمانوں کی وحشت انگیز یادگاریں ہیں ' اور جنسے اس افسوسناک صداقت کی تصدیق ہوتی ہے کہ بہتر سے بہتر اور اشرف سے اشرف آلہ و وسیلہ بھی انسان کے بہیمی جذبات کے قبضہ میں آکر بدترین لعنت و عذاب بن جا سکتا ہے !

فن کیمیا کے جس قدر ابتدائی تجارب ہیں ' وہ دنیا نے صرف دو طریقوں سے حاصل کیے ہیں :

(۱) بہت سے لوگوں کو خیال پیدا ہوا کہ ادنی درجہ کی دھاتوں کو کسی خارجی ذریعہ سے اعلی درجہ کی دھاتوں میں منقلب کردیا جاے - مثلاً تانبے کو سونا بنا دیا جاے یا قلعی اور پارہ کو چاندی کی صورت اور خواص میں بدلدیا جاے - اس مقصد کے حاصل کرنے کیلیے بڑی بڑی علمی اور تجاربی کوششیں شروع ہوئیں اور صدیوں تک بڑے بڑے حکما اور علمی حلقے اس مقصد کے تجربوں میں مشغول رہے - وہ اپنے مقصد میں تو کامیاب نہوے لیکن انکے تجربوں سے ضمناً بہت سے قیمتی مسائل معلوم ہوگئے جو ایک عمدہ ابتدائی سرمایہ اصلی فن کیمیا کا ثابت ہوا ! -

(۲) پہلا ذریعہ تو یہ غلط فہمی اور غلط تلاش تھی ' دوسرا ذریعہ انسانی وحشت و جرائم کے مقتدر اور مخفی حلقوں کا علمی وسائل سے مقاصد برآری کی کوشش کرنا ہے ' جو عصر قدیم سے لیکر ازمنہ مظلمہ (مڈل ایجز) کے بعد تک برابر جاری رہی - تاریخ کے مطالعہ سے اُن شریر اور جرائم پیشہ اشخاص اور جماعتوں کا پتہ چلتا ہے جو اپنے علم و حکمت کو اس راہ میں صرف کر کے اپنے بڑے بڑے ذاتی فوائد حاصل کرنا چاہتی تھیں - یہ وہ لوگ تھے

(عام جلسه كي ضرورت كا اعتراف)

پس ٹہیک ٹہیک اسي اصول كاركي بموجب جو اب تک متفق و متعدد طور پر هم کرتے آئے هیں' هندوستان کے هر حصه سے اصلاح ندوہ کے لیے ایک عام جلسه كي صدائیں اٹھیں ' اور نفس اصلاح کا تقریبا هر حلقه اور هر گروه نے اعتراف کیا - شاید هی دو چار ماہ کے اندر کسي تعلیمي مسئله کے متعلق اسقدر عام انکار كي قوت میسر آئي ہے ' جیسي که بحمد الله اس مسئله میں حاصل هوئي - اسقدر سرعت سے مطالبۂ اصلاح کي قوم نے حمایت کي که اسکو کسي بڑي سازش سے تعبیر کرنے کے سوا منکرین اصلاح کوئي توجیهه نه کرسکے -

عام جلسے کي ضرورت کے عام اعتراف کے بعد یه سوال سامنے آتا تھا که وہ عام جلسه کہاں منعقد هو ؟

مخالفین اصلاح کہتے هیں که اسے لکھنو هي میں منعقد هونا تھا ' اور دلیل یه پیش کرتے هیں که جہاں کا معامله هو' وهیں سعي اصلاح زیاده موزوں اور نتیجه خیز هو سکتي ہے - جو لوگ یه خیال اپنے فریقانه مقاصد کي بنا پر ظاهر کرتے هیں ' انسے تخاطب تو مفید نهوگا ' البته غیر جانب دار لوگوں کو ذرا سونچنا چاهیے که ایسا کہنے وہ ایک کہلی اور روشن بات سے کس طرح تجاهل و اغماض کر رہے هیں ؟ ندوۃ العلما کا سارا ماتم اسی میں ہے که چند حضرات نے اسے اپنے شخصي اقتدار کا گھر بنا لیا ہے ' اور ملک کے قابل اور کارکن اشخاص کیلیے اس میں کوئی جگه نهیں رهی ہے' اور صرف یہی بات مبدء اصلي ہے ان تمام خرابیوں کا جنکے ذریعه کوئي کوشش اندروني اصلاح کي کامیاب نهیں هو سکتي -

پس ایسي حالت میں اصلاح کے مسئله پر غور کرنے کے لیے خود لکھنو میں جلسه کرنا جو مدعا علیه فریق کا مرکز ہے ' کیونکر اس خواهش کو پورا کرسکتا تھا' جو عام طور پر غیر جانب دار کمیٹي کے قیام پر زور دے رهي تھي ؟ اسکے تو صاف معني یه تھے که جن لوگوں کے خلاف یه سارا شور و غل ہے' پھر خود انهي کے قدموں پر مسئله اصلاح ندوہ کو گرا دیا جاے ' اور چھوڑ دیا جاے که جس طرح چاهیں وہ اسکا سر کچل ڈالیں -

اصل یه ہے که لکھنؤ کا نام صرف اسي لیے بار بار لیا جاتا ہے که وهاں حضرات ندوہ اپنی مجارتي پیدا کرنے کے عمده وسائل اپنے هاتھه میں رکھتے هیں ' جسکا ایک چھوٹا سا نمونه ایک مرتبه عهده داروں کے انتخاب جدید میں نظر آچکا ہے - اگر لکھنؤ میں جلسه هوتا ' تو بآسانی ممکن تھا که هزار پانچ سو آدمی شہر اور اطراف سے بلا لیے جاتے ' اور وہ شور مچاتے که اصلاح کوئی چیز نهیں - هم کو کارکنان ندوہ پر پورا اعتماد ہے - چونکه اسکا موقعه لکھنؤ سے باهر حاصل نهیں ہے اسلیے اسکا همارے دوستوں کو بڑا هي رنج ہے -

پس لکھنؤ میں تو اس جلسے کا هونا کسي طرح بهي ممکن نه تھا ' اور اسے هر صاحب بصیرت حتی که خود ارکان ندوہ بهي تسلیم کرینگے ' اگر وہ انصاف اور عدالة سے کام لیں ' اور وقتي مخالفت اور هٹ کو چھوڑ دیں - رهي یه بات که لکھنؤ کے علاوہ کسي دوسرے شہر میں هو تو کہاں هو ؟ تو اس کا جواب صاف یه ہے که جس شہر کے لوگ اپنا وقت ' اپنا روپیه ' اپنا دماغ ' اور اپنی همدردي ایثار کرکے جلسه طلب کریں اور فریق مخالف کے علاوہ عام پبلک اسپر کوئی معقول اعتراض نه کرے ' نیز بہت اچھا هو اگر کوئی مرکزي مقام اور هر طرف کے آدمیوں کي شرکت کیلیے سہولت رکھتا هو -

جبکه جلسے کی ضرورت اور کمیشن کے انتخاب کی صدائیں هر جانب سے اٹھه رهي تهیں تو کسی شهر سے بهی ایسے جلسے کیلیے آمادگی و مستعدي ظاهر نه هوے ' اور غریب ندوہ کیلیے پڑي بهی کسے تهی که اس گرمي میں اپنا کار و بار معطل کرکے کسي عظیم الشان جلسے کا انتظام کرتا ؟

لیکن خدا کي مرضي یهي تهی که با وجود ان تمام باتونکے کام هو' اور مسئله ندوہ غفلت و بے توجهی کي نذر نه هو جاے - پس اس نے بزرگان دهلي کے دلوں میں اس خدمت جلیل و عظیم کا خیال پیدا کر دیا' اور وہ هر طرح کي تکالیف اور صرف مال و وقت کرنے کیلیے مستعد هوگئے - انهوں نے ایک جلسه اپنے اهل الراے اور کارکن حضرات کا منعقد کر کے جلسے کي تجویز منظور کي اور اسکا عام اعلان اسي وقت تمام اردو انگریزي اخبارات میں کردیا - صوبجات متعدده ' بنگال ' بمبئي ' اور پنجاب کے بعض مشاهیر و عهده داران مجالس بهی انکي تجویز سے متفق هوے' اور انهوں نے اجازت دي که اعلان میں - دستخط بهی بڑها دیے جائیں - بمبئی میں انجمن اسلامیه مسلمانوں کی سب سے بڑي انجمن ہے - پنجاب میں انجمن حمایت اسلام اور انجمن اسلامیه کی حیثیت تسلیم کرنے سے کسی کو انکار نه هوگا - اله آباد کی پراونشیل مسلم لیگ اپنے صوبے کی با قاعده جماعت ہے - ان تمام مجالس کے عهده داروں نے اپنے دستخط سے اعلان کی اشاعت منظور کرکے شرکت فرمائی -

کسی ایسے جلسه کیلیے اس شهر کی خواهش اور مسابقت کے بعد صرف یه دیکھنا ضروري تها که وهاں کے لوگوں کي مثل لکھنو کے کوئی فریقانه حیثیت تو نهیں ہے ؟

چونکه واقعات نے با وجود هزار سعی و جهاد مخالفت ' مخالفین اصلاح کے مقاصد کا ساتهه نهیں دیا ' اسلیے ظاهر ہے که اب وہ اسکے سوا کرهی کیا سکتے هیں که جلسے کی غیر جانب دارانه حیثیت سے انکار کریں ' اور کهیں که دهلی کی تمام مخلوق ' نیز وہ تمام انسانوں کا گروه عظیم جو انکے مدعو کرده جلسے میں شریک هوا ' پیشتر هي سے مخالف تها -

یه عام قاعده ہے که جب عدالت میں کوئي ضدي فریق هار جاتا ہے تو یه کهکر اپنے دل کو تسکین دیتا ہے که جج کو کچهه دے دلا کر میرے مخالف نے اپنے ساتهه ملا لیا هوگا - پس یه کهنے کا تو همیں چنداں خیال نهیں کرنا چاهیے - البته یه بات قابل غور ہے که اگر اتني بڑي جماعت واقعي مخالفین اصلاح کی مخالف ہے اور ابتدا هی سے مخالفانه راے رکهتی ہے' تو پهر ارکان ندوہ اس بیان کے تسلیم کرنے سے کیوں [illegible] کرتے هیں که عام راے انکے ساتهه نهیں ہے ؟

حقیقت یه ہے که اگر اس مسئله کے حل کیلیے کسي غیر جانب دار مقام کي جلسه کیلیے ضرورت تهي تو دهلي کي موزونیت میں کسی صاحب انصاف کو عذر نهونا چاهیے - دهلی کے بزرگوں نے کبهی بهی ابتک ندوہ کے مناقشات میں کوئی حصه نهیں لیا ' اور نه کبهی انهوں نے کوئي ایسی کار روائی کی جو فریقانه حیثیت پر دلالت کرتی هو - وہ نه تو مخالفین اصلاح کے معهود فی الذهن دشمنوں کي قوت اور اثر کی کوئی جگه ہے ' اور نه دیگر مقامات کے مقابلے میں وهاں داعیان اصلاح کو کوئی خاص بات حاصل ہے - بلکه جو لوگ اصلاح کے مخالف اور منکر تهے ' انهی میں سے بعض بزرگوں کا وهاں اثر هونا چاهیے کیونکه وهیں کے رهنے والے هیں او قدرتی طور پر اپنی کوئي جماعت اور حلقه اثر رکهتے هونگے چنانچه اس جماعت سے کام لینے کی پوري کوشش کی گئی او ١٠ کی صبح تک جاري رهی -

(۳)

اس کو ہم دور احتراق (Phlogistoc Period) (عربي میں اس کا ترجمہ عصر السعیر کیا گیا ہے) کہسکتے ہیں - یہ سترھویں صدي کے وسط سے شروع ہوتا اور اٹھارویں صدي کے آخر میں ختم ہوجاتا ہے - اس عرصے میں بہت سے علماء کیمیا نے ایک مستقل فن بنانے کي کوشش کي - اس سعي کے لحاظ سے کیمیا کي تاریخ رو برٹ بول (Robert Boyle) کے وقت سے شروع ہوتي ہے - روبرٹ بول کا یہ اصول تھا کہ اس فن کا مقصد ترکیب اجسام کا علم ہے اور بس -

اس دور میں ارباب بحث و تحقیق کے خیالات پر چند خاص مسائل چھاگئے تھے جنمیں سب سے زیادہ اہم مسئلۂ احتراق کا ہے اور اسي لیے ہم نے اس دور کا نام " دور احتراق " رکھا ہے - اس دور کے علماء کیمیا کا یہ اعتقاد تھا کہ جب کوئی شے جلتي ہے تو اس سے ایک عنصر نکلتا ہے جسے فلو جسٹن (Phlogiston) کہتے ہیں - فلو جسٹن ایک فرضي عنصر ہے جسکے متعلق فرض کیا گیا تھا کہ وہ خالص آگ ہے اور آتشگیر مادوں میں ملا ہوا رہتا ہے - یہ اعتقاد عرصہ تک قائم رہا - یہاں تک کہ ایک مشہور عالم کیمیاوي (Lavaisier) نے اس خیال کو باطل ثابت کیا ' اور اسوقت سے چوتھا یا موجودہ دور شروع ہوا -

یہ دور لاوزایر کے عظیم الشان و دقیق کارناموں سے شروع ہوتا ہے - اس کیمیاوي جلیل نے اپنے تجارب سے ثابت کردیا کہ اشیاء کے جلنے میں ہوا کو بہت بڑا دخل ہے ' نیز یہ کہ احتراق اور فلو جسٹن کے متعلق قدماء کے جو اعتقادات تھے ' وہ وہم محض سے زیادہ نہیں ہیں - اسی ایک اصول کے دریافت ہو جانے سے دفعتاً نظریۂ احتراق کي بنیادیں اسطرح ھلگئیں کہ پھر قائم نہ رہسکیں -

جیسا کہ بعد کے مباحث سے آپکو معلوم ہوگا ' در حقیقت لاوزوایر نے وہ عظیم الشان خدمت اس فن کي انجام دی ہے جسکي وجہ سے اسکا نام ہمیشہ تاریخ کیمیا کے صفحات میں محفوظ رہیگا - اس کے اس کار نامہ کي عظمت کا اندازہ صرف اسی سے ہوسکتا ہے کہ اہل فن نے اسے " موجودہ فن کیمیا کے باپ " کا لقب دیا ہے !

مگر افسوس کہ قسمت نے اسکا ساتھہ نہ دیا - انقلاب فرانس کے عہد کشت و خون میں حکومت فرانس نے اسے قتل کرا دیا !

اس عہد کے ارباب فضل میں ڈالٹن (Dalton) اور برزیلیوس (Berzelius) بھي ہیں - اول الذکر ایک انگریز حکیم ہے جس نے ذرات کا وہ عظیم الشان نظریہ وضع کیا جو آج علوم کیمیاویہ کا سب سے بڑا محور ہے - ثاني الذکر سویڈن کا باشندہ تھا - اس کا سب سے بڑا کار نامہ مختلف عناصر کے اوزان ذري کا (یعني اس وزن کا جو ذرات سے پیدا ہوتا ہے) اندازہ کرنا ہے -

اسکے بعد عہد آخر کے ارباب کمال کي جماعت ہے ' جنمیں سویڈن کا ازي نس (Arrhenins) ھالینڈ کا وانت ھف (Vant Haff) جرمني کا برتولت Bertolet اور استوالڈ Ostwald ' انگلستان کا فرینکلینڈ Frankland اور سیر ولیم رامزے Sir W. Ramsay مشہور صنادید فن ہیں ہے - ان میں سے چار اول الذکر علماء نے کیمیا کي ایک نئي شاخ کي بنیاد رکھي جسکو کیمیاے طبیعي کہتے ہیں - کیمیاے طبیعي میں مرکبات کے خواص طبیعي اور ترکیب کیمیاوی کے باہمي تعلق سے بحث ہوتي ہے -

---

برید فرنگ

کارزار السٹر

نتائج و عبر

غالباً یاد ہوگا - الہلال جلد ۳ نمبر ۲۵ میں السٹر کي فوجي تیاریوں کے متعلق ایک مضمون مع چند اہم تصاویر کے شائع کیا گیا تھا - اس مضمون میں جن قومي اور جنگی تیاریوں کی اطلاع دي گئي تھی ' وہ اب بڑي حد تک مکمل ہوگئی ہیں - ٹائمز کا ایک جنگي مراسلہ نگار لکھتا ہے :

" اسوقت تک جتنے فدا کار السٹر کي قومي فوج میں داخل ہوچکے ہیں ' انکي تعداد قریباً ایک لاکھہ دس ہزار ہے ' اور روزانہ نئے نئے امید وار جوق جوق تمام اطراف و اکناف ملک سے چلے آ رہے ہیں !

چونکہ اس فوج میں ہر شخص داخل ہوسکتا ہے اسلیے قدرتاً بہت سے داخل ہونے والے بچے ' بوڑھے ' اور مریض و کمزور اشخاص بھی ہونگے - اس بنا پر یہ خیال چنداں صحیح نہ ہوگا کہ سوا لاکھہ کی تعداد سے جسقدر خوف و عظمت کا اندازہ ہوتا ہے ' فی الواقع اسکی فوجی قوت بھي اتني ہی ہوگی -

مگر اس خیال کو زیادہ وسعت دینا اور اس فوج کو ' جس کا ہر فرد نہ بر بناء ملازمت و قانون ' بلکہ محض جوش قلبي و عزت و محبت وطني کیلیے اپنے خون کا آخري قطرہ تک بہادینے کیلیے تیار ہے ' بھیڑوں کا ایک گلہ سمجھہ لینا بھی صحیح نہ ہوگا - کیونکہ جس شخص کو خوش قسمتي سے اس فوج کي پلٹنوں کے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے ' وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ ہر پلٹن کا بیشتر حصہ وھي لوگ ہیں ' جنکی رگوں میں ابھی عنفوان شباب کا خون دوڑ رہا ہے ' اور جو اس سے زیادہ تنومند اور چاق و چوبند ہیں ' جسکي توقع انکو دیکھنے سے پہلے ہوسکتي ہے -

رہا جوش اقدام و سر فروشي ' تو اسکے متعلق صرف یہ کہدینا کافی ہوگا کہ ظفر و فیروز مندي کي روح تو انمیں خود پاشاہ کي فوج سے بھي کہیں زیادہ ہے - پادشاہ کی فوج کی مشین تنخواہ کی ترغیب اور قانون کي قوت سے چلتي ہے ' مگر یہاں اسکي جگہہ جوش و طنیت اور حمیت و غیرت قومي انکے اندر کام کر رہا ہے !

و شتان بینہما "

(حکومۃ کي بیچارگي)

جو لوگ اس ملکي فوج کے نظام سے واقف نہیں ' وہ سمجھتے ہیں کہ اگر حکومت اس وقت سختي اور جبر سے کام لے تو اس حرکت کو فوراً روکسکتي ہے - وہ اسکے مرکز اعلی (ہیڈ کوارٹر) کا محاصرہ کرلے ' اور اسکے جتنے زعماء و روساء تحریک ہیں ' سب کو گرفتار کرلے - مگر وہ نہیں غور کرتے کہ اگر اس فتنہ کا انسداد صرف اسي جرأت اور قانوني قوت پر موقوف ہوتا ' تو حکومت اپنے تئیں کبھی بھي ان گونہ گون اور تہدید آمیز پریشانیوں میں نہ الجھنے دیتي ' اور آج سے بہت قبل وہ سب کچھہ کرچکي ہوتي ' جو آج ہمارے دماغ میں گردش کر رہا ہے -

جو اپنے بعض ذاتي مقاصد کے طاقتور دشمن رکھتے تھے' اور انکو مخفي اور ناقابل گرفت ذرائع سے ھلاک کرنے کیلیے نئے نئے زھروں اور قاتل ادویه کے متلاشي تھے -

بڑي بڑي اقتدار طلب اور حکومت خواہ جماعتیں تھیں جو ایسي ادویات اور مرکبات طیار کرتي تھیں جنکے ذریعه اُن تمام طاقتور اشخاص کو پوشیدہ ھلاک کرسکیں جنکا وجود انکے مقاصد میں حارج ھے - متعدد بت پرست اقوام کي مذھبي جماعتیں اور انکے بعد قرون متوسطه کے متعصب اور جرائم پیشه مسیحي خانقاھیں بھي اس سلسلے کي ایک مشہور کڑي ھیں' جنھوں نے اپنے گرجوں اور قلعه نما خانقاھوں کے تہه خانوں میں انساني ھلاکت و وحشیانه جرائم کو صدیوں تک قائم رکھا ' اور جنکے مظالم کي لعنت سے صرف چند صدي پیشتر ھي دنیا کو نجات ملي ھے !

زمانۂ گذشته کي پراسرار کہانت اور مذھبي پیشواؤں کي خوفناک قوتیں بھي بہت کچھه اسي فن کے پوشیدہ تجربوں کا نتیجه تھیں - یه لوگ پہاڑوں کي غاروں کے اندر اور قلعوں اور گرجوں کے تہه خانوں میں اپنے علم و تلاش کو ان چیزوں کیلیے صرف کرتے تھے' اور ایسے ایسے مرکبات اور ادویات دریافت کرلیتے تھے جنکے خواص اُس زمانے میں عام طور پر معلوم نه تھے' اور پھر انکے ذریعه اپنے تئیں غیر معمولي اور پراسرار قوتوں کا مالک ظاھر کرتے تھے - روم اور جرمني کے قدیم پادریوں اور رومن کیتھولک راھبوں کي خوفناک قوتوں کا تفصیلي تذکرہ تاریخ میں موجود ھے - انکے پاس عجیب عجیب قسم کے قاتل زھر ھوتے تھے جو مختلف غیر محسوس طریقوں اور معین زمانوں کے اندر مقدس جماعت کے دشمنوں کو ھلاک کردیتے تھے -

روم میں کارڈنیل پادریوں کا گروہ (جن میں سے نیا پوپ منتخب کیا جاتا ھے) عجیب الخواص ادویات مہلکه کے لحاظ سے پوشیدہ اور علمي جرائم کي ایک پوري تاریخ ھے - ان میں سے جو لوگ اپنے تئیں پوپ اور روم کا تاجدار قرار دینا چاھتے تھے' انکے بڑے بڑے پوشیدہ حلقے موجود تھے' اور اُنھوں نے اُس عہد کے پوشیدہ علوم و حکمت کے جاننے والوں کي مدد حاصل کرکے ایسي مرکبات حاصل کرلي تھیں جنکے استعمال کے نتائج اُس عہد میں بالکل غیر معلوم تھے - مسلمانوں کے بعد اسپین میں مسیحي حکومت قائم ھولي' اور اس نے مشہور و معروف عدالت روحاني (انکویزیشن) کے ذریعه انسانوں کیلیے سب سے بڑي مسیحي لعنت کا وحشت ناک سلسله شروع ھوا - اس عدالت کے خوفناک کارندے اور ممبر تمام مسیحي یورپ میں پھیل گئے تھے' اور انکے خوفناک اقتدار کا ذریعه منجمله دیگر مخفي اسباب و طاقت کے ایک فن کیمیا کے غیر معلوم تجارب بھي تھے -

اسي طرح چودھویں صدي مسیحي سے لیکر سولھویں صدي کے اواخر تک روم اور جرمني میں پادریوں کي ایک مخفي اور خوفناک عدالت کي شاخیں پھیلي ھوئي تھیں' اور اُسکے ممبر اور کارندے پوشیدہ پوشیدہ تمام یورپ میں منتشر اور پادشاھوں سے لیکر عام باشندوں تک پر اقتدار رکھتے تھے' انکي نسبت بے شمار شہادتیں موجود ھیں' جنسے معلوم ھوتا ھے که انساني ھلاکت کیلیے بہت سے کیمیائي عرقیات کا انھیں علم تھا' اور اُسکي تجربه گاھیں اُس عہد کے ویران قلعوں اور بڑے بڑے گرجوں اور خانقاھوں کے اندر موجود تھیں - وہ طرح طرح کے خوفناک طریقوں سے مفردات و عناصر کي ترکیب و تجزیه کا تجربه کرتے تھے' اور انھوں نے ایسے ایسے آلات بھي ایجاد کرلیے تھے جو آجکل کیمیائي تجارب میں استعمال کیے جاتے ھیں - وہ زھریلے جانوروں کے اعضا سے زھر نکالتے' اور درندوں کو زندہ لٹکا کر اور انکے پیٹ چاک کرکے طرح طرح کے حیواني مادے اور آنتڑیوں کے عرق کھینچتے !

یه ایک وحشیانه اور خونخوارانه تجربه تھا ' لیکن اسکي وجه سے فن کیمیا کے بہت سے تجربے معلوم ھوگئے' اور گو پوشیدہ علوم اور پر اسرار معلومات ھونے کي وجه سے انکا بڑا حصه غیر معلوم ھي رھا' تاھم جسقدر بھي معلوم ھوسکا' وہ اس فن کي ابتدائي معلومات کا قیمتي ذخیرہ ھے -

(کیمیا کے مختلف دور)

دنیا میں جب تک کوئي شے زندہ رھتي ھے' اُسوقت تک برابر اسمیں تغیر و انقلاب کا سلسله جاري رھتا ھے' لیکن جب وہ مرجاتي ھے تو یه سلسله منقطع ھوجاتا ھے - یہي حالت علوم کي بھي ھے - علوم جب تک زندہ رھتے ھیں اسوقت تک ھمیشه انمیں حذف و اضافه اور ترمیم و اصلاح ھوتي رھتي ھے -

یه مضمون کیمیا کي مکمل تاریخ نہیں بلکه صرف اس کا ایک صفحۂ مطالعه ھے' اسلیے ھم مجبور ھیں که فن کیمیا کے صرف اھم دوروں کو لے لیں اور انپر نہایت اختصار و اجمال کے ساتھه بحث کریں - کیمیا کے اھم دور چار ھیں :

(۱)

اس دور میں لوگوں نے علمي یا کم ازکم باقاعدہ تجارب کے ذریعه کیمیاوي ظواھر و آثار کا مطالعه نہیں کیا - اور اسکا نتیجه یه نکلا که اُنھوں نے سب کے سب غلط نتائج نکالے - اس دور میں لوگوں کا تمامتر مقصد یه تھا که جسطرح ھوسکے' کم قیمت دھاتوں کو قیمتي دھاتوں مثلاً چاندي یا سونے کي صورت میں منتقل کردیا جائے - یه کوشش اھل مصر میں پہلي صدي عیسوي تک جاري رھي - یہاں تک که کہا جانے لگا که کیمیا اُسي علم کا نام ھے جسکے مطابق چاندي اور سونا بنایا جاسکے !

اسکے بعد ھي مسلمانوں کا عہد علمي شروع ھوا اور ان میں بھي گو ابتدا میں اس غلط خیال کو اشاعت ھوئي اور اسکا سلسله برابر قائم رھا' لیکن اُنھي کے حکماء محققین نے سب سے پہلے اسکي تغلیط بھي کي اور فن کیمیا کو اصلي مقاصد اور علمي شکل کے ساتھه مدون کرنا چاھا -

مگر یورپ میں یه دور سولھویں صدي عیسوي کے وسط تک برابر قائم رھا چاندي سونا بنانے کے مدعي شعبدہ ھزارھا انسانوں کو دھوکا اور فریب دیکر لوٹتے رھے -

(۲)

اسکو ھم دور طبي بھي کہسکتے ھیں کیونکه اسمیں حالات یکسر ھوگئے ' اور بجاے اسکے که ارباب فن کا مقصد عملاً چاندي اور سونے کے ساتھه مخصوص ھوتا' اب انکے پیش نظر صرف ادویه کي تیاري آگئي - اس دور میں طب اور کیمیا پہلو به پہلو تھے - عام طور پر خیال کیا جاتا تھا که صحت و مرض' تغیرات کیمیاوي ھي کا کام ھے - اسلیے جب کوئي شخص بیمار پڑجاے تو اسکي صحت یابي کے لیے ضروري ھے که اسکے بدن میں کوئي اثر کیمیاوي پیدا کیا جاے -

سیرا سلسس (Saracelsus) سب سے پہلا شخص ھے جس نے اس اصول کا صور پھونکا - اس زمانے کے لوگوں میں سے وین ھیل منت (Van Helmant) جیسے زبردست عالم تک نے اس مذھب کو قبول کرلیا تھا - اس انقلاب کا نتیجه یه ھوا که بہت سے مرکبات کیمیالیه خصوصاً فلزي مرکبات ایجاد ھوے - یه دور سترھویں صدي کے وسط میں ختم ھوجاتا ھے ا سمیں سب سے زیادہ کامیاب اور علمي حصه مسلمانوں کے عہد طبي و کیمیائي کا ھے -

ثابت هوتي هے تو وہ فوراً معزول کردیا جاتا هے' اور اسکي جگه دوسرا شخص مقرر کیا جاتا هے -

انگریزي فوج کے بہت سے افسروں نے وعدہ کیا هے که وہ اس ملـکي فوج کی هرطرح مدد کرینـگے - چنانچه ان میں سے بعض تو گورنمنٹ کی فوج سے مستعفي هوکے آ بهی گئے هیں اور بعض نے اگرچه ابهي استعفاء نہیں دیا هے مگر تاهم جب ضرورت پتریگي فوراً داخل کر دینـگے -

مسٹر اسکویتهه خواہ کتنا هي چهپانے کي ناکام کوشش کریں' مگر یه واقعه اب سبکے پیش نظر هے که پچهلے دنوں انگلستان کی فوج نے اپنے السٹر کے بهایوں پر تلوار اٹهانے میں ایک سپاهي کي طرح آمادگي ظاهر نه کي تهي اور بہتوں نے تو اسي وقت اپنا اپنا استعفا پیش کر دیا تها -اُس وقت پوري گورنمنٹ اس واقعه سے بد حواس هوگئي تهی سپه سالار کو بالاخر خود بهي مستعفي هوجانا پڑا ! !

ان فدا کاروں کے ساتهه پادري بهي شریک هیں جنمیں سے بعض تو محض قوم کو تحریض و ترغیب دینے کے فرائض انجام دیتے هیں' اور بعض سپاهیانه حیثیت سے بهی حصه لے رهے هیں -

ایک کمپني خبر رسا نی کے لیے بهي مخصوص هے - چونکه اسکا تعلق تمام مرکزوں سے هے اسلیے اسمیں هر مرکز کے چیدہ چیدہ اشخاص شامل هیں - اس کا سرخیل بلفاسٹ کا ایک مشهور رئیس هے -

اس کمپنی کے پاس ۳ سو موٹرکار اور ۲ سو موٹر بائیسکـل هیں - انکے علاوہ جهنڈیاں' لیمپ' وہ آلات جنکے ذریعه محض دهوپ کي وساطت سے خبـر بهیجي جا سکتي هے ' وغیرہ وغیرہ تمام سامان مخابرۃ کافي مقدار میں موجود هے - تجربه سے معلوم هوا هے که ۴ گهنٹـه کے اندر صوبه کے اس گوشے سے اُس گوشے تک خبر بهیجي جا سکتي هے !

السٹر کی فدا کار عورتوں کي ریجمنٹ جو قومي جهنڈیاں هاتهه میں لیے هوے آ رهي هیں !

تحقیقات سے یه بهی معلوم هوا هے که اس کمپني میں انگریزي فوج کے افسروں کي طرح ڈاکخانه کے بهی بہت سے اعلی ملازم شریک هیں !

(عورتوں کي شرکت)

عورت جو انسان کي هر خدمت اعلی اور فضیلت وطني و ملکي میں همیشه شریک رهی هے' السٹر کي اس قومي تحریک کے اندر بهی هر طرح مشغول نظر آتی هے !

ملکي فدا کاري کي لہروں نے مردوں اور عورتوں' دونوں کو یکساں طور پر هلا دیا - السٹر کي عورتوں نے بهي اس دفاع کي ویسي هي طیاریاں کی هیں جیسي که مردوں نے - انـکي فدا کار فوج کي بهي خاص خاص پلٹنیں مرتب هوئي هیں' اور میدانوں میں انکے غول کے غول صف آرائیوں اور قواعد جنگ کے سیکهنے میں مشغول نظر آتے هیں !

فوج کے اُن تمام کاموں کیلیے جو عام نقل و حرکت' تیمارداري' بار برداري' پیغام رساني' اور جاسوسي و مخبري سے تعلق رکهتے هیں' عورتوں هي سے مدد لي جا رهي هے- نوجوان اور سالخوردہ' هر طرح کي عورتیں اسمیں شریک هیں - انهوں نے اپنے لیے خاص طرح کي جهنڈیاں بنائي هیں اور فوجي وضع کا چست و آسان لباس اختیار کیا هے - پال مال گزٹ کے نامه نگاروں نے جب انسے گفتگو کي تو انکي قومي جاں نثاري کے ولولوں کو سنکر حیرت زدہ اور مبهوت هوگئے - ایک نامه نگار لکهتا هے که السٹر کي اٹهارہ برس کي لڑکي وهاں کے چهل ساله با همت جوان سے کسي طرح جوش و اولوالعزمي میں کم نہیں هے !

(مسٹر اڈورڈ کارسن)

اس سلسلے میں سب سے زیادہ عبرت انگیز منظر جو هندوستانیوں کیلیے هو سکتا هے' اس تحریک کے مشهور لیڈروں کي عجیب و غریب حالت هے -

مثلاً اڈورڈ کارسن هی کو دیکهیے - یه شخص فوجي تحریک کا مشهور سرغنـه هے - ابتدا سے گورنمنٹ کا مقـابله کر رها هے' صاف صاف طور پر کہتا هے که تـلوار اور بندوق سے مقابله کیا جائیگا - پهر کهنے کا عهد بهی گذر گیا اور کرنے کا دور شـروع هوا - تمام السٹر نے فوجي طیـاریاں شروع کردیں' اور اُسکي روکنے کیلیے جتني کوششیں کي گئیں' سب کی سب بالکل بے اثر رهیں - اب السٹر پوري طرح آمادۂ جنگ و پیکار هے !

با ایں همـه اڈورڈ کارسن کے ساتهـه گورنمنٹ کچهه بهي نہیں کرسکتي - گرفتار کرنا یا گرفتاري کا وارنٹ جاري کرنا تو بڑي بات هے' انکي قوت بهي نہیں رکهتي که اسکي نگراني کیلیے پولیس کے جاسوسوں کو متعین کرے - وہ بلا تکلف لنڈن کي گلیوں سے گذرتا هے' اور اسکے بڑے بڑے هوٹلوں میں آرام کی نیـنـد سوتا هے - صرف اتنا هی نہیں بلکه هائیڈ پارک میں هزاروں انسانوں کے سامنے بار بار اور شعله خیز تقریریں کرتا هے' گورنمنٹ کو اعلان جنگ دیتا هے' اور اسکی مخالفانه تدبیروں اور مصنوعي اظهـار استقامت پر ٹهٹها مار مار کر هنستا هے - مسٹر ایسکویتهه اور وزراے حکومت کچهه فاصلے پر کهڑے رهکر سب کچهه سنـتے هیں' اور خاموش و بے حرکت چلے جاتے هیں !

یه حالت هے اُس ملـک کي جو حقیقت میں آزادي کا گهر اور حریت کي مملکت هے !

اسکے مقابلے میں هندوستان کي حالت پر بهی ایک نظر ڈال لیجیے تاکه انتهـا کے دونوں سـرے سامنے آ جائیں - گورنمنٹ کے مقابلے یا تحقیر کا خیال تو خواب میں بهی آنا مشکل هے - البته کچهه لوگ هیں جو ملـک کي تباهی پر روتے هیں اور جابرانه قوانین کے نفاذ پر ماتم کرتے هیں - انکے هاتهه میں نه تو تلوار هے' اور نه هي اُنکی زبان پر جنـگ کا لفظ - بغـاوت کا ایک بہت دور کا اشارہ بهی کبهي انکی زبان سے نہیں نکلتا' اور وفاداري پکارتے پکارتے انـکی زبانیں سوکـهه گئي هیں - تاهم پولیس کي ایک رپورٹ یا کسي جاسوس کا ایک حرف مخفي، بهي انکي زندگي اور زندگي کی قدرتي آزادي کے سلب کرلیـنے کیلیے کافي هے - پهر یا تو جیل خانوں کي دیواروں کے اندر نظر آتے هیں' یا عـدالتوں کے سامنے مجرمانه سر جهکاے هوے !

اولاً تو وہ ملکي پارٹیونکے اختلافات کي وجہ سے ایسي جرأت (جسمیں اگر کسي السٹر والے کا ایک قطرہ خون بھي گر گیا تو اسکو داخلي خونریزي اور خانہ جنگي کے پر ہیبت ناموں سے موسوم کیا جائیگا) کرنہیں سکتي ' اور اگر وہ اسقدر بد اندیش ہو ہي جاے ' جب بھي وہاں کی حالت اسدرجہ قوی ہے کہ اس تحریک کی سرکوبی و پامالی میں کبھی کامیاب نہ ہوگی - اس تحریک کے لیڈروں نے فوج کا نظام ایسے اصول پر رکھا ہے ' جسمیں ان خطرات و آفات کے لیے پورا حفظ ما تقدم کا سامان موجود ہے ' اورپھر یہ ایک عظیم الشان داخلي جنگ ہوگی ' جو قرون گذشتہ کي باھمی خونریزیوں کے واقعات انگلستان میں تازہ کردیگی -

(عدم تمرکز)

السٹر کي ملکي فوج کا نظام اصول لا مرکزیت پر مبنی ہے - یعنی اسکا کوئی مرکز عمومي نہیں جسکے ساتھہ پوري فوج کا وجود یا عدم وابستہ ہو ' اسلیے اگر اس تحریک کا بڑے سے بڑا سرغنا بھي گرفتار کرلیا جاے جب بھي اسے کوئی ایسا صدمہ نہ پہنچیگا جو اسکی ہستي کے لیے فیصلہ کن ہو -

اس قسم کی تمام قومي تحریکوں کو محض مرکزیت ھي کي وجہ سے نقصان پہونچتا ہے - اسکی قوت صرف چند لیڈروں کے ھاتھہ میں ہوتي ہے جنکو گورنمنٹ گرفتار کرلیتی ہے ' اور پھر انکی تحریک ضعیف ہوجاتی ہے - پس ان تمام تحریکوں کیلیے جو قانون وقت کے حملوں سے محفوظ رہنا چاہیں ' ضروري ہے کہ اپنا ایک مرکز کبھي بھی نہ رکھیں - انکي قوت سمندروں کی طرح پھیلي ہوئی ہو جسکي سطح کا ہر حصہ مرکز اور جسکي موجوں کی ہر چھوٹي طاقتور ہوتي ہے !

السٹر کا موجودہ نظام یہ ہے کہ تمام فوج متعدد مرکزوں میں منقسم ہے - ہر مرکز میں متعدد کمپنیاں اور ہر کمپنی میں متعدد ریجمنٹ ہیں - ریجمنٹوں میں سپاہیوں کي تعداد مختلف ہے - جس مقام پر جسقدر مرد جمع ہوے ' اتنے ھي آدمیوں کا وہاں ریجمنٹ بنا دیا گیا -

(قومي فوج کي تقسیم)

تمام السٹر میں کل ۹ فوجی مرکز ہیں - ان ۹ مرکزوں میں ۶۵ ریجمنٹیں ہیں - بلفاسٹ میں جو اس تحریک کا صدر مقام ہے ' ۸ - ریجمنٹ ہر وقت موجود رہتے ہیں - ان ریجمنٹوں کے علاوہ بقیہ فوج تمام صوبہ میں پھیلي ہوئی ہے ' بعض میں ۴ ریجمنٹ ہیں ' بعض میں تین بعض میں دو ' اور بعض میں صرف ایک ھي سواروں کي پلٹن ہے ' مگر اس سے ضعف یا کمزوري کا نتیجہ نہ نکالنا چاہیے - کیونکہ ہر مرکز جس وقت چاہے گھوڑوں اور سائیکل سواروں کی پلٹن فوراً تیار کرلے سکتا ہے -

اصولاً ہر ریجمنٹ میں ۴ سو سے لیکے ۲ ہزار ۲ سپاہي تک ہونے چاہئیں ' مگر چونکہ انکی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں مختلف مقامات پر بھیجدي گئی ہیں تاکہ اہل آئرلینڈ کے حملوں کا تدارک کرسکیں (جو چاہتے ہیں کہ السٹر بھی ڈبلن پارلیمنٹ میں ضرور ہی شامل ہو) اسلیے اب کسی ریجمنٹ میں بھي ایک ہزار سپاھي سے زیادہ نہیں ہیں -

ان کمپنیوں اور ریجمنٹوں کو مرکز سے ہر قسم کے سامان جنگ و خور و نوش کي برابر مدد ملتي رہتی ہے - اسکےعلاوہ طبي امداد کا سامان بھی وسیع اور عمدہ پیمانہ پر ہے - تیمار داري کے لیے السٹر کی پر جوش خاتونیں ہیں - علاج کے لیے اعلی قابلیت کے

اڈورڈ کارسن السٹر کے بندرگاہ میں کھڑا ہے اور فوجي استحکامات کیلیے احکام دے رہا ہے !

ڈاکٹر اور مریضوں کے لیجانے کے لیے کافی مقدار میں گاڑیاں موجود رکھی گئي ہیں !

السٹر کی ملکی فوج کے نظام میں لا مرکزیت کے ساتھہ جمہوریت بھی شامل ہے - چنانچہ تمام ذمہ دار عہدوں کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا ہے - چھوٹي چھوٹي ٹولیاں یا رسالے اپنے اپنے کمانڈروں کو خود منتخب کرلیتی ہیں - پھر یہ انتخاب شدہ کمانڈر ریجمنٹ کے قائد کا انتخاب کرتے ہیں - وہ اپنے افسروں کو منتخب کرلیتے ہیں - بڑے کمانڈر کے بعد جو کمانڈر ہوتا ہے ' اسکے انتخاب کا اختیار کبھی تو بڑے کمانڈر کو دیدیا جاتا ہے - کبھی فوج خود اپنے ھي ھاتھہ میں رکھتی ہے -

السٹر کے بڑے بڑے روساء اور عمائد کے متعلق فوج کي نگراني کردی گئی ہے - اگر انمیں سے کسی کی غفلت و بے پروائي

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں۔ زمانۂ انحطاط میں جوانی کی سی قوت پیدا کردیتی ہیں، کیساہی ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ہے، اور ہمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ہدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگی جو بیان سے باہر ہے - ٹوٹے ہوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتی، اور چہرے پر رونق لاتی ہے - علاوہ اسکے اشتہا کی کمی کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھی عدیم النظیر ہیں، ہر خریدار کو دوائی کے بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشی کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۴ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کی گولیوں کے ساتھہ ساتھہ راز بھی تحریر کردیا جائیگا -

المشتہر

منیجر کارخانۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

جوہر عشبۂ مغربی و چوب چینی

یورپ کے بدے ہوے ہمارے مزاجوں کے ساتھہ اس لیے موافق آتے ہیں کہ وہ روح شراب میں بنائے جاتے ہیں، جو گرم مزج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجاے اس کے کہ گرم خون کو ٹھنڈا کریں خون کو اور تیز کردیدے ہیں - ہم نے اس جوہر میں برگ ثنا، چوب چینی وغیرہ مبتدل و مبرد خون دوائیں شامل کردی ہیں - جن کی شمولیت سے عشبہ کی طاقت دو چند ہوگئی ہے - چند خوراک تجربہ کرکے دیکھہ لیجیے - سیاہ چہرے کو سرخ کردیتا ہے - بدنما داغ، پھوڑے، پھنسی، بیقاعدگی حیض، درد نسل، ہڈیوں کا درد، درد اعضا، وغیرہ میں مبتلا رہتے ہیں اسکو آزمائیں -

یاد رکھیگا کہ دوا سازی میں یہ نکتہ دل میں جگہ دینے کے قابل ہے کہ ایک دوائی جو ناتجربہ کار بناے مضر و بے عمل ہوجاتی ہے - اور وہی دوا مناسب اجزاء و ترکیب سے واقف کار بناے تو مختلف حکمی عمل و عجیب و غریب خواص و فوائد ظاہر کرتی ہے - دوا سازی میں قاعدہ ہے کہ جب تک دوا سازان اجزاء کے افعال و خواص سے باخبر نہو، کبھی اسکا ترکیب دیا ہوا نسخہ سریع الاثر حکمی فائدہ نہ کریگا - یہی وجہ ہے کہ جاہل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازی کے اصول سے محض نا آشنا ہوتے ہیں بجاے فائدہ دینے کے نقصان کرتے ہیں، لہذا ان سے بچنا چاہیے - قیمت شیشی کلاں ۳ روپیہ - شیشی خورد ایک روپیہ ۸ - آنہ -

المشتہر

حکیم، ڈاکٹر، حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما، شاہی سند یافتہ موچی دروازہ لاہور

اعلان

ایک ہیڈ کلارک کی انگریزی دفتر کے لیے ضرورت ہے - اعلی علمی قابلیت تحریری لیاقت - دفتر کے کام کا تجربہ سابقہ - بی - اے پاس ہونا لازمی شرائط ہیں، تنخواہ پچہتر روپیہ سے سو روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت دیجا سکتی ہے درخواست مع نقول اسناد جلد آنی چاہئیں - پتہ ذیل میں مندرج ہے -

ہوم سکریٹری ہز ہائینس نواب صاحب بہادر
ریاست رامپور - یو - پی -

اڈیٹر الہلال کی راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۶۱]

میں ہمیشہ کلکتہ کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک بنواتا ہوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ہوئی تو مسٹر - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کی - چنانچہ دو مختلف قسم کی عینکیں بناکر انہوں نے دی ہیں، اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ ہر طرح بہتر اور عمدہ ہیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغنی کردیتی ہے - مزید برآں مقابلۃ قیمت میں بھی ارزاں ہیں، کام بھی جلد اور وعدہ کے مطابق ہوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئی سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمانے پر ہمارے لائق و تجربہ کار ڈاکٹر وںکی تجویز سے اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کی جائیگی - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دی جائیگی -

عینک نکل کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - عینک رولڈ گولڈ کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک عینک اسپشل رولڈ گولڈ کمانی مثل اصلی سونے کے، ناک چوڑی خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیر مع اصلی پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجرن عینک و گھڑی - نمبر ۱ × ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

ہندوستانی دوا خانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار، صفائی، ستھرا پن، ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ:

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے، جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ہیں، جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دہلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے، اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اسکا شائع ہونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان، چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ہیں ......" آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ہونے کی بہت ہی کم امید ہے ...... آپ قدیم اہل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں -" قیمت ایک روپیہ -

المشتہر

عبد الرحمن، اثر - نمبر ۱۶ - بڑایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

مسلمان اب بهي هوشيار هوں !

مظالم البانيا

حضرت همدرد قوم مرحوم

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته - كل كے انگريزي روزانه اخبارات ميں يه خبر مجمل درج تهي كه اپيروتس يعني ايپريس كے عيسائي باشندوں نے مقام كوده پر دو سو مسلمانوں كو نهايت بے رحمي سے انواع و اقسام كي عقوبتوں كے ساتهه مار ڈالا اور گرجا كو آگ لگا دي - آج جو خبر كسيقدر تفصيل كے ساتهه لندن سے شائع هوئي هے اسكا مطلب يه هے كه اس خبر كي مختلف ذرائع و وسائل سے تصديق هوئي هے كه كوده ميں نهايت بے رحمي اور ايذا رساني كي گئي هے - مظلوموں كي چهاتيوں' هاتهه' پاؤں ميں كيليں يعني مينخهاے آهني تهونكي گئيں - هارمسودا ميں بچے ملے جنكے ساتهه سخت بے رحمي كي گئي تهي - بهتونكي انگلياں كاٹ ڈالي گئي تهيں - يه ظاهر هوا هے كه ديلونچ كے قريب درسكو اور ديگر مقامات ميں البانين مسلمانوں كا قتل عام كيا گيا هے اور اونكو اونكے گهروں ميں ايپيروتس كے لوگوں نے آگ لگا كر جلا ديا -

يه لفظي ترجمه ۷ - مئي كي خبر كا هے جو رائٹر كے ذريعه همكو آج ۹ مئي كو وصول هوئي هے - آپ كو معلوم هے كه ايسي خبريں كس احتياط كے ساتهه يورپ كے اخباروں ميں نكلتي هيں' اور كسقدر ان ميں كاٹ چهانٹ كي جاتي هے ؟ هندوستان ميں تو اور بهي زياده هوشياري و احتياط سے كام ليا جاتا هے باايں همه اس خبر كا آنا اسكي صحت كيليے دليل قاطع هے بلكه معلوم هوتا هے كه جو كچهه بيان كيا گيا هے وه اصليت سے بدرجها كم هے -

اب هندوستان كے مسلمانوں سے پوچهتا هوں كه سكوت كبتك ؟ كيا وقت نهيں آگيا هے كه مدعيان اسلام كے جگر شق هوجائيں' اور سكون و صبر انهيں جواب ديدے ؟ اگر ايسا نهيں تو پهر ايمان كا دعوا كيوں ؟ اگر حكومت تركي كے زمانه ميں مسلمان عيسائيوں كے ساتهه ايسا كرتے تو عيسائي حكومتوں كے جهاز اسوقت قسطنطنيه پر گوله باري كررهے هوتے - جو لوگ ايك خدا كو پوجتے هيں اور خداے مصلوب و متعدد پر ايمان نهيں ركهتے' وه اس قابل كهاں كه انكي قابل نفرت وجود كے تلف هونے پر مطالبه كيا جاے ؟ يورپ كا ان مظالم كے نسبت يه خيال هے كه اگر يه نه هوتا تو البانيا ميں ايك عيسائي بادشاه كيوں مقرر كيا جاتا ؟ حالانكه تعداد مسلمانوں كي رعيت ميں به نسبت نصارے كے بهت زياده هے - پس اصل مدعا يه هے كه ان بد ترين كفار يعني مسلمانوں كا كسي طرح مقدس زمين يورپ ميں خاتمه كيا جاے - اگر كوئي مسلمان البانيا كا فرمانروا هوتا تو عيسائيوں كي جان و مال اور حقوق كي حفاظت كے ليے كل نصراني يورپ كے سلطنتيں اپني مجموعي قوت كے ساتهه موجود تهيں - كسي مسلمان كي كيا مجال تهي كه آنكهه اُٹها كر بهي اونكي طرف ديكهه سكتا' ليكن اس صورت ميں مسلمانوں كا قلع قمع كيونكر هوسكتا تها - اسليے جو اصلي مقصود تها اوسكا پهلا باب يه خوں ريز حالات هيں - اصلي كتاب آينده شروع هوگي -

مگر سوال مقدم يه هے كه هندوستان كے سات كرور مسلمانوں كو اسلام كے ليے كيا كرنا چاهيے ؟ اسلام كي اصلي بنا فتح مكه سے پڑي' اور جبتك مسلمانوں نے جهاد كو نه چهوڑا وه ذليل نه هوے - جب سے اونهوں نے تلوار ڈالدي وه پامال هوگئے هيں - تركي اور كابل كو ديكهه لو كه كيا كرتي هے - يهاں هم مسلمانوں كے ليے جهاد شمشيري كا موقعه نهيں هے تو نهيں هم هندوستان كے مسلمان جهاد مالي كركے ايك بقية السيف سلطنت كو بچانے كي كوششيں كرسكتے هيں' پس براے خدا اُٹهو اور مسلمانوں كو جگاؤ كه وه اپني آمدني كا ايك حصه اگرچه وه كيسا هي خفيف هو تركي كي بحري اور بري طاقت كے ليے وقف كر ديں -

اگر هندوستان كے سات كرور مسلمان ايك روپيه بلكه ايك پيسه بهي ماهوار اس غرض كے ليے وقف كرديں تو كيا كچهه هوسكتا هے - يه موقع هے كه كلكته' بمبئي' لكهنؤ' دهلي' لاهور وغيره شهروں ميں جلسه هاے عامه منعقد كيے جائيں اور قوم سے فوجي اور بحري امداد سلطنت اسلامي كے ليے اعانت طلب هو اور عام تحريك پيدا كيجاے - پهر جب يه تحريك شروع هو تو يه ضروري هوگا كه راجه صاحب محمود آباد اور سر كريم بهائي وغيره معتمدين ملك اسكے امين و محافظ بنيں اور قوم كو اپني اعانت كي نسبت پورا اعتماد رهے -

ميں ايك ملازمت پيشه شخص هوں' ميں اس كام ميں كوئي بڑا حصه ليے كي طاقت اپنے ميں نهيں پاتا - اسليے ميں آپ سے درخواست كرتا هوں كے آپ كمر همت باندهيں اور اگر آپ مناسب خيال كريں تو خدام كعبه كے كام كو اپنے ذمه لے ليں - اسلام و مسلمانوں كي نجات اسي ميں هے بشرطيكه ايمانداري سے كام كيا جاے -

(خاكسار - م - ا -)

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر وجہ و خیال کا آدمی دوبا ہوا ہے جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا نہ کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب **وقار الملک** بہادر۔
جناب نواب حاجی **محمد اسحٰق** خانصاحب۔
جناب آنریبل سید **شرف الدین** صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔
جناب لسان العصر سید **اکبر حسین** صاحب۔ اکبر الہ آبادی
جناب مولانا مولوی **ابو محمد عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔
جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب۔ **اقبال**۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔
جناب مولانا مولوی **محمد عبد الحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی۔
جناب حاذق الملک حکیم حافظ **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی
جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی
جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر **زیڈ۔ اے۔ احمد** صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس
جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی
جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلّٰی

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلیے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ہندوستان بلکہ بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو یہ ثابت ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلیے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا **تاج روغن گیسو دراز** ہے آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ہم میں سے بہت کم مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور عند الطلب پر شیرہ بھی روانہ کیا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہے کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی پا سر دھوپ یہ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون برما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دوربین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھیے کہ جسطرح انسان کے کاندھوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلیے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقعے ملے تھے مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلیے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر گیسوئے دراز خدا نخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہوکر شانوں پہ بیجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلے سے بکار بکار کر کہہ رہے تھے کہ

کچھ نہ ہو پہنچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندہ گئی۔ اور صاحب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چند سے پہلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب تحکم کے ساتھ خوشبوؤں کا چھانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص دوکی باعث ہوتی ہو بلکہ متابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

جناب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر لیجیئے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجاے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیزی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپاے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کردیا جاے۔ ورشکہ ہے کہ اس جلد کی تعمیل بھی بوجہ حسن کردیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی بڑھادی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجاے۔

یہاں یہ عرض کردینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک۔ دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس تاچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد واوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

قیمت روغن بادام مروغن زیتون یاسمین ... فی شیشی ... تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی ۱۲ ... فی شیشی (۱۰ آنہ)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک جو ایک شیشی پر ۵، دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجیے اس لیے کہ بجز چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہوسکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات ہیں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونے کی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینجر دی تاج مینوفیکچرنگ کمپنی دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ " تاج " دہلی

ناظرین الھــلال غور سے پڑھیں

اگر آپ ڈاکٹر اقبال - مولانا شبلی - سید اکبر حسین صاحب ' طالب بنارسی - سید ناصر نذیر صاحب فراق - سید دلگیر - مولانا عرش گیاوی - مرزا سلطان احمد صاحب سیماب ' اکبر آبادی اور دیگر باکمال شعرا اور مضمون نگاروں کا زور قلم ملاحظہ فرمانا چاہتے هیں ' تو اردو علم ادب کے زبردست آرگن -

اصلی قیمت تین روپیہ **رسالہ فانوس خیال** خریداران الهلال سے دو روپیہ

کے خریدار بن جائیے - چندہ معاونین سے ۱۰ روپیہ - تاجران و حکام سے ۵ روپیہ - عوام سے ۳ روپیہ - طلبا سے ۲ روپیہ یکم جون سے پیشتر خریداران الهلال سے ۲ روپیہ اگر منی آرڈر بھیجنا چاهیں - تو صرف ۱ روپیہ ۱۲ آنہ - کاغذ لکھائی چھپائی نفیس -

منیجر فانوس خیال پٹھان کوٹ - پنجاب

جوهر سر ماهي

دماغ جو کل اعضائے رئیسہ پر حکمراں ہے - کمزور هوجانیسے تمام عصاب و دیگر اعضاء بھی کمزور ہو جاتے هیں - اور مقوی دماغ کے جتنے نسخے هیں تمام قیمتی سے قیمتی هیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے هیں - لہذا یہ ایک نو ایجاد دوا جو روئی مچھلی کے مغز سے امریکہ میں تیار کیا گیا ہے - دماغی کمزوریوں میں نیز مدف ثابت ہوئی ہے - مریضان امراض دماغی کو عموماً اور اطباء هندوستان سے خصوصاً گذارش ہے کہ یہ کثیر المنفعت دوا دو تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان' سستی' اداسی' دماغ کا چکرانا' درد سر' اسهال' ضعف بصارت' دوران سر' کمی حافظہ وغیرہ وغیرہ امراض میں فورا فائدہ شروع هوجاتا ہے' اور چند روز کے استعمال سے شفاء حاصل هوجاتی ہے - ایک شیشی میں هزار قطرے هیں قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنے -

Dr T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta.

دهلي کے خانداني اطبـا اور دوا خـانه نورتن دهلي

يه دوا خانه عرب - عدن - افريقه - امريکه - سيلون - آسٹريليا - رعيرہ رغيرہ ملکونميں اپنا سکه جما چکا هے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولـه قبـله حکيم محمد احسن الله خان مرحوم طبيب خاص بهادر شاہ دهلی کے خاص مجربات هيں -

دوائی' ضيق - هر قسم کي کهانسي و دمـه کا مجرب عـلاج في بکس ايک توله ٢ دو روپيه -

حب قتـل ديدان - يه گولياں پيٹ کے کيڑے مارکر نـکال ديتي هيں في بکس ايک روپيه -

المشتهر حکيم محمد يعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه

روغن بيگـم بهـار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار' وکلا' طلبه' مدرسين' معلمين' مولفين' مصنفين' کيخدمت ميں التماس هے که يه روغن جسکا نام آپ نے عنواں عبارت سے ابهي ديکها اور پڑها هے' ايک عرصے کی فکر اور سوچ کے بعد بهترے مفيد ادويه اور اعلیٰ درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تيار کيا گيا هے' جسکا اصلي ماخذ اطباے يوناني کا قديم مجرب نسخه هے' اسکے متعلق اصلي تعريف بهي قبل از امتحان و پيش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي هے صرف ايک شيشي ايکبار منگواکر استعمال کرنے سے يه امر ظاهر هوسکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کيميراجي نيل نکلے هيں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هيں آيا يه يوناني روغن بيگم بهار امراض دماغي کے ليے بمقابله تمام مروج تيلونکے کهانتک مفيد هے اور نازک اور شرقين بيگمات کے گيسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے ميں کهانتک قدرت اور تاثير خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبهٔ برودت کيوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پيدا هوجاتے هيں' اسليے اس روغن بيگم بهار ميں زيادہ تر اعتدال کي رعايت رکهي گئي هے تاکه هر ايک مزاج کے موافق هر مرطوب و مقوي دماغ هونيکے علاوہ اسکے دلفريب تازہ پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهيگا' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهيں هوگي - قيمت في شيشي ايک روپيه محصول ڈاک ٥ آنه درجن ١٠ روپيه ٨ آنه -

بٹيـکا

بادشاہ و بيگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - يوناني مڈيکل سائنس کي ايک نماياں کاميابي بعد -

بٹيکا ـــ کے خواص بهت هيں' جن ميں خـاص خـاص بائيں عمر کي زيادتي' جواني دائمي' اور جسم کي راحت هے' ايک گهنٹه کے استعمال ميں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرينگے - ايک مرتبه کي آزمايش کي ضرورت هے -

راما فرنجي تيله اور پرنمير انجن تيلا - اس دوا کو ميں نے ابا و اجداد سے پايا جو شهنشاہ مغليه کے حکيم تهے - يه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهيں درخواست پر ترکيب استعمال بهيجي جائيگي -

" ونڈرفل کانبهو " کو بهي ضرور آزمايش کريں - قيمت دو روپيه بارہ آنه مسک پاس اور الکٹريک ريگر پرسٹ پانچ روپيه بارہ آنه محصول ڈاک ٦ آنه يوناني گورت بازار کا سامپل بهي سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لکهيے -

حکيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيکل هال - نمبر ١١٥/١١٣ مچهوا بازار اسٹريٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

سوانح احمدي يا تواريخ عجيبه

يه کتاب حضرت مولانا سيد احمد صاحب بريلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعيل صاحب' شهيد کے حالات ميں هے - اپ آمي تهے باطني تعليم شغل برزخ - اور بيعت کا ذکر ديباچه کے بعد ديا گيا هے - پهر حضرت رسول کريم صلعم کي زيارت جسمي - اور توجهه بزرگاں هر چهار سلسله - روجه هند کا بيان هے - صدها عجيب وغريب مضامين هيں جسميں سے چند کا ذکر ذيل ميں کيا جاتا هے - اپکے گهوڑيکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگريزي جنرل کا عين موقعه جنگ پر اپکا لشکر ميں لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعليم - صوفي کي خيال مخالفونکا افت ميں مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اور کئي لڑائياں - ايک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بيعت هو جانا - شيعونکي شکست - ايک هندو سيٹهه کا خواب هولناک ديکهکر اپسے بيعت هونا - ايک انگريز کي دعوت - ايک شيعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے هاتهه پر بيعت کرنا - حج کي تياري - اور غيبي آرڈرنکا عين پهونچانا باوجود آمي هونيکے ايک پادري کو قليدس کي مسايل دقيقه کا حل کرديناـ سمندر کے کهاري پاني کا شيرين هوجانا سلوک اور تصرف کے نکات عجبيه وغيرہ حجم ٢٢٤ صفحه قيمت دو روپيه علاوہ محصول ـ

ديار حبيب (صلعـــم) کے فوٹـــو

گذشته سفر حج ميں ميں اپنے همراہ مدينه منورہ اور مکه معظمه سے بعض نهايت عمدہ اور دلفريب فوٹو لايا هوں - جن ميں بعض تيار هوگئے هيں اور بعض تيار هو رهے هيں - مکانوں کو سجانے کے لئے بيهودہ اور مخرب اخلاق تصاوير کي بجاے يه فوٹو چوکهٹوں ميں جڑوا کر ديواروں سے لگائيں تو علاوہ خوبصورتي اور زينت کے خير و برکت کا باعث هونگے - قيمت في فوٹو صرف تين آنه - سارے يعنے دس عدد فوٹو جو تيار هيں اکٹهے منگانے کي صورت ميں ايک روپيه آٹهه آنه علاوہ خرچ ڈاک - يه فوٹو نهايت اعلیٰ درجه کے آرٹ پيپر پر ولايتي طرز پر بنوائے گئے هيں - دهلي وغيرہ کے بازاروں ميں مدينه منورہ اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هيں - وہ هاتهه کے بنے هوئے هوتے هيں - اب تک فوٹو کي تصاوير ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تيار نهيں کرسکا - کيونکه بدوي قبائل اور خدام حرمين شريفين فوٹو ليپے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کرديتے هيں - ايک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کر کے يه فوٹو لئے - (١) کعبة الله - بيت الله شريف کا فوٹو سياہ ريشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو ميں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هيں (٢) مدينه منورہ کا نظارہ (٣) مکه معظمه ميں نماز جمعه کا دلچسپ نظارہ اور هجوم خلائق (٤) ميدان منا ميں حاجيوں کے کيمپ اور مسجد خيف کا سين (٥) شيطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (٦) ميدان عرفات ميں لوگوں کے خيمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (٧) جنت المعلیٰ واقعه مکه معظمه جسميں حضرت خديجه حرم رسول کريم صلعم اور حضرت آمنه والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هيں (٨) جنت البقيع جسميں اهل بيت وامهات المومنين و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقيع کے مزارات هيں (٩) کعبة الله کے گرد حاجيوں کا طواف کرنا (١٠) کوہ صفا ومروہ اور وهاں جو کلام رباني کي آيت منقش هے فوٹو ميں حرف بحرف پڑهي جاتي هے -

ديگـــر کتـــابيں

(١) مذاق العارفين ترجمه اردو احيا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قيمت ٩ روپيه - تصرف کي نهايت ناياب اور بے نظير کتاب [٢] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قيمت ٢ روپيه ٨ آنه - [٣] رموز الاطبا علم طب کے بے نظير کتاب موجودہ حکماے هند کے باتصوير حالات و مجربات ايک هزار صفحه مجلد قيمت ٤ روپيه - [٤] نفحات الانس اردو حالات اولياے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قيمت ٣ روپيه -

(٥) مشاهير اسلام چاليس صوفياے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابيں اصل قيمت معه رعايتي ٢٠ روپيه ٨ آنه هے - (٧) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سايز ترجمه اردو قيمت ٦ روپيه ١٢ آنه

منيجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدين
ضلع گجرات پنجاب

جام جهـــان نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نه هوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسي کار آمد ایسی دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھه روپے کو بھي سستي هے - یـه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگي میں ریا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - کیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو' بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمي آنکے عهد بعهد کے حالات سوانعمري' و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فهرست ' آنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا هے - حیوانات کا علاج هاتھي ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکري ' کتا وغیرہ جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا هے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجستــري استامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسي معلومات آجتــک کهیں دیکھي نــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوے یکه بگھی جهاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح لئے هیں اسکے بعد ملــک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دکھاني کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جهاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایه وغیرہ سب کچھه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز نه پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑي

گارنــٹي ٥ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا هے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکھه مٹکاتي رهتي هے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار' مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹھیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نه لیں تو همارا ذمه' ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آ ٹھه روزه واچ

گارنــٹی ۸ سال قیمت ٦ چهه روپیه

اس گھڑي کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے که کبھی ایک منٹ کا فرق نهین پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیان اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهــري نهــایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹھه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹھه روزه واچ - جو کلائي پر بندھ سکتي هے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر همارے یهان آئي هیں - نه دیا سلائي کي ضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ ساتھ اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندھیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہ سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگی -

قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوہ انکے همارے یهاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نهایت عمدہ و خوشنما مل سکتي هیں - اپنا پته صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منگوا لیجے -

منیجر گپتا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام توهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلتے ہی پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیں ایک ساتھہ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

S. C. MITRA & Co

بہترین طریقہ اور تیاری

ہندوستان میں فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کیواسطے

کارخانے کی خصوصیات

کم قیمت

12, NARIKELBAGAN LANE

CALCUTTA.

علمی ذخیـــرہ

(۱) - مآثرالـکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندرستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الـکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کرکے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیہ کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈینس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاؤلیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعـرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي قلمي هزار کتابوں کي فہرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد الله خاں بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ | کلکتہ: چہار شنبہ ۸ رجب ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۲۲

Calcutta: Wednesday, June, 3. 1914

قیمت فی پرچہ، ساڑھے تین آنہ

اگر معاونین الهلال کوشش کریں کہ الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیہ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هو گئے هوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

الهلال کي ششماهی مجلدات قیمت میں تخفیف

الهلال کي ششماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسي زیادہ قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجر)

روزانه الهلال

چونکه ابھي شائع نهیں هوا هے ' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که ایمبرائیڈري یعني سوزني کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رفلي پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشي میناکاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ - جدوار ' زہرہ ' گل بنفشه وغیرہ وغیرہ هم سے طلب کریں - فهرست مفت ارسال کي جاتي هے -

دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹي - سري نگر کشمیر

(1) راسکوپ ملیور واچ گارنٹي ۲ سال معه محصول دو روپیه آٹھه آنه
(2) متلڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈرواچ گارنٹي ۳ سال معه محصول دس روپیه
(4) نکلکدس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط مچ وقت برابر چلنیوالي گھڑیوں کي ضرورت هے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نه پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلي اسٹریٹ دهرم تلا کلکته -
M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
نمبر ۱۴ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

الہلال

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 McLeod street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

نمبر ۲۲ — کلکتہ: چہار شنبہ ۸ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, June, 3. 1914

مسلمانان ہند اور دولۃ عثمانیہ کی جنگی اعانت

ایک غلط اور افسوس ناک الزام!

مسلمانوں کے فرض دینی و اسلامی کی تشریح

پچھلے ہفتے مذہبی انگریزی معاصر ہندو پیٹریٹ نے دولۃ عثمانیہ کی خارجی اعانات کے متعلق ایک مختصر نوٹ لکھا ہے، اور ہمیں افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ بالکل غلط فہمیوں پر مبنی ہے -

معاصر موصوف لکھتا ہے کہ جنگ طرابلس و بلقان کے زمانے میں بڑے بڑے اعانتی فنڈ اسلامی اخبارات کے دفاتر میں کھولے گئے تھے - انکی نسبت اب بعض پنجابی اخبارات کو معلوم ہوا ہے کہ وہ گو ہلال احمر کے نام سے تھے اور اعلان کیا گیا تھا کہ صرف لڑائی کے مجروحین اور انکے پس ماندوں کو اس سے مدد دی جائیگی، مگر اسکا بڑا حصہ ہلال احمر فنڈ کی جگہہ خود حکومۃ عثمانیہ کو جنگی امداد میں دیدیا گیا - اس طرح یہ اہم سوال پیدا ہوگیا ہے کہ باوجود اعلان کا طرفداری کے، مسلمانان ہند کی جانبی اعانات کا جنگ میں لگایا جانا قانونا قابل اعتراض تھا یا نہیں؟ پھر آخر میں لکھا ہے کہ جو رپورٹ انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ سے آئی ہے، اسمیں ان رقوم کا ذکر نہیں ہے - اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ وہ روپیہ حکومت کو بلقانی ریاستوں کے خلاف لڑنے کیلیے دیا گیا ہے، جسکے متعلق برٹش گورنمنٹ کا طرفداری کا اعلان کر چکی تھی -

ہم نہیں سمجھتے کہ معاصر موصوف کو یہ معلومات کہاں سے حاصل ہوئی ہیں اور " بعض پنجابی اخبارات " سے مقصود کون اخبارات ہیں؟ اگر اس سے مقصود پنجاب کے وہ معاصرین ہیں جنھوں نے ہلال احمر کی رپورٹ کے متعلق مضامین لکھے ہیں، تو جہاں تک ہمیں معلوم ہے، ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان حضرات کا مقصود تحریر صرف تحقیقات اور ایک بظاہر اعتراض انگیز مسئلہ کے متعلق اطمینان حاصل کرنا تھا، نہ کہ اس نتیجہ کو پیدا کرنا جو غالبا ہندوستان میں سب سے پہلے ہندو پیٹریٹ نے پیدا کرنا چاہا ہے، اور گورنمنٹ کے سامنے ایک نئے مسئلہ کے پیش کرنے کی لا حاصل سعی کی ہے -

ہندوستان کے مسلمانوں نے جنگ طرابلس و بلقان کے زمانے میں جسقدر روپیہ جمع کیا، وہ صرف ہلال احمر فنڈ کیلیے کیا - اور جن لوگوں نے روپیہ ترکی بھیجا، بلا استثنا صرف مجروحین جنگ اور انکے پس ماندوں کی اعانت ہی کیلیے بھیجا - ہم پورے وثوق کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں اس عظیم الشان جنگ بلقان کیلیے جسکے روزانہ مصارف کروڑوں روپیے [illegible] ہزار یا زیادہ سے زیادہ چار پانچ لاکھہ روپیہ بھیجنے کی بے نتیجہ سعی نہیں کی ہے -

البتہ یہ ضرور ہے کہ قسطنطنیہ کی انجمن ہلال احمر ایک غیر سرکاری انجمن تھی - اسکے متعلق پورا وثوق اور اعتماد مسلمانان ہند کو حاصل نہ تھا - بہت سے لوگوں نے قرین احتیاط سمجھا کہ اپنا تمام روپیہ براہ راست حکومت اور اسکے وزرا کے نام روانہ کریں جو ہر طرح کے شکوک اور بدگمانیوں سے بالا تر ہیں -

چنانچہ اکثر لوگوں نے صدر اعظم کے نام اپنی اقساط روانہ کیں - لیکن اس سے انکا مقصد صرف یہ تھا کہ یہ روپیہ ہلال احمر کے کاموں میں حکومت کے ذریعہ صرف ہو، یا اگر حکومت قابل اعتماد سمجھے تو انجمن کے حوالے کر دے - یہ مقصود ہرگز نہ تھا کہ روپیہ جنگ کے کاموں میں خرچ کیا جائے - یہ ایک ایسی معلوم اور کھلی بات ہے جو کبھی بطور راز کے چھپائی نہیں گئی، اور گورنمنٹ اور پبلک دونوں کو معلوم ہے -

الہلال نے اخر ایام جنگ میں جب فہرست اعانت چھاپی تو ہمیشہ اسکی سرخی جلی ٹائپ میں یہ لکھی جاتی تھی: " در اعانۂ دولۃ علیہ عثمانیہ " اقلاً تیس چالیس مرتبہ یہ عنوان عام طور پر گورنمنٹ اور پبلک کی نظروں سے گذرا ہے - اس سے مقصود بھی یہ تھا کہ وہ ہلال احمر کے کاموں کیلیے دولۃ عثمانیہ کی اعانت کی دعوت دیتا تھا -

رہا انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کی رپورٹ میں اُن رقوم کا درج نہ ہونا، تو اس سے یہ استدلال کرنا کہ وہ روپیہ لڑائی کی اعانت میں حکومت کو دیا گیا، ایک ایسا صریح غلط استدلال ہے جس کو صرف اُن دماغوں ہی میں جگہہ ملسکتی ہے جو بعض مسلمانوں کے سر پولیٹکل الزامات قائم کرنے کے خاص طور پر شائق اور آرزومند ہیں - اس رپورٹ میں صرف وہی رقوم درج کی گئی ہیں جو براہ راست انجمن ہلال احمر کے دفتر میں بھیجی گئیں - جو روپیہ ہلال احمر فنڈ کا بواسطۂ حکومت گیا، یا اعانت مہاجرین وغیرہ میں بھیجا گیا، کوئی وجہ نہ تھی کہ اُسے بھی انجمن اپنی رپورٹ میں جگہہ دیتی - ڈاکٹر عدنان نے جو سکریٹری انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ نے خود مجھسے متعدد بار فہرست رقوم کا ذکر کرتے ہوے یہ کہا تھا، اور ایک تار میں تو انھوں نے صاف صاف لکھہ بھی دیا ہے جو رپورٹ کی اشاعت کے بہت بعد میرے نام آیا ہے - کئی ماہ ہوے، میں نے اسکے متعلق ایک خط بعض معاصرین

جنگ کے علاج اور شہداء اسلام کے پس ماندوں کی اعانت میں یہ روپیہ صرف ہو اور کوشش کی گئی کہ اگر اس روپیہ کے ذریعہ دشمنان اسلام کے سینوں پر مہلک زخم نہیں لگائے جاسکتے ' تو کم از کم جاں نثاران توحید کے زخموں پر مرہم ہی لگا دیا جاے -

اگر سوال کیا جاے (جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ بعض اپنے ہی حلقوں میں چھیڑا جا رہا ہے) کہ خود دولۃ علیہ نے بھی اس روپیہ کو ہلال احمر کے کاموں میں خرچ کیا یا نہیں ؟ تو اسکے جواب میں اور کسی کو یہ کہنے ہوے ڈر معلوم ہو تو ہو ' مگر مجھے تو کوئی تامل نہیں کہ ہم نے یہ روپیہ ہلال احمر کے کاموں کیلیے بھیجا تھا - اس کے سوا بھیجنے والوں کا کوئی مقصد نہ تھا - لیکن اگر حکومت اور وزراے حکومت نے اس قلیل و حقیر رقم کو ہلال احمر کی جگہ کسی ایسے کام میں صرف کیا ہو جو ہلال احمر سے بھی زیادہ اس زمانے میں اہم ہو ' تو تمام مسلمانان ہند کیلیے جنکے دل اپنی نارسائی کے غم سے اندوہگیں اور اپنی محرومی کے ماتم سے زخمی ہیں ' اس سے بڑھکر فخر و مسرت کی اور کیا بات ہوسکتی ہے ؟ رہے قسمت ہم محرومان دور افتادہ کی ' اور صد عز و افتخار ہم بد بختان بے دست و پا کیلیے ' اگر ہمیں یقین ہوجاے کہ ہماری حقیر رقمیں اس حادثہ کبری اور مصیبۃ عظمی کے موقعہ پر مجاہدین مقدسین اسلام اور قاتلین اہل صلیب و عبدۃ الاوثان کی راہ میں ٹھکانے لگیں ' اور ہلال احمر کی مرہم پٹی کی جگہ اصلی میدان غزا میں کام آئیں !!

برس مردہ گر جاں فشانم رواست !

البتہ افسوس ہے کہ اسکا کوئی ثبوت وہ لوگ نہیں پیش کرے ' جنکے بدترین الزام کی فی الحقیقت ہمارے لیے کوئی پرواہ نہیں ہیں - کاش ہندو پیٹریٹ اور اسکے ہم مشرب ہمیں اسکا یقین دلا سکتے کہ ہماری کم ہمت نیت کے خلاف ہمارا روپیہ ہلال احمر کی جگہہ اصلی جہاد مقدس میں صرف کیا گیا ہے !

آخر میں ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا معزز مقامی معاصر اپنے کالموں میں اس غلطی کی بہت جلد اصلاح کریگا - ہم خود تو ایسے الزاموں سے کچھہ متاثر نہیں ہوتے - بجز اسکے کہ مثل صدہا غلط باتوں کے اسے بھی غلط سمجھہ لیں - لیکن اسکا اثر عام طور پر تمام مسلمانوں پر پڑتا ہے ' اور ایک سخت غلط فہمی پیدا ہوتی ہے -

ہمارا ابتدا سے جو اصول ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات کے مسئلہ کی نسبت رہا ہے ' وہ زمانے سے پوشیدہ نہیں - حتی کہ ہم نے ہمیشہ نہایت شدت اور سختی کے ساتھہ ان مسلمان لیڈروں کو الزام دیا ہے جو ہندؤں کو ملکی اعمال کی وجہ سے گورنمنٹ کے سامنے ملزم بنانا چاہتے ہیں ' اور انکے مقابلے میں اپنی خوشامد اور غلامی پر ناز کرتے ہیں - بہت سے مسلمان ہم سے ناخوش ہیں کہ ہم کیوں انکی طرح ہندؤں سے علحدگی اور مخالفت کی دعوت نہیں دیتے -

ایسی حالت میں ہمارے لیے یہ بڑی ہی دکھہ کی بات ہوگی اگر مسلمانوں کو ایک نئے مگر بے اصل پولیٹکل الزام کا مورد بنانے کیلیے ہندو پریس کے کسی رفیع زادہ کی طرف سے کوشش ہو ' اور با وجود کشف حقیقت کے وہ تصحیح و اعتذار سے انکار کردے - ہم اسے یقین دلاتے ہیں کہ جو لوگ ہلال احمر کی رپورٹ کی بنا پر بحث کرتے ہیں اور جنکا اس نے حوالہ دیا ہے ' وہ خود بھی نہ کبھی پسند نہ کرینگے کہ انکے مضامین کا وہ نتیجہ نکالا جاے جو ہندو پیٹریٹ نے نکالا ہے - انکا مقصد صرف تحقیقات تھا - یا اور جو کچھہ بھی ہو - لیکن یہ تو کبھی بھی نہ تھا کہ انکے مضامین کو ایک نئے پولیٹکل الزام کا آلہ بنایا جاے ' اور کہا جاے کہ لوگوں نے ہلال احمر کے نام سے جنگی اغراض کیلیے روپیہ جمع کیا اور ترکی کو پوشیدہ پوشیدہ روانہ کردیا ! روپیہ بھیجنے والوں نے ہمیشہ اعلان کیا ہے کہ وہ خود حکومت کے نام بھیجتے رہے ہیں - یہ کوئی ایسا راز نہ تھا جو اب رپورٹ کی اشاعت سے یکایک آشکارا ہوگیا ہو !

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

هز ایکسلنسی کا ورود اور نئی درخواست

پراونشل لیگ اور انجمن دفاع مساجد کی متحدہ اور آخری سعی !

کانپور کی مسجد کا معاملہ جب ان تمام حوادث و مصائب کے ساتھہ شروع ہوا جو ایک ایک کرکے اب لشکر پور کے مسئلہ کی وجہ سے یاد آ رہے ہیں ' تو ہمارے سامنے ناصحوں اور مشورہ فرماؤں کی ایک بڑی جماعت رونما ہوئی ' اور مسلمانوں کی ان غلطیوں اور بے اعتدالانہ و سرکشانہ گمراہیوں کو واضح کیا گیا جو اگر نہ ہوتی ہوتیں ' تو نہ تو مسٹر ٹائیلر کو فائر کرنے کا حکم دینا پڑتا ' نہ گورنمنٹ کے قیمتی سامان جنگ کو ضائع کرنا پڑتا ' اور نہ ہز آنر سر جیمس کو آگرہ تشریف لیجا کر اس جنگی اسراف مگر مدبرانہ عمل سیاست کے مناقب و فضائل بیان کرنے پڑتے -

ان نصیحت فرماؤں میں پہلا گروہ حکام کا تھا - انکو افسوس تھا کہ " باہر کے چند سرکش اور مفسد " مسلمانوں نے عام پبلک کو خطرناک مذہبی جوش میں مبتلا کرکے یہ تمام درد انگیز مصائب پیدا کیے - ہز آنر سر جیمس مسٹن نے یادگار الفاظ میں ' ان مفسدوں کے بدامنی پیدا کرنے اور بہت سا ناحق خون بہاکر " خدا اور اسکے بندوں ' دونوں کے سامنے اپنے تئیں جوابدہ قرار دیا " -

لیکن دوسرا گروہ ناصحین اور مجمع واعظین خود ہمارے ہی قوم سے - ان سنجیدہ و متین ' عافیت اندیش ' معاملہ فہم ' سرد و گرم چشیدہ ' امن دوست ' وفا پیشہ ' اطاعت فرما ' اور سر عظیم " اولو الامر منکم " کے محرمان راز بزرگوں کا تھا ' جو ابتدا میں تو اپنی پر وقار علحدگی اور مصلحت اندیش خاموشی کی زبان پنہاں سے حق نصیحت و وعظ ادا فرماتے رہے ' لیکن جب مسجد کی منہدمہ دیوار کی شکستہ اینٹیں گرد و غبار بنکر اڑ گئیں ' جب شہداء جنون مذہب اور دیوانگان جہل مسجد پرستی کے خون کی چھینٹوں سے مسجد کی در و دیوار رنگین ہوچکیں ' جب کانپور کا جیل خانہ ایک سو سات گرفتاران بغاوت کے ہجوم سے بالکل رک گیا ' اور جبکہ " چند باہر کے " مفسدوں کی شرارتیں اور " مذہبی جہل و جنون " کے فسادات یہاں تک طاقتور اور فتنہ مند ہوگئے کہ اسکے لیے شملہ کی چوٹیوں سے اتر کر ہندوستان کے سب سے بڑے حکمراں کو کانپور آنا پڑا ' تو بہر صداے سکوت اور نصائح خموش کا عہد غیبت و پنہانی ختم ہوا ' اور اس نازک مسرت میں سب سے پہلے شریک ہونے کے بعد جسکی تعزیت غم میں احکام مصالح اور اسرار اطاعت نے شرکت کی انہیں اجازت نہیں دی تھی ' بعض نصائح حکیمانہ اور مواعظ بزرگانہ زبان و قلم پر بھی جاری ہوے ' اور ناقدر شناس و کج رائے قوم کو پر امن و با اعتدال کاموں کا طریقہ بتلایا گیا !

ان نصیحتوں کی اہم دفعات یہ تھیں کہ جوش اور هیجان سے کام لینا عقل اور دانشمندی کے خلاف ہے - ادب اور عاجزی کے ساتھہ مثل رعایا اور محکوموں کے التجائیں کرنی چاہئیں - ہمیشہ چاہیے کہ ذمہ دار جماعتیں اندر ہی اندر کام کریں ' اور عوام کو انکے بیجا جوش اور خطرناک ہیجان سے کام لینے کا موقعہ نہ دیں - وغیرہ وغیرہ -

یہ نصیحتیں کتنی ہی قیمتی ہوں ' مگر مسجد کانپور کے مسئلے کیلیے تو بالکل غیر ضروری تھیں - کیونکہ اگر یہ کوئی صحیح طریق کار تھا تو اس نہایت فہمی اور صحیح ترین دستور العمل کو کامل طریقہ سے پہلے ہی مسلمانان کانپور اختیار کرچکے تھے ' اور جسقدر طریقے طلب و سوال ' عجز و نیاز ' منت و زاری ' نالہ و فغاں ' اور ادب و رعایت کے ساتھہ کام کرنے کے ہوسکتے ہیں ' ان سب کا ایک ایک

کے پاس اشاعت کیلیے بھیج دیا تھا اور نہایت تفصیل سے یہ تمام امور اس میں بیان کردیے تھے - افسوس ہے کہ کسی وجہ سے وہ خط ابتک شائع نہیں کیا گیا -

بہرحال ہمارے مقامی معاصر کو اس بارے میں غالباً غلط فہمی ہوئی ہے' اور اس نے ایک ایسا پولیٹکل الزام اپنے مسلمان ہم وطنوں کو بے جبرانہ دیا ہے جسکی ذمہ داری بڑی ہی شدید ہے' اور جسکے متعلق اگر ثبوت کا مطالبہ کیا گیا تو اسے اپنی مشکلات پر افسوس کرنا پڑیگا -

ہم مسلمان ہیں - ہم اپنے کاموں کیلیے سرکاری قوانین سے بھی بالا تر اپنا مذہبی قانون رکھتے ہیں' اور وہ ہمیں اس درجہ عزیز ہے کہ اسکی تعمیل سے کوئی دنیوی قانون ہمیں نہیں روک سکتا - اس قانون نے یقیناً ہم پر فرض کردیا ہے کہ دنیا کے کسی حصہ میں بھی جب دشمنان توحید و عداوۃ مسلمانوں پر حملہ کریں' تو انکی ہر طرح کی اعانت کیلیے ہم سب کچھ کرتے ہوں' اور جو کچھ ہم سے ہوسکتا ہے اس سے دریغ نہ کریں - ہم کو ہندو بیدربت کے ایڈیٹروں نے مسجدوں میں نماز پڑھتے بارہا دیکھا ہوگا - ہم بلا تامل اسے اطلاع دیتے ہیں کہ جس طرح ہم پر نماز فرض کی گئی ہے' بالکل اسی طرح بلکہ اس سے بڑھکر ہمارے لیے مسلمانوں کی ہر طرحکی اعانت بھی فرض کردی گئی ہے - علی الخصوص جب کہ وہ دشمنوں کے نرغے میں پھنس جائیں' اور اسلام کی آبادیاں اور بستیاں چھین کر شرک و ضلالت اور ظلم و معصیت کی محکوم بنائی جائیں ! ۔ "

ہمارے انگریزی ہم قلم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسی کا نام "حکم جہاد" ہے جو اسلام کے اولین اور بنیادی احکام میں سے ہے - گو اس مقدس حکم کو غلط فہمیوں اور بد گمانیوں سے آلودہ دیکھکر بد قسمتی سے بعض مسلمان اپنی زبانوں پر جگہ نہ دیتے ہوں' مگر الحمد للہ' ہم اپنے اندر اتنی قوت پاتے ہیں کہ پورے فخر و اعتذار کے ساتھ اسکا علانیہ اعتراف کریں - اور اب ایسے مسلمان بھی ہندوستان کے آسمان کے نیچے بسنے لگے ہیں جو اس حکم کی پیہم اور مسلسل دعوت دیتے رہنا اپنے تمام کاموں کا سب سے پہلا مقصد بیان کرتے ہیں !

پس یہ کہکر ہمیں ڈرانے کی کوشش کچھ بھی سودمند نہیں ہوسکتی کہ ہم پر اسلام کی آخری حکومت کو جنگی امداد دینے کا الزام لگایا جائے - جنگ کیلیے چند لاکھ روپیوں کا بھیجنا کیا شے ہے ؟ زیادہ سے زیادہ اس الزام کا مطلب یہ ہی ہوسکتا ہے کہ ہندوستان میں خود چین و آرام سے بیٹھکر ہم نے دولت عثمانیہ کو روپیہ بھیجدیا تاکہ اس کی قیمت سے خرید کر کسی دن اپنے دشمنوں پر دو چار گولے پھینکدے - اور یہ جائز نہ تھا جبکہ ہم ایک اعلان ناطرفداری کرنے والی گورنمنٹ کی رعایا ہیں -

لیکن اس الزام سے صرف اتنا ہی نتیجہ نکلتا ہے تو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حریفوں نے اپنی قوت کچھ زیادہ شدید طریقہ سے استعمال نہیں کی - کیونکہ روپیہ بھیجنا کونسی ایسی بڑی بات ہے ؟ ہم تو علانیہ یہ تک کہتے کیلیے موجود ہیں' کہ اگر قسمت یاوری کرے اور ہمت دلت پسند بند ہو تو اپنی جانوں اور گردنوں سے بھی خلیفۂ اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کیلیے طیار ہیں' اور ہمارے جسم کا گوشت اور خون ہمارے لیے خدا کی لعنت اور پھٹکار ہے' اگر وہ اسلام کی مصیبت کے وقت اسکی حفاظت کی راہ میں کام نہ آیا -

یہ بالکل غلط اور صریح تہمت ہے کہ مسلمانوں نے روپیہ جنگ کیلیے بھیجا - مگر ہم بغیر کسی تامل کے اعلان کرتے ہیں کہ اگر پھر وہ وقت آئے اور ضرورت پڑے تو ہم جنگ کے لیے بھی روپیہ بھیجینگے' اور اس سے زیادہ ضرورت ہوئی تو اپنی جانوں کو بھی ہتھیلیوں پر رکھکر نکلینگے - ہم اس بارے میں صرف اپنے خدا کے حکموں کو جانتے ہیں اور دنیا کی کوئی گورنمنٹ اور اسکا بنایا ہوا کوئی قانون ہمیں اپنے مذہبی اعمال سے نہیں روک سکتا -

مجھے اوروں کے دلوں کی خبر نہیں - نہ میں جانتا ہوں کہ انکی ہمت کا پیمانہ اتنا وسیع ہے یا نہیں کہ اس بارے میں انکا دل اور زبان ایک ہو - تاہم اپنی نسبت تو صاف صاف کہتا ہوں کہ جنگ بلقان میں جنگ کے لیے روپیہ نہ بھیجنا کچھ اس سبب سے نہ تھا کہ اعلان ناطرفداری نامی کسی قانون کو ہم نے اس خدائی قانون پر ترجیح دیدی تھی جو کہتا ہے کہ :

جاهدوا في سبيل الله باموالكم و انفسكم ! کیونکہ اگر ہم ایسا کرتے تو اسکے صاف معنی یہ ہوتے کہ انسانوں کے لیے ہم نے اپنے خدا کو چھوڑ دیا جس نے ہمیں ہر ایسے حکم اور قانون کی تعمیل سے روک دیا ہے جو اسکے حکم اور قانون کے خلاف ہو :

الم ترا لی الذین یزعمون انهم امنوا بما انزل الیک و ما انزل من قبلک ' یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت ' وقد امروا ان یکفروا به ' و یرید الشیطان ان یضلهم ضلالا بعیدا - (۴ : ۶۴)

" اے پیغمبر! کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکا زعم باطل یہ ہے کہ وہ قرآن پر اور خدا کی ان تمام کتابوں پر ایمان لاچکے ہیں جو قرآن سے پہلے نازل ہوئیں - مگر ساتھہ ہی انکے عمل کا یہ حال ہے کہ اپنے معاملات کا فیصلہ الہی احکام و قوانین کی جگہ خدا کی مخالف قوتوں اور شریر و سرکش انسان کے حکم اور قانون سے کرانا چاہتے ہیں' حالانکہ انکو حکم دیا جاچکا ہے کہ وہ اسکے حکموں سے انکار کردیں ؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ شیطان کی گمراہیاں ہیں جو چاہتا ہے کہ انہیں انتہا درجہ کی ضلالت میں مبتلا کردے "

قرآن کریم کی اصطلاح میں ہر وہ شے اور ہر وہ قوت جو خدا اور خدا کی صداقتوں کی مخالف ہو " طاغوت " ہے - خواہ وہ کوئی بت ہو جو مکہ کے قریش نے خانۂ کعبہ میں رکھدیا ہو' یا کوئی انسان ہو جو شریر قوتوں اور نفسانی طاقتوں کے گھمنڈ میں آکر حق سے سرکش ہوگیا ہو' یا پھر کوئی گورنمنٹ اور بادشاہت ہو جو خدا کے بندوں کو اپنے جبر و استیلاء کے آگے سربسجود دیکھنا چاہتی ہو - " من شغلك عن الله فهو صنمك " و " من الهاك فهو مولاك "

جن بزدل اور نفس پرست روحوں کو باوجود ادعاء اسلام و توحید' اس حقیقت سے انکار ہو' انکے نفاق و کفر مخفی کے متعلق اسی آیۃ کے بعد ہمیں بتلا دیا گیا ہے :

و اذا قیل لهم : تعالوا الی ما انزل الله و الی الرسول رایت المنافقین یصدون عنك صدودا (۴ : ۶۵)

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اور تمام حکموں اور طاقتوں سے انکار کردو' اور خدا کے اتارے ہوے قانون اور اسکے رسول کی تعلیم پر عمل کرو' تو تم ان منافقوں کو دیکھتے ہو کہ کس طرح تم سے اپنا دامن بچاکر الگ ہوجاتے ہیں اور پیچھے ہٹنے لگتے ہیں ؟

پس ایک مومن کیلیے جو اپنے تمام کاموں میں صرف اپنے خدا ہی کے حکموں کا فرمانبردار ہے' کسی طرح بھی ممکن نہیں کہ وہ ایک سخت مصیبت انگیز جنگ کے موقعہ پر جبکہ بلاد اسلامیہ اور مرکز خلافت عثمانیہ خطرات شدیدہ سے دوچار ہو' صرف اس خوف سے مجاہدین مقدسین اسلام کی اعانت نہ کرے کہ کسی انسانی قانون نے اسے روک دیا ہے' اور اس طرح خدا پرستی کا دعوا کرکے پھر طواغیت باطلہ کو بھی اپنا حکم اور سلطان بنائے -

البتہ چونکہ یہ ظاہر تھا کہ اس جنگ عظیم کیلیے وہ اعانتیں کچھ مفید نہیں ہوسکتی تھیں جو مسلمانان ہند بہ ہزار مصیبت اس موقعہ پر جمع کرسکتے تھے' اور موجودہ عہد کی لڑائیوں میں، (جبکہ برقی توپوں کی گولہ باری کیلیے فی ساعت کئی لاکھ روپیے مطلوب ہوتے ہیں) بیس تیس لاکھ روپیہ ایک دن کا بھی پورا جنگی خرچ نہیں تھا - اسلیے اس غرض سے روپیہ بھیجنا کچھ زیادہ مفید نظر نہ آیا' اور یہی بہتر سمجھا گیا کہ مجروحین

الهــلال

۸ رجب ۱۳۳۲ ہجری

اسئلة واجوبتها

واقعـــۂ ایـــلاء و تـــخـــیـــیـــر

تـفـسـیـر ، حـدیـث ، اور سـیـرة کـي ایـک مشـتـرک بحـث

(۳)

(آیـــۃ تخـیـیـــر)

چونکہ اس کے بعد ھی سورۂ احزاب کي آیۃ تخییر نازل ھوئي :

یا ایها النبي قل لازواجك ان کنتن تردن الحیاة الدنیا وزینتها فتعالین امتعکن واسرحکن سراحاً جمیلا - وان کنتن تردن اللہ ورسوله والدار الآخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجراً عظیماً - (۳۳ : ۳۰)

اے پیغمبر! اپني بی بیوں سے کہدو کہ اگر تم دنیا کي زندگي اور اسکي زینت چاھتی ھو تو صاف صاف کہدو' میں تمھیں اچھے طریقہ سے رخصت کردوں - اور اگر تم اللہ' اسکے رسول' اور آخرت کي طالب ھو تو پھر اسي کی ھو رھو' اللہ نے تم میں سے نیکي کرنے والي عورتوں کیلیے بہت ھی بڑا اجر طیار کیا رکھا ھے -

ازواج مطہرات کے متعلق یہ آخري اور الہي فیصلہ تھا - چونکہ توسیع نفقہ اور طلب اسباب آرام و راحت کیلیے انھوں نے انحضرت (صلعم) پر زور ڈالا تھا ' اور اس مطالبہ میں تمام بی بیاں متفق ھوگئي تھیں ' حتی کہ انحضرت نے ایلاء کرکے ایک ماہ کیلیے انسے کنارہ کشي کرلی تھي ' اسلیے اللہ تعالی نے چاھا کہ ایک مرتبہ ھمیشہ کیلیے اسکا فیصلہ ھو جائے ' اور دونوں راستے انکے آگے پیش کردیے جائیں - یا تو اللہ اور اسکے رسول کي راہ میں آرام و راحت دنیوي کو بالکل خیرباد کہیں ' یا دنیا کے نعائم و لذائذ کیلیے اللہ کے رسول کي رفاقت ترک کردیں !

چنانچہ اس آیۃ میں فرمایا کہ دنیا اور آخرت ' دونوں تمھارے سامنے ھیں - اگر دنیا کي طلب ھے تو صاف صاف کہدو - تمھیں رخصت کے عمدہ عمدہ جوڑے پہنا کر اپنے گھر سے بعزت و احترام رخصت کردوں - لیکن اگر خدا اور اسکے رسول کي معیت چاھتي ھو تو ان زخارف دنیوي کي خواھشوں کو یک قلم جواب دیدو کیونکہ ایسا کرنے والوں کیلیے خدا کے ھاں بڑا ھي اجر اور ثواب ھے -

(مصـــالح و حکـــم تخییـــر)

اس حکم کے نزول میں في الحقیقت بہت سي عظیم الشان مصلحتیں پوشیدہ تھیں - یہ ازواج مطہرات کیلیے بہت بڑي آزمایش تھي - دنیا کو دکھلانا تھا کہ جن لوگوں کو خدا کے رسول نے اپنے زندگي میں شریک کیا ھے ' انکے تزکیۂ باطني اور زھد پرستي کا کیا حال ھے ؟ اگر اس طرح کے واقعات پیش نہ آتے تو ازواج مطہرہ کا تزکیۂ نفس اور انکے دلوںکي محبت الہی کیونکر دنیا کے سامنے واضح ھوتي ؟

چونکہ توسیع نفقـہ کي خـواھش میں حضرۃ عائشہ اور حضـرۃ حفصـہ نے سب سے زیادہ حصـہ لیا تھا اسلیے انحضرۃ (صلعم) سب سے پہلے حضرۃ عائشہ کے ھاں تشریف لائے اور اس آیت کے حکم سے مطلع کیا - ساتھہ ھي فرمایا کہ اس معاملہ میں جلدي نکرو - بہتر ھوگا کہ اپنے والد سے بھي مشورہ کرلو - حضرت عائشہ بے اختیار بول اٹھیں کہ بھلا اسمیں مشورہ کرنے کي کیا بات ھے ؟ جب خدا کے دو راھیں میرے سامنے کردي ھیں تو اسکا جواب ھر حال میں صرف ایک ھی ھے - دنیا اور دنیا کي نعمتیں آپکی رفاقت کے سامنے کیا شے ھیں ؟ میں سب کچھہ چھوڑ کر اللہ اور اسکے رسول کي معیت اختیار کرتی ھوں - اسکے بعد اور تمام بی بیوں سے آپنے پوچھا اور سب نے یہي جواب دیا -

خود حضرۃ عائشہ کي روایت سے صحیحین میں مروي ھے :

مسلم عن مسروق عن عائشہ ' قالت : خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترنا اللہ ورسوله فلم یعد ذلك علینا شیئاً (بخاري - کتاب الطلاق ' باب من خیر ازواجه) .

صحاح کي دوسري روایتوں میں حضرۃ عائشہ کا بیان زیادہ تفصیل سے منقول ھے - ھم نے واقعہ بیان کرتے ھوے انھیں بھي پیش نظر رکھہ لیا ھے - مثلاً امام مسلم و نسائي نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے جو روایت اس بارے میں نقل کي ھے ' اسمیں حضرۃ عائشہ فرماتي ھیں :

فبدا بي رسول اللہ (صلعم) فقال اني ذاکر لك امراً فلا علیک ان لا تعجلي حتی تستامري ابویک - قالت و قد علم ان ابوي لا یامراني بفراقه - ثم قال رسول اللہ (صلعم) " یا ایها النبي قل لازواجک الخ " فقلت في ھذا استامر ابوي ؟ فاني ارید اللہ و رسوله و الدار الآخرۃ - (صحیح نسائي کتاب النکاح - صفحہ ۱۵ - مطبوعۂ دھلي)

پس انحضرۃ نے مجھسے گفتگو کي اور فرمایا کہ میں تجھسے ایک امر اھم کا ذکر کرتا ھوں لیکن کوئي مضائقہ نہیں اگر اسکا جواب دینے میں جلدي نہ کرو اور اپنے والدین سے بھی انکي رائے پوچھہ لو - انحضرۃ کو علم تھا کہ میرے والدین کبھی اسے علحدگي کي رائے نہ دینگے - بہرحال اسکے بعد آیہ تخییر آپنے پڑھي اور دنیا اور آخرت کي دونوں راھیں پیش کردیں - میں نے عرض کیا : کیا یہي بات تھي جسکے لیے حضور فرماتے تھے کہ اپنے والد سے بھي پوچھہ لوں ؟ بھلا اسمیں پوچھنے کي کونسي بات ھے ؟ اسکا جواب تو صرف یہي ھے کہ میں اللہ اور اسکے رسول کا ساتھہ دیتي ھوں اور دنیا کي جگہہ آخرۃ کو لیتي ھوں -

یہ حکم اگرچہ صرف ازواج مطہرات کے متعلق تھا مگر در اصل اسمیں اس راہ کیلیے ایک عام بصیرۃ بھي پوشیدہ ھے - اس واقعہ کے ضمن میں خدا تعالی نے ظاھر کیا ھے کہ دو چیزیں ایک دل میں جمع نہیں ھوسکتیں - جو دل خدا اور اسکے رسول کي محبت اور مرضات کے طالب ھوں ' انھیں چاھیے کہ پہلے ھي نظر میں دنیا اور اھل دنیا کي طرف سے دست بردار ھو جائیں - یہ نہیں ھوسکتا کہ ایک طرف تو خدا کي محبت کا بھي دعوا ھو ' دوسري طرف زخارف دنیوي کے پیچھے بھي سرگردان رھیں ! وللہ در ما قال :

کی تجربہ کیا جاچکا تھا - جب یہ تمام باتیں بے سود نکلیں اور ۲ - جولائی کی صبح کو مسجد کی دیوار تیشوں کے ضرب سے گرائی جا چکی ' تو اسکے بعد مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں ' اور انھیں اس سنجیدہ و پر امن دستور العمل کی جگہ قانون فتح و ظفر کی وہ ایک ھی ھنگامہ خیز دفعہ یاد آگئی ' جسکی بے حسن صداقت ان نصائح کی ظاہری خوبی سے زیادہ محکم ہے ' اور جو ہمیشہ سے یکساں طور پر نصیحت کرتی آئی ہے کہ " اعتراف صرف قوت ھی کا کیا جاتا ہے ' اور عجز و تذلل کا جواب ہمیشہ تشدد مزید سے ملتا ہے ' پر تشدد کا نتیجہ کبھی بھی عاجزی ہوتا ہے " !

تاہم کانپور میں جو کچھ ہونا تھا سو ہو گیا - اب لشکر پور کی مساجد کا معاملہ عرصے سے سامنے ہے - بہتر ہے کہ خود سمجھ لی ہو ' لیکن ان نصائح و مواعظ پر اتمام حجت کیلیے پورا پورا عمل کیا جاے -

ہم نے ابتدا سے اس معاملے میں صبر و تحمل کا طریقہ اختیار کیا ہے ' اور جسقدر وسائل امن و سکون کے ہو سکتے ہیں ' وہ سب ایک ایک کرکے عمل میں آچکے ہیں - اس مسئلہ کی ابتدا سنہ ۱۸۹۹ سے ہوئی ہے - اسی وقت مسلمانوں نے کمال عجز و نیاز اور ادب و تذلل کے ساتھ گورنمنٹ کو توجہ دلائی ' اور ایک میموریل سر ییلی کی خدمت میں روانہ کیا جو اس وقت صوبے کے لفٹننٹ گورنر تھے - مگر اسکے جواب میں کہا گیا کہ یہ کوئی ایسی قابل توجہ بات نہیں ہے - مولویوں نے حکام کو اطمینان دلا دیا ہے ' اور گورنمنٹ اچھی طرح معاملہ کو سمجھ چکی ہے !

اسکے بعد دسمبر گزری میں جب مساجد کی انہدام کا کام شروع ہوا تو مسلمانوں کے دل بے قابو ہوگئے - اسی وقت متعدد واقف حال مسلمان مقامی حکام سے ملے ' مودبانہ اور عاجزانہ تحریروں و درخواستوں کا دوسرا سلسلہ شروع ہوا ' اسکے بعد دیگرے جلسے بھی منعقد ہوے ' جن میں گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی اور رزولیوشنوں کی نقلیں بھیجی گئیں -

پھر انجمن دفاع مساجد کے ایک خاص جلسہ اس غرض سے منعقد کیا کہ ھز اکسلنسی گورنر بنگال کی خدمت میں ایک قائم مقام وفد بھیجا جاے اور معاملہ کی اہمیت پر توجہ دلاے - اسکے متعلق خط و کتابت کی گئی ' مگر جواب آیا کہ وفد کا اسکا کچھ مفید نہوگا اور گورنمنٹ کی نظر سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے !

اب سوال یہ ہے کہ جو نصیحت ہمیشہ مسلمانوں کو صبر و اعتدال کی نصیحت کرتے ہیں ' اور کہتے ہیں کہ عام ایجی ٹیشن غیر ضروری ہے ' وہ خدا را بتلائیں کہ جب کہ تمام وسائل بے سود ثابت ہوچکے ہیں تو پھر مسلمان کیا کریں ' اور کیونکر اپنی عبادت گاہوں کو ویران و خاک بسر نابود ہوتے سے بچائیں ؟ جو لوگ مسجد کانپور کے حادثہ کے زمانے میں ' عام مسلمانوں کو راہ دیتے تھے ' کیا وہ اس موقعہ پر بھی اپنی رحمت نوازی فرمائینگے ' اور ہمیں بتلائینگے کہ اب مسلمان کیا کریں اور کہاں جائیں ؟

یہ بالکل سچ ہے کہ کام خاموشی اور سکون کے ساتھ ہونا چاھیے ' مگر اعلاج مصیبت یہ ہے کہ گورنمنٹ اس قسم کے کاموں سے کچھ متاثر نہیں ہوتی ' اور جب تک ایجی ٹیشن نہو ' اس وقت تک اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتی - یہی خطرناک طریق عمل ہے جو عام طور پر ملک کو بھی ایجی ٹیشن بلکہ اس سے بھی زیادہ افسوسناک باتوں کی دعوت دے رہا ہے ' اور امن و سکون کے ساتھ کوئی سچا سے سچا اور اہم سے اہم مطالبہ بھی پورا نہیں ہوتا !

تمام وسائل عمل میں لاے جا چکے - وقت سے پہلے خطرات کی اطلاع دینے والوں نے اپنا فرض ادا کردیا - عام پبلک صرف قومی داراشخاص کے روکنے سے بمشکل سکون میں ہے اور انھیں سمجھایا جا رہا ہے کہ جوش و ہیجان کو کام میں نہ لائیں - اب

صرف ایک آخری موقعہ اور باقی رھگیا ہے جسکے نتائج کا ھمیں انتظار ہے - ھماری دلی خواھش ہے کہ پچھلے انتظاروں کی طرح یہ آخری انتظار بھی ناکام ثابت نہو !

یہ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ھز اکسلنسی گورنر بنگال کلکتہ تشریف لانے والے ھیں - پراونشیل مسلم لیگ کا ایک خاص جلسہ پچھلے ہفتے منعقد ہوا جسمیں انجمن دفاع مساجد کلکتہ کے ارکان بھی شریک تھے - اس جلسے میں بالاتفاق اس مضمون کی تجویز منظور ہوئی کہ از سر نو پھر اس معاملہ کے متعلق ایک دوسری درخواست پیش کی جاے اور خواھش کیجاے کہ ھز اکسلنسی کلکتہ تشریف لا رہے ھیں - اس موقعہ پر اجازت دیں کہ مسلم لیگ اور انجمن دفاع مساجد کے چند منتخب قائم مقام حاضر ہوں ' اور مساجد لشکر پور کے متعلق عرض مقاصد کریں -

گذشتہ واقعات کیسے ھی تاریک ہوں - تاہم آخری مایوسی ابھی نہیں آئی ہے ' اور امید کی روشنی بالکل غروب نہیں ہوئی - ھز اکسلنسی کی گورنمنٹ اپنی دانشمندی و تدبر اور رعایا کی جائز خواھشوں کی مستعدانہ سماعت کے لحاظ سے جو شہرت حاصل کر چکی ہے ' وہ مسلمانوں کیلیے کامیابی کا بہت بڑا سہارا ہے - ھمیں امید ہے کہ اس درخواست کو منظور فرما کر تمام مسلمانان ھند کی سچی شکر گذاری حاصل کرنے میں تامل نہ فرمائینگے - اور معاملہ خیر و عافیت کے ساتھ ختم ہو جائیگا -

---

اعتذار

تین ہفتے سے الہلال کی اشاعت میں غیر معمولی تاخیر ہورہی ہے - اس ہفتے امید تھی کہ ٹھیک بدھ کے دن حسب معمول نکل جائیگا - پھر بھی ایک دن کی تاخیر ہو ھی گئی - امید ہے کہ آئندہ ہفتہ تک یہ ایک دن کا بل بھی نکل جائیگا -

پچھلے دنوں ضرورت وقت سے بعد تاخیر سفر پیش آے رہے - دھلی سے واپس آکر نو بزرگان بہار اپنے دو سال کے مسلسل اصرار اور مواعید کا مطالبہ کررہے تھے - خیال تھا کہ دھلی سے واپسی میں ایک دن کیلیے اتر جاؤنگا ' لیکن اسٹیشن چھوٹ گیا اور مجبوراً کلکتہ آکر پھر نکلنا پڑا - پورے تین دن اسمیں صرف ہوگئے - وہاں سے واپس آیا اور ابھی دو دن بھی کام نہیں کیا تھا کہ عین اخبار کی اشاعت کے دن کلکتہ سے تیس میل کے فاصلے پر ایک دیہات میں جانا پڑا - وہاں جانا بھی ناگزیر تھا - واپسی میں گاڑی نہیں ملی - مجبوراً پچیس میل خام سڑک کا سفر رات بھر کے اندر پالکی کے ذریعہ طے کرکے کلکتہ آیا - بارش کی وجہ سے بخار میں مبتلا ہوگیا تھا لیکن اسی حالت میں معاً اخبار کی فکر کرنی پڑی !

غرضکہ ایسے حالات پیش آجاتے ھیں اور معیت و رفاقت سے محروم ہوں - ان مجبوریوں کی وجہ سے اگر سال بھر میں ایک دو ہفتے اشاعت میں تاخیر ہوجاے تو گو ایک اخبار کے دفتر کیلیے کتنا ھی بڑا جرم ہو ' لیکن میری کمزوری اور معذوریوں کو دیکھتے ہوے قابل معافی ضرور ہے -

یہی سبب ہے کہ پچھلی او ر آج کی اشاعت میں تمام ضروری ابواب و مضامین نہ آسکے اور با تصویر مضامین کی بھی گنجائش نہ نکل سکی - صرف پرچے کو کسی طرح نکالدیا اور اس تاخیر کو آئندہ کیلیے متعدی نہ ہونے دیا ' پیش نظر تھا - میں جانتا ہوں کہ الہلال کے مضامین منحصر ہوں ' ور تقریبا تمام ضروری ابواب اپنی اپنی جگہ قائم رھیں - اس ہفتہ جونکہ ایک دن کی تاخیر نکل گئی ہے اور امید ہے کہ آیندہ وقت پر کام ہو ' اسلیے انشاء اللہ العزیز آیندہ اشاعتوں میں مضامین و تصاویر بکثرت ہونگے اور ہر باب و عنوان کے متعلق درج ہونگے : و افوض امري الی اللہ - ان اللہ بصیرا بالعباد -

ہیں - پھر صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اول درجہ کی صحیح کتب حدیث یعنی کتب صحاح اور علی الخصوص صحیحین کی روایات انکے صریح مخالف بھی ہیں - اور جو سبب نزول آیۃ تحریم کا اُن سب میں بیان کیا گیا ہے ' اس سے اِن روایات کے بیان کردہ قصہ کو کوئی تعلق نہیں -

(۲) یہ تمام روایتیں طبرانی ' ابن سعد ' ابن جریر طبری وغیرہ کی ہیں - اِن مصنفوں کے متعلق لکھہ چکا ہوں کہ انکا مقصود صرف روایات کو جمع کردینا اور ہر طرح کے ذخیرۂ احادیث و آثار کو ضائع ہونے سے محفوظ کردینا تھا - نہ تو انہوں نے کبھی یہ دعوا کیا کہ انکی تمام مرویات صحیح ہیں اور نہ محققین نے انہیں یہ درجہ دیا - پس طبرانی اور طبری وغیرہ کی روایات صرف اسی وقت قبول کی جاسکتی ہیں جبکہ انکی صحت کی دیگر وسائل سے بھی تصدیق ہو جاے - یا حسب اصول مقررۂ حدیث انکی صحت پایۂ ثبوت تک پہنچا دی جاے -

علی الخصوص جبکہ کتب معتبرۂ حدیث مثل بخاری و مسلم انکے مخالف ہوں ' اور تمام صحاح ستہ خاموش -

(۳) اِن روایتوں میں لــم تحرم ما احل اللــه لــک - اور واذ اسر النبي الی بعض ازواجه کا شان نزول بیان کیا گیا ہے ' لیکن امام بخاری و مسلم اِنہیں آیات کا شان نزول دوسرا واقعہ بیان کرتے ہیں یعنی جس حلال شے کو آپنے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا اسکی نسبت خود حضرۃ عائشہ کا قول متعدد روایات و اسناد صحیحہ سے موجود ہے کہ وہ شہد تھی نہ کہ ماریۂ قبطیہ - امام بخاری نے پانچ چھہ بابوں میں اس واقعہ کو لیا ہے لیکن کہیں بھی ماریۂ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرلینے کا واقعہ نظر نہیں آتا - پھر ہم اس بارے میں امام بخاری و مسلم اور مصنفین صحاح کی روایت کو تسلیم کریں یا واقدی ' ابن سعد ' طبرانی ' اور طبری کی ؟

(۴) قطع نظر اسکے اصول فن کے لحاظ سے بھی یہ روایات پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں - طبرانی ' ابن مردویہ ' اور ابن جریر وغیرہ نے مختلف طریقوں سے انہیں روایت کیا ہے - لیکن ان میں سے کسی روایت کی بھی اسناد صحیح نہیں - آگے چلکر محققین فن کی تصریحات اس بارے میں درج ہونگی -

(۵) البتہ صرف ایک مبہم و مجمل روایت ہے جس سے ان روایات کی تقویت کا کام لیا جاتا ہے - اسکے دو مختلف طریقوں کی بعض محدثین نے توثیق کرنی چاہی ہے ' اور صرف یہی روایت ہے جو قصہ ماریۂ قبطیہ میں نسبتاً بہترین اسناد سے سمجھی جاتی ہے - ہم صرف اسی پر نظر ڈالینگے اور اس سے ظاہر ہوجائیگا کہ جب بہترین اور اقوی روایت کا یہ حال ہے تو پھر اُن روایتوں اور انکے اسناد کا کیا حال ہوگا جنکو خود انکے حامیوں نے بھی پیش کرنے کے قابل نہ سمجھا ؟

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا !

(روایۂ مسروق و رقاشی)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے کتاب التفسیر کی شرح میں ان تمام روایتوں پر بحث کی ہے اور جتنے مختلف اسناد سے مروی ہیں سب کو پیش نظر رکھا ہے :

و اختلف في المراد بتحریمه ففي حدیث عائشه ثاني حدیثی الباب انی ذالک بسبب شربه (صلعم) العسل عند زینب بنت جحش ....و وقع عند سعید بن منصور باسناد صحیح الی مســـروق قال: حلف رسول الله لحفصة لا یقـــرب امته وقال علی حرام - (جلد ۸ - صفحه ۵۰۳ مطبوعۂ مصر)

جس شے کو انحضرۃ نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا اسکے تعین میں اختلاف ہے - عائشہ کی حدیث میں جو اس باب کی دوسری حدیث ہے ' یہ ہے کہ اسکا سبب انحضرۃ کا شہد تناول فرمانا تھا جو زینب بنت جحش کے یہاں آپنے کھایا تھا ...... لیکن سعید بن منصور نے سند صحیح سے جو مسروق تک پہنچتی ہے ' روایت کیا ہے کہ اسکا سبب وہ قسم تھی جو انحضرۃ نے حفصہ کیلیے کھائی تھی کہ اپنی لونڈی کے پاس نہ جاونگا اور وہ مجھہ پر حرام ہے -

حافظ موصوف نے ان تمام روایات میں سے صرف اس ایک روایت ہی کی توثیق کی ہے اور اسے سند صحیح سے قرار دیا ہے - باقی روایتیں جو طبرانی ' ابن مردویہ ' اور مسند ہیثم وغیرہ سے مروی ہیں اور عموماً قرطبی اور واحدی وغیرہ نے اپنی اپنی تفسیروں میں درج کردی ہیں ' انکو صرف اس خیال سے نقل کیا ہے کہ جب مسروق والی حدیث معتبر قرار دیدی گئی تو ان روایتوں سے اسکی تقویت کا کام لیا جاسکتا ہے گو فی نفسہ ان میں سے کسی کی سند بھی قابل اعتنا نہو - چنانچہ آخر میں لکھتے ہیں :

وهذا طرق کلها تقــوی بعضها بعضاً فیحتمل ان تکون الایــة نزلت في السببین معاً (جلد ۸ - صفحه ۵۰۳)

اور یہ تمام مختلف طریق باہم ایک دوسرے کو قوت پہنچاتے ہیں - پس یہ احتمال پیدا ہوتا ہے کہ ممکن ہے سورۂ تحریم کی پہلی آیۃ دونوں واقعوں کے متعلق ایک ساتھہ نازل ہوئی ہو -

اس قول میں حافظ موصوف نے دونوں واقعات کے باہم تطبیق کی کوشش کی ہے' اسکی نسبت ہم آگے چلکر کہینگے - یہاں صرف اسقدر دکھلانا مقصود ہے کہ تمام روایات ماریۂ قبطیہ میں صرف مسروق والی روایت ہی سے حافظ موصوف متاثر ہیں اور دیگر اسناد و طرق کو اسلیے پیش کرتے ہیں کہ روایۂ مسروق کی اُن سے تقویت مزید ہو جاتی ہے - پس اس بارے میں عروۃ الوثقی صرف مسروق ہی کی روایت ہوئی -

اس روایت کے ایک دوسرے طریق کی حافظ ابن کثیر نے بھی اپنی تفسیر میں توثیق کی ہے ' اگرچہ وہ خود بھی اس واقعہ کا شان نزول سورۂ تحریم ہونا تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ آگے نقل کیا جائگا -

چنانچہ حافظ موصوف نے سورۂ تحریم کی تفسیر میں حسب عادت وہ تمام روایات نقل کردی ہیں جو امام طبری وغیرہ نے اس بارے میں درج کی ہیں ' لیکن چونکہ انکی اسناد کا حال ان پر واضح تھا اسلیے کسی طریق و سند کی بھی توثیق نہیں کی - البتہ جو روایت ہیثم بن جلیب نے اپنی مسند میں درج کی ہے ' اسکو نقل کرکے لکھا ہے کہ اسکی سند صحیح ہے :

قال الهیثم في مسنده ثنا ابو قلابه عبد الملک بن محمد الرقاشي ثنا مسلم بن ابراهیم - (الــخ) عن عمر قال قال النبي صلعم لحفصة لا تخبري احدا وان ام ابرا هیم علی حــــرام فقـــالت اتحرم ما احل الله لک؟ قال فوالله لا اقربها ... هذا اسناد صحیح - ولم یخرجه احد من اصحاب الکتب الستة - واختاره الحافظ الضیاء المقدسي (برحاشیۂ فتح البیان جلد ۱۰ صفحه ۱۸)

ہیثم نے اپنی مسند میں حضرۃ عمر سے بواسطۂ ابن رقاشی وغیرہ روایت کی ہے کہ انحضرۃ صلعم نے حفصہ سے کہا کہ کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا ابراہیــــم کی ماں مجھپر حرام ہے - حفصہ نے کہا : کیا آپ اُس چیز کو حرام کرتے ہیں جسکو آپکے لیے خدا نے حلال کیا ہے ؟ فرمایا کہ قسم خدا کی ' میں کبھی اس کے پــاس نـہ جاونگا - اس روایت کی اسناد صحیح ہے - لیکن صحاح ستہ کے جامعین میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا - البتہ حافظ ضیاء مقدسی نے اپنی مستخرج میں اسے لیا ہے -

سرمد گلہ اختصار مي بايد کرد
يک کار ازين دو کار مي بايد کرد
يا تن برضاے دوست مي بايد داد
يا قطع نظر ز يار مي بايد کرد '

حق و صداقت کي محبت هي ميں خدا اور اسکے رسول کي محبت پوشيدہ هے - اس راہ ميں جتني کشمکشيں پيدا هوئي هيں اور جسقدر ٹهوکريں لگي هيں ' وہ صرف اسي بات کا نتيجه هيں که راهروں نے دوراهوں ميں سے ايک راہ اختيار کرنے کا کوئي قطعي فيصله نہيں کيا هے ' اور بغير اسکے که ايک کے هورهنے کا فيصلہ کرکے قدم اٹهائيں ' ويسے هي جوش ميں آکر اٹهه کهڑے هوے هيں !

(قصهٔ ماريه قبطيه اور روايات موضوعه)

يہاں تک تو هم نے ابتلاء و تخيير کا اصلي واقعه بيان کرديا جو احاديث صحيحه سے ثابت هے - اب هم اُن روايات کي جانب متوجه هوتے هيں جنکي آميزش سے اس صاف واقعه کو مکدر و مشتبه کرنے کي کوشش کي گئي هے ' اور جسکي ايک محرف و مسخ صورت ايک مسيحي معلم نے پيش کي هے -

اُن تمام روايات سے صحاح سته خالي هيں - البته ابن سعد ' ابن مردويه ' واقدي ' ابن جرير طبري ' طبراني ' بزاز ' اور هيثم بن حليب وغيرہ نے درج کيا هے ' اور اُن سے عامهٔ مفسرين و ارباب سيرۃ نے اپني اپني کتابوں ميں نقل کرديا هے -

ان روايات کا تعلق واقعهٔ تحريم سے هے - اگر انهيں تسليم بهي کرليا جاے ' جب بهي واقعهٔ ابتلا پر کوئي اثر نہيں پڑسکتا - البته يه معلوم هوتا هے که " لم تحرم ما احل الله " کا شان نزول يه واقعه نه تها که آنحضرۃ نے شهد کو اپنے اوپر حرام کرليا تها ' بلکه ماريه قبطيه سے اسکا تعلق هے جو آپکي لونڈي تهي اور آپنے ازواج کي خاطر اسے اپنے اوپر حرام کرليا تها -

هم اِن روايات کيليے امام طبري کي تفسير کو سامنے رکهه ليا کافي سمجهتے هيں کيونکه انهوں نے سورۂ تحريم کي تفسير ميں حسب عادت تمام روايتوں کو جمع کرديا هے - چنانچه لکهتے هيں :

اختلف اهل العلم في الحلال الذی کان الله احله لرسوله فحرمه علی نفسه ابتغاء مرضاۃ ازواجه ' فقال بعضهم ؛ کان ذلك ماريه مملوکته القبطيه حرمها علی نفسه بيمين انه لا يقربها طلبا بذالك رضا حفصه زوجته - (تفسير طبري - جلد ۲۸ - صفحه ۱۰۰)

اهل علم نے اس بارے ميں اختلاف کيا هے که وہ کونسي بات تهي جو خدا نے اپنے رسول کيليے حلال کي تهي اور انهوں نے اپني بيويوں کي خوشي کيليے اپنے اوپر حرام کرلي ؟ ان ميں سے بعض کا يه بيان هے که وہ ماريه قبطيه لونڈي تهي - اُسے آپنے اپنے ليے حرام کرليا تها - ايک قسم کهاکر که کبهي اسکے پاس نه جاونگا - اور ايسا حفصه بنت عمر کي خوشي کيليے کيا تها جو آپکي زوج مطهرہ تهيں -

ليکن امام موصوف نے جن " بعض اهل علم " کي يه راے نقل کي هے ' اکثر ائمهٔ حديث مثل امام بخاري و مسلم بل جميع مصنفين کتب صحاح کے مقابلے ميں انکي کيا وقعت هوسکتي هے جنهوں نے سرے سے اس واقعه کو نقل هي نہيں کيا هے ؟

بهرحال اسکے بعد امام موصوف نے وہ تمام روايتيں جمع کردي هيں جو اس بارے ميں اُن تک پہنچي هيں - ان سب کا خلاصه يه هے که ماريهٔ قبطيه آنحضرۃ (صلعم) کي لونڈي تهيں - ايک دن حضرۃ حفصه آئيں تو انهوں نے ديکها که انهي کے مکان ميں آنحضرۃ (صلعم) ماريه کے ساتهه خلوت ميں هيں - آپ اسپر آزردہ خاطر هوئيں - اور کہا که ميرے هي مکان ميں اور ميري هي باري کے دن آپ نے ايسا کيا ؟ آنحضرۃ نے فرمايا که آئندہ کيليے قسم کهاتا هوں که ماريه سے کوئي تعلق نه رکهونگا ليکن اس قسم کهانے کا ذکر کسي دوسري بيوي سے نه کرنا - حضرۃ حفصه اور حضرۃ عائشه تمام ازواج مطهرہ ميں باهم رازدار اور دوست تهيں - انسے صبر نهوسکا - انهوں نے حضرۃ عائشه سے کهديا - اسپر يه دونوں آيتيں نازل هوئيں که لم تحرم ما احل الله لك ؟ اور و اذ اسر النبي الی بعض ازواجه - پس جو چيز آپنے اپنے اوپر حرام کرلي تهي وہ بهي ماريهٔ قبطيه تهي جسے خدا نے آپ کيليے حلال کيا تها ' اور جو راز بعض ازواج نے ظاهر کرديا تها وہ بهي يهي آپکا قسم کهانا تها - بعض روايتوں ميں اتنا اور زيادہ هے که علاوہ قسم کهانے کے آپنے حضرۃ حفصه سے يه بهي کہا تها که ميرے بعد حضرۃ ابوبکر اور تمهارے والد ميرے جانشين هونگے ! !

امام طبري نے اس واقعه کے متعلق متعدد روايتيں درج کي هيں - يهي روايتيں هيں جو محمد ابن سعد ' هيثم ' ابن مردويه ' اور طبراني نے عشرۃ النساء اور مسند وغيرہ ميں درج کي هيں - ان ميں باهم سخت اختلاف هے اور ايک هي واقعه کو مختلف صورتوں ميں بيان کيا هے - ليکن جب سرے سے انکي اسناد هي قابل قبول نهيں تو اضطراب و اختلاف متون پر کيا بحث کي جاے ؟

(تحقيق و نقد روايات)

ليکن هم پورے وثوق اور زور کے ساتهه اِن روايات کي صحت سے قطعاً اِنکار کرتے هيں - اور اسکے ليے کافي وجوہ موجود هيں که اِنهيں يک قلم نا قابل قبول و اعتبار قرار ديا جاے -

بالاختصار اسکے وجوہ حسب ذيل هيں :

(۱) سب سے پہلے اُس بيان کو پيش نظر رکهيے جو اس مضمون کے پہلے نمبر ميں احاديث و کتب حديث کے متعلق لکهه چکا هوں - محققين و ائمهٔ فن نے طبقات و مراتب محدثين کے متعلق کافي تصريحات کردي هيں اور اس بارے ميں حضرۃ شاہ ولي الله (رح) کي تقسيم قدماء محققين کي آراء کي بهترين ترجمان هے - انکا بيان پہلے گذر چکا هے که کتب حديث چار درجوں ميں منقسم هيں - پہلا درجه صحيحين کا هے - دوسرا بقيه کتب صحاح کا ' تيسرا تصانيف دارمي ' عبد الرزاق ' بيهقي ' طبراني وغيرہ کا - چوتها ابن مردويه ' ابن جرير طبري ' ابونعيم ' ابن عساکر ' ابن عدي وغيرہ کا - تيسرے اور چوتهے درجه کي کتابوں ميں صحت کا التزام نہيں کيا گيا هے اور هرطرح کا رطب و يابس ذخيرہ جمع کرديا هے -

يه محققانه تقسيم باعتبار صحت ' شهرت ' اور قبول کے کي گئي هے -

" صحت " کے معني يه هيں که اس کتاب کے مصنف نے صحيح حديثوں کے جمع کرنے کا اسميں التزام کيا هو اور اگر کوئي حديث اس درجه کي نهو تو اسکے نقص کي بهي تصريح کردي هو -

" شهرت " سے يه مقصود هے که هر زمانے ميں ارباب فن نے اُسے درس و تدريس ميں رکها هو اور اسکے تمام مطالب کي شرح و تفسير اور چهان بين هوگئي هو -

" قبول " سے مراد يه هے که علماء فن نے اس کتاب کو معتبر اور مستند تسليم کيا هو اور کسي نے اس سے انکار نه کيا هو -

اب غور کرو که قصهٔ ماريه قبطيه کي جتني روايتيں هيں ' وہ نه تو پہلے درجه کي کتابوں ميں هيں ' نه دوسرے درجه کي - بلکه تمام تر تيسرے اور چوتهے درجه کي کتابوں ميں روايت کي گئي

صفحـة من تاريـخ الكيـميـا

(۲)

فن کیمیا کے ان مختلف دوروں کی یہ ایک سرسری تقسیم تھی - اب ہم کسی قدر تفصیل کے ساتھہ انپر نظر ڈالتے ہیں تاکہ ہر دور کی ترقیات و انقلابات سامنے آجائیں -

دور اول

[قسم نظری]

اس عہد کے لوگوں نے اپنے اعمال کیمیائیہ میں ہمیشہ نہایت سطحی اور نظری امور کے مطالعہ پر اکتفا کی - وہ کبھی بھی کسی صحیح اور علمی تجربہ میں مشغول نہ ہوے - انکا قاعدہ یہ تھا کہ وہ کلیات سے جزئیات مستنبط کرتے تھے - حالانکہ استنباط و اخذ نتائج کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ تجربہ و مشاہدے سے جو جزئی واقعات نظر آئیں' ان سے کلیات اور عام قوانین بنائے جائیں - اسی لیے انکی کوششوں کا ماحصل بجز ناکامی اور ضیاع عمر و محنت کے اور کچھہ نہ ہوا -

(مسئلۂ تحلیل و عناصر)

اس عہد کے علما کے پیش نظر سب سے زیادہ اہم مسئلہ یہ تھا کہ عالم اور ما فی العالم (یعنے دنیا میں جو کچھہ ہے) اسکے عناصر اصلیہ کیا ہیں ؟

انکو یقین تھا کہ عمل کیمیاوی کے ذریعہ بعض کم قیمت دھاتوں سے دوسری بیش بہا دھاتیں بدلی جا سکتی ہیں - چنانچہ انہوں نے چاندی اور سونے کے بنانے کی بارہا کوشش کی -

عناصر اصلیہ کیا ہیں ؟ اسکے متعلق چھٹی صدی قبل مسیح کے علماء میں اختلاف تھا - بعض کا مذہب یہ تھا کہ ہر شے کی اصل پانی ہے (فلاسفۂ اسلام میں سے ابن رشد کا مذہب بھی یہی تھا - وہ اپنی تائید میں قرآن حکیم کی یہ آیت : و جعلنا من الماء کل شي حي - پیش کرتا تھا) اس جماعت کا سرگروہ طالیس تھا -

ایک دوسرے جماعت کہتی تھی کہ عناصر اصل میں صرف دو ہیں : آگ اور ہوا -

تیسرا گروہ ان دونوں پر خاک کا بھی اضافہ کرتا تھا -

دیمقراطیس جو پانچویں صدی قبل پیدایش مسیح میں تھا' کہتا تھا کہ عنصر اصلی صرف ایک مادۂ خاکی ہی ہے - یہ مادۂ خاکی نہایت چھوٹے چھوٹے ذرات میں منقسم ہے - یہ ذرات اگرچہ حجم میں باہم مختلف ہیں مگر انکا مایۂ خمیر اور شکل ایک ہی ہے - یہ ذرات ہمیشہ گردش کرتے رہتے ہیں - جسم میں جسقدر تغیرات ہوتے ہیں' وہ انہی ذرات کے اجتماع و افتراق کا (یعنے ملنے اور الگ ہونے کا) نتیجہ ہیں -

دیمقراطیس کی یہ راے ذرات کے موجودہ نظریہ سے فی الجملہ مشابہ ہے -

اسکے بعد سنہ ۴۴۰ ق - م - میں امبیدو کیلیس آبا - اس نے یہ خیال ظاہر کیا کہ عناصر اصلی چار ہیں : آب و آتش اور خاک و باد - انہی سے تمام اجسام مرکب ہوتے ہیں - یہ خیال ارسطو کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے - بہرحال یہ مذہب خواہ ارسطو کا ہو یا کسی دوسرے حکیم کا' لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی ان عناصر اربعہ کے مایۂ خمیر میں فرق نہیں کیا - یعنی دونوں اپنی اپنی جگہ پر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان چاروں کا قوام ایک ہی مادے سے ہے اور تعداد و اختلاف محض خاصیت کے اختلاف کا نتیجہ ہے -

ان مختلف خواص میں سے جن اہم خاصیتوں تک قوت لامسہ کا دسترس ہے وہ چار ہیں : رطوبت' یبوست' حرارت' برودت - ہر عنصر اصلی میں دو دو خاصیتیں ہیں - مثلاً آگ گرم و خشک ہے - ہوا گرم و تر ہے' پانی سرد و تر ہے' خاک خشک و سرد ہے - اس تفصیل میں آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ ہر خاصیت گویا دو عنصروں میں مشترک ہے -

ہم نے ابھی بیان کیا ہے کہ ہر عنصر میں دو خاصیتیں ہیں' لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دونوں مساوی نہیں ہیں - کسی عنصر میں ایک خاصیت زیادہ ہے کسی میں دوسری خاصیت - چنانچہ ہوا میں رطوبت اور حرارت دونوں ہیں' مگر حرارت کی مقدار رطوبت سے زیادہ ہے - پانی میں برودت اور رطوبت دونوں ہیں' لیکن برودت رطوبت پر غالب ہے - خاک یبوست و برودت کی جامع ہے' مگر یبوست غالب ہے - آگ یبوست اور حرارت دونوں اپنے اندر رکھتی ہے لیکن غلبہ حرارت کو حاصل ہے -

انہی خواص کی قلت و کثرت کے ساتھہ عناصر کی نوعیت بدلتی رہتی ہے - مثلا اگر پانی کی رطوبت پر آگ کی یبوست غالب آگئی تو اس سے ہوا پیدا ہوجائیگی - یا اگر خاک کی برودت پر ہوا کی حرارت غالب آگئی تو اس سے پانی پیدا ہوجائیگا - یا اگر آگ کی یبوست پانی کی رطوبت پر غالب ہوگئی تو اس سے خاک پیدا ہوگی - اسی طرح اگر پانی کی رطوبت آگ کی حرارت پر غالب ہوگئی تو اس سے ہوا پیدا ہوگی - غرض جسم کے ہر قسم کے تغیرات انہی خواص کے تغیر کے ساتھہ وابستہ ہیں -

چونکہ بظاہر ان عناصر میں سے بعض عناصر کا بعض کی شکل میں منتقل ہوجانا ممکن تھا' اسلیے اگر قدماء اس کے قائل تھے کہ بعض مادے دوسرے مادوں کی شکل میں منتقل ہوسکتے ہیں تو یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے -

مثلاً پانی اور ہوا رطوبت میں مشترک ہیں اسلیے یہ ممکن ہے کہ حرارت کے ذریعہ اسے ہوا بنا دیا جاے -

مگر ظاہر ہے کہ یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے - ہم جانتے ہیں کہ پانی اور خاک رطوبت میں مشترک ہیں مگر نہ تو خاک کو ہم کسی طرح پانی بنا سکتے ہیں اور نہ پانی کو خاک - صرف اس ایک ہی مثال سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قدماء جزئیات سے کیونکر کلیات بنایا کرتے تھے اور کس طرح غلطیوں میں مبتلا ہوجاتے تھے ؟

مگر ارسطو نے یہ محسوس کیا کہ عناصر اربعہ تمام عالم کے کیمیاوی و طبیعی ظواہر کی تفسیر کے لیے کافی نہیں ہیں - اسلیے

در اصل یہ روایت بھی وہی مسروق والی روایت ہے مگر دوسرے طریق سے مروی ہے - پس ان تمام روایتوں میں جن میں ماریۃ قبطیہ کا حضرت حفصہ کے مکان میں آنحضرت کے ساتھہ ہونا ' آنکا خفا ہونا ' اور آزردہ ہونا ' پھر آنحضرت کا قسم کھانا وعدہ وغیرہ بیان کیا گیا ہے ' صرف یہی ایک روایت ہے جسکے ایک طریق کی حافظ ابن حجر نے اور دوسرے طریق کی حافظ ابن کثیر نے توثیق کی ہے اور کہا ہے کہ اسناد صحیح سے مروی ہے' لہذا انکے علاوہ اور جسقدر طریق ہیں' انکا ذکر کرنا فضول ہوگا - کیونکہ انکی صحت کے متعلق کوئی تصدیق ہمارے سامنے نہیں ہے -

(روایۃ مسروق و رقاشی کی حقیقت)

اب آیئے ' اس روایت پر نظر ڈالیں کہ اصول فن کے لحاظ سے یہ کہاں تک قابل اعتبار و تسلیم ہے ؟ اور اسکا اثر اصل واقعہ پر کہاں تک پڑسکتا ہے ؟

سب سے پہلے اسپر غور کرنا چاہیے کہ اس روایت میں نہ تو ماریۃ قبطیہ کا ذکر ہے اور نہ واقعہ کے وہ تمام اہم حصے منقول ہیں جو امام طبری وغیرہ نے اپنی روایات میں درج کیے ہیں - صرف اسقدر بیان کیا ہے کہ آنحضرت (صلعم) نے حضرت حفصہ سے فرمایا کہ میں اپنی لونڈی کے پاس نہ جاؤنگا - اسکے لیے قسم کھاتا ہوں - پس اگر یہ روایت تسلیم بھی کرلی جاے ' جب بھی ان تفصیلات کی تصدیق کیلیے مقیس علیہ کے سوا اور کچھہ ہاتھہ نہیں آتا -

ثانیاً - اس روایت کا پہلا سلسلہ مسروق تک منتہی ہوتا ہے - مسروق صحابی نہ تھے - تابعی تھے - (یعنی انھوں نے آنحضرت کو دیکھا نہیں تھا) لیکن وہ نہیں بتلاتے کہ انھوں نے یہ واقعہ کس صحابی سے سنا ؟ اور جس سے سنا وہ کس حیثیت سے بیان کرتا ہے ؟ صرف انکا بیان ہے جو بعد کے راویوں نے روایت کردیا ہے - اسکو اصطلاح حدیث میں " منقطع " کہتے ہیں - یعنی اسکا سلسلہ آنحضرت تک نہیں پہنچتا - ایک ایسی منقطع روایت کو بخاری و مسلم اور کتب صحاح کی متصل اور کثیر الطرق روایات صحیحہ کے مقابلہ میں کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے ؟

یہ کہنا کہ دونوں میں تطبیق محتمل ہے ' کسی طرح صحیح نہیں - آگے چلکر ہم اسے واضح کرینگے -

رہا اس روایت کا دوسرا طریقہ جسکی حافظ ابن کثیر نے توثیق کی ہے ' تو وہ بھی اپنے اندر کوئی ایسی قوت نہیں رکھتا جو آیت کی شان نزول کے متعلق قائم کرسکے جبکہ امام بخاری و مسلم کی صحیح روایتیں سورہ تحریم کا شان نزول دوسرے واقعہ کو بیان کرتی ہیں اور تمام کتب صحاح اسکی موید ہیں -

اسکے اسناد میں سب سے پہلے جو راوی ہمارے سامنے آتے ہیں ' وہ ابو قلابہ عبد الملک بن محمد الرقاشی ہیں - حافظ ابن حجر نے تہذیب میں انکا ترجمہ لکھا ہے - اسمیں شک نہیں کہ متعدد حفاظ نے انکی توثیق کی ہے' اور ابن حبان نے ثقات میں انکا ذکر کیا ہے - نیز ابن جریر وغیرہ انکے حفظ کا اعتراف کرتے ہیں - با ایں ہمہ دار قطنی جیسے شخص کی انکی اسناد کی متعلق یہ راے تھی :

کثیر الخطاء فی الاسانید والمتون - کان یحدث من حفظه فکثرت الاوهام فی روایته (۱)

وہ روایت کی سندوں میں اور حدیث کے اصل الفاظ میں کثرت سے غلطیاں کرتے ہیں - انکا قاعدہ تھا کہ محض اپنے حافظہ کی بنا پر حدیث بیان کردیتے - اسلیے انکی روایات میں بہت اوہام پیدا ہوگئے -

پھر اسی تہذیب میں دار قطنی کا دوسرا قول نقل کیا ہے کہ " لا یحتج بما ینفرد به "

آخرہ پر خود حافظ ابن حجر لکھتے ہیں :

---

(۱) حافظ ابن حجر کی تہذیب التہذیب حال میں دائرۃ المعارف حیدر آباد نے چھاپدی ہے - میں نے اسی سے یہ عبارت نقل کی ہے - (دیکھو جلد ۶ - صفحہ ۴۲۰)

" بلغني عن شیخنا ابي القاسم انه قال : عندي عن ابي قلابه عشرۃ اجزاء ما منها حديث مسلم اما في الاسناد واما في المتن - كان يحدث من حفظه فكثرت الاوهام فيه " فتامل !

چنانچہ اسی بنا پر بعض محدثین نے اس حدیث سے انکار کردیا ہے ' جو ابو قلابہ رقاشی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ " ان النبی صلعم صلي حتی تورمت قدماہ " جیسا کہ حافظ موصوف نے تہذیب میں تصریح کی ہے -

پس ان تمام تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ ابو قلابہ کی اسناد میں کثرت خطا و اوہام روایت و اغلاط متون کی ارباب جرح و تعدیل نے صاف صاف شکایت کی ہے ' اور ظاہر ہے کہ راوی کی شخصی ثقاہت اور موصوف بالخیر و الصلاح ہونا (کما قال الخطیب) کچھہ مفید نہیں ہوسکتا جبکہ اسکے حفظ و اتقان اور صحت اسناد و متون کے متعلق مخالف تصریحات موجود ہوں - اور علی الخصوص ایسے موقعہ پر کہ صرف اسناد کی قوت ہی مطلوب ہے اور دیگر اسناد معتبرہ و مرفوعۃ و متصلہ اسکے مخالف ہیں -

(قصہ ماریہ اور محققین فن)

(۲) حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں کوئی روایت بھی صحیح موجود نہیں ہے - جو شان نزول حضرت عائشہ نے بیان کردیا ہے اور جسکو باتفاق ائمۂ حدیث و اساطین فن نے درج اسفار معتبرہ و صحیحہ کیا ہے ' وہی اصلی اور صحیح واقعہ ہے اور صرف وہی قابل قبول ہے -

چنانچہ خود حافظ ابن کثیر باوجود رقاشی کی روایت کی توثیق کرنے کے ' آگے چلکر اسکا اعتراف کرنے پر مجبور ہوے :

والصحیح ان ذالك كان في تحريمه العسل كما قال البخاري عند هذه الاية (ابن كثير جلد ۱۰ - صفحہ ۱۱۵)

اور صحیح یہ ہے کہ سورہ تحریم کی پہلی آیۃ اس بارے میں نازل ہوئی کہ آنحضرت نے شہد کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا جیسا کہ امام بخاری نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے -

صرف حافظ موصوف ہی پر موقوف نہیں ' دیگر ارباب نظر و تحقیق نے بھی صاف صاف لکھدیا ہے کہ ماریۃ قبطیہ کے اس واقعہ کے متعلق کوئی صحیح روایت ثابت نہیں ہے - علامہ عینی شرح بخاری میں ان تمام روایات کا ذکر کرکے لکھتے ہیں :

و الصحیح في سبب نزول الاية انه في قصة العسل لا في قصة مارية المروي في غير الصحيحين (عيني جلد ۹ صفحہ ۵۴۸)

اور اس آیت کے شان نزول کی نسبت صحیح روایت یہی ہے کہ وہ شہد کے متعلق ہے - ماریۃ قبطیہ کے قصہ کے متعلق نہیں ہے جو کتب صحاح کے علاوہ دیگر کتب میں مروی ہے -

یہی راے قاضی عیاض کی بھی ہے - بلکہ جو الفاظ علامہ عینی نے لکھے ہیں دراصل قاضی موصوف ہی کے ہیں - امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں انکی راے انہی الفاظ میں نقل کی ہے - خود امام موصوف کی بھی راے یہی ہے :

ولم تات قصة مارية من طريق صحيح -

اور ماریۃ قبطیہ کا قصہ کسی صحیح طریق سے مروی نہیں ہے -

(نووی جلد ۱ - مطبوعہ مولانا احمد علی مرحوم - صفحہ ۴۷۹)

ایسی صریح اور صاف تصریحات کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ ماریۂ قبطیہ کا قصہ صحیح ہے ؟ اور کیونکر جائز ہوسکتا ہے کہ اسکی بنا پر معترضین اسلام اپنی معاندانہ تلبیس اور ابلیسانہ فریب کاری کے ساتھہ اس واقعہ کو ہمارے سامنے بطور حجت اور دلیل کے پیش کریں ؟

اسکو تفحص اشیا میں بہت جلد دستگاہ حاصل ہوجاتی ہے - جسطرح مختلف پیشہ وروں اور دستکارونکو اسکی ضرورت ہوتی ہے کہ اپنے کام کی جزئیات سے کماحقہ واقف ہوں' نیز انکے پیشہ کے متعلق جدید انکشافات و ایجادات اونکے پیش نظر رہیں' سیطرح ایک باقاعدہ فلسفی کیواسطے بھی اشد ضروری ہے کہ ان چیزونکے متعلق جو اوسکے ذہن میں گذرتی ہیں' دریافت کرے کہ اوسکے پیشروؤں نے اونکے متعلق کیا خیالات قایم کیے ہیں ؟

(فلسفه کی غرض)

فلسفه کی غرض کیا ہے ؟ اور اس سے ہمکو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے ؟

ارسطو کے نزدیک فلسفه کی ابتدا صرف تعجب و تحیر سے ہوئی - جب انسان اس عالم میں آتا ہے تو تعیرات سے دو چار ہوتا ہے - زندگی کی نیرنگیاں اور کائنات کے عجائبات اوسکو محو حیرت کردیتے ہیں - پس یه تقاضاے فطرة ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھے اور اپنے دل سے سوال کرے کہ یه کیوں ہے ؟ کب سے ہے ؟ اور کب تک ہے ؟ یه عالم مع اپنے تمام کائنات کے انسانکے واسطے ایک معما ہے - اسکے حل کرنیکی کوشش ہی کا نام فلسفه ہے -

پہلی چیز جو انسان کو دریافت حقایق کی طرف مائل کرتی ہے' مفاد اور نفع ہے - کہا جاتا ہے کہ علم ہیئت کی ابتدا قدیم مصریوں میں اسوجه سے ہوئی کہ اونکو دریاے نیل کی طغیانی کے بعد اپنی زمینیں ناپنا پڑیں - بیاباں نورد کلدانیوں نے ستارہ شناسی اسیواسطے سیکھی کہ اپنے ملکوں میں رہنمائی کرسکیں -

انسان زندگی کے معمے کو حل کرنیکی کوشش بھی اسیوجه سے کرتا ہے تاکہ اپنے فایدوں اور حقوق کی حفاظت کرسکے - عام اس سے کہ وہ مادی ہوں یا غیر مادی - مگر ان پیچیدہ مسائل کی بھی کوئی حد نہیں ہے - زمین سے آسمان تک سب انہی سے مملو ہے - انسان ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے کہ وہ فطری راز جو مدت سے سر بستہ چلے آے ہیں' اونہیں یکے بعد دیگرے دریافت کرتا جاے' اور یہ عجیب بات ہے کہ گو وہ دریاے علم سے سیراب ہوتا جاتا ہے' پھر بھی اسکی پیاس نہیں بجھتی بلکہ اور زیادہ بڑھتی جاتی ہے !

یه تلاش و تفتیش کی عادت انسان میں فطری ہے - یہ کسیطرح اوس سے الگ نہیں ہوسکتی اور نہ ہی مٹ سکتی ہے - اسکی ترقی عقل کی ترقی کے ساتھہ وابستہ ہے - جوں جوں عقل ترقی کرتی جاتی ہے' اوسیقدر حقایق اشیا کی تلاش بھی بڑھتی جاتی ہے - اسکو اپنی لا علمی کا علم ہوتا ہے' اپنی ناواقفیت سے واقف ہوتا ہے' اور حقائق کو صرف جاننا ہی نہیں چاہتا بلکہ اونپر عمل بھی کرنا چاہتا ہے -

پس فلسفه کی مختصر تعریف اسطرح کیجا سکتی ہے کہ " وہ اشیا کے اسباب مخفیه کے تجسس کا علم ہے جس سے غرض یہ ہے کہ ہمارے افکار اور اعمال میں ایک کامل ربط و اتحاد پیدا ہو' اور جسطرح ہمارے خیالات ہوں' اوسی طرز کے ہمارے اعمال بھی ہوجائیں - جہل سے گریز کرنا' حقائق دریافت کرنا' اور غلطیوں سے مطلع ہونا' وہ غلطیاں جو شاہد حقیقت کے چہرہ پر نقاب بنی ہوئی ہیں' یہی اصلی غرض زندگی کی ہے - اور یہی غرض فلسفه کی ہوسکتی ہے "

(لفظی تشریح)

خود لفظ " فلسفه " کی ابتدا اور تاریخ ہمارے اس دعوے کی دلیل ہے - یونانی مورخ ہیرو ڈوٹس رقمطراز ہے کہ کرلیس نے سولن سے کہا تھا :

" میں نے سنا ہے کہ تو ملکوں ملکوں فیلسوف کیطرح (یعنی تلاش علم میں) پھرا ہے "

برکلز فلسفه کے یہ معنی بتلاتا ہے :

" تہذیب نفس کیواسطے کوشش کرنا " -

بہر صورت اس لفظ کے ابتدائی معنی اعتراف جہل اور تحصیل علم کے ہیں - حکیم فیثا غورث کا (بعض کا خیال ہے کہ سقراط کا) مقولہ ہے :

" عقل صرف خداوند جل و علی کے واسطے ہے - انسان صرف جاننے کی کوشش کرتا ہے - البتہ وہ عقل کا عاشق اور علم و حق کا جویا ہے "

یہی لفظی معنی " فلاسفی " اور " فلاسفر " کے بھی ہیں جو یونانی لفظ " فیلوس " (عاشق) اور " سوفیا " (عقل) سے مرکب ہے - یہ عجیب بات ہے کہ ابتدا میں " سوفاس " (عاقل) اوس شخص کو کہتے تھے جو کسی ہنر یا دستکاری کا ماہر ہو - مثلاً ایک گویا یا باورچی یا ملاح یا بڑھئی' مگر رفتہ رفتہ یہ لفظ علوم عقلیه کے ماہروں کے واسطے استعمال ہونے لگا - اسی کا دوسرا مشتق " سوفسٹ " (سوفسطائی) ہے جو ان لوگونکے واسطے استعمال ہوتا تھا جو مثل بازاری سودا بیچنے والونکے مختلف علوم و فنون کو بھی بقیمت بیچتے تھے - چنانچہ سقراط نے اپنے تئیں فلسفی کہا ہے نہ کہ سوفسطائی !

(تقسیم)

یوں تو فلسفه تمام عالم کے مسایل پر حاوی ہے مگر آسانی ترتیب کے خیال سے یہ تمام مسایل بلحاظ اپنے موضوع کے تین اقسام پر تقسیم کیے جا سکتے ہیں :

(۱) مسئلهٔ وحدت - یعنی اصل اصول - وہ قادر اور مبدع قوت جو تمام عالم کی روح ہے - اسکے مباحث کو مسائل ما بعد الطبیعه کہتے ہیں -

(۲) مسئلهٔ کثرت یا تنوع مشاہدات عالم' اسکو فلسفه طبیعی کہتے ہیں -

(۳) فلسفه انسانی (انتھرا پا لوجی) جسکے ذیل میں فزیالوجی (علم الابدان) اور سائکالوجی (علم النفس) ہیں - پھر سائیکالوجی کے ذیل میں منطق ہے' جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان استنباط کیونکر کرے' اور صحیح نتائج تک کیونکر پہنچے ؟ پھر فلسفهٔ جمال اور فلسفهٔ اخلاق ہے -

پروفیسر سیلی کا قول ہے :

" ہمارے مدرکات پر بنا ہے علم منطق کی' جو اون قواعد سے متعلق ہے جن سے ہم یہ جانچ سکتے ہیں کہ ہمارا خیال یا ہماری بحث صحیح ہے - اسی طرح ہمارے جذبات پر بنیاد ہے فلسفهٔ جمال کی جس سے ہم اوس چیز کیلیے ایک معیار قائم کرسکتے ہیں جو ہمارے ذہن میں حسین اور قابل فریفتگی ہے " -

اعمال انسانیه کیواسطے " تاکہ وہ نیکی تک پہنچ سکے " یہ ضروری ہے کہ کچھہ فرایض منضبط کیے جائیں - فرایض کیواسطے قانون لازمی ہے - اور قانون یا تو فطری ہے یا انسانی - اسکے علاوہ کچھہ ایسے مسایل بھی ہیں جو افراد کے رشتهٔ باہمی سے متعلق ہیں - انکو سوشیا لوجی (علم الاجتماع) کہتے ہیں - اسمیں فلسفهٔ تاریخ بھی داخل ہے -

پس اس بنا پر فلسفه کی آٹھہ قسمیں حسب ذیل ہوئیں :

(۱) ما بعد الطبیعه -
(۲) فلسفهٔ طبیعی -
(۳) فلسفهٔ نفس -
(۴) منطق -
(۵) فلسفهٔ جمال -
(۶) فلسفهٔ اخلاق -
(۷) فلسفهٔ قانون -
(۸) علم الاجتماع اور فلسفهٔ تاریخ

نس نے ایک اور عنصر کا اضافہ کیا - ارسطو نے یہ پانچواں عنصر اثیر غالباً هندؤں سے اخذ کیا تھا -

ارسطو کے بعد جو لوگ آئے انہوں نے اس پانچویں عنصر کو مادہ سے علحدہ کر کے دیکھنا چاھا مگر ان کوششوں میں کامیابی نہ ہوئی اور کیونکر ہوتی جبکہ اثیر (ایتھر) کوئی واقعی شے نہیں ہے بلکہ ایک وھمی وجود ہے جو علماء طبیعۃ فرض کرلیتے ہیں - محض اسلیے کہ اس کے فرض کرنے کے بعد ان بہت سے ظواہر و عملیات کی تفسیر آسان ہو جاتی ہے جو مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں -

مثلاً تلغراف لاسلکی میں کہربائیت ایک جسم سے دوسرے جسم میں جاتی ہے ' مگر ان دونوں جسموں کے درمیان کوئی مادی واسطہ نظر نہیں آتا ' اور یہ مسلم ہے کہ کوئی مادی طاقت ایک جسم سے دوسرے جسم تک بغیر واسطہ کے نہیں جاسکتی - لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قوت کہربائی کو الگ کرکے بطور ایک عنصر کے دیکھا جا سکے -

دوسرے دور میں بھی ایک جماعت کا ایسا ہی خیال تھا کہ اصلی عنصر پانی ہے - اس خیال کی بنیاد وان ملمنت کے تجارب تھے جن میں سے ایک تجربے کا تذکرہ ہم یہاں کرینگے -

ملمنت کا بیان ہے کہ اس نے ایک پودہ جسکا وزن پندرہ پونڈ تھا ' تھوڑی سی مٹی میں بودیا - اس مٹی کو پہلے ایک تنور میں اس خیال سے خشک کرلیا گیا تھا کہ جب اسمیں کوئی شے بوئی جائے تو خالص مٹی کا وزن معلوم ہوسکے - کیونکہ اگر مٹی گیلی ہوتی تو ظاہر ہے کہ اسمیں مٹی کے ساتھہ پانی کا وزن بھی شامل ہوگا - خشک کرنے کے بعد مٹی کا وزن ۲ سو پونڈ تھا - پانچ سال تک وہ اس پودے کو پانی دیتا رہا - اسکے بعد جب تولا گیا تو اسکا وزن ۱۶۹ پونڈ اور ۳۰ اونس ہوگیا تھا - پھر جب مٹی کو خشک کرکے تولا تو اس کا وزن دو اونس کم تھا !

اس تجربے سے بظاہر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس درخت میں جسقدر ترقی ہوئی ' تمام تر پانی ہی سے ہوئی - اسلیے عرصہ تک ایک جماعت اس کی قائل رہی کہ عنصر اصلی پانی ہے - لیکن جب انجنہوز (Ingenhousz) اور لاوازیہ پیدا ہوئے تو انہوں نے اپنے قاطع و مسکت تجارب سے اس خیال کو بالکل باطل کر دیا -

اہل یونان میں بعض لوگ صرف آگ کو بھی عنصر اصلی مانتے تھے - مگر یہ خیال غالباً کلدانی ' ایرانی ' اور قدیم ہندؤں کی آفتاب پرستی کی راہ سے آیا ہوگا - ایک گروہ صرف خاک کو عنصر اصلی کہتا تھا اور اپنے اس خیال کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتا تھا کہ تمام اشیاء جب مٹ جاتی ہیں تو خاک ہوجاتی ہیں - ایک اور جماعت صرف ہوا کو عنصر اصلی مانتی تھی - اسکے مذہب کی بنیاد انکسیمنس کے اس قول پر تھی کہ پانی ابر کے تکاثف سے پیدا ہوتا ہے اور ابر ہوا کے تکاثف سے ' نیز یہ کہ پانی کو چونکہ ہوا بنایا جاسکتا ہے اسلیے ہر شے کی اصل ہوا ہی ہے -

ان فرقوں میں ہر ایک کسی ایک عنصر کو عنصر اصل سمجھتا رہا - یہاں تک کہ ارسطو آیا اور اس نے عناصر اربعہ کا اصول روشناس کیا -

---

ترجمہ اردو تفسیـــر کبیر

فلـــسـفــہ

مبادیات کا ایک سرسری مطالعہ

(۱)

(فلسفہ کی حقیقت)

عام خیال ہے کہ فلسفہ نہایت دقیق اور مشکل مضمون ہے جو صرف بعض خاص دماغوں ہی کیلیے موزوں ہے ' یا ایک ایسا غیر مفید اور بے نتیجہ علم ہے جس سے صرف انہی لوگونکو سروکار ہونا چاھیے جو کاروباری دنیا کے لایق نہ ہوں ' اور جو ہر وقت اپنے خیالات میں محو اور اپنے توہمات میں غرق رہتے ہوں - مگر ایسا خیال کرنا سخت غلطی ہے -

انسان اشرف المخلوقات ہے - کیوں ؟ اسلیے کہ عقل یا قوت ممیزہ اسمیں ودیعت کیگئی ہے جسکا وجود اور جانداروں میں نہیں پایا جاتا - بیشک دیگر حیوان سنتے ' دیکھتے ' اور یاد بھی رکھتے ہیں ' مگر اونکی قوتیں صرف عین ضرورت کیوقت ہی استعمال میں آتی ہیں - برخلاف اسکے انسان مشاہدات عالم کا مطالعہ کرتا ہے ' اونکی نسبت اپنے خیالات قایم کرتا ہے ' پھر اون خیالات کا ایک دوسرے سے مقابلہ کرکے اونمیں ایک باہمی ربط اور نسبت دریافت کرتا ہے - تاکہ اونپر من حیث الکل نظر ڈالے اور حقایق اشیا سے روشناس ہو -

یہی فلسفیانہ عمل ہے -

ہم جب کسی چیز کی نسبت خیال قایم کرتے ہیں ' عام اس سے کہ وہ چیز مادی ہو یا غیر مادی ' تو ذیل کے سوال ہمارے ذہن میں ضرور پیدا ہوتے ہیں :

اول یہ کہ وہ چیز جو ہمارے ذہن میں ہے کیا ہے ؟ دوسرے یہ کہ اوسکی ابتدا کب سے ہے ؟ تیسرے یہ کہ اوسکا تعلق دیگر اشیا یا خیالات کیساتھہ کس قسم کا ہے ؟ یعنی ہم اشیا یا خیالات کی کیفیت اور اونکی ابتدا اور اونکا باہمی اتحاد و تناسب دریافت کرنا چاہتے ہیں -

(فلـــسفی)

ہر شخص کو اپنی عمر میں اس قسم کے تفکر کا کبھی نہ کبھی ضرور موقع ملا ہوگا - لہذا کہا جاسکتا ہے کہ ہر شخص کم و بیش ایک فلسفی فکر ضرور رکھتا ہے -

لیکن سات ہی اسکے ہر دی عقل جو صرف کبھی کبھی غور وفکر اور تجسس و تلاش کا عادی ہو اور اپنی راے بھی قایم کرے ' صحیح معنوں میں فلسفی نہیں بھی کہا جاسکتا ' جسطرح کہ اوس شخص کو جو لوہے کے اوزار کو درست کرنا جانتا ہو ایک باقاعدہ لوہار نہیں کہسکتے ' یا اوس شخص کو جو شیشونکی عارضی مرمت کرسکتا ہو ' شیشہ گر نہیں کہا جاسکتا - پیشہ ور شیشہ گر یا لوہار وہی ہے جسنے اپنے کام کو اپنا پیشہ ٹھہرا لیا ہو ' جسنے باقاعدہ تربیت کے علاوہ اپنی دایمی جد و جہد اور مزاولت سے اوس کام میں کمال حاصل کیا ہو ' اور جو بہ نسبت ایک نو کار آدمی کے اپنا کام کم وقت میں مگر زیادہ خوبی کیساتھ انجام دیسکتا ہو -

یہی مثال ایک باقاعدہ فلسفہ دان کی ہے جسنے حقایق اشیا کا مطالعہ کرنا اور اونکی تلاش و تفتیش کرنا اور اونکے اسباب و علل دریافت کرنا اپنا منشاء زندگی قرار دے لیا ہو - جسطرح ایک لوہار کو آلات کی ضرورت ہوتی ہے ' اوسیطرح فلسفی کو بھی ہوتی ہے - اسکے آلات اسکے خیالات ہیں - محض مشق اور عمل کے ذریعہ

رهتي هو يا نه رهتي هو ' تاهم همیں افسوس کرنا پڑیگا اگر ترکي میں بھي عورتوں نے اپني معاش کے مسئله کو عام طور پر اپنے هاتھوں میں لے لیا - اور یورپ اور امریکه نے اُن عورتوں کی درد انگیز مثالیں پیدا هوگئیں جو آج متمدن دنیا کي معیشت منزلي کا سب سے زیاده گہرا مرض هیں ' اور جسکے درد سے وهاں کے بڑے بڑے حکماء اجتماعي چیخ اُٹھے هیں '

* * *

عورت کو قدرت نے جن فرائض کے انجام دینے کیلیے پیدا کیا هے ' انکو وه کبھی بھي نہیں چھوڑ سکتي - انکي حقیقت اب بھي ویسي هي مسلم هے جیسي که کسي ابتدائي عہد وحشت میں رهي هوئي - وه انسان کي ماں بننے کیلیے پیدا کي گئي هے - اسکي نازک اور منفعل خلقت کبھي بھي اُن کاموں کیلیے موزوں نہیں جو گھر کي زندگي کے باهر انجام دیے جاتے هیں - موجوده تمدن نے اس قدرتي حد بندي کو توڑ دیا اور عورت کو گھر کي شہنشاهي سے نکلکر اپني غذا حاصل کرنے کے لیے آواره گردي کرني پڑي ' تاهم اسکا نتیجه وهي نکلا جو احکام قدرت کي هر خلاف ورزي کا هونا چاهیے - آج یورپ اور امریکه میں عورتیں (بقول ایڈیٹر سائینس پروگرس) ایک محنتي مزدور کا کسي ورزشي کھیل کے میدان میں اول درجے کا چاندي کا کپ لینے والي ضرور هیں ' مگر نه تو وه ایک اچھي ماں هیں جو بچوں کي پرورش کرتي هے ' اور نه اپنے نسواني فرائض ادا کرنے والي بیوي هیں ' جسکے کاموں کا میدان گھر کے اندر بنایا گیا هے !

موجوده عہد کا ایک بہت بڑا سوسیالسٹ حکیم (مسٹر پروڈن) ایسے باره سال پہلے ان عورتوں کي حالت پر ماتم کرتا هوا لکھتا هے :

" خلقت انساني کا وه جمیل و لطیف نصف حصه جسکا شگفته چہره کائنات کا اصلي حسن اور جسکي مسکراهٹ عالم ارضي کي حقیقي مسرت تھي ' افسوس که آج دنیا سے چھپتا جا رها هے ' اور گویا اراده کر لیا گیا هے که اب دنیا میں مرد بعدر عورت کے رهینگے اور فطرة نے مرد اور عورت کو دو جنس قرار دیکے اور اس تفریق کي ضرورت سمجھنے میں ایک سخت غلطي کي تھي جسکي تصحیح سے اب زیاده غفلت نہیں هوني چاهیے '

وه وقت بہت قریب هے جب " عورت " کا وجود صرف گذشته زمانے کے شعرا کے تخیلات اور عہد قدیم کے صحائف و اوراق سے باهر نہیں ملیگا - لوگ آه سرد بھر کر کہینگے که ملٹن نے اپني نظم میں " عورت " کے محسوسات بتلاے هیں ' یا ڈکنس نے اپنے قصه میں ایک دوشیزه لڑکي کي تصویر کھینچي هے - وه بڑي هي دلفریب اور دلربا چیز هے مگر افسوس که اب زمین پر عورتوں کا پیدا هونا موقوف هوگیا !

یه جو کچھه میں کہه رها هوں محض ایک شاعرانه تخیل نہیں هے - یه واقعات و حقائق هیں جن پر متمدن دنیا کا هر باشنده میري هي طرح رو سکتا هے بشرطیکه وه دنیا کو دیکھنے میں میرے برابر آکھڑا هو - اُس آنے والے زمانے کو چھوڑ دو جسکو همارے موجوده تمدن کي غلط کاریاں اور ضلالت پیدا کرینگي - موجوده عہد هي میں تلاش کرو که متمدن دنیا کے بڑے بڑے دار العلومتوں میں " عورتیں " کتني هیں اور کہاں بستي هیں ؟ کیا تم اُس جدید مخلوق کو بھي " عورت " کہنے کي جرات کر سکتے هو جو لندن اور نیویارک کے کارخانوں میں پھرکي کي طرح حرکت کر رهي هیں ؟ نه تو وه ماں هیں نه بیوي - نه تو انکا سر کسي قدرتي رفیق کے سینے پر هے اور نه انکي گود میں کوئي محبت اور نسواني جذبات کا مرکز هے - وه محنت و مشقت کي ایک تھکي هوئي روح هے

یا کارخانوں کي ایک مضطرب الحال مزدور ' یا پھر ایک ایسي مخلوق جو مثل مردوں کے روٹي اور دولت کیلیے محنت سراے عالم کي تکلیفوں اور مصیبتوں میں کود پڑي هے - البته مرد محنت و مشقت اپني بیوي اور اسکے بچوں کیلیے کرتا هے - مگر یه صرف اپنے نفس کیلیے کر رهي هے !

بہر حال وه کوئي هو ' لیکن قطعاً عورت تو نہیں هے - مرد بھي نہیں هوسکتي - پس وه ایک تیسري جنس هے جسے خدا کي جگہه سرکش اور گستاخ انسان نے پیدا کیا هے !

عورت اور مرد کے فرائض بالکل الگ الگ تھے - انکي نسبت جو کچھه ابتدا سے هو رها تھا ' وهي خدا کا قانون تھا ' مگر آج توڑ ڈالا گیا - عورت نوع انساني کي تکثیر اور اسکي پرورش و تربیت کیلیے تھي - کارخانوں میں مزدوري تلاش کرنے کیلیے نه تھي - نه اسلیے تھي که مدة العمر مجرد رهکر سوسائٹي کا ایک کم قیمت کھلونا یا سڑکوں اور تفریح گاهوں کے اندر ایک آلۂ رونق کي طرح متحرک رهے '

جبکه یه حدود توڑ دیے گئے اور عورت پر وه فرائض ڈالدیے گئے جو صرف مردوں کیلیے مخصوص تھے ' تو اسکا لازمي نتیجه یه نکلا که عورت اپنے جسم سے وه کام لینے لگي جو اسکا اصلي کام نه تھا - اس حالت نے اسکے محسوسات بدل دیے ' اسکے جذبات میں تغیر عظیم هوگیا ' اسکا نازک جسم محنتوں اور مشقتوں سے کچلا گیا ' بلکه اسکے اندر ایک عضوي انقلاب کے آثار نمایاں هوگئے - اب نه اُسکا عورت کا سا چہره هے اور نه عورت کا سا دل (یعني جذبات) وه تمام اپنے جذبات لطیفه و رقیقه سے محروم هوگئي هے - وه مرد بھي نه بني جسکے بننے کے شوق میں اس نے اپنا سب کچھه کھو دیا تھا - پس یقیناً اسے ایک تیسري جنس هي کہنا چاهیے جو خلقت انساني کا ایک بد نمونه هے ' اور جسکا وجود سوسائٹي اور خاندان کیلیے هلاکتوں اور بربادیوں کا پیام هے "

* * *

صرف اسي ایک راے پر موقوف نہیں - یه عالم عام هے اور یورپ کے تمام اجتماعي حلقے ان مصائب انگیز نتائج کو محسوس کر رهے هیں -

مگر یه احساس و علم جو دنیا کے اس ترقي یافته حصے کو اب هوا هے ' ان لوگوں کو ایک هزار تین سو برس پہلے سے معلوم تھا جنھوں نے قرآن حکیم کي هدایات و تعلیمات کو اپني زندگي کا دستور العمل قرار دیا تھا -

قرآن حکیم نے اسي شے کو " حدود الله " سے تعبیر کیا هے جسکو آج حکماء اجتماعي هر مخلوق اور هر انساني گروه و جنس کے " قدرتي فرائض " کے نام سے تعبیر کرتے هیں اور انکي نافرماني کو دنیا کیلیے هلاکت بتلاتے هیں - ایک جگہه کہا که :

تلک حدود الله فلا تقربوها (۱ : ۱۸۷) یه خدا کي قرار دي هوئي حدیں هیں - انکي نافرماني کے قریب بھي نه جاؤ - پھر کہا :

" تلک حدود الله فلا تعتدوها (۱۰ : ۲۲۹) یه خدا کي حدود هیں - ان حدود کو نه توڑو - اسي طرح سورۂ طلاق میں فرمایا :

و تلک حدود الله و من یتعد حدود الله فقد ظلم نفسه (۶۵ : ۱) یه الله کي قرار دي هوئي حدیں هیں - جو شخص انسے باهر قدم نکالیگا وه اپنے هي اوپر ظلم کریگا -

اس سے بھي بڑھکر یه که مومنوں کي سب سے بڑي تعریف سورۂ توبه میں یه بتلائي : الحافظون لحدود الله (۹ : ۱۱۳) وه خدا کي قرار دي هوئي حدود کي حفاظت کرتے هیں -

عالم اسلامی

ترکی اور تعلیم و حریۂ نسواں

مسئلۂ حریۂ نسواں پر ایک ضمنی نظر

• یورپ میں حجاب اجتماعیہ کا ماتم اور [illegible] •

مصر الهلال میں جو مصور و غیر مصور جرائد و رسائل یورپ سے منگوائے جاتے هیں' ان میں لندن کا مشہور " السترتیشن " (L'illustation) فرانسیسی زبان کا بہترین مصور رسالہ ہے - اور مضامین کی کثرت' مواد کے تنوع' تصاویر کی صناعة و طباعة کے لحاظ سے پنچ' السٹریٹد لنڈن نیوز' اسفیر وغیرہ تمام انگلش رسالوں پر هر طرح فوقیت رکھتا ہے -

بلاد مشرقیہ اسکا ایک خاص مصور موضوع ہے - چنانچہ ۲۸ اپریل کی اشاعت میں ایک پورے صفحہ پر موقع دیتے ہوے لکھتا ہے :

" ترکی کی معاشی حالت میں روز بروز انقلابات ہو رہے هیں - ایک سیاح کو انکی سست رفتاری سے اکثر نا امیدی ہوتی ہے' تاهم وہ اسکی رفتار سے انکار نہیں کرسکتا اور ایک هی موسم میں چند بار سفر کرکے اس حرکت کے نتائج اپنے سامنے نمایاں دیکھ سکتا ہے -

ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا کہ قسطنطنیہ میں عام طور پر استعمال کرنے کیلیے ٹیلی فون لگایا گیا ہے - آپ نہایت تعجب سے سنیں گے کہ بہت سی ترک لڑکیاں ٹیلی فون کے مرکزی دفتر میں کام کر رهی هیں' اور بہت سی لڑکیاں کام سیکھ رهی هیں !

ترکی میں ٹیلی فون اور ٹیلی گرام کے دفتر انگلستان اور فرانس کی طرح نہیں ہوسکتے جہاں صرف مقامی زبان کا جاننے والا اچھی طرح کام کرسکتا ہے - یہ مغربی اسلامی دار التخت ایک عجیب و غریب مخلوط آبادی سے عبارت ہے' جہاں یورپ اور ایشیا کی متعدد زبانیں بولنے والی مخلوق بستی ہے - یہ جس طرح ایک ترک کا گھر ہے جو اپنے کاروبار میں بلا ضرورت دوسری زبان اختیار کرنا پسند نہیں کرتا' اسی طرح ایک یونانی کا بھی وطن ہے جو یونانی زبان کو هر طرح عثمانی زبان پر ترجیح دیتا ہے - پھر اسکا یورپین حصہ جو ان تمدنی وسائل سے زیادہ کام لینے والا ہے' مختلف یورپین اقوام پر مشتمل ہے - انگریز' فرنچ' جرمن' تقریباً اکثر اقوام یورپ یہاں آباد هیں' اور وہ اس ٹیلی فون سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جبتک مرکز میں احکام کی تعمیل کرنے والے صرف ترکی زبان هی کا مطالبہ کریں !

اس دقت کے دور کرنے کیلیے کمپنی نے (جو در اصل خود حکومت هی ہے) یہ شرط قرار دیدی ہے کہ ٹیلی فون کے مرکزی اسٹیشنوں کے تمام کارکن اقلاً تین زبانوں سے ضرور واقف ہوں -

باایں همہ اس صیغہ میں عثمانی لڑکیوں کا ہونا اس امر کا بین ثبوت ہے کہ یہ لڑکیاں عام ترک مردوں سے بھی زیادہ زبان داں هیں - کیونکہ ان میں سے هر لڑکی اقلاً تین زبانیں علاوہ اپنی مادری زبان کے ضرور هی جانتی ہے !

یہ صیغہ ایک انگریز لیڈی کے ماتحت کھولا گیا ہے - اس وقت تک چندرہ لڑکیاں سیکھ کر نکل چکی هیں اور کافی تعداد زیر تعلیم ہے' انگریزی معلمہ کہتی ہے کہ ان سے زیادہ جفاکش' محنتی' اور ذهین طلبا میں نے یورپ میں بھی نہیں دیکھے - انکے ارادے بلند اور انکا نسوانی کیرکٹر نہایت اعلی ہے "

* * *

اس فرانسیسی رسالے نے ایک مرقع بھی دیا ہے جسمیں ٹیلی فون کے مدرسے کی بعض متعلمات کھلے چہروں کے ساتھ موجود هیں - هم اس کی نقل شائع کرتے هیں - یہ ان ترک لڑکیوں کی تصویر ہے جو عنقریب فارغ ہوکر نکلینگی - درمیان میں انگریز لیڈی بیٹھی ہے جو اس اسکول کی معلمہ اور منتظمہ ہے - اسکے بائیں جانب ٹیبل کے سامنے وہ ترک خاتون ہے جو اسی اسکول کی تعلیم یافتہ ہے مگر اب اسکی تعلیم میں مدد دیتی ہے - دونوں جانب دو متعلمہ بیٹھی هیں اور انکی پشت پر چار لڑکیاں کھڑی هیں -

قسطنطنیہ میں ٹیلی فون کا اسکول - اسکی منتظمہ اور ترک متعلمات

* * *

اس رسالے کے مراسلہ نگار کا بیان ہے کہ یہ تمام مسلمان لڑکیاں هیں - وہ تعجب کے ساتھ اس تبدیلی کا ذکر کرتا ہے جو عورتوں کی حالت میں ہوئی ہے -

ان تصویروں میں عورتوں کے چہرے اگرچہ بالکل بے نقاب هیں لیکن جسم پر ترکی برقعہ کا وہ تمام حصہ موجود ہے جو نقاب سے الگ کردینے کے بعد بھی بطور ایک بالائی فرغل کے استعمال کیا جاتا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو نقاب اتار کر ابھی رکھدی ہے' یا اسکول کے اندر اسکی چنداں ضرورت نہیں سمجھی گئی -

بہرحال خواہ ان جفاکش اور حیران معاش چہروں پر نقاب
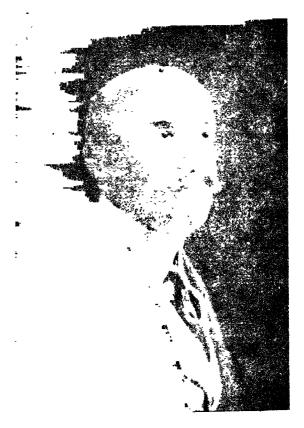
موسیو کاییو وزیـــر مال فرانس

باہم حسن و عشق کی ہر زندگی کیلیے " محبت کی پہلی غلطی " ہمیشہ درد ناک رہی ہے اور اس راہ میں جب کبھی ٹھوکر لگتی ہے تو پہلے ہی قدم لگتی ہے :

طفل نادانم و اول سبق است !

میڈم کاییو کے دل عشق خواہ کیلیے بھی اُسکی " پہلی غلطی " کی یاد زخم حسرت بنی - اسکے لیے تلافی کا مرہم بنایا گیا مگر اس راہ کی پہلی غلطی ہمیشہ لا علاج ثابت ہوتی ہے - اسکا زخم جب گہرا ہوجاے تو پھر اُسکا کوئی علاج نہیں :

جرم را این جا عقوبت هست و استغفار نیست !

یہی پہلی غلطی تھی جس نے بالاخر اسے عدالت کے سامنے مجرموں کی طرح پہنچایا ' حالانکہ کتنے ہی مجرمان عشق اور گنہ گاران محبت ہونگے جنھوں نے اس قہرمان ناز و عشوہ کے سامنے اپنی زندگی کا آخری فیصلہ سننے کیلیے سر جھکا یا ہوگا !

* * *

جون سنہ ۱۹۰۰ میں اسکی پہلی شادی ہوئی - یہی اسکی " پہلی غلطی " تھی - بسا اوقات محبت چہرے پر نقاب ڈالکر آتی ہے جو بہت دلفریب ہوتا ہے ' مگر اُسکی دلفریبی کو چھپے ہوے چہرے کی دلفریبی سمجھ لینے میں ہم غلطی کرجاتے ہیں - میڈم کاییو پر بہت جلد ہی ظاہر ہوگیا کہ اس تعلق میں اسکے لیے خوشی نہیں ہے اور انتخاب کرنے میں اسکے دل پرستش طلب نے جلدی کی - وہ اپنے شوہر بننے کے امید واروں کی ایک بہت بڑی صف کو جواب دے چکی تھی - اب ایک ایک کرکے تمام دلدادگان عشق یاد آنے لگے - نظروں کا جب اصلی ٹھکانا تاراج و ناکامی ہوجاتا ہے تو وہ عشق کے دوسرے اسبابوں کی جستجو شروع کردیتی ہیں -

محبت کا خاتمہ ہوا اور تاجرانہ معاہدے شروع ہوے - بالاخر دونوں نے باہم راضی نامہ کرلیا کہ ایک دوسرے کے معاملہ میں دخل نہ دینگے اور اپنی اپنی دلچسپیوں کی راہیں الگ الگ نکال لینگے :

بس لیجیے سلام ' اپنا بھی وعدہ ہے کسی سے !

آج کل یورپ اور امریکہ کے اعلی طبقوں کی ازدواجی زندگی ایسے ہی باہمی راضی ناموں پر بسر ہو رہی ہے !

* * *

لیکن یہ طرز زندگی بھی زیادہ ' عرصہ تک قائم نہ رہسکی اور بہت سے معاملات طشت از بام ہوگئے - آخر عدالت کے قانون سے مدد لینی پڑی ' اور تین سال کے بعد اُس مقدس معاہدۂ محبت کا جو قربانگاہ کے سامنے ہاتھ میں ہاتھ دیکے دائمی زندگی کیلیے کیا گیا تھا ' یہ نتیجہ نکلا کہ قانون طلاق کے ذریعہ دونوں علحدہ ہوکر آزاد ہوگئے '

اس طرح " پہلی غلطی " کا علاج کیا گیا - مگر عشق کی غلطی کا کون علاج کرسکتا ہے ؟ یہ زخم دوا پذیر نہیں :

کہ گفتہ بود کہ دردش دوا پذیر نبود "

* * *

اب پھر امید واروں کا ہجوم ' طلب گاروں کا انبوہ ' عشق کی فریادیں ' حسن کی خود داریاں ' سوسائٹی کیلیے روز بازار رد و قبول کا ہنگامہ گرم ' اور مسابقت و رقابت کی کشمکش کی صلاے عام تھی :-

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی !!

بالاخر اس معرکۂ عظیم میں موسیو کاییو وزیر مال فرانس اپنی فتح مندی سے محسودانہ بازی لیگئے اور طلاق کے ایک سال بعد ہی دونوںکا باقاعدہ عقد ہوگیا -

* * *

حال میں بعض پولیٹکل مسائل کے متعلق مخالف جماعتوں میں جوش و ہیجان پیدا ہوا اور اسکا اثر اُن اشخاص و افراد تک پہنچا جنکا اُن مسائل سے خاص تعلق تھا - اسی سلسلے میں اخبار " فگارو " موسیو کاییو کا سخت مخالف ہوگیا اور اپنے حریف کو شکست دینے کیلیے ہر طرح کے حربے کام میں لانے لگا -

اسنے مخالفانہ مضامین کا ایک پورا سلسلہ شروع کردیا جسکے ہر نمبر میں کوئی نہ کوئی سخت اعتراض اور طعن ہوتا اور پبلک طور پر اسکا جواب طلب کیا جاتا - یہاں تک کہ ایک بار صاف صاف لکھدیا : " ہمارے پاس اس قسم کی تحریری شہادتیں موجود ہیں جن سے اس مغرور وزیر کی زندگی کے بڑے بڑے راز آشکارا ہوتے ہیں - ہم انھیں عنقریب شائع کرینگے اگر وہ اپنے عہدوں سے باز نہ آیا "

* * *

اس دھمکی کے شائع ہوتے ہی تمام پبلک میں اُن رازوں کا تذکرہ شروع ہوگیا - یورپ میں پریس کی قوت سب کچھ کرسکتی ہے -

میڈم کاییو ایڈیٹر فگارو کی قاتلہ

یہی " حدود اللہ " نظام انسانیۃ کی اصلی بنیاد ہیں' اور انسانی جماعت جب کبھی انکو توڑتی ہے تو اسکا لازمی نتیجہ خسران و ہلاکت ہوتا ہے -

درحقیقت " اسلام " بھی عبارت انہی " حدود اللہ " کے قیام سے ہے " مسلم " وہی ہے جسکی زندگی ان حدود کی ایک عملی اور کامل تصویر ہو - مستقل مضمون اس موضوع پر لکھوں تو یہ حقیقت واضح ہو

پس مرد اور عورت کے فرائض کے متعلق بھی خدا نے حدود قرار دیے' اور ان تمام حکمتوں اور دانائیوں کے جاننے والوں سے زیادہ کامل اور زیادہ بہتر طریقہ سے انکی تصریح کردی' جو آج تمدن و علم کے مختلف حلقوں میں ان کی حقیقت تلاش کر رہے ہیں -

دیکھو سورہ روم میں جہاں خدا کے احسانات و نعائم گنائے ہیں' وہاں ایک سب سے بڑی نعمت خدا نے یہ بتلائی :

و من آیاتہ ان خلق	اور خدا کی حکمت و قدرت کی نشانیوں
لکم من انفسکم	میں سے ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ اس
ازواجاً لتسکنوا الیہا	نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی
و جعل بینکم مودۃ	ساتھی عورتیں پیدا کیں تا کہ تمہیں اپنی
و رحمۃ (۳۰ : ۲۱)	زندگی میں سکون اور امن و راحت ملے '

اور پھر شوہر اور بیوی کے رشتے کو باہمی محبت و رحمت سے مسرت بخش بھی بنا دیا' تاکہ تم خوشی اور راحت سے ساتھہ زندگی بسر کرو -

یہ آیۃ کریمہ فی الحقیقت اس بحث کا آخری فیصلہ ہے - عورتوں کے پیدا کرنے اور حیاۃ ازدواجی کی غرض و غایت یہ بتلائی کہ " لتسکنوا الیہا " تاکہ تم سکون اور چین پاؤ - یعنی عورت مرد کی رفیق زندگی' اور اسکی کامل زندگی کا وہ بقیہ نصف ٹکڑا ہے جسکے ملے بغیر اسکی زندگی پوری نہیں ہوسکتی - پھر کہا کہ " جعل بینکم مودۃ و رحمۃ " اس رشتے کی بنیاد " محبت اور رحمت " پر رکھی -

اس سے معلوم ہوا کہ اس زندگی کی اصلی شے مودت اور رحمت ہے - لیکن وہ پیدا ہو نہیں سکتی جب تک اسطرح کا باہمی اشتراک جذبات و قوی میں پیدا نہوجائے کہ مرد عورت کیلیے ہو' اور عورت مرد کیلیے - یعنی بالفاظ کامل تر :

ھن لباس لکم و انتم	تم عورتوں کی زینت ہو اور عورتیں
لباس لہن (۲ : ۱۸۷)	تمہارے لیے زینت ہیں '

اللہ اکبر ! کون ہے جو کلام الہی کے ان حقائق کیلیے اپنے فکر و دماغ کو وقف کرے' اور غور کرے کہ اسکے ایک ایک لفظ کے اندر حیاۃ انسانیہ اور اسرار زندگی کی کیسے بڑے بڑے صحائف و دفاتر موجود ہیں ؟ انسان کی زندگی اور حیاۃ مدنی کی جس غرض و غایت کو آج بڑے بڑے مدون علوم ہمیں نہیں بتلا سکتے' قرآن حکیم نے اس ایک جملے میں بتلا دیا کہ " جعل بینکم مودۃ و رحمۃ " نیز کہا کہ " لتسکنوا الیہا " صرف ان دو جملوں کی پوری تشریح کی جائے اور اسکے ہم مطلب دیگر آیات کریمہ بھی جمع کی جائیں تو مسئلۂ حیاۃ اجتماعی و عائلی پر ایک پوری کتاب مرتب ہوجائے ! -

غرضکہ یہی اشتراک جنسی اور باہمی مودہ و رحمت ہے جس سے یورپ و امریکہ کی سرزمین خالی کی جا رہی ہے - کیونکہ عورت اپنے فرائض کے حدود سے باہر نکل گئی ہے اور مرد و عورت کے اشغال و وظائف کی تقسیم اور قدرتی حد بندی یکسر توڑ ڈالی گئی

ایک ایڈیٹر اور وزیر فرانس !

یورپ میں پریس کی قوت

عشق کی پہلی غلطی !

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں رائٹر ایجنسی کی تاربرقیوں میں پیرس کے ایک سخت حادثہ کی خبر دی گئی تھی جو وہاں کے مشہور روزانہ اخبار " فگارو " کے دفتر میں واقع ہوا تھا' اور جسمیں فرانس کے وزیر مال کی بیوی نے ایڈیٹر " فگارو " کو خاص اسکے دفتر میں جاکر ریوالور سے قتل کردیا تھا -

شاید عام نظروں نے اس واقعہ کو زیادہ اہمیت نہ دی ہو مگر فی الحقیقت مختلف نتائج و اطراف کے لحاظ سے یہ ایک نہایت اہم اور قابل غور و تفکر واقعہ تھا -

پچھلی ڈاک میں فرانس کے جو اخبارات و رسائل آئے ہیں' ان میں اس حادثے کی پوری تفصیل درج ہے - پیرس کے مصور رسالہ " الستریشن " نے ایڈیٹر فگارو' اسکے خاندان' اسکی بیوی' قاتلہ' اور قاتلہ کے شوہر کی تصویریں بھی دی ہیں اور پوری تفصیل سے قتل کے اسباب پر بحث کی ہے -

* * *

میڈم کایو جس نے ایڈیٹر فگارو کو قتل کیا' پیرس کی موجودہ اعلی سوسائٹی کی ایک حسین' فیشن ایبل' اور طرحدار لیڈی ہے - اس کا حسن و جمال گو اس درجہ کا نہیں ہے کہ اسکی مثالیں کم یاب ہوں' تاہم بہ حیثیت ایک شیوہ طراز اور مجلس آرا لیڈی ہونے کے اعلی سوسائٹی نے ہمیشہ اسکی دلربائیوں اور سحر ادائیوں کا اعتراف کیا ہے' اور ابتدا سے اسکے قدردانوں اور امیدواروں کا حلقہ وسیع ہے :

خوبی ہمین کرشمہ و ناز و خرام نیست '
بسیار شیوہ ہاست بتاں را کہ نام نیست !

[بقیہ مضمون صفحہ ۵ کا]

ہے - ضرور تھے کہ اسکے نتائج ظاہر ہوں' اور واقعات کہتے ہیں کہ ظاہر ہوئے -

پس یہ ایک سخت خطرناک غلطی ہے کہ مشرق یورپ کی نقالی کے شوق میں ان چیزوں کی طرف بھی بڑھ رہا ہے جنسے خود یورپ تنگ آگیا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح پیچھے ہٹے - مسلمانوں کے پاس اس بارے میں ایک سچی اور حقیقی تعلیم موجود ہے - عورتوں کو تعلیم دینے اور عام حقوق و مقاصد حیات میں برابر سمجھنے کیلیے تمہیں یورپ کی شاگردی و نقالی کی ضرورت نہیں - تمہارے پاس وہ سب کچھہ موجود ہے جو بہتر اور اصلی ہے اور ان مضرتوں سے پاک ہے جنکو یورپ الگ کرکے عورتوں کے مسئلہ کو حل نہ کرسکا - پھر اس سے بڑھکر اور کیا مصیبت ہوگی کہ تم اپنی ہستی کو بھول جاؤ اور یورپ کے سامنے اسکے لیے ہاتھہ بڑھاؤ ؟ حالانکہ خود یورپ اپنی اس حالت پر رضامند نہیں ہے -

کتاب مفتوح بنام

ایڈیٹر الهلال از عبد السلام ندوی

جناب مولاناے محترم زاد الله بسالتکم شدة و قوة - تحیت و سلام - میرا خط جس کو طلباے دارالعلوم ندوة العلماء کے اعتصاب کا محرک قرار دیا گیا ہے اور جس کا ذکر جناب نے بھی اپنے جریدہ میں ضمنی طور پر کیا ہے ' میں اوسکے متعلق اخبارات میں مختلف حیثیتوں سے نہایت تفصیلی بحث کرنا چاہتا تھا ' لیکن احباب نے مشورہ دیا کہ اب تمام مباحث کو چھوڑ کر جلسۂ دہلی کے نتائج کا انتظار کرنا چاہیے - میں اگرچہ حقائق شریعت کے اظہار میں مصلحت وقت کا لحاظ خدع نفس کی بدترین شکل خیال کرتا ہوں ' تاہم جب یہ مشورہ اصرار اور اصرار سے جبر و اکراہ کی صورت میں بدل گیا ' تو مجھے مجبوراً خاموش ہونا پڑا ' لیکن اب جب کہ قوم کے اس جوش ملی کے اظہار کا زمانہ ختم ہوگیا ' میں آپ کے اخبار کے ذریعہ ان مباحث کو چھیڑنا چاہتا ہوں - میں اس خط کے متعلق صرف شرعی اور اخلاقی حیثیت سے بحث کرنا چاہتا ہوں - اسلیے میں نے الہلال کو منتخب کیا ہے کہ اس جریدہ غراء کا عروة الوثقی صرف شریعت ہی ہے -

سب سے پہلے آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ میں نے بمبئی سے ایک خط بھیجا اور وہ مکتوب الیہ تک نہیں پہونچا ' آپکو یہ بھی معلوم ہوا کہ مولوی اعجاز علی صاحب نے اخبار مساوات مورخہ ۲۰ نومبر میں یہ خط شائع کیا ' وہ براہ راست اونکو کاپی میں نہیں مل سکتا تھا ' اس بنا پر بظن غالب (جس پر تمام دنیا کے کاروبار کا دار و مدار ہے) یہ خط اونکو متعلقین دفتر نظامت یا دفتر اہتمام کے ذریعہ ملا ہوگا جن کے ہاتھہ میں ڈاک کا انتظام تھا - بہر حال یقینی طور پر کوئی ذریعہ متعین نہیں کیا جاسکتا - تاہم یہ یقینی ہے کہ اس معاملہ میں تودوا الامانات الی اہلها کے محکم اصول کی خلاف ورزی کیگئی - تو پھر آپ نے بحیثیت مدعی امر بالمعروف و النہی عن المنکر ہونے کے کشف حقیقت کا (اس معاملہ میں) فرض کیوں نہیں ادا کیا ؟ اور شریعت کے اس اصل مہم کی توہین کیوں گوارا کی ؟ یہانتک کہ امر بالمعروف و احتساب دینی کا فرض صرف اشخاص کی ذات تک محدود تھا ' لیکن یہ خط جلسہ انتظامیہ میں پیش کیا گیا - اور اوسکے ذریعہ اسٹرائک کا قطعی فیصلہ کیا گیا ' مجھے اگرچہ قانون سے واقفیت نہیں ہے تاہم عقل سلیم بتاتی ہے کہ اس خط کے متعلق تمام مباحث کا فیصلہ اوسی جلسے کو کرکے ملک و قوم کے سامنے ایک موثق صورت میں پیش کرنا تھا - لیکن جلسہ انتظامیہ کی روئداد سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ خط کیونکر ناظم صاحب کے ہاتھہ آیا ؟ اور مولوی اعجاز علی تک کیونکر پہونچا ؟ جلسہ نیز میں اصل خط پیش کیا گیا یا اوسکی نقل سے کام لیا گیا ؟ بہر حال جب ایک جلسہ نے ان تدلیسات باطلہ کو جائز رکھا تو اس نے قومی حیثیت سے ایک امر منکر کا ارتکاب کیا ' اس حالت میں آپنے بحیثیت ایک ناہی منکر ہونے کے اس شر مستطر کی طرف کیوں نہیں توجہ کی ؟ معلوم ہوتا ہے کہ اوس قانون کے اتباع سے جس نے کسی مدرسہ کے ناظم یا مدیر کو خطوط کھولنے کا اختیار دیا ہے ' آپ نے شریعت کے اس اخلاقی اصول کو نظر انداز کردیا ہوگا ' لیکن آپکو یقین دلاتا ہوں کہ مولوی خلیل الرحمان صاحب نے اخبارات میں ایک تحریر شائع کی ہے جس میں اس خط کے کھولنے سے انکار کیا ہے ' اور غالباً مہتمم صاحب بھی انکار کرینگے اور اوس قانون کی رو سے صرف انہی دو بزرگوں کو یہ حق حاصل تھا - ان کے علاوہ جس شخص نے یہ جرأت کی ہوگی ' وہ یقیناً اخلاقی ' شرعی ' بلکہ قانونی مجرم ہوگا -

اگرچہ اس قسم کی عام فریب تحریروں سے حقیقت نہیں چھپ سکتی - ناظم صاحب نے جب اوس خط کو جلسہ میں پیش کیا ' تو انکو کھولنے والے کے نام سے ضرور واقفیت ہوگی ' اسلیے وہ شرعی حیثیت سے کتمان شہادت کے مجرم ہیں ' اور اس نے آپ کے احتساب دینی کے فرائض میں ایک دوسرے فرض کا اور اضافہ کردیا ہے جو ہر حیثیت سے آپ کی توجہ کا محتاج ہے ' لیکن میرے نزدیک تو اس بے توجہی اور اغماض کا حقیقی سبب آپ کی بیجا خود داری اور مفرط بلند خیالی ہے - آپ فخر و غرور کے لہجہ میں اکثر کہا کرتے ہیں کہ " میں مقاصد مہمہ پر نظر رکھتا ہوں یہ تو یہ جزئی بات ہے - "

" میں کلیات سے بحث کرتا ہوں ' اصول کو پیش نظر رکھنا چاہیے - ہمیں فروعات سے کیا بحث - فلاں شخص قابل خطاب نہیں " غالباً اسی بنا پر آپ نے اس خط کے متعلق بھی تمام جزئی مباحث کو نظر انداز کردیا ہوگا - میں آپ کی ہمت بلند کا معترف ہوں ' لیکن جب خود خدا کہتا ہے : ان الله لا یستحیی ان یضرب مثلاً ما بعوضة فما فوقها " " فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره و من یعمل مثقال ذرة شرا یره " " تبت یدا ابی لهب " تو پھر ایک مصلح دینی و محتسب عمومی کا یہ عذر کہاں تک بجا ہوسکتا ہے ؟ اگر ایک مصلح دینی بت پرستی و شرک سے دنیا کو نجات دلانا چاہتا ہے ' تو جسطرح اوسکا یہ فرض ہے کہ بت خانوں کے کنگرہ ہاے مرتفع کو منہدم کرے ' اوسی طرح اوسکا یہ فرض بھی ہے کہ اوس حجر المس کو بھی ٹھکرادے ' جو باعتبار طول و عرض کے سطح ارض سے ملصق و متصل ہے مگر ایک بندۂ خدا کی جبین عبودیت کو داغدار بناتا ہے - میں اب آپکی خاطر اصول شریعت کو چھوڑ کر صرف عقلی حیثیت سے بحث کرتا ہوں - کیونکہ کوئی طریقہ عقل و نقل سے باہر نہیں - آپ بتائیں کہ کلیات و اصول کا دنیا میں کہاں وجود ہے ؟ قابل خطاب اشخاص تو ہر زمانے میں چند ہی ہوتے ہیں ' باقی عام لوگ ہیں جن کو جمہور و امت کہا جاتا ہے ' اور شریعت انہی لوگوں کیلیے نازل ہوتی ہے ' پھر خدا تو ان کو قابل خطاب سمجھتا ہے ' اور آپ ان سے اس بنا پر قطع نظر کرتے ہیں کہ اس خط کو کسی عظیم الشان آدمی نے غائب نہیں کیا ' بلکہ منشی محمد علی یا عبد الغفور یا کسی اور شخص نے غائب کیا ہوگا ' اور یہ لوگ قابل التفات نہیں - پھر وہ خط بھی مولانا شبلی کا نہیں تھا ' بیچارے عبد السلام کا تھا جو قابل توجہ نہیں ہے -

اور مطبوعات کی آزادی کی آئے خود حکومت اور اعلی ترین حکام وزرا حتی کہ خود پریسیڈنٹ جمہوریت کی بھی کچھہ نہیں چلتی - اگر یہاں پریس کسی شخص کا مخالف ہو جائے تو اسکا مرض لا علاج ہوتا ہے -

"فگارو" کے مضامین کے وزیر فرانس کی زندگی ختم کردی اور اسکی وقعت و عزت کا بالکل خاتمہ ہوگیا !

* * *

دھمکی کے اعلان سے تیسرے دن بعد دن کا وقت تھا - ساڑھ پانچ بجے تھے - دفتر فگارو میں حسب دستور ایڈیٹر میز کے سامنے بیٹھا تھا - یکایک ایک کارڈ ملا جس پر "میڈم کائیو" کا نام لکھا تھا - وہ حیران ہوا کہ اسکے سب سے بڑے مخالف کی بیوی کا اس سے کیا کام ہوسکتا ہے ؟ بہرحال اس نے نوکر سے کہا کہ میرے کمرہ تک معزز ملاقاتی کو پہنچا دو

میڈم کائیو بہت سنجیدگی اور ایک معمولی ملاقاتی کی طرح بڑھی - اور ایڈیٹر کی میز کے سامنے آکے کھڑی ہوگئی - وہ مصافحہ کرنے کیلیے آگے اور اپنے خوبصورت ملاقاتی کے رک جانے پر کچھہ کہنا چاہا - دفعۃً میڈم کی حسین آستین خوفناک روشنی سے چمک اٹھیں - اس نے ایک دفعہ ہاتھہ کوٹ کی جیب سے نکالا جسمیں بھرا ہوا طمنچہ تھا - قبل اسکے کہ اس حیرت انگیز واقعہ کو سمجھنے کی اسکے مخاطب کو مہلت ملے طمنچہ کے چھوٹنے کی آواز سنائی دی اور بے خبر ایڈیٹر میز کے نیچے فرش پر لوٹنے لگا ...

* * *

پولیس نے فورا قاتلہ کو گرفتار کرلیا - اس نے ذرا بھی مزاحمت نہ کی - اس حادثہ کے بعد یہ راز کھلا کہ جو دھمکی فگارو نے تحریری شہادتوں کی نسبت دی تھی وہ در اصل قاتلہ کے بعض نا جائز حسن و عشق کے تعلقات سے متعلق تھیں جو اس کے پہلے شوہر کے زمانے میں موسیو کائیو اور اسمیں باہم جاری رہے تھے - یہ عاشقانہ خطوط کا ایک بہت بڑا بنڈل تھا جو کسی طرح ایڈیٹر فگارو یا اسکے ساتھیوں نے حاصل کرلیا تھا

ان خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی سے پہلے بھی یہ دونوں باہم ہر طرح کے تعلقات رکھتے تھے اور حالت یہاں تک بڑھگئی تھی کہ بالآخر پہلا بد نصیب شوہر مجبور ہوتا کہ عدالت تک معاملہ پہنچا کر باقاعدہ طور پر علحدہ ہوجائے اور اپنی بیوی کو نئے دوستوں کیلیے خود مختار چھوڑ دے !

ان میں وہ خطوط بھی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس زمانے کے تعلقات صرف موسیو کائیو ہی تک محدود نہ تھے بلکہ عشاق اور طلبگاروں کا پورا حلقہ کامیاب لطف و کرم تھا اور اس فیاض حسن کی بخشش کی عمومیت امتیاز و خصوصیت کے تکلف سے پاک تھی !

جب "فگارو" نے تحریری شہادات کی دھمکی دی تو میڈم کائیو کو یقین ہوگیا کہ اب تمام معاملات طشت از بام ہوجائینگے - اسکا علاج کچھہ نہ تھا جبکہ ایک اخبار حریف و مقابل ہوگیا تھا - مجبور ہوکر اس نے ارادہ کرلیا کہ قبل اسکے کہ اسکے دشمن کا قلم کام کرے خود اسکی زندگی ہی کا خاتمہ کردیا جائے -

معاملہ باقاعدہ عدالت کے سامنے ہے - میڈم کائیو جیل خانے میں ہے - اسکے وکلا ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ اقدام جنون اور ایک طرح کی دیوانگی کا نتیجہ ہے جسمیں قاتلہ عرصے سے مبتلا تھی - مگر ساتھہ ہی ایڈیٹر فگارو کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہوگیا گو اسکی زندگی ختم ہوگئی - یعنے وزیر مال نے استعفا دیدیا !

اس واقعہ سے متعدد اہم نتائج حاصل ہوئے ہیں :

(۱) یورپ کے اعلی طبقہ کی موجودہ زندگی سامنے آجاتی ہے جسکی حیاۃ ازدواجی عشق و محبت سے یکسر محروم ہوگئی ہے اور گو اسکا ظاہر کتنا ہی روشن ہو لیکن اسکے اندر خوفناک رازوں اور اخلاقی جرائم کی تاریکی پوشیدہ ہے !

(۲) دنیا کی قدیمی اخلاقی صداقتیں اب بالکل بے اثر ہوتی ہیں - یورپ کی زندگی روز بروز جس طرف جا رہی ہے اسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ بڑی بڑی معزز زندگیاں بھی اس قسم کے واقعات کو چنداں اہم نہیں سمجھتیں - محض سوسائٹی کے اعتبار مجلسی قواعد کے وقار اور رسمی ضوابط کے اعتراف پر ہر شے منحصر ہے - فی نفسہ نہ تو اخلاقی اصول کوئی شے ہیں اور نہ عصمت و عفت کوئی چیز ہے -

(۳) یورپ کے پریس کی قوت جسکے آگے کسی قوت کی نہیں چلتی - جب وہ کسی شخص کا مخالف ہوجائے تو خواہ وہ کتنا ہی بڑا آدمی ہو لیکن اسکے سوا کوئی علاج اپنے پاس نہیں رکھتا کہ یا تو خود اپنی زندگی سے ہاتھہ اٹھالے یا اپنے مخالف کو قتل کرڈالے - اس واقعہ میں دوسرا طریقہ اختیار کیا گیا لیکن بے شمار واقعات اس قسم کے بھی ہوچکے ہیں جنمیں بڑے بڑے آدمیوں نے پریس کی مخالفت سے عاجز آکر خود کشی کرلی ہے -

مسئلۂ قیام الهـــلال

الہلال میں دیکھا گیا کہ الہلال کے بقا کا مسئلہ درپیش ہے اور دو ہزار خریدار بہم پہنچانے کی خواہش کی گئی ہے - اسکی تعمیل میں آپ کے خادم مصروف ہیں - میں بھی فی الحال دو خریدار حاضر کرتا ہوں انشاء اللہ عنقریب اور بھیجونگا -

خدا آپکے اخبار کو کامیاب کرے اور آپ کی عمر و اقبال میں ترقی دے - آپ کے اخبار کا مجھکو بے حد انتظار رہتا ہے - ڈاک خانہ میرے سکونتی مکان کے سامنے ہے - ڈاک ۲ بجے رات کو آتی ہے - میں اخبار کے انتظار میں ہر ہفتے کئی راتیں دو دو بجے تک انتظار میں کاٹ دیتا ہوں !

اپنے بچوں کی خیریت کے خط کا مجھے اسقدر انتظار نہیں ہوتا جسقدر آپ کے اخبار کا -

آپکا خادم محمد عبد الرزاق - تعلقہ کہیم ضلع مدکل (علاقۂ نظام)

چھہ خریدار سردست حاضر ہیں - تین کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہوں اور تین کے نام وی پی روانہ ہو -

عقیدت مند

محمد خلیل اللہ شریف - محاسب ضلع ورنگل دکن

سردست پانچ خریدار ان اطراف کے حاضر ہیں - مزید کوشش جاری ہے -

سید ظہور حسن کنٹراکٹر و کمیشن ایجنٹ جالنہ پٹہ - ضلع محبوب نگر (دکن)

هزار کي لاگت سے تیار هوئي هے' ساڑهے نو هزار کے فرنیچر اور پچیس هزار کی کتب سنسکرت سے بهي آراسته نظر آتي هے - اس میں دو سو طالب علمونکو مفت تعلیم دینے کي تجویز منظور کی گئي هے جنمیں سے سو طالب علمونکو بلا کسي معاوضه کے هوسٹل میں جگه بهي دی جایگی اور اونکے لیے خود یونیورسٹي قوم سے سائل هوکر انکي خورد نوش کا سامان کریگي - نیز بعد فراغت اجار جیا کو ۲۰ روپیه ماهوار کا تین سال تک وظیفه ملے گا -

لیکن کمیٹي کے راز سربسته سے ایک نا واقف شخص جب یه دریافت کرتا هے که گورنمنٹ نے اپني مسلمان رعایا کے ساتهه جنکو اڑیسه کي هندو آبادي کے ساتهه ضم هوجانے سے بہت سے حقوق میں محروم هوجانا پڑا هے" تعلیم میں کیا مراعات کیں ؟ تو اسکو نہایت مایوسانه جواب ملتا هے' اور مسلمانان بہار کو یکسر گویا اخراج کا حکم دیدیا جاتا هے !!

کمیٹي کے هندو اور یوروپین ممبر برابر حصه تقسیم کرلیدے هیں' کیونکه جہاں هندؤں کیلیے ایک کالج قائم کیا گیا هے اور ۲۷۰۰۰ هزار سالانه کي رقم دیگئي هے' وهاں هندو ممبروں نے اپني فیاضي سے اضافه کے ساتهه یوروپین ممبرونکو پرنسپل اور پروفیسر کے عهده کي طمع دیتے هوے تیس هزار سالانه کا ایک عهده (وائس چانسلر) کا نذر کیا هے جو کسي یونیورسٹي میں نهیں هے' اسپر یوروپین منصف مزاج ممبروں نے بهي اپنے حصه میں سے اس کالج کے کل عهدے هندؤں کو دیکر برابر کا سهیم بنا لیا هے !

پهر ایسي صورت میں هم کیونکر باور کرسکتے هیں که یه یونیورسٹی اسي گورنمنٹ کی هے جسکي سلطنت کا قیام ان دونوں ستونوں (هندو مسلمانوں) پر هے ؟ عربي تعلیم گاه کے قائم کرنیکي تجویز نا کام رهي تو اسکا ذمه دار کون هوگا ؟ آنریبل مولوي فخر الدین صاحب اور مسٹر نور الهدی صاحب مسلمانوںکو اس بارے میں واقفیت بخشیں ورنه قوم کي جانب سے پوري ذمه داري آنهی پر عائد هوگی -

سید ابوالحسن از محله گذري - پٹنه

مقصد اس تطویل کا یہ ہے کہ اس معاملہ میں آپکے فرائض احتساب عمومی پر جائز نکتہ چینی کی جاے ' ورنہ اگر آپ اپنے احتساب و مخاطبین کا دائرۂ محدود کردیں تو مجھکو کوئی اعتراض نہیں : و لیکن قوم ہادی - آپ صرف طبقۂ امرا و افاضل و اجلاء کے ہادی کہے جائینگے ' اور اس تحدید سے آپ کی خود داری اور فخر و غرور میں بھی اضافہ ہو جائیگا -

آپ اکثر یہ بھی کہتے ہیں کہ " فلاں مسئلہ کے چھیڑنے کا وقت نہیں تھا - یہ چیز مصالح وقت کے خلاف ہے " غالباً اس خط کے متعلق تمام مباحث بھی اسی مصلحت آمیز اصول کے تحت میں آگئے ہونگے - لیکن میں نہیں سمجھہ سکتا کہ فرض احتساب کبھی وقت کا کیوں پابند ہے ؟ آنحضرت کی ہدایات و ارشادات تو سفر ' حضر ' جنگ ' امن ' جلوت ' خلوت ' غرض تمام اوقات میں جاری تھے - پھر آپ وقت کی تحدید کس اصول کی بنا پر کرتے ہیں ؟ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ عبادات شریعت کا وہ جزو ہے جو اخلاق سے الگ ہے ' اور اخلاقی فرائض میں رخص و عزیمت کا مساغ نہیں - مقصد یہ ہے کہ اوس خط کی نسبت بحث کا اصلی وقت وہی تھا جب وہ روداد میں شائع ہوا - آپ نے وہ فرصت کھودی ' لیکن اب بھی وقت ہے - کتمان شہادت ' اور خیانت اخلاقی جرم ہیں ' اور احتساب کیلیے ہر شخص اور ہر زمانہ برابر ہے !

بہر حال اس ضروری و مخلصانہ نکتہ چینی کے بعد میں اپنے خط کے متعلق چند بحث طلب امور کی طرف اشارہ کرتا ہوں :

(۱) میرا خط مکتوب الیہ کو نہیں ملا ' ناظم صاحب مجاریہ و رجسٹر کی رو سے اخبارات میں تحریر شائع کرتے ہیں کہ میں نے ڈاک کا انتظام ۷ - اگست کو اپنے ہاتھہ میں لیا ' اور وہ خط ۲۵ جون کا چلا ہوا تھا جو اس سے پہلے پہونچا ہوگا ' اسلیے میں اس خط کو کیونکر کھول سکتا تھا - اب صرف مہتمم صاحب کی شہادت درکار ہے کہ ڈاک اب تک اونکے پاس آتی تھی ' اگر وہ بھی انکار کردیں ' تو ہمیں منشی محمد علی کو شہادت میں طلب کرنا ہوگا جسکے مختلف وجوہ ہیں - وہ اپنی ڈاک براہ راست منگواتے ہیں ' ڈاک سب سے پہلے اونکے پاس جاتا ہے ' وہاں سے ہوکر مہتمم صاحب کی باری آتی ہے - مولانا شبلی کی کتابیں وہی فروخت کرتے ہیں ' الندوہ کی خط و کتابت بھی اونہی کے متعلق ہے ' اسلیے تمام فرمائشی خطوط اونکے پاس جاتے ہیں - اس بنا پر اونکی شہادت شرعی ثبوت ضروری ہے -

مولوی عبد الغفور محرر دفتر نظامت کی شہادت بھی مفید ہوگی کہ دفتر کے تعلق سے اونکو اس خط کے متعلق علم ہوگا ' بہر حال میرا مقصد یہ نہیں کہ کسیکو اس فعل شنیع کے ساتھہ متہم کروں - تاہم ناظم صاحب کے انکار کے بعد نفس واقعہ کے انکشاف کیلیے ان تینوں صاحبوں کی شہادت ضروری ہے - خود ناظم صاحب تو اس خط سے بری ہیں ' لیکن مولانا شبلی نے ۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ کو جو خط مجھے حیدر آباد سے بھیجا تھا اور جو مجھے نہیں ملا مگر جلسہ میں پیش کرکے درج روداد کیا گیا ' اوسکی نسبت اونکا یہ عذر کافی نہیں کہ " میں نے ۷ اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو ڈاک کا انتظام اپنے ہاتھہ میں لیا " وہ اس خط کے غائب کرنے والے کا نام بتلائیں - بظاہر تو وہی اسکے مجرم معلوم ہوتے ہیں ' کیونکہ اسوقت ڈاک اونہی کے ہاتھہ میں آگئی تھی -

(۲) میرے خط کی نقل جلسہ انتظامیہ میں پیش کیگئی ' حالانکہ اصل خط کے ہوتے ہوے اسکی ضرورت نہ تھی - اب قانونی و اخلاقی دونوں حیثیتوں سے سوال ہوتا ہے کہ نقل میں کچھہ اضافہ یا تغیر و تبدیل تو نہیں کیا گیا ؟ جب تک اصل خط چند معتبر اشخاص کے سامنے نہ پیش کیا جاے یہ شبہہ قائم رہے گا - مجھے خط کا مضمون یاد ہے ' مگر اوسکے الفاظ محفوظ نہیں - جان سخن یہ فقرہ ہے " مولانا کا حکم ہے " مگر مجھے اسمیں شبہہ ہے - اگر یہ ثابت ہو جاے کہ میرے ان الفاظ کو بدل دیا گیا ہے تو جعلسازی و بد دیانتی ناظم صاحب کی ثابت ہو جائیگی ' کیونکہ انجیل کے محرف ہونے کیلیے یہ ضروری نہیں کہ ہر لفظ میں تحریف کی گئی ہو - کسی کے نام سے جعلی خط بنا کے عدالت میں پیش کرنا ' یا کسی کے خط میں تغیر کرکے عدالت کو دکھلانا ' میرے نزدیک اخلاقی حیثیت سے دونوں برابر ہیں - قانون کو میں نہیں جانتا -

(۳) اس خط کی عجیب و غریب خصوصیت یہ ہے کہ اگر وہ مکتوب الیہ کے پاس پہونچتا تو اسٹرائک نہ ہوتی ' لیکن نہیں پہونچا اسلیے اسٹرائک ہوگئی ' مولانا خلیل الرحمان کے ہاتھہ میں مولانا شبلی کی بدنامی کی دستاویز ہاتھہ آگئی ' اوسکے بھروسے پر انھوں نے طلباء پر سختیاں کیں کہ اگر دب گئے تو میرا رعب قائم ہو جائیگا ' اور اسٹرائک کی بنا پر اس خط کے ذریعہ سے مولانا شبلی کو بھی بدنام کرونگا ' طلباء کی اسٹرائک کو بھی سازشی ثابت کرکے بے اثر کردونگا - پس فی الحقیقت اسٹرائک کا بانی صرف وہی شخص ہے جس نے مولانا خلیل الرحمان کو یہ خط دیا -

(۴) یہ خط مولانا خلیل الرحمان کو نیک نیتی سے نہیں دیا گیا بلکہ اسکا مقصد نہایت وسیع تھا - جس شخص نے اونکو یہ خط دیا ہوگا وہ اونکے دل میں رسوخ و محبت پیدا کرسکتا تھا - اس خط کے ذریعہ مولانا شبلی کو بد نام کرسکتا تھا ' اور مجھے موقوف کرا سکتا تھا ' غرض کہ اس قسم کے مختلف اغراض شخصیہ کو پورا کر سکتا تھا -

میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ ندوہ کی اوسوقت تک اصلاح نہیں ہوسکتی جب تک کہ اوس شخص کا پتہ نہ لگایا جاے جس نے میرا خط اوڑایا - اسی فتنہ انگیز نے اس قسم کے نا جائز و مخفی ذرائع سے ندوہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہوگی - پس آپ کا فرض ہے کہ فرض اصلاح کے انجام کیلیے اوسکا پتہ لگائیں - ارکان ندوہ کو اسکی طرف متوجہ کریں ' جو کمیٹی تمام معاملات جزئیہ ندوہ کی تحقیقات کرے ' وہ تمام ملازمین مدرسہ کی اخلاقی خصوصیات کو بھی پیش نظر رکھے - ہر قومی مدرسہ میں اپنے اغراض شخصیہ کی تکمیل کیلیے اس قسم کے مفسد پیدا ہو جاتے ہیں ' اور ندوہ میں بھی اس قسم کے مفسد ہیں ' اور اونکے جال میں پھنسکر اور لوگ بھی نا دانستہ فتنہ گری کرتے ہیں - مجھے توقع ہے کہ آپ اس خط کو شائع کرکے تمام مراتب کی تحقیقات کرینگے -

---

پٹنہ یونیورسٹی اور مسلمان

پٹنہ یونیورسٹی کے متعلق تمام امور پر غور کرنے کے لیے جو کمیٹی قائم کیگئی تھی ' اسکی رپورٹ شائع ہوگئی - اسکے دیکھنے سے ابتدائی نظر میں اسکا فیصلہ کرنا دشوار ہے کہ یہ یونیورسٹی گورنمنٹ یونیورسٹی ہوگی یا ہندو ' یا عیسائی یونیورسٹی ؟ کیونکہ جہاں ایک طرف کینگ کالج کی عمارت کی بنیاد پڑتی ہے ' وہاں اسیکے مقابل میں ایک سنسکرت کالج کی عالیشان عمارت بھی ' جو ایک لاکھہ چونسٹھہ

زبان خلق

قول وفعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر درجہ و خیال کا آدمی دوبا ہوا ہے جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا نہ کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر نذیر۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب وید سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلی

ان ناموں کی عظمت اور راؤں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین چند تاریخ ہے تاہم اتنا کہہ دینا بھی ازحد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج اہل مشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات یہ کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز ہے۔ آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ان میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیا جا چکی ہے اور عند الطلب ہر تیرہ پرچہ بھی روانہ کیا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہے کہ نزلہ نیشگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی پا سر ہو پڑے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون برہما وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دوربین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح ان کے کلا ندوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقدر دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض صحاب کی یہ شکایت عرصے سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہردلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور بہار اور کیا۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر گیسو دراز خدانخواستہ کوتاہ ہو سے۔ تو پھر پریشان ہوکر شانوں پر رہ جاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلے سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

پکھنہ ہو سکے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندہ گئی۔ اور صاحب دفتر نے بھی ایک حد مجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرطوں میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب تحکم کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اس فن کی مخصوص ورزی کا باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر لیجئے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ حسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ⅕ حصہ پہلے ہی بڑہادی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانا تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بموقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دماؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک درد انگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد و اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

صرف نصف قیمت تاج روغن زیتون و بادام ۱۲ فی شیشی تاج روغن آملہ و نولہ فی شیشی (۱۰)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵ ر دو شیشیوں پر ۸ ر اور تین شیشیوں پر ۱۰ ر بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اسلئے کہ بستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

ناظرین الهـــلال غور سے پڑھیں

اگر آپ ڈاکٹر اقبال - مولانا شبلي - سید اکبر حسین صاحب، طالب بنارسي - سید ناصر نذیر صاحب فراق - سید دلگیر - مولانا عرش گیاوی - مرزا سلطان احمد صاحب سیماب، اکبر آبادي اور دیگر باکمال شعرا اور مضمون نگاروں کا زور قلم ملاحظہ فرمانا چاهتے هیں، تو اردو علم ادب کے زبردست آرگن -

سلي قیمت تین روپیه **رساله فانوس خیال** خریداران الهلال سے دو روپیه

کے خریدار بن جائیے - چندہ معاونین سے ۱۰ روپیه - تاجران و حکام سے ۵ روپیه - [illegible] سے ۳ روپیه - طلبا سے ۲ روپیه یکم جون سے پیشتر خریداران الهلال سے ۲ روپیه اگر مني آرڈر بهیجنا چاهیں تو صرف ۲ روپیه ۱۲ آنه - کاغذ لکهائی چهپائي نفیس۔

منیجر فانوس خیال پٹھان کوٹ - پنجاب

جوهر سر ماهي

دماغ جو کل اعضائے رئیسه پر حکمراں هے - کمزور هوجانے سے تمام اعصاب و دیگر اعضاء بهي کمزور هو جاتے هیں - اور مقوي دماغ کے جتنے نسخے هیں تمام قیمتي سے قیمتی هیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے هیں - لهذا یه ایک نو ایجاد دوا جو روئي مچهلي کے مغز سے امریکه میں تیار کیا گیا هے - دماغي کمزوریوں میں تیر هدف ثابت هوئي هے - مریضان امراض دماغي کو عموماً اور اطباء هندوستان سے خصوصاً گذارش هے که یه کثیر المنفعت دوا روز تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان، سستي، اداسی، دماغ کا چکرانا، درد سر، اسهال، ضعف بصارت، دوران سر، کمي حافظه وغیرہ وغیرہ امراض میں فوراً فائدہ شروع هوجاتا هے اور جلد روز کے استعمال سے شفاء حاصل هوجاتي هے - ایک شیشی میں [illegible] قطرے هیں قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیه آٹھ آنے -

Dr. T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta.

ایڈیٹر الہلال کی راے

[نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

مدت ہمیشه کلکته کے یورپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا ہوں - اس مرتبه مجھے ضرورت ہوئی تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریت کلکته] سے فرمایش کی - چنانچه دو مختلف قسم کی عینکیں بناکر انہوں نے دی هیں ' اور میں اعتراف کرتا هوں که وه هرطرح بہتر اور عمده هیں اور یورپین کارخانوں سے مستغنی کر دیتی هے - مزید برآں مقابلة قیمت میں بھی ارزاں هیں ' کام بھی جلد اور وعده کے مطابق هوتا هے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئی سنه ۱۹۱۴]

صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمانے پر همارے لائق و تجربه کار ڈاکٹر ونکی تجویز سے اصلی پتھر کی عینک بذریعه وی - پی ارسال خدمت کی جائیگی - اسپر بھی اگر اپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دبی جائیگی -

عینک نکل کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - عینک رولڈ گولڈ کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۶ روپیه سے ۱۲ روپیه تک عینک اسپشل رولڈ گولڈ کمانی مثل اصلی سونے کے ' ناک چوڑی خوبصورت حلقه اور شاخین بہت عمده اور دبیر مع اصلی پتھر کے قیمت ۱۵ روپیه محصول وغیره ۶ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑی - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریت ڈاکخانه ویلسلی - کلکته

هندوستانی دوا خانه دهلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویه کا جو مہتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھه بہت مشہور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بنی هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانه سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار ' صفائی ' ستھرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هی کارخانه هے -

فہرست ادویه مفت (خط کا پته)

مینیجر هندوستانی دوا خانه دهلی

دیـوان وحشـت

یعنی مجموعهٔ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت

یه دیوان فصاحت و بلاغت کی جان هے ' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود هیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاهیر عصر متفق هیں که دهلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمده نمونه هے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی هے - اسکا شائع هونا شعر و شاعری بلکه یوں کہنا چاهیے که اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا هے - حسن معانی کے ساتھه ساتھه سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا هے که جسکو دیکھکر نکته سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی هے -

مولانا حالی فرماتے هیں ......" آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے اچھے دیوان کے شائع هونے کی بہت هی کم امید هے ...... آپ قدماء اهل دهلی کی یادگار اور انکا نام زنده کرنے والے هیں - " قیمت ایک روپیه -

المشتهر

عبد الرحمن اثر - نمبر ۱۲ - کڑایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - کلکته

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات میں هے - اپ اُمی تھے باطنی تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا هے - پھر حضرت رسول کریم صلعم کی زیارت جسمی - اور توجهه بزرگان هر چہار سلسله مروجه هند کا بیان هے - صدها عجیب وغریب مضامین هیں جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا هے - اپکے گھوڑیکی چوری کی گھاس نه کھانا - انگریزی جنرل کا عین موقعه جنگ پر اپکا لشکر میں لے انا - حضوری قلب کی نماز کی تعلیم - صوفی کی خیال محالفونکا اوت میں مبتلا هونا - سکھونسے جہاد اور ائمی لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکی شکست - ایک هندو سیٹھه کا خواب هولناک دیکھکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کی دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے هاتھه پر بیعت کرنا - حج کی تیاری - اور غیبی آوازکا عدن پهونچانا باوجود اُمی هونیکے ایک پادری کو اقلیدس کی مسایل دقیقه کا حل کردینا - سمندر کے کھاری پانی کا شیریں هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیره حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوه محصول -

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نہایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہوده اور مخرب اخلاق تصاویر کی بجائے یه فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتی اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹھے منگانے کی صورت میں ایک روپیه آٹھه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نہایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتی طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئی وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتھه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کی تصاویر ان مقدس مقامات کی کوئی شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکه بدوی قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگی سمجھکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بہت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبه الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمی غلاف اور اسپر سنہری حروف جو فوٹو میں بڑی اچھی طرح پڑھے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور هجوم خلایق (۴) میدان منامیں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضی صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بھی هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبی صلعم حضرت عثمان غنی رضی الله عنه شہداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا و مروه اور وهاں جو کلام ربانی کی آیت منقش هے فوٹو میں حرف بحرف پڑھی جاتی هے -

دیگـر کتـابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالی قیمت ۹ روپیه - تصوف کی نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بہشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بہشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کی بے نظیر کتاب موجوده حکماے هند کی باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامی رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگی دو هزار صفحه کی کتابیں اصل قیمت معه رعایتی ۲ - روپیه ۸ آنه هے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پندره سو صفحے قیمتی کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

مینیجر رساله صوفی پنڈی بهاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالکلؒ نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ھے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعـــام

ایسی کار آمد ایسی دلفـریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ھے - یـہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ھر مذھب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ھئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اھل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ھر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ھے کہ مطالعہ کرتے ھی دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا ھو بصارت کی آنکھیں وا ھوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ھر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابوںکا عطر کھینچکر رکھدیا ھے - حیوانات کا علاج ھاتھی ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ھے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوھر (جن سے ھــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ھے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجستــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی ھر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی ھیں آج ھی وھاں جاکر روزگار کر لو اور ھر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کہیں دیکھی نــہ سنی ھونگی اول ھندوستان کا بیان ھے ھندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وھاں کی تجارت سیر گاھیں دلچسپ حالات ھر ایک جگــہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ھیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (جو کہ واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وھاں سے جواھــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ھی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ھیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ھر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وھانکی درسگاھیں دکھانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ھے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاریز کہ پڑھتے ھوے طبیعت باغ باغ ھو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنــٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ھے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ھوئی ھے - جو ھر وقت آنکھہ مٹکاتی رھتی ھے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ھو جاتی ھے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ھے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ھمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنــٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ھے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ھیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ھے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ھیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہــری نہــایت خوبصــورت اور بکس ھمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ھے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ھر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر ھمارے یہاں آئی ھیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ ٹانکو اپنی جیب میں یا سرھانے رکھلو جسوقت ضرورت ھو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ھے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ھو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے ھو - یا رات کو سوتے ھوے ایکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ھے - منــگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ھوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ھوتی ھے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع ـــ علاوہ انکے ھمارے یہاں سے ھر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنــما مل سکتی ھیں - اپنا پتــہ صاف اور خوشخط لکھیں انکا مال منــگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منــگوا لیجیے -

منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

هر فرمـــايش ميں الهـــلال كا حواله دينا ضروری هے

رينلڈ كي مسٹر يز اف دي كورٹ اُف لندن

يه مشهور ناول جو كه سوله جلدونميں هے ابهي چهپ كے نكلي هے، اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ۴۰ روپيه اور اب دس ۱۰ روپيه - انگريزكي جلد هے جسپين سنهري حروف كي كتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين دس روپيه وي - پي - اور ايک روپيه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپيرئيل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹين ٹائين

ايک عجيب و غريب ايجاد اور حيرت انگيز شفا ' يه دوا كل دماغي شكايتوںكو دفع كرتي هے - پژمرده دلوںكو تازه كرتي هے - يه ايک نهايت موثر ٹانک هے جو؛ ايكسان مرد اور عورت استعمال كر سكتے هيں - اسكے استعمال سے اعضاء رئيسه كو قوت پهونچتي هے - هسٹريه وغيره كو بهي مفيد هے چاليس گوليونكي بكس كي قيمت دو روپيه -

زينو ٹون

اس دوا كے بيروني استعمال سے ضعف باه ايک بار كي دفع هو جاتي هے - اس كے استعمال كرتے هي آپ فائده محسوس كرينگے قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر كرانے كا خوف جاتا رها -

يه دوا آب نزول - فيل پا وغيره كے واسطے نهايت مفيد ثابت هوا هے - صرف اندروني و بيروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ايک ماه كے استعمال سے يه امراض بالكل دفع هو جاتي هے قيمت دس روپيه اور دس دنكے دوا كي قيمت چار روپيه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist,
Post Box 141 Calcutta.

هر قسم كے جنون كا مجرب دوا

اسكے استعمال سے هرقسم كا جنون خواه نوبتي جنون ' مراقي واله جنون ' غمگين رهنے كا جنون ' عقل ميں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغيره وغيره دفع هوتي - هے اور وه ايسا صحيح و سالم هوجاتا هے كه كبهي ايسا گمان تک بهي نهيں هوتا كه وه كبهي ايسے مرض ميں مبتلا تها -

قيمت في شيشي پانچ روپيه علاوه محصول ڈاک -

S C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

نصف قيمت - پسند نهونے سے واپس

مهرے نئے چالان كي جيب گهڑياں ٹهيک وقت دينے والي اور ديكهنے ميں بهي عمده فائده عام كے وسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسكي گارنٹي تين سال تک كے ليے كي جاتي هے -

اصلي قيمت سات روپيه چوده آنه اور نو روپيه چوده آنه نصف قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه هر ايک گهڑي كے همراه سنهرا چين اور ايک فونٹين پين اور ايک چاقو مفت ديے جائينگے -

كلائي واچ اصلي قيمت نو روپيه چوده آنه اور تيره روپيه چوده آنه نصف قيمت - چار روپيه پندره آنه اور چهه روپيه پندره آنه باندهنے كا فيته مفت مليگا -

كمپٹيشن واچ كمپني نمبر ۲۰ مدن متر لين كلكته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونيم سريلا فائده عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جاريگي يه ساگن كي لكڑي كي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپيه اور نصف قيمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپيه ڈبل ريڈ قيمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپيه نصف قيمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپيه هے آرڈر كے همراه ۵ - روپيه پيشگي روانه كرنا چاهيئے -

كمرشيل هارمونيم فيكٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چيت پورروڈ كلكته -
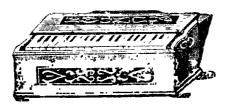
Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجيب و غريب مالش

اس كے استعمال سے كهوئي هوئي قوت پهر دو باره پيدا هوجاتي هے - اسكے استعمال ميں كسي قسم كي تكليف نهين هوتي - مايوسي مبدل به خوشي كر ديتي هے قيمت في شيشي دو روپيه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسكے استعمال سے بغير كسي تكليف اور بغيركسي قسم كي جلد پر داغ آنے كے تمام روئيں اڑجاتي هيں -
قيمت تين بكس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -
آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

سنـــكاری فلوٹ

بهترين اور سريلي آواز كي هارمونيم
سنگل ريڈ C سے تک C يا F سے F تک
قيمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپيه
ڈبل ريڈ قيمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپيه
اسكے ماسوا هرقسم اور هر صفت كا هرمونيم همارے يهاں موجود هے -
هر فرمايش كے ساتهه ۵ روپيه بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـــاس برس كے تجربه كار

ڈاكٹر رائے - صاحب كے - سي - داس كا ايجاد كرده - آرلا سهائے - جو مستورات كے كل امراض كے ليے تير بهدف هے ' اسكے استعمال سے كل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتي هے ' اور نهايت هي مفيد هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هوجانا - كم هونا - بے قاعده آنا - تكليف كے ساتهه جاري هونا - متواتر يا زياده مدت تک نهايت زياده جاري هونا - اس كے استعمال سے بانجه عورتيں بهي باردار هوتي هيں -

ايک بكس ۲۸ گوليوں كي قيمت ايک روپيه -

ســــوا تسهائـــے گوليـــان

يه دوا ضعف قوت كے واسطے تير بهدف كا حكم ركهتي هے - ايسا هي ضعف كيوں نه هواسكے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوكه بيان سے باهر هے - شكسته جسموں كو از سرنو طاقت ديكر مضبوط بناتي هے ' اور طبيعت كو بشاش كرتي هے -

ايک بكس ۲۸ گوليوں كي قيمت ايک روپيه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلـــوائـــٹ

اس دوا كے استعمال سے هرقسم كا ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي يا اور كسي وجه سے هوا هو دفع كرديتي هے ' اور كمزور قوي كو نهايت طاقتور بناديتي هے - كل دماغي اور اعصابي اور دلي كمزوريونكو دفع كركے انسان ميں ايک نهايت هي حيرت انگيز تغير پيدا كرديتي هے - يه دوا هر عمر والے كے واسطے نهايت هي مفيد ثابت هوئي هے - اسكے استعمال سے كسي قسم كا نقصان نهيں هوتا هے سوائے فائده كے

قيمت في شيشي ايک روپيه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام' کاج کھانے پینے نہانے میں ہوج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول، ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا: موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیم' اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ویرپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی نمبر ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

علمی ذخیــرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض دو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دہلی کی تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے آخیر میں ہندی عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھی مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۰ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات عدالتی ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو ہلال میں شائع ہو چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاو لیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیودی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) امیر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دہلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی ہزار کتابوں کی فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں انہیں اس کا مطالعہ ضروری لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملۃ والدین امیر عبد الرحمن خان غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هوگئے هوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈهانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ٥٠ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ٨ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ١ روپیه ٤ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

الہلال کي ششماهی مجلدات
قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیادہ قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقي رهگئي هیں - (منیجر)

روزانه الهلال

چونکه ابهي شائع نهیں هوا هے ' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که ایمبرائیڈري یعني سوزني کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رفلي پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشي میناکاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ - جدوار ' زیرہ ' گل بنفشه وغیرہ وغیرہ هم سے طلب کریں - فهرست مفت ارسال کی جاتی هے - دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سري نگر کشمیر

(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹي ٢ سال معه محصول دو روپیه آٹهه آنه
(2) مٹلڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ٣ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ٣ سال معه محصول دس روپیه
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ٣ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنیوالي گهڑیوں کي ضرورت هے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نه پڑیں -
ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ٥/١ ویلسلي اسٹریٹ دهرم تلا کلکته -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla
Calcutta.

جہان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکی اور اردو - تین زبانوںمیں استنبول سے شائع هوتا هے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا هے - چنده سالانه ٨ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے شدۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت هے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن هے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے

ملنے کا پته ادارۃ الجریدہ في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش نمبرہ صندوق لبوسته ١٧٣ - استامبول
Constantinople

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المكنى بابى الكلام الدهلوى

مقام اشاعت
نمبر ١۴ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ٦٣٨
قیمت
سالانه ٨ روپیه
ششماہی ٤ روپیه ١٢ آنه

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 MCLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

نمبر ٢٣ — کلکته: چہارشنبه ١٥ رجب ١٣٣٢ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, June, 10. 1914.

فہرس

تصاویر

الاسبوع

پچھلے دنوں ریوٹر ایجنسی کے ذریعه یه خبر آئی تھی که کیمبرج یونیور سٹی میں ڈاکٹر منگانا نے ایک قدیم مسودہ کی بنا پر قران کریم کے کسی ابتدائی ایڈیشن کا پته لگایا ہے اور وہ موجودہ نسخه سے مختلف ہے - اسکے متعلق اخبارات میں بحث چھڑ گئی ہے اور اس ہفته کی ولایت ڈاک میں بعض مزید معلومات آئی ہیں -

جب تک ڈاکٹر منگانا اپنی کتاب شائع نه کرے ' اسکے متعلق کچھه لکھنا فضول ہے - البته تاریخی حیثیت سے ہم چاہتے ہیں که الہلال میں " تاریخ جمع و تنزیل قران " کا سلسله شروع کردیں جسکے لکھنے کا عرصه سے خیال کر رہے تھے' اور جسکے لیے اس واقعه سے ایک تحریک مزید پیدا ہوگئی - انشاء الله تعالی -

ہندوستان میں کچھه عرصه سے " شیعه کانفرنس " قائم ہے - افسوس ہے که شخصی مسائل کی بنا پر اختلافات و نزاعات سے وہ بھی محفوظ نه رہسکی - ایک عرصه تک نفس صدارت کا جھگڑا جاری رہا - اس سال یه بحث چھڑ گئی ہے که آینده اجلاس کیلیے جو صدر منتخب ہوا ہے' اسکی جگه کوئی دوسرا شخص ہو - انکا اجتہاد مسلم نہیں ہے - اب ہر جگه موافق و مخالف جلسے ہو رہے ہیں - اگر ہمارے راے دینے کو مداخلت بیجا نه سمجھا جاے (اور امید ہے که ایسا نه سمجھا جائیگا) تو ہم کہینگے که خدا کیلیے اس بحث کو ختم کردیا جاے - یه بڑی ہی افسوس ناک اور ? دراصل بحث ہے - ایک شخص کو ہندوستان میں منتخب کرکے پھر الگ کردینا کسی طرح بہتر نه ہوگا - اور صدر کیجیےگا تو انکے مخالفین کانفرنس کے مخالف ہو جائنگے - پس بہتر ہے که اس سال شیعه کانفرنس عراق اور عتبات عالیات سے کسی مجتہد مسلم کو دعوۃ دیکر طلب کرے - اور آسی کو جلسه کا صدر بنائے - اگر ایسا کیا گیا تو موزوں اشخاص کے متعلق بھی ہم مشورہ دیسکتے ہیں جنکی نسبت ہمیں ذاتی واقفیت حاصل ہے -

سفریجٹ عورتوں کی جد و جہد روز بروز بڑھ رہی ہے اور ہندوستان کے مردوں کیلیے انکا ہر اقدام تازیانۂ عبرت ہے - پرسوں کی تاروں میں ایک عجیب واقعه کی خبر دیگئی ہے - لندن میں پادشاہ کے ہاں ڈرائنگ روم کا دربار تھا (یعنے صرف عورتوں کی لیوی) ایک مشہور کرنیل کی لڑکیاں بھی پیش ہوئیں جنکے سفریجٹ ہو جانے کے متعلق انکی ماں کا بیان ہے که اسے کوئی خبر نه تھی - جونہی وہ پیش ہوئیں - ان میں سے ایک گھٹنے ٹیک کر بیٹھی ہوئی اور پکار کے کہا : " حضور ہم پر ظلم نه کریں اور اپنی فوج کو ہماری مخالفت میں ہم نه لائیں ! " پادشاہ اور ملکه متحیر رہگئیں اور کچھه جواب نه دیا - بالاخر رئیس تشریفات (چیمبرلین) نے انہیں باہر کردیا -

حال میں انہوں نے کئی عمارتیں بھی جلا دی ہیں - دربار کی نسبت پہلے سے افواہیں اڑ رہی تھیں که کچھه نه کچھه کیا جائیگا - مسز پنکھرسٹ کی نسبت تو یہاں تک شبه کیا گیا ہے که وہ خود پادشاہ کے متعلق کوئی کارروائی کرنا چاہتی ہے - اس نے قصر شاہی کے سامنے ایک مکان لیا ہے جسکی جنگی پولیس نگرانی کررہی ہے - پادشاہ نے صبح کی چہل قدمی بھی اسی خیال سے ترک کردی !

ہاوس اف لارڈ میں ایک بل کا مسودہ بھی عورتوں کے حقوق کے متعلق پیش کیا گیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے که ان نازک بدن عشوہ گروں نے اپنی جد و جہد سے بالاخر مغرور مردوں کو تھکا ہی دیا - ایک ہم ہیں که اپنی غفلت و سرشاری ہی کا مقابله کرتے تھک گئے ہیں !

یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس بے معنی اور بے اصول طریقہ سے ایک پبلک ہال اور میونسپلٹی کی ملکیت کے دینے سے انکار کیا گیا ' اور " ٹاؤن ہال کلکتہ " کا مسئلہ مستقل طور پر چھیڑا گیا -

اب ہمارے لیے پبلک کے حقوق اور ٹاؤن ہال کو ایک یورپین چیرمین کی ملکیت نہ بننے دینے کیلیے ضروری ہوا کہ " ٹاؤن ہال " کے مسئلہ پر متوجہ ہوں ' لیکن چونکہ اصل معاملہ سامنے تھا اور ابھی بذریعہ شریف کلکتہ کے جلسہ ہوسکتا تھا ' اسلیے یہی بہتر معلوم ہوا کہ اس انکار کی تلخی کو چند روزوں کیلیے برداشت کرلیں ' اور اصل معاملہ سے فارغ ہوکر اسکی طرف متوجہ ہوں -

پرنس غلام محمد کے بعد مسٹر اسٹوارٹ کلکتہ کے شریف ہوے ہیں - مساجد لشکرپور کا مسئلہ اگر چند شخصوں کا بنایا ہوا نہیں ہے اور انجمن صرف عام پبلک کے جذبات کی ترجمان ہے ' تو ضرور ہے کہ اسکا احساس ہر شخص کو ہو - چنانچہ دوسرے ہی دن شریف کے دفتر میں جلسے کی درخواست پہنچ گئی جس پر مسلمانان کلکتہ کے ہر طبقہ کے لوگوں کے دستخط تھے ' اور تمام معززین و متوسطین و عوام شہر جلسہ کے انعقاد کا مطالبہ کرتے تھے -

اب صورت معاملہ بالکل دوسری ہوگئی - شریف کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ عام پبلک کی ایک ایسی قوی درخواست کی رفعت سے انکار کردے - اسکا کام کلکتہ ٹاؤن کی پبلک کی نیابت ہے -

بہر حال انہوں نے کہا کہ " جواب کیلیے چند دنوں کی مہلت چاہیے - اس قسم کا جلسہ شریف کی شرکت بغیر نہیں ہوسکتا - پہلے شریف مسلمان تھا - اتوار کے دن شریک ہوسکتا تھا - میں مسیحی ہوں - اتوار کے دن نہیں آسکونگا - پھر مسئلہ بھی اہم ہے " اسپر ہمنے کہلا دیا کہ جس دن فرصت ہو اسی دن جلسہ کیجیے -

اس مہلت طلبی کو ہم خوب سمجھ گئے تھے - مسٹر اسٹوارٹ کو قطعی جواب دینے کیلیے اتنے دن کی مہلت ضرور ملنی چاہیے تھی ' جسمیں کلکتہ سے کسی قریبی ٹرنکال مقام تک مسٹر بکمن قریبلین کی قیمتی ایجاد ڈاک کا تھیلا بھیجا سکے اور پھر ویسا ہی ایک تھیلا واپس لاکر پہنچا بھی دے !

سرانجام رسیدہ رجانیست کہ من می دانم !

بہر حال ہم نے بھی اصرار نہیں کیا اور بخوشی مہلت دیدی کہ ذرا ان بلند نشینان عزت و بے خبری کو بھی حقیقت حال معلوم ہوجاے جو زمین کی سطح سے آٹھ ہزار فیٹ بلندی پر رہتے ہیں ' اور نہیں جانتے کہ زمین پر بسنے والوں کے دنوں کا کیا حال ہے ؟

زدامنے کہ نشاندیم ما تہی دستاں
تو میوۂ سر شاخ بلند را چہ خبر ؟

کم از کم اتنا تو معلوم ہوجائیگا کہ خدا کی عبادت گاہوں کے انہدام کا مسئلہ صرف " انجمن " کے بعض عہدہ داروں ہی کا طبع زاد نہیں ہے - بلکہ اسکے پیچھے ایک دوسری طاقت بھی موجود ہے - اس طاقت سے ز عرب بھی اسی طرح مجبور ہیں جس طرح خود گورنمنٹ کو مجبور ہوجانا پڑتا ہے - گو ابتدا میں وہ کتنا ہی ناک بہوں چڑھاے -

ہاں ! یہ تو آسان ہے کہ انجمن کے وفد کو " غیر مفید " بتلادیا جاے ' اور اسکے لیے ایک چٹھی بھی ضرورت سے زیادہ ہے ' لیکن شاید " مسلمانوں کا سوال " اس آسانی کے ساتھ " غیر مفید " نہیں سمجھا جا سکتا ' اور اسکے لیے یہ بیخبرانہ و ناعاقبت اندیشانہ اغماض بالکل ویسا ہی " غیر مفید " ہے ' جسطرح قانون اسلامی کی " صحیح واقفیت و معلومات " کی موجودگی میں کسی قائم مقام ڈیپوٹیشن سے گفتگو کرنا " غیر مفید " ہے !

بہر حال اب حالات میں یکایک تغیر شروع ہوا اور لشکرپور کی مساجد کا مسئلہ اسدرجہ غیر اہم نہیں رہا جیسا کہ اس سے پہلے تھا - ادھر مسٹر اسٹوارٹ جواب کیلیے مہلت لیچکے تھے ' ادھر آمد و رفت اور فہم و تفہیم کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا - مقامی مسلم لیگ کے چند عہدہ دار اور ممبر ایک دن سب کو جمع ہوے ' اور ایک صاحب نے یہ تحریک پیش کرکے پاس کرانی چاہی کہ " مجوزہ ٹاؤن ہال کا جلسہ ملتوی کردیا جاے ' اور ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں " !

یہ تحریک جسقدر بے معنی اور تمسخر انگیز تھی ' اسکا ٹھیک ٹھیک اندازہ کرنے کیلیے مقامی لیگ کی پوری تاریخ سامنے لانی پڑتی ہے مگر اسقدر تضیع وقت کی ہمیں فرصت نہیں - صرف اسقدر کہدینا کافی ہے کہ کسی ایسی تجویز کے منظور کرنے کا لیگ کو کوئی حق حاصل نہ تھا - جلسہ عام پبلک طلب کر رہی تھی جو مقامی لیگ کے وجود ہی سے یکسر غیر متاثر ہے - جلسہ لیگ کے اہتمام سے نہیں ہو رہا تھا جس نے ابتک مسئلہ مساجد کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی - پھر اسکے التوا کی تجویز پاس کرکے گورنمنٹ میں بھیجنے کا اسے کیا حق تھا ؟ اور کسی پوشیدہ حکم کی تعمیل کے سوا عام پبلک پر اسکا کیا اثر پڑ سکتا تھا !

اس صحبت میں انجمن دفاع مساجد کے سکرٹری (مولوی وصل الحق) اور پریسیڈنٹ (ابوالقاسم خان) نیز بعض دیگر ممبر بھی موجود تھے -

بین خود بنگال لیگ کے جوائنٹ سکرٹری مولانا نجم الدین صاحب ایڈیٹر ڈیلی کلکتہ نے نہایت زور کے ساتھ اس تجویز کی مخالفت کی ' (جو انجمن کے بھی ایک سرگرم ممبر ہیں) اور مجاز رتی نے انکا ساتھ دیا ' بعض وجوہ معلومہ کی بنا پر محرک کو اس کی منظوری پر بہت اصرار تھا - لیکن جب ایڈیٹر الہلال نے صاف صاف کہدیا کہ اگر ایسا کیا گیا تو اسکا نتیجہ صرف یہی نکلے گا کہ بجاے ایک دو ہفتہ بعد کرنے کے (جیسا کہ خیال ہے) اسی ہفتے میں ٹاؤن ہال میں جلسہ منعقد کیا جائیگا ' تو مجبور ہوکر انہیں اپنی تجویز واپس لے لینی پڑی ' اور دوسرے بھی مجاز رتی کی وجہ سے نامنظور بھی ہوتی -

اسکے بعد باہمی اتفاق اور یکسوئی کے ساتھ قرار پایا کہ اس بے معنی تجویز کو بالکل بھلا دیا جاے ' اور صرف دو رزولیوشن اتفاق عام سے منظور کرکے گورنمنٹ میں بھیجدیے جائیں - ان کا مضمون یہ ہو کہ ہر اسلمنسی کلکتہ آرہے ہیں - اس موقعہ پر وہ مسلمانوں کے چند والا کو اس مسئلہ کے متعلق تقدیم کرنے کا موقعہ دیں ' اور وہ والا لیگ اور انجمن دفاع مساجد کے منتخب کردہ اشخاص ہوں -

صرف یہی کارروائی تھی جو اس صحبت میں ہوئی اور چونکہ فی الحقیقت خود لیگ کیلیے بھی یہ بات نہایت ناموزوں تھی کہ اسمیں ایک عام پبلک اور اسلامی جلسے کے خلاف اسقدر مہمل ' اسقدر تمسخر انگیز ' اسقدر بے موقعہ ' اسقدر خلاف وقت ' اور اسدرجہ پبلک میں جائز بدگمانیاں پیدا کرنے والی تجویز شائع کی جاے ' اسلیے یہی بات مناسب نظر آئی کہ جو تجاویز آخر میں عام اتفاق سے قرار پا گئی ہیں ' صرف انہی کو شائع کیا جاے اور اس تجویز کا [illegible] آخر میں تجویز کے محرک کے خواہش کی تھی کہ کم از کم رزولیوشن کم از کم لیگ کے دفتر میں ضرور درج کردیا جاے تا کہ انکے لیے کسی سے یہ کہنے کا موقعہ باقی رہے ۔

بالآخر انڈیا کونسل کی اصلاح کا بل ہاوس آف لارڈز میں پیش کردیا گیا - اس بل سے سکریٹری آف اسٹیٹ اور پارلیمنٹ کے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑیگا - صرف انڈیا کونسل کی حالت میں چند بے اثر تبدیلیاں ہوجاینگی - مثلاً ممبروں کی تعداد چودہ سے دس کردی جائیگی ' تین ممبروں کو زیادہ تنخواہ دی جائیگی ' کمیٹیوں کی جگہہ مختلف صیغوں کا کام خاص خاص ممبر انجام دینگے ' دو ممبر ہندوستانی ہونگے ' وغیرہ وغیرہ -

تفصیلی حالات ابھی معلوم نہیں ' لیکن اینگلو انڈین پریس ابھی سے بدحواس ہورہا ہے کہ کہیں ان تدبیروں سے ہندوستان کو کوئی بڑا فائدہ نہ پہنچ جائے - کانگرس کے وفد نے اسکے متعلق اپنی خواہشیں پیش کی ہیں جن میں وہ تمام دفعات شامل ہیں جو اسکے متعلق مسٹر جناح کے ذریعے کانگریس میں پیش کی تھیں - بہر حال ہندوستان کا اصلی دکھہ ان تمایشی اسکیموں سے دور نہیں ہوسکتا -

ہر اس شخص کیلیے جو ملک کے امن کا طالب ہے ' یہ بڑے ہی رنج کی بات ہے کہ مقدس عمارات کے تحفظ کیلیے بڑے بڑے اعلانات اور مواعید تو کیے جاتے ہیں لیکن گورنمنٹ کی جانب سے عملی کام کچھہ نہیں ہوتا - اسی کا نتیجہ ہے کہ اب مسلمانوں کے علاوہ سکھوں سے جذبات کی بھی پامالی شروع ہوگئی ہے !

گردوارہ رکاب گنج دہلی میں سکھوں کی ایک تاریخی اور مقدس عمارت ہے - اسکا کچھہ حصہ گورنمنٹ نے لیا تھا اور اعزیبل چیف خالصہ دیوان کے ذریعہ کارروائی کی گئی - اس سے ٣ مئی کو ایک جلسہ منعقد کیے بالکل اسی طرح گورنمنٹ کو اسکی اجازت دیدی ' جس طرح [illegible] مسلمان کانپور کی مسجد کا ایک حصہ دیدینے کیلیے تیار تھے اگر خدا انکو مہلت دیدیتا ' مگر خدا کا ہاتھہ ہمیشہ جماعت کی پشت پر رہتا ہے اور اسی غیرت سے ہوکے کام کرتا ہے ید اللہ علی الجماعۃ ؛

لیکن یہ سکھہ پبلک کی آواز نہ تھی - عام پبلک نے پچھلے ہفتہ لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا اور اسکے خلاف آواز بلند کی - ہم کو پوری امید ہے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں ایک ایسی جماعت کی دلآزاری کبھی روا نہ رکھیگی جسکی وفاداری کا وہ اپنے تئیں بہت بڑا قدرداں ظاہر کرتی ہے -

لیکن سوال یہ ہے کہ عمارات دینیہ کا مسئلہ کب تک اسی عالم میں چھوڑدیا جائیگا ؟ کاش لارڈ ہارڈنگ کی دانشمند گورنمنٹ ہندوستان چھوڑنے سے پہلے ملک اور حکومت ' دونوں کی اس سب سے بڑی اہم خدمت کو انجام دیدیتی !

پیدی مال میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کا جلسہ زیر صدارت لارڈ [illegible] منعقد ہوا - سکریٹری نے بتلایا کہ سال ١٩١٣ میں ٢٣٠٢٠٥٨١٩ [illegible] بائبل کی جلدیں مفت تقسیم کی گئیں - یعنی قریب ایک کروڑ کے - اور اب تک ٤٥٦ زبانوں میں اسکا ترجمہ موجود ہے !

قرآن کریم کا ابتک ایک انگریزی صحیح ترجمہ بھی شائع نہوسکا اور تقسیم کو سامنے رکھ سکے کیسی کہ ہوے ہونگے - تعلیم یافتہ اصحاب کو مسائل تعلیم سے اور [illegible] کو مسئلہ تعمیر سے فرصت نہیں ملتی - قرآن کی [illegible] کون کرے ؟ [illegible] الرسول یا رب ان قومی اتخذوا ہذا القرآن مہجورا !

شذرات

مسئلہ مساجد و قبور لشکر پور

ٹون ہال کا مجوزہ جلسہ

مسلم لیگ کلکتہ مقامی معاملات و جماعات کے متعلق الہلال کبھی صرف وقت و قلم نہیں کرتا - عام مسائل کے انہماک سے اسے فرصت نہیں :

مرا کہ شیشۂ دل در زیارت سنگ ست '
مرا دماغ عشے تاب و نغمہ و چنگ ست ؟

لیکن اس ہفتہ ایک ایسا واقعہ پیش آیا ہے جو مسئلۂ مساجد لشکر پور سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نہایت اہم ہے ' اور ہم مجبور ہوگئے ہیں کہ چند کلمات اسکی نسبت لکھیں :

مساجد لشکر پور کا مسئلہ گذشتہ فروری سے ملک کے سامنے ہے - اس وقت سے متصل اور پیہم اسکے لیے کوشش کی جا رہی ہے -

مسئلۂ مسجد کانپور کے زمانہ میں " انجمن دفاع مسجد کانپور " کلکتہ میں قائم ہوئی تھی - فیصلۂ کانپور کے بعد جب اسکا جلسہ ٹون ہال کلکتہ میں منعقد ہوا تو ایک تجویز اس مضمون کی بالاتفاق منظور کی گئی کہ " کانپور کا مسئلہ تو بظاہر ختم ہوگیا ہے لیکن اس انجمن کو آیندہ بھی بدستور باقی و قائم رکھے دیا جائے ' اور " کانپور " کا لفظ نکالکر اسکا نام صرف " موسک ڈیفنس اسوسی ایشن " یا " دفاع مساجد و عمارات دینیہ " رکھا جائے "

چنانچہ انجمن قائم تھی - اس نے مساجد لشکر پور کے متعلق بھی کارروائی شروع کی - پہلے مختلف جلسے منعقد ہوے - پھر ایک ڈپوٹیشن لیجانے کی تجویز ہوئی - جب اسکے متعلق ایک طرح سے انکار کا جواب آ گیا تو اس نے خیال کیا کہ اب اتمام حجت ہوچکی ہے اور وقت آ گیا ہے کہ ٹون ہال میں عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جائے -

ٹون ہال میں جلسہ کرنے کی یہاں دو صورتیں ہیں - ایک آسان طریقہ تو یہ ہے کہ کوئی ذمہ دار شخص کلکتہ کارپوریشن کے چیرمین کو خط لکھکر ہال طلب کرے اور معمولی کرایہ دیکر جلسہ کرلے - اسمیں وقت کم خرچ ہوتا ہے - ہم نے جسقدر جلسے پچھلے دنوں ٹون ہال میں کیے - عموماً اسی طرح کیے - ایک موقعہ پر تو چیرمین نے از راہ لطف پولیس اور روشنی کی معمولی رقوم بھی پر ہال دیدیا ' اور کرایہ بھی طلب نہ کیا -

دوسرا زیادہ با قاعدہ طریقہ یہ ہے کہ پبلک کی طرف سے شریف آف کلکتہ سے درخواست کی جاے کہ وہ جلسہ طلب کرے ' اور پھر شریف جلسہ کا اعلان کرے - اسکے لیے ضروری ہے کہ جو درخواست بھیجی جاے اسپر پبلک کی جانب سے ایک اچھی تعداد میں دستخط ہوں -

چنانچہ انجمن نے حسب معمول ٹون ہال کیلیے چیرمین کو خط لکھا ' اور دریافت کیا کہ فلاں فلاں تاریخ کے اتواروں میں ہال خالی ہوگا یا نہیں ؟

جواب آیا کہ لشکر پور کی مساجد کا معاملہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جسکے لیے ٹون ہال میں جلسہ کیا جاے اور پورٹ کمشنر کی مخالفت ہو - نہایت افسوس ہے کہ ہم اس غرض سے ہال نہیں دیسکتے !

مسلمانوں کا مذهب کوئي راز نہيں هے - انکے پيغمبر کي حياة مقدسه انا جيل اربعه کے پيش کرده مسيح کي سي نہيں هے جو (بروايت متي و لوقا) جب کبهي يروشليم ميں آتا تها تو گنه گار عورتوں هي کے يہاں مہمان رهتا تها اور زانيه عورتوں کي بڑي حمايت کرتا تها - پس هم بالکل نہيں چاهتے که همارے مخالفين هماري مخالفت نه کريں - صرف يه چاهتے هيں که اسدرجه اپنے تئيں شيطان کي غلامي ميں نه ديديں که جهوٹ اور افترا پردازي کو واقعات کے نام سے پيش کريں ' اور دنيا ميں انساني خباثت اور ابليسي رذالت کے شجرۂ ملعونه کو هميشه تروتازه رکهنے کا کام ترقي کرتا رهے !

يقيناً يه قصه اور اسکي فلم کسي مشنيري حلقه کي تصنيف هے ' اور چونکه وه بائبل ميں پڑهچکا هے که حضرت داود (ع) نے ايک فوجي افسر کو اسکي بيوي کيليے مروا ديا تها (نعوذ بالله) ' اسليے اس شيطان لعين نے ' جس نے اسکے مصلوب خدا کو کئي دن تک آزمايا اور حريفانه مقابله کيا تها ' اپني اختراع و افتراء کے ابليسي الهام کو نہايت آساني سے حاصل کرسکا هے ' اور يه قصه گهڑکے کوشش کي هے که تفريح و تماشے کے ضمن ميں بهي اس صليبي خدمت کو انجام دے ' جو اسکے بهائي بند داردنيل کے صفحوں سڑکوں اور باغوں کے ليکچروں ' اور پهر کبهي کبهي البانيا اور مقدونيا کے خونريز ميدانہاے جنگ ميں انجام ديا کرتے هيں !

هميں انتظار کرنا چاهيے که کرانچي کا مجسٹريٹ اس بارے ميں کيا کرتا هے - اور پهر اسکے بعد بالکل طيار رهنا چاهيے که صرف تماشه کو بند هي کرکے نه چهوڑ ديا جاے بلکه اس صريح قانوني جرم کي پاداش ميں اس شرير شخص کو پوري پوري سزا بهي دي جاے جس نے کئي دن تک ايک تماشه گاه کے اندر اس جرم عظيم کو انجام ديا هے -

مسلم يونيورسٹي ايسو سي ايشن کے متعلق مسلمان جس غفلت سے کام لے رهے هيں ' عجب نہيں که بہت جلد اسپر انهيں متاسف هونا پڑے !

علي گڈه کے يونيورسٹي فاونڈيشن کے جلسه ميں قرار پايا تها که ايک نئي جماعت " مسلم يونيورسٹي ايسو سي ايشن " کے نام سے قائم هو اور تمام معاملات اپنے هاتهه ميں ليلے - نيز اسکے ليے دو سو ممبر مختلف انتخاب کننده جماعتوں ميں سے منتخب کيے جائيں - غالبا چهه يا سات جماعتيں اسکے ليے منظور هوئي تهيں -

پچهلے دنوں صدر دفتر يونيورسٹي نے جو اعلانات شائع کيے تهے ' انسے معلوم هوتا هے که کانفرنس ' ٹرسٹيز ' اولڈ بوائز ' اور اسلاميه کالج کميٹي وغيره کے ۱۲۵ قائم مقام منتخب هو چکے هيں اور اب صرف ۷۵ ممبروں کا انتخاب مسلمان گريجوائٹس گلڈ ' زميندار و جاگيردار ' ٹيکس ادا کنندگاں ' پراونشيل مجالس ' مسلمان اخبارات ' اور علماء کرام کي جماعت سے باقي هے -

ان جماعتوں ميں مسلمان گريجويٹس ' زميندار ' جاگير دار ' اور ٹيکس پيرر کيليے سب سے پہلے الکٹوريٹ يعنے انتخاب کرنے والوں کي کوئي جماعت هوني چاهيے - جب تک ايسا نہوگا ' انکے قائم مقام کيونکر منتخب هونگے اور کون منتخب کريگا ؟

اسکے ليے يه اصول قرار پايا تها که ان تمام جماعتوں ميں سے جو لوگ دس روپيه فيس داخله اور پانچ روپيه سالانه دينا منظور کريں گے ' نيز اپنا نام انتخاب کننده جماعت کے رجسٹر ميں درج کراديں گے ' صرف انهي کو حق حاصل هوگا که مسلم يونيورسٹي ايسو سي ايشن کيليے اپني اپني جماعتوں ميں سے قائم مقام منتخب کريں -

گريجويٹ سے مقصود وه لوگ هيں جنهوں نے کسي يونيورسٹي سے بي - اے ' يا منشي فاضل اور مولوي فاضل کي سند حاصل کي هو ' اور حصول سند پر پانچ سال گذر چکے هوں -

زميندار ' جاگير دار ' اور ٹيکس پيرر سے هر طرح کي جائداد و ملکيت رکهنے والے اور انکم ٹيکس دينے والے مسلمان مقصود هيں -

يه بات طے پاچکي هے که ايک هي شخص کو اگر مختلف حيثيتيں حاصل هوں تو وه اپني هر حيثيت کے لحاظ سے الگ الگ فيس ادا کرکے به يک وقت مختلف جماعتوں کيليے مختلف ووٹ دينے کا حق حاصل کرلے - مثلا آپ صاحب جائداد هيں ' گريجويٹ هيں ' زميندار هيں ' ٹيکس پير هيں ' پس آپکو حق حاصل هے که يونيورسٹي فنڈ کي اعانت کيجيے ' اور چار ووٹروں کي فيس بيس روپيه سالانه ادا کرکے ان چار مختلف حقوق کے لحاظ سے چار ووٹ حاصل کرليجيے -

هميں اسکے متعلق چند امور عرض کرنا هيں :

(۱) يه ايسوسي ايشن جو بن رهي هے ' مسلم يونيورسٹي کيليے اصلي کارکن جماعت هوگي ' اور گو فاونڈيشن کميٹي اب تک باقي هے اور آخري حق منظوري و عدم منظوري صرف اسي کو حاصل هے ' تاهم قوم کے تيس لاکهه روپيه کا جمع کانج درحقيقت يهي جماعت کالج اور يونيورسٹي تهي تو اسکے ليے بهي ايک باقاعده جماعت پيشتر سے صرف يهي موجود هوگي - پس چاهيے که مسلمان غفلت نه کريں اور اسکي شرکت کيليے پوري سعي و جهد کے ساتهه اٹهه کهڑے هوں -

جس يونيورسٹي کيليے انهوں نے اس فراخدلي سے روپيه ديا ' اور پهر جسکي آزادانه تاسيس کيليے اپني عام راے کي فتح کي ايک ايسي تاريخي نظير قائم کي جسکا ثبوت هندوستان کے زياده آزاد حلقے بهي ابتک نہيں ديسکے هيں ' اسکے عين اصلي کام کے موقعه پر اسطرح غفلت و بے خبري کا چها جانا کرے هي افسوس اور رنج کي بات هوگي -

تمام مسلمان پنج ساله گريجوئٹ اصحاب ' زميندار ' جاگيردار ' اور عموم ٹيکس ادا کنندگاں فورا بيدار هوں اور سب سے پہلے اپنے تئيں الکٹوريٹ رجسٹر ميں درج کرائيں - صرف ۱۰ - روپيه داخله اور پانچ روپيه فيس سال اول ' کل پندره روپيه درخواست کے ساتهه " صدر دفتر مسلم يونيورسٹي علي گڈه " کے نام جانا چاهيے - اگر ايسا نه کيا گيا اور ايک خاص خيال کے لوگوں هي کي اجارتي هوگئي تو کل کو انهيں شکايت کا کوئي حق نہوگا -

(۲) اسي طرح مسلمان اخبارات کو بهي اپنا نام بهيجکر بہت جلد رجسٹر ميں درج کرانا چاهيے -

(۳) صدر دفتر يونيورسٹي سے هم درخواست کرينگے که وه معامله کي اهميت پر نظر رکهکر دفتر رجسٹر کو ابهي کچهه دنوں اور کهلا رکهدے اور ۱۵ - جون تک ناموں کے پہنچنے کي جو قيد لگائي گئي هے ' اسے چند هفتے اور بڑها ديا جاے - جہاں کئي ماه نکل گئے هيں وهاں چند دن اور سہي - لوگوں کو ابتک توجه نہوئي تهي - بہتر هے که کچهه دنوں اور مہلت ديدي جاے اور ممبروں کا اولين انتخاب زياده سے زياده وسيع راؤں سے هوسکے - اميد هے که هماري اس درخواست پر توجه کي جائيگي -

(۴) حضرات علماء کرام کے ۱۰ - قائم مقاموں کے انتخاب کا کام کميٹي نے اپنے هاتهه ميں رکها هے - هم سمجهتے هيں که اسکے ليے بهي پہلے الکٹوريٹ علماء کي فہرست مرتب کي جاتي اور انهي کي رايوں سے قائم مقام علماء منتخب هوتے تو يه زياده بہتر تها -

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ' ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا ؟

چنانچہ اسی بنا پر گذشتہ اشاعت میں ہم نے ان تمام واقعات کا کچھہ بھی تذکرہ نہیں کیا - صرف وہی کار روائی درج کی جو بالاتفاق قرار پائی تھی ' اور پسند نہ کیا کہ ایک اہم اور اسلامی مسئلہ کے متعلق ناگوار اور اغیار پرستانہ کوششوں کا ذکر کریں -

لیکن افسوس ہے کہ اسکے بعد ہی ہم نے وہ تار دیکھا جو لیگ کے اس جلسے کے متعلق اخبارات میں بھیجا گیا ہے اور نیز کورنمنٹ میں بھی اسی کی نقل گئی ہے -

اس تار کا مضمون یہ ہے کہ جلسہ میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ مجوزہ جلسۂ ٹون ہال میں لیگ حصہ لے یا نہ لے ؟ بالآخر قرار پایا کہ سردست جلسے کو نہونا چاہیے - اسکا انعقاد بالکل خلاف مصلحت ہے -

مگر یہ از سر تا سر غلط اور سر تا سر خلاف واقع ہے - اول تو ٹون ہال کے جلسے کی تحریک کے مناقشہ کے متعلق بالاتفاق طے پایا تھا کہ اسے شائع نہ کیا جائیگا اور اسی بنا پر بہت سے اہم امور قرار دائے اور منظور کیے گئے - پھر یہ تو بالکل ہی غلط ہے کہ اسکے متعلق لیگ میں کوئی تجویز قرار دی - ایسا لکھکر غلط کدنی کی ایک ایسی نظیر قائم کی گئی ہے جس سے زیادہ شدید غلط بیانی سمجھہ میں نہیں آتی اور جسپر بنیاد اس صحبت کا ہوش بیک انسوئٹ بندی ہوا !

اگر لوگوں کو اس امر کا افسوس تھا کہ جس بات کا وعدہ لیکر ہم آئے ہیں اسکے نہونے سے ہمیں سرمندی و خجالت کا سامنا ہوگا ' تو بہتر یہ تھا کہ خود جلسے ہی میں آخر تک قائم رہتے - نہ کیا کہ جلسے کے اندر تو صرف ایک کم ہمتہ میں یہ جملہ کہدیتے سے کہ " جلسہ ہوا اور آئندہ اتوار ہی کو ہوگا " سارے عزائم اور مواعید ختم ہوگئے اور تجویز واپس ہلی ' لیکن پھر اسکے بعد خلاف وعدہ " خلاف واقعہ ' خلاف صداقت ' بالکل ایک فرضی کار روائی اخباروں میں بھیجی گئی ؟

افسوس کہ یہ تار دیکھکر ہمیں مجبور ہونا پڑا کہ اصلی واقعات پبلک تک پہنچا دیے جائیں - اس بارے میں ہم پر کوئی الزام نہیں - ہم نے گذشتہ اشاعت کے الہلال میں ایک حرف نہیں لکھنے دیا - یہ اس امر کا صریح ثبوت ہے کہ ہم بے فائدہ بحث کو طول دینا نہیں چاہتے ہیں - لیکن " البادی اظلم " - جب خود بعض حضرات نے عہد شکنی کی - بلا خلاف واقعہ اور فرضی کارروائی شائع کرے پبلک موافق رفیق بنانے کی نہایت مضر کارروائی کو ناکامی کے بعد کامیاب کرنا چاہا جسکے لیے یہ صحبت منعقد کی گئی تھی ' تو بالکل مجبور ہوکر ہمیں قلم اٹھانا اور وقت صرف کرنا پڑا -

ہم جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب جوائنٹ سکریٹری لیگ کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اخبارات کو دوسرا تار بھیجدیا ہے جسمیں اصلی حقیقت بے کم و کاست بیان کردی ہے -

خدا کی مسجدوں کا معاملہ نہ تو ایڈیٹر الہلال کا ذاتی معاملہ ہے اور نہ کسی دوسرے شخص کا - یہ ایک دینی و اسلامی اور تمام مسلمانوں سے یکساں تعلق رکھنے والا مسئلہ ہے - پس ہمارے لیے اس سے زیادہ کوئی تکلیف دہ بات نہیں ہوسکتی کہ ہم چند صاحب حکومت انسانوں کی خاطر خدا کی عبادتگاہوں اور تمام مسلمانوں کے حق و انصاف کی طرف سے بالکل آنکھیں بند کرلیں : والعاقبة للمتقين !!

یا للاسف و یا للعار

صلیبی لڑائیوں کے زمانے میں عیسائیوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کی نسبت ایسی ایسی مفتریات و مکذوبات شائع کی تھیں کہ انکے تذکرہ سے آج خود مورخین یورپ کو شرم آتی ہے - موسیو کاستری کی ایک کتاب کا مصر کے زغلول پاشا نے ترجمہ کیا ہے - وہ لکھتا ہے کہ یورپ کو یقین تھا کہ مسلمان ایک سنہری بت کو پوجتے ہیں جو مکہ میں ہے !

غالبا سب سے پہلے گبن نے ان مفتریات کی جگہ اسلام کو نسبتاً صحیح صورت میں دیکھنا چاہا اور اب کہا جاتا ہے کہ مشرق اور مغرب باہم مل رہے ہیں - لیکن افسوس کہ واقعات تو اب تک ایسے ہی پیش آتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی یورپ کیلیے تیرھویں صدی ہی کا زمانہ وحشیانہ تعصب و جنون کا نہ تھا ' بلکہ اسکا دماغ ایک دائمی کروسیڈ میں مبتلا ہے !

کل کے اسٹیسمین میں اسکے نامہ نگار کراچی نے اس قسم کے ایک وحشیانہ مسیحی افتراء کی خبر دی ہے جسکا اگر فوراً انسداد نہوا اور آئندہ کیلیے بھی اطمینان نہ دلایا گیا ' تو وہ صرف کراچی ہی کا نہیں بلکہ سات کروڑ مسلمانوں کے ایک عظیم الشان اور نا قابل تسخیر ایجی ٹیشن کا معاملہ ہوجایگا ' اور وہ مجبور ہونگے کہ ایک بار اپنی ہستی کا سب سے زیادہ تلخ ثبوت پیش کریں !

وہ لکھتا ہے کہ " کراچی میں سیدی میٹو گراف (صور متحرکہ) کی ایک یورپین کمپنی ہے - حال میں اس نے ولایت سے ایک نئی فلم منگوائی ہے جسمیں " عظیم " نامی ایک قصہ کے مختلف حصے دکھلائے گئے ہیں - قصہ (حضرة) پیغمبر اسلام (صلعم) کے ایک خیالی واقعہ کے متعلق ہے - فرض کیا گیا ہے کہ وہ ایک عورت " سالکہ " نامی پر (نعوذ باللہ) عاشق تھے جو آپکے ایک سپہ سالار کی بیوی تھی - اسی زمانے میں ایک جنگ پیش آ گئی - آپنے سپہ سالار کو میدان جنگ میں بھیجدیا اور کچھہ عرصے کے بعد مشہور کردیا کہ وہ مارا گیا - اسکے بعد آپ اسکی بیوی کی طرف متوجہ ہوے مگر اسنے انکار کردیا - قصہ کا خاتمہ یہ ہے کہ سپہ سالار زندہ و سلامت واپس آتا ہے اور اپنی بیوی کو لیجاتا ہے " (سبحانك هذا بهتان عظيم !)

کمپنی نے سب سے پہلے اس فلم کا تماشا دکھلانا شروع کردیا اور کراچی کے غیر مسلم لوگوں نے اسمیں بڑی ہی دلچسپی لی - مسلمانوں کو معلوم ہوا تو وہ بر افروختہ ہوے اور کمپنی کے مالک سے شکایت کی مگر اس نے کچھہ خیال نہیں کیا اور کہدیا کہ جسے برا معلوم ہو وہ تماشہ نہ دیکھے - بالآخر مجبور ہوکر سیٹھہ محمد ہاشم صاحب نے باقاعدہ عدالت میں توہین مذہب و اشتعال انگیزی کی نالش کردی اور تا انفصال مقدمہ تماشے کو رکوادینا چاہا - مجسٹریٹ نے درخواست منظور کرلی ہے اور کمپنی کے نام سمن نکالا ہے - عام مسلمانوں میں سخت جوش پھیل گیا ہے - سننے میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ سو آدمی جمع ہوکر چلے تھے کہ تماشہ گاہ کو منہدم کردیں "

اسکے بعد نامہ نگار لکھتا ہے : " اگر تماشہ بند نہوا تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانان کراچی کسی دن ایسا ہی کر بیٹھیں "

مگر ہم نامہ نگار مذکور سے کہنا چاہتے ہیں کہ ایسا ہونے کی نسبت بے فائدہ شک و شبہ نہ کرے - اگر یہ تماشہ بند نہوا اور اس علانیہ توہین مذہبی اور ابلیسانہ تہمت و افترا کیلیے کمپنی کو سزا نہ دی گئی تو صرف کراچی کے مسلمانوں ہی پر اس معاملہ کو نہیں چھوڑ دیا جایگا ' بلکہ انسانوں کا ایک ایسا گروہ عظیم آگے بڑھیگا جسکے سات کروڑ متحد ہاتھہ حرکت کرینگے - اور جسکی اتنی ہی صدائیں اٹھکر پورے بر اعظم ہند کو ہلا دینگی ! !

۱۵ رجب ۱۳۳۲ ہجری
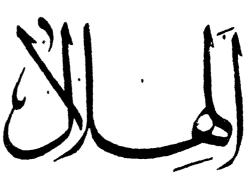
ایک یـوروپیـــن کونٹیس اور جنـوبي عـــرب کـی سیـاحـت !

Gauntess Molitor Explorer.

سیر في الارض او ر لسائحون العابدون !

رسالۂ " گرافک " لنـدن نے ایک دولت مند انگریز لیڈي کونٹیس مولیٹر (Molitor) کي تصویر شائع کي هے ' جو حال میں جنوب عرب کے اندروني اور پر خوف و خطر مقامات کي سیاحت کیلیے لندن سے روانہ هوئي هے ' اور عرب کے اُن دور دراز گوشوں تـک جانا چاهتي هے جہاں سے بڑے بڑے یوروپین سیاح ناکام واپس آچکے هیں !

اسکے اس اولو العزمانہ سفر کي کئي خصوصیات ایسي هیں جن کي وجہ سے یورپ کے تمام علمي حلقوں میں اس سیاحت کا خاص طور پر چرچا هو رها هے - اول تو ایک امیر زادي نے جس نے یورپ کے بہترین دار الحکومت میں پرورش پائي هے ' غیر معلوم اور پر خطر ریگستان عرب کے سفر کا قصد کیا هے - پھر وہ تمام سفر میں بالکل تنہا رهیگي - اپنے همراہ کسي شخص کو نہیں لیجاتي - اس قسم کے سفر موجودہ عہد کي با قاعدہ اور با سر و سامان سیاحتوں میں بالکل مفقود هوچکے تھے -

سب سے زیادہ یہ کہ وہ عربي لباس اور برقعہ پہنکر سفر کریگي' تاکہ غیر متمدن قبیلوں اور بادیہ نشین عربوں میں سے بلا تکلف گذرسکے' اور انکے تعصب او ر مخالفت سے ناکامیوں اور مصیبتوں میں گرفتار نہو !

چنانچہ سفر سے پہلے اس نے عربي برقعہ پہنکر جو تصویر کھچوائي تھي ' وہ هم گرافک سے نقل کرتے هیں - اس سے معلوم هوتا هے کہ کس طرح مغرب کا ایک مسیحي چہرہ عرب کے اسلامي لباس سے چھپا دیا گیا هے ' اور عجب نہیں کہ اس سیاحانہ اور مفتشانہ مکر و فریب سے صحرا کے نادان عرب اور قبائل کي خیمہ نشین عورتیں دھوکا کھا جائیں !

* * *

عربي کے مشہور راوي ابو نواس نے ایک بوڑھے باغبان کا ذکر کیا هے جسکا شگفتہ باغ اُجڑ چکا تھا ' اور جسکے ماتم حسرت کا یہ حال تھا کہ کلیوں اور کوچوں میں آوارہ گردي کرتا ' اور جب کبھي کوئي سبز پتہ یا سرخ پھول نظر آجاتا تو بے اختیار چیخ اُٹھتا کہ ھاے میرا شگفتہ اور سرسبز و شاداب باغ ! !

کونٹیس مولیٹـــر عـــربي برقعـہ میں !

یہي حال همارا هے - همارے اقبال و عروج کا باغ اُجڑ چکا هے - اسکے بڑے بڑے شاداب تختے تاراج خزان غفلت و طوفان انقلاب هوچکے هیں - تاهم ابھي اسکي یاد باقي هے اور هم اسکي شادابیِ بہاروں کو کسي طرح نہیں بھلا سکتے - اب بھي جب کبھي کوئي شگفتہ قوموں کے باغ و بہار کي سبز پتے هوے کوئي شگفتہ ورق دل نظر آ جاتا هے تو ابو نواس کے ماتم زدہ باغبان کي طرح اپنے اقبال رفتہ کو یاد کرلیتے هیں کہ :

گذر چکي هے یہ فصل بہار هم پر بھي ! !

قومي و شخصي اولوالعزمیوں کا کوئي واقعہ هو' مگر اسکے نظارے میں کوئي نہ کوئي ایسي هي اپني گذري هوئي بات ضرور یاد آجاتي هے۔ آج یورپ کے سیر في الارض اور سیاحت و سفر کا دور هے' کرۂ ارضي کے گوشے گوشے کو متلاشیان علم و حقائق کے چھان ڈالا هے ' افریقہ کے لق و دق صحراؤں کي پیمائش هوچکي هے ' نائجیریا اور سوڈان کے وحشي حصوں میں سیاحان مغرب کے قدم قافلے گذر چکے هیں ' قطب شمالي و جنوبي کي مہموں کي سرگذشتیں سب کے سامنے هیں - پہاڑوں کي چوٹیاں ' قہار و متلاطم سمندروں کي ناپیدا کنار موجیں ' صحراؤں اور میدانوں کي مہلک اور خوفناک ویرانیاں' زندگي کا فطري عشق اور نفس کي مستحکم دامنگیریاں ' کوئي چیز بھي انکے شوق سفر اور هواے تحقیق کیلیے مانع نہیں هوسکتي - یہاں تک کہ قافلے کے قافلے آتے هیں - جہازوں کے جہاز دوڑتے هیں - صدها سیاح مفقود الخبري یا موت اور تباهي سے دوچار هوتے هیں - تاهم هر بربادي خوف کي جگہ ایک نئي عزیمت ' اور هر ناکامي بے همتي کي جگہ اور زیادہ تحریک و جوش کا کام دیتي هے ' حتی کہ وہ مقامات تک ان سیاحوں کے حملوں سے محفوظ نہ رهے جہاں اجنبیوں اور غیروں کیلیے موت اور تباهي کا اعلان صدیوں سے چلا آرها هے !

ایک وقت تھا کہ همارے سیاحان ارض اور جہاں نوردان علم کا بھي یہي حال تھا - انکے ذوق سیاحت کیلیے بھي کوئي روک مانع کار نہ تھي' انکے عشق جہاں پیمائي کا مرکب بھي بحر و بر کے چپے چپے پر سے گذر چکا تھا - چونکہ انکے تمام کاموں کا مرکز تعلیم اسلام' او ر انکے هر جذبے کے اندر حکم الہي کي اطاعت و فرمان برداري کام کرتي تھي - اسلیے جس طرح وہ اپنے گھروں کے اندر بیٹھکر خدا کي عبادت کرتے تھے ' بالکل اسي طرح خدا کي زمین میں بھي پھرکے اور اُسکے پیدا کردہ سمندروں اور پہاڑوں پر سے گذر کے' اسکے حکموں کي تعمیل کرتے تھے' اور جسم و اعضا کي عبادت کے ساتھہ فکر و ذهن کي بھي عبادت انجام دیتے تھے :

البانیا البانیہ کی حالت بدستور ہے - ایک طرف وحشیانہ مظالم کی خبر خود یورپ کے ذریعہ پہنچتی ہے - دوسری طرف اب گورنمنٹ یونان کا پیام بھی سنایا جا رہا ہے کہ وہ صحیح نہ تھیں !

مسلمان پوری قوت کے ساتھہ کام کر رہے ہیں - انھوں نے اپنے مطالبات دول کے پاس بھیجے ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے کہ یا تو ایک مسلمان پادشاہ دیا جاے یا دولۃ عثمانیہ کی محکومی !

کورجہ نامی ایک قصبہ پر بھی انھوں نے قبضہ کر لیا اور فوجی پولیس کو شکست دیکر چلے جانے پر مجبور کر دیا ہے - ۶ جون کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بین الملی کمیشن گفتگو کرنے کیلیے گیا تھا وہ ناکام رہا اور واپس آ گیا - وہ اپنی اس خواہش سے کسی طرح ہٹنا نہیں چاہتے کہ کسی مسلمان کو البانیا کا پرنس بنایا جاے -

البانیا کی سب سے بڑی جماعت مالیسوریوں کی ہے جنھوں نے پچھلے دنوں اپنی مفسدانہ اور باغیانہ سازشوں سے جنگ بلقان کی بنیاد رکھی تھی - گورنمنٹ نے انہیں حکم دیا کہ انقلابی گروہ کا مقابلہ کریں لیکن انھوں نے صاف انکار کر دیا اور مجبور ہو کر حکم واپس لینا پڑا -

دول کا رویہ ابتک مضطرب ہے - کوئی قطعی کارروائی نہیں کی گئی - کل کے تار میں ظاہر کیا گیا ہے کہ حالات نے اجازت دی تو جہاز بھیجے جائینگے : ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا !

کینیڈا اور هندوستان جنوبی افریقہ کی داستان مصیبت ختم نہیں ہوئی تھی کہ اب کینیڈا کی گورنمنٹ کے تشدد و مظالم کا مسئلہ سامنے آگیا ہے !

کیسی عجیب بات ہے ! غلامی و محکومی اور دولت و نکبت کے نتائج کا کیسا موثر منظر ہے ! هندوستان میں دنیا کے ہر حصے کے باشندے آسکتے ہیں' اسکی زرخیز زمین کی دولت سے اسکے بدبخت فرزندوں کو محروم کر کے اپنے اپنے ملکوں کی دولت بڑھا سکتے ہیں - ایک آزاد شہری کی طرح رہتے ہیں' اور انکے آرام و آسائش کے آگے خود اس ملک کی آبادی بھی کوئی چیز نہیں سمجھی جاتی - لیکن اگر هندوستان کے باشندے جنوبی افریقہ میں جائیں تو انکے لیے دروازہ بند ہے - اگر کینیڈا میں جائیں تو ترک الوطنی کا قانون ساحل ہی پر روک دیتا ہے - تنہے' برباد ہوے' اور غلام بننے کیلیے صرف هندوستان ہی ہے مگر اپنی سرزمین کے فوائد کو صرف اپنے ہی لیے مخصوص کرنے کیلیے تمام دنیا ! جو انگلستان اسکے سب کچھہ کا مالک ہے' وہ صرف اس سے مانگ ہی سکتا ہے - دینے کیلیے اسکے پاس بھی کچھہ نہیں !

گورنمنٹ کینیڈا کی اس ظالمانہ بندش کا عملی مقابلہ کرنے کیلیے پچھلے دنوں ایک غیور و محترم سردار گوردت سنگھہ ایک خاص جہاز جسمیں سو هندوستانی نو آباد کاروں کا لیکر کینیڈا روانہ ہوے تھے - جب جہاز ساحل وینکوور پر پہنچا تو گورنمنٹ نے روک دیا اور کسی شخص کو اترنے نہیں دیا - حتی کہ وہاں کے هندوستانیوں کو بھی انسے جا کر ملنے کی اجازت نہ ملی !

مسٹر سردار گوردت نے گورنمنٹ کینیڈا سے درخواست کی کہ ترک الوطن هندوستانیوں کے حقوق پر غور کرنے کیلیے ایک کمیشن بٹھایا جاے - لیکن اس سے بھی صاف انکار کر دیا گیا اور جواب ملا کہ قانون کی سخت پابندی کے ساتھہ سلوک کیا جائیگا !

بعد کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ باقاعدہ تحقیقات کیلیے ایک جماعت مقرر ہوئی ہے جس میں ایک هندوستانی قائم مقام بھی شامل ہے - لیکن جب تک تحقیقات کا نتیجہ نہیں نکلے گا' مصیبت زدہ مسافروں کو ساحل پر قدم رکھنے کی اجازت بھی نہیں ملیگی !

کیا گورنمنٹ هند ان هندوستانیوں کیلیے کچھہ بھی نہیں کریگی اور بالکل خاموش رہیگی ؟

اصلاح ندوہ بعض اخبارات میں غلطی سے شائع ہو گیا ہے کہ ۱۰ - مئی کے جلسۂ دہلی میں جو کمیٹی مسئلۂ اصلاح ندوہ کی تکمیل کیلیے منتخب ہوئی' اسکے ممبروں میں ایڈیٹر الہلال کا بھی نام ہے - حالانکہ اسکی کوئی اصلیت نہیں - غالباً یہ غلطی سب سے پہلے روزانہ معاصر لاہور پیسہ اخبار کے نامہ نگار سے ہوئی ہے - اسی سے اور لوگوں نے نقل کر لیا -

واقعہ یہ ہے کہ جلسہ میں جب ممبروں کے نام پیش ہوے تو پہلے صرف مولانا ثناء اللہ' نواب سید علی حسن' حکیم عبد الولی' مولوی نظام الدین حسن' بابو نظام الدین' پیرزادہ محمد حسین' اور مولانا عبید اللہ کے نام لیے گئے تھے - اسکے بعد ہی تمام جلسے کی طرف سے متفقاً اصرار ہوا کہ کچھہ نام اور بھی بڑھاے جائیں - جن ناموں کا جلسہ اضافہ کرنا چاہتا تھا' خود ان لوگوں کو شرکت سے انکار تھا - وہ کہتے تھے کہ ہماری عدیم الفرصتی اور کثرت اشغال کو پیش نظر رکھکر اس خدمت سے ہمیں معاف رکھا جاے - لیکن جلسے کا اصرار نہایت شدید تھا - بالآخر مجبور ہو کر ان میں سے اکثر بزرگوں کو قبول ہی کرنا پڑا' اور اسطرح حاذق الملک' مسٹر محمد علی' آنریبل خواجہ غلام الثقلین کے ناموں کا اضافہ ہوا -

چنانچہ اس موقعہ پر ایڈیٹر الهــلال کی شرکت کیلیے بھی اصرار کیا گیا تھا - علی الخصوص بزرگان دہلی اسپر بہت مصر تھے - حتی کہ ایک بزرگ نے (جنکا نام افسوس ہے کہ مجھے معلوم نہیں) جلسہ میں تقریر بھی کی' اور کہا کہ ہمیں سخت شکایت ہے کہ ہماری خواہش کو پورا نہ کیا گیا' لیکن میں اس اظہار کرم و لطف کو بوجوہ نامنظور کرنے پر مجبور تھا' اسلیے برابر انکار کرتا رہا - بالآخر صرف مندرجۂ صدر حضرات ہی کی تعداد کافی قرار دی گئی -

ممکن ہے کہ اس وقت ایڈیٹر الہلال کا نام سنکر بعض اشخاص کو غلط فہمی ہوئی ہو اور انھوں نے سمجھا ہو کہ میرا نام بھی بعد کو بڑھا دیا گیا ہے' لیکن اگر وہ اسے تحقیق کر لیتے تو بہتر تھا -

ادارۂ الهــلال الحمد للہ' اس ہفتہ سے الہلال کی اشاعت بالکل باقاعدہ ہوگئی ہے - ٹھیک بدہ کے دن تمام اخبار ڈاک میں ڈالے گئے - حسب معمول جمعرات' جمعہ' اور بہت دور کے احباب کو سنیچر کے دن اخبار مل جائیگا - اگر ایسا نہو تو وہ یقین کریں کہ ڈاکخانے میں کوئی بدنظمی ہوئی ہے اور مقامی پوسٹ آفس سے تحقیق کرنا چاہیے -

مسلسل شب و روز کام کرنے چار دن کی تاخیر دور کی گئی !

ٹائپ بھی بالکل بدلدیا گیا ہے - پورا پرچہ نئے ٹائپ میں کمپوز ہوا ہے - مضامین کے اختصار' تنوع' اور ترتیب میں بھی جو نمایاں تبدیلی ہوئی ہے' یقین ہے کہ محسوس ہوتی ہوگی - تین سال سے گرمیوں کا موسم میرے لیے ایک پیام آزمایش ہے - اختلاج دائمی دوران و رجع سر' نفث الدم' ضعف بصارت' جلدی بھی شکایتیں ہیں' سب کا موسم بہار یہی زمانہ ہوتا ہے - اس پر کلکتہ کی آب و ہوا کے مسئلہ کا بھی اضافہ کر دیجیے کہ جسقدر میرے کاموں کیلیے بہتر و موزوں ہے' اتنی ہی میری صحت و طبیعت کیلیے مہلک و قاتل ہے' بلکہ یوں کہیے کہ شمالی هند اور پنجاب کے ہر باشندے کیلیے :

کمند کوتہ و بازوے سست و بام بلند
بمن حوالہ' و نومیدیم گنہ گیرند !!

ربنا لا تحمل علینا ما لا طاقۃ لنا بہ' واعف عنا واغفر لنا' وارحمنا' انت مولانا' فانصرنا علی القوم الکافرین !!

فایاي فاعبـــدون ! ! کل نفس ذائقة الموت ' ثم الینا تـــرجعون ! (۲۹ : ۵۶) هي وسیع هے - اوسکے کسي ایک گوشے اور کونے هي کے هو کر نه رهجاؤ - اگر سیر و سیاحت میں موت سے ڈرتے هو تو موت کا مزه تو هر نفس کیلیے چکھنا ضروري هے ' اور ایک مرتبه تم سب کو همارے سامنے واپس آنا هے !

* * *

کونٹیس مولینٹر کے سفر میں کئي باتیں قابل غور هیں :

(۱) یورپ کا شوق سیاحت اور راه تحقیق و کشف میں اولوالعزمي که عورتوں تک میں یه ولوله سرایت کرگیا هے - همارے مرد گھر سے ایک دن کے فاصله پر بھي کہیں جاتے کیلیے قدم نکالتے هیں تو دس دس مرتبه رک رک کر پیچھے دیکھتے هیں ' اور ایک ایک عزیز سے گلے مل ملکر رخصت هوتے هیں که دیکھیے اب کیا هو ؟ کونٹیس مولینٹر ایک نوجوان عورت هے - آرام و راحت کا وقت اور عیش حیات کی عمر رکھتي هے ' لیکن تن تنہا ایک پر خطر سفر کیلیے طیار هوگئي هے !

(۲) عرب کي سرزمین یورپ کي سیاسي طماعیوں کا عرصے سے نشانه بني هوئي هے - کچھه تو قدرتي اور سرزمیني موانع تھے - کچھه مذهبي بندشیں تھیں ' زیاده تر عربوں کی اجنبیوں سے نفرت تھي جس نے مدت تـک اسکا دروازه یورپ پر بند رکھا - اسی کا نتیجه هے که یورپ کي غلامي کي لعنت سے اسکا اندروني حصه ابتک پاک هے -

لیکن بیس پچیس برس سے اب یه سرزمین بھي اجنبیوں کا جولانگاه بنتي هے - طرح طرح سے بھیس بدلکے اور مکر و فریب کے طریقوں سے کام لیکر یوروپین سیاح پہنچتے هیں اور آهسته آهسته اپني راه نکال رهے هیں - اب ایک عورت مسلمان خاتون کے لباس میں نکلي هے - آمد و رفت اور تحقیق و تفتیش میں عورتوں کیلیے جو آسانیاں هیں ' وه مردوں کے لیے نہیں هو سکتیں - وه هر مقام پر جاسکتي هیں - قبیلوں اور گھروں میں رهسکتي هیں - عورتوں سے ملسکتي هیں - اس قسم کي سیاحتیں صرف اسلیے هیں تا که عرب کے بقیه محفوظ حصے کا طلسم کسي طرح توڑیں ۔ یمکرون و یمکر الله ' و الله خیر الماکرین !

(۳) یورپ کا کوئي کام سیاست سے خالي نہیں هوتا - اسکي علمي خدمتیں ' مذهبي جماعتیں ' اشاعت علم و تمدن ' تحقیق و سیاحت ' مجالس و مجامع ' مالیات و اقتصادیات ' جسقدر بھي عملي شاخیں هیں ' ان میں سے کوئی شے بھي ایسي نہیں جس سے کوئي خاص سیاسي مقصد حاصل نه کیا جاتا هو - اس قسم کي سیاحتیں بھی گو بظاهر محض علمي و جغرافیائي تحقیق نظر آتي هیں لیکن دراصل سیاسي اغراض و فوائد اُن میں پوشیده هوتے هیں - کونٹیس مولینٹر اگر کامیاب هوئي تو انگلستان کے عربي مطامع کیلیے (لا قدر لله) یقیناً کوئي بڑا کام انجام دیگی -

(۴) اس کارگاه عمل کي امیرزادیاں اور محلات عیش کي پرورش یافته نازک عورتیں بھي کام کر رهي هیں مگر همارے عمال اور مزدور سو رهے هیں ! انکي مجلس طرب و عیش جسقدر مستعد هے ' کاش همارے سپاهي اسقدر سرگرم هوں !

اسئلة واجوبتها

واقعـــهٔ ایـلاء و تـخیـیــر

تـفسیـــر ' حـــدیث ' اور سیـــرة کـی ایـک مشـــترک بحـث

(٤)

(تطبیـــق و توجیـــه)

(۷) رهي یه بات که کیا یه ممکن نہیں که آیت تحریم کے شان نزول میں یه دونوں واقعات جمع کیے جاسکیں ' اور کوئي وجه تطبیق پیدا کي جاے ؟

حافظ ابن حجر نے اسکي خفیف سي کوشش کي هے ' لیکن سوال یه هے که ایسا کرنے کي همیں ضرورت هي کیا هے ؟ ایک واقعه کے متعلق صاف صاف اور صحیح و مسند روایتیں کتابوں میں موجود هیں جن سے زیاده صحیح اس آسمان کے نیچے حدیث کي کوئي کتاب نہیں - انکے خلاف جو روایتیں پیش کي جاتي هیں وه نه تو صحاح سته میں مروي هیں نه اصول فن کے اعتبار سے انہیں کوئي رفعت حاصل هے - صرف ایک روایت هے جسکي اسناد کو صحیح کہا جاتا هے لیکن اول تو اسمیں ماریه قبطیه کا قصه بیان نہیں کیا گیا هے ' پھر اسکي سند بھي منقطع هے ' اور روایت منقطع احادیث صحیحة مقبوله کے مقابلے میں حجت نہیں هوسکتي - (کما صرح به ابن الصلاح في المقدمه و النووي في شرح الصحیح) دوسرے طریق کا بھي یہي حال هے - اسکا راوي کثیر الخطا في الاسانید و المتون هے -

پس ایسي حالت میں همارے لیے کونسي مجبوري هے که هم ان روایات کے تحفظ کیلیے تطبیق و توجیه کرکے ' زلیخا کی رحمت اٹھائیں ' اور بے فائده احتمالات پیدا کریں ؟ صاف بات یه هے که حسب اصول و قواعد فن ان روایات کا کوئي اعتبار نہیں - جب صحیح و غیر صحیح میں تعارض هے تو غیر صحیح کو بلا تامل ساقط کیجیے - اسمیں تکلف کیوں هے ؟

یه تو بڑي هي عجیب بات هوئي که جو تخالف و تعارض ان روایات کے نا قابل قبول هونے کي سب سے بڑي دلیل هے ' اسي کو انکے تحفظ کیلیے صرف تطبیق و توجیه کیا جاے ؟

پھر اسپر بھي غور کرو که تطبیق کیلیے جو احتمال پیدا کیا جاتا هے وه کہاں تک موزوں اور قرین اعتبار هے ؟ حافظ ابن حجر لکھتے هیں : " فیحتمل ان تکون الایة نزلت في السببین معاً " یعني ان دونوں روایتوں کو یوں ملایا جاسکتا هے که شہد کو حرام کرنے کا واقعه بھي هوا هوگا ' اور ماریهٔ قبطیه کا قصه بھي پیش آیا هوگا - سورۂ تحریم کی آیات ایک هي وقت میں دونوں کیلیے اتریں -

لیکن یه توجیه کسي طرح بھي تسلیم نہیں کي جاسکتي - صحیح بخاري و مسلم وغیره کي روایات میں صاف صاف تصریح هے که آیت تحریم شہد کے واقعه کے متعلق اتري - خود حضرت عائشه جنکا اس واقعه سے حقیقي تعلق هے اور جو اسکے لیے اعلم الناس هو سکتي هیں ' صاف صاف فرماتي هیں که آیت کا شان

الذين يذكـــرون الله	وہ سچے مومن جو خدا کی یاد اور ذکر سے
قياما و قعودا و علی	کبھی غافل نہیں ہوتے - کھڑے ہوں'
جنـوبهم ' و يتفكرون	بیٹھے ہوں' لیٹے ہوں' کسی عالم میں بھی
في خلق السمــاوات	ہوں' مگر اسکی ذکر سے ہمیشہ شاد کام
والارض : ربنا ماخلقت	ہوتے ہیں - اور اسی طرح آسمان اور
هذا باطلا '	زمین کی خلقت و اسرار کا بھی فکر

و غور سے بسا اوقات مطالعہ کرتے ہیں' اور انکے اسرار و مصالح کو تلاش کرتے ہوے زبان حال سے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ عجائب و غرائب کائنات بیکار و لاحاصل نہیں بنائے ہیں ! !

اس آیہ کریمہ میں جہاں اُس عبادت کا ذکر کیا ہے جو جسم و اعضا سے کھڑے رہکر اور بیٹھکر کی جاتی ہے یعنی نماز' وہاں اُس عبادت کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جو " خلق السماوات والارض " میں تفکر و تدبر کا اور آفاق و انفس العالم کی اشیا کی حقیقت و مصالح کو معلوم کرنا ہے' اور ظاہر ہے کہ اسکے لیے سیر و سیاحت کا ناگزیر ہے

پھر کیا ممکن ہے کہ جس کے عام روحانی احکام کے ساتھ سیر و سیاحت پر بھی اس طرح جا بجا زور دیا ہو؟ حالانکہ قرآن حکیم ہر جگہ کہتا ہے کہ " سیروا فی الارض " زمین میں پھرو اور سفر کرو تاکہ تمہیں بصیرۃ و حکمت حاصل ہو !

سیر و سیاحت کے ذکر میں یہ آیتیں اندر پیش کی گئی ہیں - مگر یہ سب عجیب ہوتا ہے کہ ان سب سے بھی بڑھکر سیر و سیاحت کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے - اسپر آجکل بہت کم طبیعتیں توجہ کرتی ہیں - سورہ توبہ میں خدا کے سچے مومنوں کی مخصوص نشانیاں کہی ہیں اور بتلایا ہے کہ ایمان و صداقت کے تکمیلی بعد درجے کی مدارج انکے کیا ہیں ؟ :

التائبـــون العـابدون	توبہ کرنے والے' اللہ کی عبادت گذار'
الحامدون الســائحون	اسکی حمد و ثنا میں رطب اللسان'
الراكعــون الســاجدون	اسکی راہ میں سیر و سفر کرنے والے'
الآمــرون بالمعــروف	سجدے آگے جھکنے والے اور سجدے
والنــاهون عن المنكر'	میں گر پڑنے والے' نیکی کا حکم اور
و الحــافظون لحــدود	بدیوں سے روکنے والے' نیز اُن تمام
الله - و بشر المومنين	الہی حدود کی دنیا میں حفاظت
(۹ : ۱۱۳)	کرنے والے جو اللہ نے مقرر کردی ہیں !

اس آیۂ کریمہ میں سب سے پہلے توبہ کرنے والوں کا ذکر ہے - پھر عبادت گذاروں کا' پھر حمد الہی میں رطب اللسان رہنے والونکا' پھر تیسرے درجہ پر ان لوگوں کا جو " السائحون " میں سے ہیں - یعنی سیر و سیاحت کرنے والے ہیں' اور جنکے ولولۂ سیاحت و سیر فی الارض میں اپنے وطن کی دامنگیری' عزیز و اقربا کی محبت' گھر کا آرام و راحت' سفر کے شدائد و مصائب' کوئی چیز بھی مانع نہیں ہوتی - علم و انسانیۃ کی خدمت اور تبلیغ حق و صداقت کی راہ میں انکے قدم ہمیشہ دشت پیما' اور رضاء الہی کی خاطر انکی زندگی ہمیشہ دوچار خطرات و مہالک رہتی ہے !

اس سے بڑھکر سیر و سیاحت اور سیر فی الارض کیلیے اور کیا حکم ہو سکتا تھا ؟ اسی حکم ربانی کا نتیجہ تھا کہ مسلمانان سلف چند صدیوں کے اندر ہی تمام دنیا کے گوشوں گوشوں میں پھیل گئے' اور کبھی " طارق فاتح " نے اپنا گھوڑا مغرب و مشرق کے درمیانی سمندر میں ڈالکر جبل الطارق پر علم توحید نصب کیا' اور کبھی " بیرونی " نے شوق علم و تحقیق میں عرب و عجم کے دشت و جبل طے کرکے ملتان اور پنجاب کی متعصب اور پر خطر سرزمین کو برسوں تک اپنا موطن و ملجا بناے رکھا !

* * *

مسلمانوں کی سیر و سیاحت کے واقعات اگر قلمبند کیے جائیں تو ایک بہت بڑی ضخیم مجلد صرف اسی موضوع پر مرتب ہو جاے - دنیا کا چپہ چپہ انکی سیر و سیاحت کا شاہد ہے - مغرب و مشرق کے ہر حصے میں اسلام کے آثار خالدہ انکی جہاں نوردیوں کا افسانہ سنا رہے ہیں - ابن حوقل' البیرونی' ابن جبیر' ابن بطوطہ' علامۂ مقدسی' اور قزوینی صاحب آثار البلاد کے سفرنامے اور تصنیفات اب تک دنیا کے علمی ذخیرہ کا سرمایۂ ناز ہیں - ابو العباس نباتی کا تذکرہ تاریخوں میں پڑھا جا سکتا ہے' جس نے فن طب کی تکمیل اور مفردات و عقاقیر کی تدوین کیلیے آٹھ مرتبہ مشرق و مغرب کا سفر کیا - پھر اُن مد ہزاران راہ تبلیغ حق اور مبشران صداقت و ہدایت کا شمار تو ممکن ہی نہیں' جو پیغام توحید لیکر اپنی اپنی سرزمینوں سے اُٹھے' اور دنیا کے بڑے بڑے حصوں کو مسخر کر لیا !

کونٹیس مولیٹر ایک عورت ہے اور یورپ کی علمی و سیاسی اغراض کی تکمیل کیلیے بڑی اولو العزمی کا کام کر رہی ہے' لیکن ہم کو بھی اُن مسلمان سیاح عورتوں کا حال معلوم ہے جو عہد گذشتہ میں محض علم و تحقیق کیلیے دنیا کے بڑے بڑے سفروں میں نکلتی تھیں' اور یہ متاع بھی ایسی نہیں جو ہم نے اپنے بازار علم و تمدن میں نہ رکھی ہو !

علامۂ مقری نے نفح الطیب میں اُن سیاحوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے ممالک مشرقیہ سے اندلس (اسپین) تک کا سفر کیا تھا' اور انکی تعداد تقریبا تین سو تلائی ہے - وہ کہتے ہیں کہ ان میں سات سے زیادہ مسلمان عورتیں بھی تھیں جنہوں نے محض تحصیل علم و حصول معلومات کیلیے سفر کیا تھا ! (۱)

جب صرف ایک عہد اور ایک حصے کے سیاحین و سیاحات کا یہ حال تھا' تو ظاہر ہے کہ تمام عہد اسلامی میں سیر و سیاحت کی کیا حالت رہی ہوگی ؟

* * *

لیکن افسوس کہ اب یہ ذکر ہمارے چہروں پر نہیں کھلتا - ہماری موجودہ حالت تمام خصوصیات عملی و اسلامی سے محروم ہے - ہم میں قرآنی خصائص اور ربانی اعمال بالکل مفقود ہوگئے ہیں' اب ہم میں نہ " وہ راکعون الساجدون " ہیں جو " امرون بالمعروف " اور " ناہون عن المنکر " تھے - اور نہ وہ " سائحون العابدون " ہیں جو خدمت انسانیہ و کشف حقائق و سرائر کی راہ میں ارض الہی کی سیر و سیاحت کرتے تھے - ہم غیروں میں ان ولولوں کو دیکھکر متعجب ہوتے ہیں' حالانکہ دنیا کیلیے تعجب و تحیر کا تماشہ کبھی ہماری ہی اولوالعزمیوں اور سرگرمیوں کے اندر تھا - غلامی و محکومی' ذلت و نکبت' فلاکت و عسرت' ادبار و تسفل کی مصیبتیں اٹھائینگے لیکن اپنی اُس سرزمین کو کبھی نہ چھوڑینگے جو ہمارا بار اٹھانے سے اب عاجز آگئی ہے - ہمارے خدا نے اپنی تمام زمین کو ہمارا وطن اور اپنی تمام مخلوق کو ہمارا کنبہ بنایا تھا - عزت و کامیابی ہی ہمارا اصلی گھر تھا - جہاں یہ نصیب ہوتی' وہی ہماری زندگی کی اصلی بستی ہوتی :

یا عبادي الذین آمنوا !	اے وہ لوگو کہ اللہ پر ایمان لاے ہو !
ان ارضي واسعـــہ !	جان رکھو کہ خدا کی زمین بڑی

[۱] دیکھو نفح الطیب جلد ۲ - صفحہ ۳۲۱ -

تاريخ قـــديم كا ايک فراموش شده صفـــحه !

نـــامه بـــر كبوتـــر !

عهد قـديم كی تـــار بـــرقي اور طـيـــارات !

مشاطۂ عالم نے همیں کچهه اسطرح ابدي نئي نئی سحر ادائیوں اور دلفریبیوں میں محو کرلیا هے که اُسکے عهد گذشته کے بهت سے دلچسپ افسانے بالکل خواب و خیال هوگئے هیں ' حتی که نئي دلچسپیوں کی مشغولیت میں کبهي انکا خیال بهي همارے دماغوں میں نهیں گذرتا !

هم میں سے کتنے هیں جو ٹائیٹنک اور امپریس کي غرقابي کا حادثه سنکر اُن چهوٹي چهوٹي کشتیوں کو بهي یاد کرلیتے هونگے جنهیں کبهي بحر خزر اور قلزم کي موجوں میں انکے با همت اسلاف کي بحري اولوالعزمیاں بے خوف و خطر ڈالدیتي تهیں ؟ یا اُن بادباني جهازوں کي پراني تصویروں پر ایک نظر ڈال لیتے هونگے جو عهد قدیم کي تمدني ترقیات کے انتهائي سر و سامان تهے ' اور جنکے ذریعه بالکل اسي طرح آرام جو اور حبات پسند انسان بڑے بڑے قهار سمندروں کو طے کرتا تها ' جس طرح آج یورپ اور امریکه کے عیش دوست سیاح انٹلانٹیک کے طوفانوں پر تاش کهیلتے هوے اور اُسکے ایوان رقص میں سرور و نشاط کي سرگرمیوں کے مزے لوٹتے هوے گذرا کرتے هیں ؟

جبکه هم میکسم توپوں کے عظیم الشان کارخانوں کا حال پڑهتے هیں تو همیں بهت کم یاد آتا هے که رومیوں نے بیت المقدس کي دیواروں پر منجنیقوں سے پتهر برسائے تهے - اور شاید هم میں صرف تاریخ قدیم کي ورق گرداني کرنے والے اور آثار قدیمه کے عجائب خانوں کے علماء و مصنفین هي کو یه یاد رهتا هوگا که کسي زمانے میں انسانوں نے اُن فوائد کو حاصل کرنے کیلیے جو آج پریس کي مشینوں سے حاصل کیے جاتے هیں ' لکڑي کے حروف بنائے تهے اور انکے ذریعه ایک تحریر کي متعدد نقلیں بغیر دو باره لکهنے کے حاصل کرلیتے تهے '

اصل یه هے که انسان ماضي کو کسي مقدس دیوتے کي طرح پوجتا تو ضرور هے مگر اسکے افسانوں کو یاد رکهنے کي بهت کم پروا کرتا هے - اسکي اصلي مشغولیت زمانۂ حال میں هوتي هے - وه صرف موجود اور حاصل هي کا متلاشي رهتا هے - البته مستقبل بهي اسکے لیے دلکش هے - کیونکه انساني دلفریب امیدیں اور سر مست آرزوئیں مستقبل کے هاتهه میں هیں ' اور اس مخلوق غفلت و فراموشي کیلیے امیدوں کا وجود اسقدر دلچسپ هوتا هے که بسا اوقات زمانۂ حال کي موجود و حاصل مشغولیتوں کو بهي بهلاکر صرف مستقبل هي کي حسرتوں میں اپني پوري عمریں بسر کردیتا هے !

لیکن انسان کي سب سے بڑي غلطي یهي هے - مستقبل پر اُسے اختیار نهیں ' اور حال هي ماضي کا جانشیں اور اُسکے ترکے کا وارث هے - بس اسکے لیے جو کچهه سرمایۂ فلاح و مراد هے ' وه صرف ماضي هي کي یاد اور اسیکے نتائج و عبرت کے درس و بصیرت میں رکها گیا هے - اسي لیے نوع انساني کي سب سے بڑي کتاب هدایت نے بار بار واقعات گذشته ' تاریخ حوادث ' اور سوانح ماضیه کے یاد رکهنے اور سوچنے اور سمجهنے کي وصیت کي :

قـل سیروا فی الارض ' فانظروا کیف کان عاقبة الذین من قبل ؟ (۳۰ : ۳۱) - خدا کي زمین پر پهرو اور سیر کرو ' اور دیکهو که جو آبادیاں اور اقوام تم سے پہلے تهیں ' انکا نتیجه کیا هوا ؟

اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم ' و کانوا اشد منهم قوة ؟ (۳۵ : ۴۳) کیا لوگ زمین پر سیاحت نهیں کرتے اور نهیں دیکهتے که جو قومیں اُنسے پہلے تهیں انکا کیا نتیجه هوا ؟ حالانکه وه انسے قوة و عظمت میں کهیں بڑهي هوئي تهیں '

پهر جا بجا واقعات ماضیه کي طرف اشاره کرکے تاریخ گذشتگان پر توجه دلائي ' اور کها که فاقصص القصص ' لعلهم یتفکرون ' (۷ : ۱۷۵) لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب (۱۲ : ۱۱۱) ان فی ذالک لایات لقوم یسمعون ! (۱۰ : ۶۷) '

* * *

دنیا نے همیشه اپنے کاموں اور ضرورتوں کو پورا کیا هے - جبکه یه عجیب و غریب آلات و وسائل کار نه تهے جو آج هم اپنے چاروں طرف دیکهه رهے هیں ' جب بهي دنیا اُسي طرح آباد تهي جیسي که اب اباد هے ' اور جب بهي بالکل اسي طرح اسکي تمام ضرورتیں پوري هوتي تهیں جس طرح که اب پوري هو رهي هیں !

موجوده عهد میں جبکه سفر کیلیے برق رفتار ریل اور اسٹیمر ' خبر رساني کیلیے تار برقي اور لا سلکي ' اشاعت علوم و فنون کیلیے پریس اور مطبوعات ' اور اسي طرح هر انساني احتیاج کیلیے انتهائي وسائل و ذرائع موجود هیں ' اور جبکه هم ان تمام نئے وسائل و اسباب کے اپني زندگي میں کچهه اسطرح عادي هوگئے هیں که اگر ایک دن کیلیے بهی یه هم سے واپس لیلیے جائیں تو هم نقل و حرکت اور کاروبار زندگي سے بالکل معذور هو جائیں ' تو بسا اوقات یه خیال کرکے همیں تعجب هوتا هے که جس زمانے میں یه چیزیں دنیا والوں کے پاس نه تهیں ' اُس وقت کیونکر انکي زندگي بسر هوتي تهي ؟ کیونکر وه سفر کرتے تهے ؟ کیونکر ضروري خبروں کو حاصل کرتے تهے ؟ یه کیسے ممکن تها که بغیر پریس کے اور بغیر چهپي هوئي کتابوں کي بڑي بڑي دکانوں کے وه علم حاصل کرتے تهے اور اپنے عهد سے پهلوں کي اور اپنے معاصروں کي تصنیفات مطالعه کیلیے مهیا هوجاتي تهیں ؟

لیکن حقیقت یه هے که جس وقت دنیا میں اسباب و وسائل میں سے کچهه بهي نه تها ' اُس وقت بهی دنیا اور دنیا والوں کی ضرورتیں پوري هوتي تهیں - جبکه چند ابتدائي وسائل پیدا هوے ' جب بهي اسي طرح دنیا نے امن اور چین سے زندگی کاٹي ' اور پهر جبکه یه سب کچهه موجود نه تها جسکي هماري زندگي اسقدر عادي هوگئي هے ' تو اس وقت بهي دنیا اپنے کاموں کو اسي طرح بغیر

نزول بھی ہے - کہیں اسکا اشارہ تک نہیں ہے کہ اسکا سبب ماریۂ قبطیہ کا واقعہ بھی تھا - اگر واقعی بھی اس آیت سے کوئی تعلق ہوتا تو ظاہر ہے کہ حضرۃ عائشہ ایک ایسے اہم سبب نزول آیت کو بالکل چھوڑ کر محض شہد کے واقعہ کو کیوں بلا وجہ مقدم رکھتیں اور بیان کرتیں ؟ پھر امام بخاری و مسلم اور جامعین صحاح اربعہ نے اس آیت کے شان نزول کیلیے خاص ابواب قرار دیے اور ان میں صرف اسی سبب کو درج کیا - کونسی وجہ بیان کی جاسکتی ہے کہ ان تمام اساطین فن و ائمہ عظام حدیث نے یکسر اس دوسرے سبب کو چھوڑ دیا ؟

اگر کہا جاے کہ کسی وجہ سے یہ واقعہ امام بخاری و مسلم تک نہیں پہنچا ' اور جو روایتیں انہیں ملیں وہ انکی شروط پر نہ آترین - اسلیے ترک کردیں ' تو اول تو ایسا ہونا ہی خود اسکی تضعیف کا کافی ثبوت ہے - ثانیاً صرف شروط بخاری و مسلم ہی کا یہاں سوال نہیں ہے - تمام کتب صحاح میں نہونے سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کسی کے نزدیک بھی اسکی قبول ثابت نہ ہوئیں - ثالثاً - یہ واقعہ کوئی معمولی بات نہ تھی - ایک نہایت اہم واقعہ تھا - کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ایک ایسے اہم واقعہ کو جسکا قرآن حکیم کی ایک آیت سے تعلق ہو' امام بخاری و مسلم و مولفین صحاح نے چھوڑ دیا ہو ؟

کہونکہ اول ' ایک ہی آیت کا دو مختلف واقعات سے متعلق اترنا ایک ایسا دعوا ہے جو محض احتمالات کی بنا پر تسلیم نہیں کیا جاسکتا - علی الخصوص جبکہ قرآن کریم کی آیت سے دو مختلف واقعات ہوے ' کوئی ثبوت نہیں ملتا -

چنانچہ حافظ ابن کثیر کو بھی اسکا اعتراف کرنا پڑا - دونوں روایتوں کو جمع کرنے کا ذکر کرتے ہوے لکھتے ہیں : " و فیہ نظر - واللہ اعلم " (ابن کثیر جلد ۱۰ - صفحہ ۲۱) -

(خلط مبحث)

اصل یہ ہے کہ اس واقعہ میں ساری پیچیدگی ایک طرح کے خلط مبحث سے پیدا ہوتی ہے ' اور مختلف واقعات کو جو بالکل الگ الگ واقع ہوے ' ایک ہی واقعہ کے سلسلے میں سمجھا گیا ہے -

سورۂ تحریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرۃ سرور کائنات کو کئی واقعات پیش آئے تھے :

(۱) ازواج مطہرات اور علی الخصوص دو بیویوں کا طلب نفقہ کیلیے مظاہرہ کرنا : و ان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ - الخ -

(۲) افشاء راز : و اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ - الخ -

(۳) کسی حلال چیز کا اپنے اوپر حرام کرلینا : لم تحرم ما احل اللہ لک ؟

[illegible] اور آنحضرت کا ایلاء کرنا اور [illegible] صرف پہلے ہی واقعہ کا نتیجہ ہے - افشاء راز کے واقعہ سے اور اسی حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینے سے ایلاء کو کوئی تعلق نہیں -

اسکی صریحی ثبوت [illegible] میں کدر چکے ہیں - سب سے بڑا ثبوت خود سورۂ تحریم کے الفاظ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ جب ایلاء کی مدت ختم ہوئی تو آیۂ تخییر نازل ہوئی - پس اب دیکھنا یہ ہے کہ اسی آیت میں ایلاء کے سبب کو ڈھونڈ ہیں کہ وہ کیا تھا ؟ کیونکہ ایلاء کے سبب اصلی کا جواب اس آیت میں دیا گیا تھا اور آیندہ کیلیے اسکا سد باب کیا گیا تھا - جو سبب اس سے معلوم ہوگا ' وہ ایلاء کے متعلق قرآن کی ایک ایسی داخلی و محکم شہادت ہوگی جسکے بعد کوئی گنجایش اور کلام کی باقی نہ رہیگی -

پس دیکھو یہ اس آیۃ میں حق سبحانہ نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ تمہارے سامنے دنیا و آخرت دونوں موجود ہیں - ان میں سے ایک چیز کے ہو رہو - اس سے معلوم ہوا کہ ایلاء کا سبب قطعاً دنیا طلبی ہی تھی - اگر ایسا نہ ہوتا تو ازواج مطہرات کے سامنے آخرت کو کیوں پیش کیا جاتا ؟

(تشریح مزید)

حقیقت یہ ہے کہ ایلاء کا سبب اصلی بجز توسیع نفقہ کی خواہش کے اور کچھ نہ تھا - ازواج مطہرات آرام و راحت کی گودوں سے اٹھکر حجرۂ نبوت و رسالت کے عالم زہد و فقر میں آئی تھیں - انہیں اپنی تنگی و عسرت باربار محسوس ہوتی تھی ' اور زبانوں سے حرف شکایت نکل جاتی تھی - آنحضرۃ (صلی اللہ علیہ و علی ازواجہ و آلہ و اصحابہ و سلم) اپنی حسن معاشرۃ اور فطری شفقت و رحمت کی وجہ سے شکایات سنتے ' اور خاموش رہجاتے - اگر مضمون بہت بڑھ نہ گیا ہوتا تو میں صحیح مسلم کی ایک اور روایت اس بارے میں نقل کرتا - اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دن حضرۃ ابو بکر اور حضرت عمر (رض) آنحضرۃ (صلعم) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوے - بعض ازواج مطہرات بھی بیٹھی تھیں - پوری مجلس پر سکوت طاری تھا اور خود حضور کی خاموشی سے انکے طبع مبارک کی افسردگی اور تکدر کا پتہ چلتا تھا - حضرۃ عمر نے چاہا کہ کسی طرح حضور کی افسردگی دور ہو - عرض کی : یا رسول اللہ ! اس وقت ایک ایسا معاملہ پیش آیا جو بڑا ہی پر لطف تھا - میری بیوی نے مجھسے نفقہ طلب کیا ' اور لگی اصرار کرنے - میں بے ساختہ اٹھا اور جھٹ اسکی گردن پکڑکے دبا دی !

آنحضرۃ یہ سنکر بے ساختہ ہنس پڑے - پھر فرمایا کہ یہ جو میرے پاس بیٹھی ہیں (ازواج مطہرات) یہ بھی وہی چیز (نفقہ) طلب کرتی ہیں -

حضرۃ ابو بکر اور حضرۃ عمر (رض) دونوں غصے میں آگئے - بے اختیار اٹھے کہ اپنی اپنی صاحب زادیوں (یعنی حضرۃ عائشہ اور حضرۃ حفصہ رض)) کو ماریں - انہوں نے کہا کہ " تم اللہ کے رسول سے وہ چیز مانگتی ہو جو آنکے پاس نہیں ہے ؟ " آنحضرۃ نے اسقدر سختی کرنے سے انہیں روکا اور بات آئی گئی ہوگئی -

اس روایت سے نیز سیکڑوں مطلب روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ طلب نفقہ کا ازواج مطہرات کو بہت خیال تھا اور وہ باربار توسیع کیلیے اصرار کرتی تھیں - اس روایت میں صحابہ کی خاموشی اور آنحضرۃ کا تکدر طبع اس امر کا ثبوت ہے کہ انکے آنے سے پہلے ازواج مطہرات نے توسیع نفقہ کیلیے اصرار کیا تھا ' اور آنحضرۃ اسکی وجہ سے افسردہ طبع تھے -

یہ اصرار بڑھتے بڑھتے جب اس حد تک پہنچ گیا کہ تمام بی بیوں اور علی الخصوص حضرۃ عائشہ اور حضرۃ حفصہ نے اسکے لیے اتفاق اور مظاہرہ کیا ' تو آنحضرۃ کے طبع مبارک پر بہت شاق گذرا اور آپنے ایلاء کی قسم کھالی - عقلاً اور درایۃً بھی (حالانکہ ہم نے تمام مبحث میں صرف روایۃً نظر ڈالنا ہی کافی سمجھا ہے) ایک ایسی کنارہ کشی اور علحدگی کیلیے یہی سبب اصلی اور حقیقی ہوسکتا ہے -

مخالفین مدعین اور معاندین شیاطین نے اس خلط مبحث سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ایلاء کا سبب ماریہ قبطیہ کا قصہ قرار دیدیا ' اور پھر اس سے یہ استدلال کیا کہ آپکی زندگی میں (نعوذ باللہ) ایسے ناگفتہ بہ واقعات پیش آتے تھے ' جنکی وجہ سے تمام بی بیاں ناراض ہوجاتی تھیں ' اور آپ ایک ایک مہینے تک انسے روٹھکر خانہ نشیں رہتے تھے - آپکے دوست نے مسیحی معلم نے بھی اسی فریب سے کام لیا ہے : واللہ یعلم انہم لکاذبون !

کو یه سنکے تعجب هوگا که ان پرندوں پر اسقـدر روپیه صرف کیا جا رها هے - سپاهي ان ننهے ننهے جانوروں کو بہت چاهتے هیں اور انکي تعلیمي دوري کو سرگرم دلچسپي کے ساتهه دیکهتے رهتے رهیں -

مقام ویجیرڈ اور اسیطرح دوسرے مقامات میں کبوتروں کي ڈهابلیاں مکان کي چهت پر هوتي هیں - هر ایک ڈهابلي ایک روش کے دربعه دو حصوں میں منقسم هوتي هے - فرش پر پلاسٹر اور اس پر خشک اور متوسط درجه کي خوشنما چٹائیوں کي ایک تہه هوتي هے تاکه انکے پنجے نجاست میں آلوده نه هوں - پاني کے برتن چهوٹے بنائے گئے هیں تاکه کبوتر نہانے میں زیاده پاني نه پهینک سکیں - لیکن جب کبهي ان ڈهابلیوں کی چهت پر بہتے هوے پاني کا سامان هوجاتا هے تو بڑے بڑے برتن رکهدیے جاتے هیں تاکه وه اسمیں آزادي سے نہا دهو سکیں ' اور اسطرح مہلک جراثیم سے محفوظ هو جائیں -

هر خانے میں هوا کي آمد و رفت کا عمده انتظام کیا گیا هے - هر کبوتر کے جوان جوڑے کو ۳۵ فیٹ مکعب ' اور هر بچه کو ۹ فیٹ مکعب جگه دیگئي هے - اس خیال سے که هوا کي گردش میں سہولت هو ' پہاڑي یا سرد ملکوں کے علاوه اور کہیں ڈهابلیوں کي چهتوں پر استرکاري نہیں کي جاتي -

ان ڈهابلیوں کا مشرق رو هونا بهي نہایت ضروري هے - قریباً تمام فرانسیسي ڈهابلیوں کا رخ شمال اور شمال و مشرق نیز طوفان آب کے تمام رخوں کے بالکل مخالف هوتا هے - اس کا خیال رکها جاتا هے که یه ڈهابلیاں تیلیگراف یا تیلیفون کے دفتر کے پاس نه بنائي جائیں جنکے تار اڑنے میں ٹکرا کے انهیں زخمي کرسکتے هیں -

نامه بر کبوتروں کي پارک اور انکي الائي درسگاه !!

بڑے بڑے درخت اور اونچي اونچي عمارتیں بهي قابل اعتراض سمجهي جاتي هیں - کیونکه انکي وجه سے ان کبوتروں کو بآساني بیٹهنے کے مواقع ملجاتے هیں اور اڑنے سے جي چرانے لگتے هیں - کترنے والے جانوروں مثلاً (ordents) کي روک کے لیے شیشه دار پنجرے چوکهٹوں میں رکهے جاتے هیں - پاس کي چمني پر لوهے کا جال تنا رهتا هے تاکه چمني میں بچے نه گرسکیں - تمام کبوتر خانوں اور انجینیرنگ کور کے دفتروں میں ٹیلیفون لگا هوا هے -

یه قاعده هے که هر کبوتر خانے میں ۱۰۰ کبوتر ایسے هوتے هیں جو فراهمي فوج میں شرکت کے لیے تیار کیے جاتے هیں - اس مفید طاقت کے قائم رکهنے کے لیے دو کمرے ایک سو تیس جوان کبوتروں کے ' ایک کمره دو سو بچوں کا جو اسي سال پیدا هوے هوں ' ایک جنوب رو شفا خانه (Imfirmary) ' اور ایک دار التجربه (Laboratory) درکار هوتا هے -

ان خانوں میں رکهنے کے لیے کبوتر ان بچوں میں سے انتخاب کیے جاتے هیں جنکي عمر ابهي ۴ هفته هي کي هوتي هے ' اور جو ابهي تک اپنے ان پیدائشي خانوں سے نہیں نکلے هوتے جنمیں وه پیدا هوے هیں -

صحت اور غذا کي نگراني کے خیال سے پہلے ۴ یا ۵ دن تک انکي دیکهه بهال رهتي هے - اسکے بعد خانے سے نکلنے اور ادهر ادهر اڑنے پهرنے میں اسطرح حوصله افزائي کي جاتي هے که بغیر ڈراے هوے (تاکه وه اپنے داخلے کا دروازه پہچان سکیں) نکل بهاگنے کا انهیں موقع دیا جاتا هے - یه تربیت روز ۳ بجے دن کو کي جاتي هے -

جب اس کو آبادي میں جوان کبوتر ملا دیے جاتے هیں تو یه مشق بہت دیر تک جاري رهتي هے - تازه وارد کبوتر پہلے تو ایک معتدبه زمانے تک علحده بند رهتے هیں - اسکے بعد پرانے رهنے والوں کے ساتهه ملا دیے جاتے هیں - آخر میں انکي اگلي پانچ پانچ یا چار چار تلیاں دو دو انچ کے قریب کتر دي جاتي هیں تاکه موسم بهر اڑ نه سکیں - جب پر جهاڑنے کا زمانه آتا هے تو ان کتري هوئي کلیوں کي جگه پوري پوري نئي تلیاں نکل آتي هیں -

قابل خدمت ٹکریوں میں (ٹکریاں فوجي اصطلاح میں کور Corps کہلاتي هیں) ماه مئي کے قریب ۲ برس سے لیکے ۸ برس تک کے ۱۰۰ کبوتر هوتے هیں - انمیں ۱۰ کبوتر تک ۲ محفوظ کبوتر اور ۱۸ مہینے کے ایسے ۲۳ پٹهے نوجوان بڑها دیے جاتے هیں جو تعلیمي معرکوں میں حصه لیچکے هیں -

کهانے کے لیے سیم ' مٹر اور مسور کا آٹا دیا جاتا هے جو برابر سال بهر تک جمع هوتا رهتا هے - اس کي مقدار في کبوتر قریباً ڈیڑهه اونس هوتي هے جو تین وقتوں میں یعني صبح ' دوپہر ' اور ۳ بجے دن کو دي جاتي هے - اسکے علاوه مٹي ' چونا ' دریا کي عمده بالو انڈے کے چهلکے ' اور گهونگے بهي هم وزن پسے هوے ملتے هیں - یه مرکب جسے نمک آمیز زمین (Solted Earth) کہتے هیں ' همیشه انکے پنجروں میں پڑا رهتا هے -

بہار کے زمانے میں اس کا خیال رکهنا چاهیے که دو هلکے یا دو بہت هلکے رنگ کے کبوتروں میں ' یا نہایت هي قریبي رشته دار کبوتروں میں ' یا ایک دوسرے سے بیحد ملتے هوے کبوتروں میں جوڑا نه لگنے پاے - جوڑا صرف انهي کبوتروں میں قائم کرنا چاهیے جنکي آنکهوں اور پروں کے رنگ مختلف هوں - چهوٹے بڑے ' جوان بوڑهے ' باهم مانوس اور غیر مانوس کبوتروں میں اوت ضرور بنا دیني چاهیے -

جب چند دنوں تک ایک ساتهه علحده بند رهنے سے جوڑا لگ جاے تو پهر انهیں کمره میں آزادي سے پهرنے دینا چاهیے - جوڑا لگنے کے بعد سے ۴۰ دن کے اندر ماده انڈے دیتي هے ' اور اسکے بعد ۱۷ دن تک سیکتي هے - جب بچے ۴ یا ۵ هفتے کے هوجاتے هیں اور دانه چگنے لگتے هیں تو ماں باپ سے علحده کرکے ایک ایسے جنوب رویه کمره میں رکهدیے جاتے هیں جسمیں زاید سے زاید دهوپ آتي هو - کسي دوسري جهولي کے یا موسم خزاں کے انڈے نہیں رکهے جاتے - کیونکه انکے بچے موٹے هوتے هیں اور بیقاعده پر جهاڑنے لگتے هیں -

(لها بقیة صالحة)

بھاپ اور بجلی نے انجام دے لیدی تھی، جس طرح آج قدم قدم پر ان عظیم الشان طاقتوں سے ہم مدد لیتے ہیں اور ان پر مغرور ہیں!

* * *

یہ کیسی عجیب مگر دلچسپ بات ہے کہ جو کام آج انسان بجلی اور بھاپ کی حیرت انگیز قوتوں سے لیتے پر نازاں ہے، وہ کسی زمانے میں ایک نہایت معمولی اور حقیر جانور سے لیا جاتا تھا، اور جبکہ ریل کی گاڑیاں ڈاک کے تھیلے لیکر نہیں جاتی تھیں اور تار کے سلسلوں نے دور دراز ملکوں میں باہم خبر رسانی کو اسطرح آسان نہیں کردیا تھا، تو نامہ بر کبوتروں کے غول کے غول اپنی نازک گردنوں میں خطوط کی امانت لیکر اور بڑے بڑے میدانوں اور دریاؤں پر سے گذرکے مکتوب الیہ تک پہنچتے تھے، اور جس طرح آج تار برقی کے ہر جگہ اسٹیشن ہیں، بالکل اسیطرح ان بے زبان پیغام بروں کے اڑنے اور اترنے کیلیے بلندیوں پر اسٹیشن بنائے جاتے تھے!

نامہ بر کبوتروں کا وجود عہد قدیم کی ایک نہایت مشہور اور بڑی ہی دلچسپ کہانی ہے - اسکا سلسلہ نصف صدی پیشتر تک بڑی بڑی آبادیوں میں جاری تھا - اب بھی دنیا سے بالکل مفقود نہیں ہوا ہے - بڑی بڑی لڑائیوں اور جنگی حصاروں کے

ایک مستقل فن بنگیا تھا جسمیں متعدد کتابیں بھی تصنیف کی گئیں - انکا ذکر تاریخوں میں موجود ہے -

حال میں رسالہ "سائنٹفک امریکن" کے ایک مضمون نگار نے نامہ بر کبوتروں کے متعلق ایک نہایت دلچسپ مضمون لکھا ہے اور بہت سی تصویریں بھی دی ہیں - اسے دیکھکر مسلمانوں کے عہد گذشتہ کی وہ ترقیات یاد آگئیں جنکا تفصیلی تذکرہ سیوطی اور مقریزی وغیرہ نے مصر کی تاریخوں میں کیا ہے - ہم سب سے پہلے اس مضمون کا ترجمہ ہدیۂ قارئین کرام کرتے ہیں - اسکے بعد دوسرے نمبر میں مسلمانوں کے عہد کی ترقیات تفصیلی طور پر درج کرینگے، اور ان واقعات کا بھی حال لکھینگے جن میں مسلمانوں نے نامہ بر کبوتروں سے بڑے بڑے کام لیے تھے، اور انکی پرورش و تربیت کو ایک باقاعدہ فن بنا دیا تھا -

* * *

(فرانس میں نامہ بر کبوتروں کی درسگاہ)

سائنٹفک امریکن کا مقالہ نگار لکھتا ہے :

" یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ عہد علمی میں جبکہ تار برقی اور ہوائی طیارات کی ایجادات نے دنیا کے تمام گوشوں کو ایک کردیا ہے، ان تیزرو اور وفادار پیغامبروں کی کچھہ ضرورت نہ رہی،

اعلی نسل اور قسم کے نامہ بر کبوتر جنکو فرانس میں باقاعدہ طور پر نامہ بری کیلیے طیار کیا جاتا ہے!

زمانے میں انسے کام لینا ہی پڑتا ہے جب نئی دنیا کی بڑی بڑی قیمتی اور مغرورانہ ایجادیں کام دینے سے بالکل عاجز ہو جاتی ہیں - حکومت فرانس نے تو اب تک انکے باقاعدہ اہتمام اور پرورش کے کام کو باقی و جاری رکھا ہے!

ان امانت دار پیغامبروں نے دنیا میں خبر رسانی کی عجیب عجیب خدمتیں انجام دی ہیں اور احسان فراموش انسان کو بڑی بڑی ہلاکتوں سے بچایا ہے - جہاں انسان کی قوتیں کام نہ دےسکیں، وہاں انکی حقیر ہستی کام آگئی!

* * *

ہمارے عالم حسن و عشق کے راز دارانہ پیغاموں کیلیے اکثر انہیں سفیروں سے کام لیا گیا ہے - عشاق بے صبر کو انکا انتظار قاصد بے مہر کے انتظار سے کچھہ کم شاق نہیں ہوتا - شعرا کی کائنات خیال میں بھی خبر رسانی و نامہ بری صرف انہی کے سپرد کردی گئی ہے، اور فارسی شاعری میں تو " عظیم الشان " بلبل کے بعد اگر کسی دوسرے وجود کو جگہ ملی ہے تو وہ یہی مسکین کبوتر ہے!

* * *

مسلمانوں نے بھی اپنے عہد تمدن میں ان پیامبروں سے بڑے بڑے کام لیے تھے - حتی کہ نامہ بر کبوتروں کے اقسام و تربیت کا کام

جنہوں نے جنگ جرمنی و فرانس میں بڑی بڑی گرانقدر خدمات انجام دی تہیں (۱) - حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کا یہی خیال ہے - وہ کہتے ہیں کہ نئی ایجادات نے حالت بدلدی ہے اور اب نامہ بر کبوتر صرف چند بوڑھے شکاریوں ہی کے کام کے رہگئے ہیں!

مگر ایسا خیال کرنا بہت بڑی غلطی ہوگی - جو توجہ کہ اسوقت یورپ کی حکومتیں خصوصا حکومت فرانس ان پرندوں پر کر رہی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک وہ خدمت فراموش نہیں ہوئی ہے جو ان مسکین پرندوں نے حملۂ جرمنی کے زمانے میں محصورین پیرس کی انجام دی تھی!

اسوقت فرانس کے یہاں ۲۸ فوجی کبوتر خانے ہیں جو اسکے تمام قلعوں میں علی الخصوص ان قلعوں میں جو مشرقی سرحد میں واقع ہیں، پھیلے ہوے ہیں - یہ کبوتر خانے جو انجینیرنگ کور کے زیر انتظام ہیں، افزایش نسل اور تربیت کے لیے وقف کردیے گئے ہیں -

مجھے ان فوجی کبوتر خانوں میں جانے کے لیے اور خاص اجازت حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی جو پیرس کے قلعوں کے قریب مقام (vagirard) میں واقع ہیں - یہاں کے حکمران افسر نے مجھے اس عجیب جانور کی فزایش اور تربیت کا نظام سمجھا دیا - قارئین کرام

عرب كي بقيه ازاد حكومتوں كا خاتمه

مسقط ' عمان ' يمن ' حضر موت

تاريخ و عبر !

سنه ۱۷۹۸ ع ميں ايست انڈيا كمپني نے سلطان مسقط سے عهد كيا كه وه فرانسيسيوں كو عمان سے خارج كرديگا -

سلطان سعيد سنه ۱۸۰۴ سے سنه ۱۸۵۶ ع تک حكمران رها - اسنے انگريزوں كے ساتهه ملكر عربي قزاقوں سے جنگ كي ' اور غلامي كے انسداد كے ليے تين عهدنامے تحرير كيے - سعيد كي وفات پر عمان سے اسكے ماورا البحر مقبوضات جدا هوگئے - سيد سيواني مسقط ميں اور اسكا چهوٹا بهائي زنجبار ميں حكمراں تها - سيواني سنه ۱۸۶۶ ع ميں بمقام سيار قتل هوا - اسكا بيٹا سليم جانشيں هوا - اسكے بعد سنه ۱۸۷۱ع ميں سيد تركي سعيد كا ايک بيٹا تخت نشيں هوا - اسكے وقت ميں اكثر بغاوتيں هوتي رهيں - انگريزوں كے كهنے سے اسنے افريقه اور زنجبار ميں غلاموں كي تجارت مسدود كردي - اِسكے معاوضه ميں انگريز اُسے چهه هزار پونڈ سالانه ديتے رهے -

سنه ۱۸۸۸ ميں اسنے وفات پائي اور اسكا بيٹا فيصل بن تركى جانشيں هوا - اسكے زمانے ميں بهي بغاوتيں بند نه هوئيں - فرورري سنه ۱۸۹۵ ميں بدويوں نے بغاوت كركے شهر مسقط لوٹ ليا - سلطان خوف سے قلعه بند هوگيا - بناے فساد يه تهي كه سلطان نے ايک شيخ صالح محمد نامي سے خراج طلب كيا - وه مطلوبه رقم سے كم ديتا تها -

نومبر سنه ۱۸۹۴ ع سے ۱۲ فروري سنه ۱۸۹۵ ع تک باغي اسلحه اور فوج جمع كرتے رهے - ۱۲ فروري كو عبد الله بن شيخ صالح ۲۰۰ مسلم بدوي ليكر سلطان مسقط سے ملاقات كرنے گيا - اوسكي سلامي هوئي اور سلطان نے چار سو پونڈ نقد تحفه ديا -

مسلم بدويوں كو شهر ميں جانے كي اجازت ديدي گئي تهي - آدهي رات گذرنے پر باهر سے آكر انهوں نے حمله كرديا - شهر كے دروازے كهولديے اور بهت سے بدوي گهس آے - بازار كا دروازه اور بڑا مغربي دروازه دونوں بدويوں نے مسخر كرليے - پهر سلطان كے محل پر حمله كيا - سلطان نے جاگتے هي دو حمله آوروں كو گولي سے مار ديا ' اور خود ايک پوشيده دروازے سے قلعه ميں چلا گيا جهاں سے شهر اور بندرگاه پر گوله باري هوسكتي تهي - اوسكا بهائي بهي ايک دوسرے قلعه ميں چلاگيا - دونوں قلعوں ميں پچاس پچاس آدمي اور باره پونڈ كي چند توپيں تهيں -

محل پر گوله باري شروع هوگئي جسپر بدوي قابض تهے - مگر ۱۳ فروري كو بدويوں نے شهر كے دروازے بند كركے اوسپر قبضه كرليا - محل سلطاني بالكل لوٹ ليا - سلطان نے قلعوں كي توپوں اور بندوقوں سے آتش افشاني شروع كي - تين روز تک اپنے هي محل پر گولے برساتا رها - باغيوں نے قلعه پر حمله نه كيا ' اور شهر ميں بهي نه پهيلے - انگريزي حصه بالكل محفوظ رها -

حتى كه ساحلي شهروں سے ايک هزار فوج مدد كے ليے آئي جس نے دشمن پر حمله كرديا - حمله كے اثنا ميں برٹش ريزيڈنٹ هندي انگريزي رعايا كو مقابله ميں لے گيا - شام تک اور كمک بهي آگئي - آخر باغي بهاگ گئے اور غريب سلطان كو انگريزي رعايا كے نقصان كا خساره دينا پڑا !

سنه ۱۸۹۲ ميں مسقط ميں فرانسيسي قنصل خانه قائم هوا جسكا مدعا صرف سياسي تها - أنهوں نے بهت سي سازشيں كيں - ليكن انگريزي رقابت سے كوئي اثر هونے نه پايا - انگريزوں نے البته فرانس كے مقابلے ميں بهت سي مراعات حاصل كرليں - چنانچه سلطان مسقط نے بحر قلزم كا سلسله تار قائم كرنے كے ليے پانچ جزيرے ديديے - يه جزيرے بهت زرخيز هيں -

سنه ۱۸۶۱ ميں انگريزي كمشنري نے مسقط اور زنجبار كي حكومت كے دو دعويداروں كے درميان ثالثي كي ' اور سلطاني علاقه كو دو قسموں ميں منقسم كرديا - ليكن تهوڑے هي عرصه كے بعد آخر الذكر حكومت برٹش ايست افريقه ميں جذب هوگئي ! پهر سنه ۱۸۷۳ ع ميں عمان پر بهي دست آز دراز هوا ' اور اپني عالمگير انگريزي پاليسي كے مطابق بالاخر سلطان كو وظيفه خوار بناكے چهوڑا !!

عمان كى موجوده پوليٹكل حالت يه هے كه جنگ بلقان كے آخر سے عمان ميں پهر بغاوت كي خرابي شروع هوئى - ابهي بغاوت فرو نه هوئي تهي كه سلطان فيصل بن تركي كا انتقال هوگيا - اس كشمكش ميں انگريزي طماعي بهلا كب اس بات كى متقاضي تهي كه خاموش رهے ؟ سلطان كے طرف سے كچهه هندوستاني فوج مسقط ميں اتار دي گئي اور انگريزي بيڑه كو بهي اشاره هوا كه برقه اور ساحل سهار پر گوله باري كرے !

بغاوت ابهي تک فرو نهيں هوئى هے - انگريزوں كا اقبال بر سر اوج هے ' اور عمان كو شكنجه ميں كسنے كے ليے ايک نيا پيچ كهمايا گيا هے - تركش گورنمنٹ سے جو معاهده خليج فارس كے ليے هوا تها ' مجهے خيال هوتا هے كه اسميں ايک دفعه يه بهي تهي كه تركي عمان كے قانوني دعوے سے دست بردار هوگئي -

مجهكو خوف هے كه اسى طرح كل كو يمن ' پهر حجاز ' پهر شام و عراق سے بهي دست بردار هونا نه پڑے - هاں اس معاهده سے اتنا پته ضرور چلا كه عمان بهي كسي وقت تركي كے زير سيادت هونے كا مفخر ركهتا تها -

عمان اور مصر كي حالت ايک سي هے - عمان كے قريب هي جزيره نماے القوس و بحرين ' اور اُسكے متصل ايک مشهور موتيوں كا جزيره هے - ساتهه هي خليج فارس كے قبرس كي طرفسے بهى اُسے انگريزوں كے حواله كرديا هے - بحرين جسكا نام هم شروع اسلام سے سنتے آے هيں اور تاريخ ميں اسكي اهميت اكثر مطالعه كرچكے هيں ' آج يونين جيک كے زير سايه هے ! زرخيزي ميں يه جزيره تمام عرب ميں بے مثل هے ' اور اپني قدامت ميں تو بابل كا همسر سمجها جاتا هے - يهاں اُن قبور كا پته چلتا هے جو قحطان كے بتوں كى هيں ' اور يهي پهلا مستقر اقوام عرب يا قبيلهٔ عدنان كا هے -

كويت اور القطار بهي انگريزوں كے زير اثر هے - عدن كو بهي اس بات كا فخر حاصل هے كه اس نے پہلے پهل سفيد جنس كي

اسلام کی بیکسی اپنے گھر میں

فلسطین میں صہیونی یہودی اور مسلمان

هم روتے هیں که اسلام ان ممالک میں ذلیل و پامال هو رها هے جو هماري بد اعمالیوں کي بدولت مسیحي استعمار (یعني نو آبادیوں) کي قید بحدي میں گرفتار هیں' لیکن اگر هم موجوده شئون و حالات کا ایک غلط انداز نظر سے بهي مطالعه کریں تو صاف نظر آجاے که اب همارے ضعف و انحطاط کا یه عالم هوگیا هے که فرزندان اسلام خود اپنے گهر میں اور اپنے زیر دستوں کے هاتهوں بهي مقهور و مظلوم هو رهے هیں !

فلسطین وه مقام هے جس پر ایام مظلمه میں مسیحیت کي خوفناک خونیں کوششوں' اور موجوده عهد تمدن میں یورپ کے پر فریب سیاسي دسائس کے باوجود' آج تک اسلام کا پرچم توحید لهرا رها هے -

با این همه وهاں کي موجوده حالت نهایت درد ناک اور ماتم انگیز هے !

فلسطین اس سلسلۂ مضامین کي ایک مستقل کڑي هے جو هم بعنوان " عالم اسلامي " کے عنوان سے شائع کرنا چاهتے هیں - مختلف دول یورپ کا نفوذ' انکے مصالح و اغراض کا تعارض و تصادم' یهودیوں کا هجوم و استیلاء' مسلمانوں کي حسرتناک مغلوبیت و بے کسي و بیکسي' اسکے ضروري مگر دل فگار و کرب انگیز قصه هاے بحث هیں جنهیں سر دست نهیں چهیڑینگے - صرف دو ایک واقعات کے بیان پر اکتفا کرینگے جو تازه عربي ڈاک میں موصول هوے هیں :

ممنونکي انقلابات اور قوموں کي بیداري کي تاریخ کا یه ایک متواتر و مسلم واقعه هے که ظلم و فشار کي زیادتي' هجوم و استیلاء کي شدت' جبر و عدوان کي کثرت' اور جبرو دست و غالب قوم کي سبعیت و درندگي' یعني تاخت و تاراج' خونریزي سفاکي' اور اسي طرح کے تمام مظالم کسي خاموش و افسرده ملک میں عالمگیر حرکت و بیداري اور ایک تامل و خوابیده قوم کے اندر عام احساس و تنبه پیدا کردیتے هیں - بشرطیکه اسکے بهلے دن آنے والے هوں -

گذشته نصف صدي سے عالم اسلامي پر ایک عام جمود و افسردگي طاري تهي - گو اسکے مختلف حصوں میں احساس و شعور کے آثار نمایاں هوتے مگر در حقیقت وه ابتدائي لهریں نهیں جنکا وجود صرف سطح سمندر هي پر هوتا هے - اسکے نیچے یعني وسط و قعر حسب سابق خاموش و ساکن رهتے هیں !

لیکن گذشته دو خونیں سالوں نے عالم اسلامي کي حالت یکسر بدلدي - اب عربوں نے بهي جمود و تعطل' اور محض ترکوں کے ساتهه معرکه آرائي کرنے کي سطح سے اسیقدر بلند هوکے نظریں ڈالي هیں' اور انهیں اپنے وطن عزیز اور گهوارۂ اسلام میں اجنبي قوتونکے اثر کا غلبه' پرائے دشمنوں کا تسلط' اور زمین کے بهوکے فرنگیوں کا چاروں طرف ازدحام نظر آرها هے - یه منظر قدرتا انکی ایک نئي حرکت کا ذریعه هوا - انهوں نے اس عرصے میں وقتاً فوقتاً اپني موجوده حالات پر ماتم اور اس سے نجات کے لیے استغاثه و فریاد کي چیخیں بلند کیں - مگر یورپ کي عصبي دریات یعني المؤید' المقطم' اور لسان الحال وغیره' ان علائم و آثار کو ایسے خوفناک عنوانوں کے ساتهه شائع کرتے هیں جن سے عربوں اور ترکوں کے تعلقات کي پراني دشمني کو همیشه غذا ملتي رهے' اور اختلاف کي وه خلیج وسیع سے وسیع تر هوجاے جسکے پاني سے یورپ کي امیدوں کا شجرۂ ملعونه و خبیثه سیراب هوتا رهتا هے !

چنانچه گذشته حرکت عربیه اور اسکے طرفدارونکے نزدیک سبع کمیٹي کے دائرۂ اقتدار کي توسیع پر اهل عراق کي بے چیني' مسلمانان فلسطین کي داخلي تدابیر مقاومت' اور ملک و حکومت کي اطلاع کے لیے شور و فغاں کرنا اسي کا نتیجه هے -

صهیوني یهودیوں کے روز افزوں تسلط اور اقتدار و مظالم کا تذکره اس جلد کے کسي گذشته نمبر میں آچکا هے - آج ایک اور واقعه نقل کیا جاتا هے جسکو اس ظلم و ستم اور توهین و تذلیل کے صدها واقعات کا نمونه سمجهنا چاهیے جو یهاں برابر پیش آتے رهتے هیں -

" محمد عون آفندي ایک پر جوش و غیور شخص مقام زواره کا دولتمند تها - وه دیکهرها تها که یهودي رفته رفته تمام شهر پر قبضه کرتے جاتے هیں - اسلیے جب یهودیوں نے زواره کا ٹهیکه لینا چاها تو اس نے سخت مخالفت کي - مگر افسوس که اسکي کچهه نه چلي - یهودیوں کو اپني کوشش میں کامیابي هوگئي -

حال میں اس پر بعض ایسے ناگهاني مصائب آپڑے که اسے اپني جائداد رهن رکهنا پڑي - فلسطین میں مسلمان اسقدر دولتمند کهاں هیں که وه رهن رکهسکتے ؟ مجبوراً یهودیوں هي کے هاتهه گرو رکهنا پڑي - ان ظالموں نے پہلے تو روپیه نهایت خنده پیشاني سے دیا' مگر تهوڑے هي دنوں کے بعد نهایت سختي سے تقاضا شروع کیا - جب وه روپیه نه دیسکا تو اسکو گرفتار کرکے مارنے پیٹنے لگے اور جب اچهي طرح زد و کوب کرچکے تو ایک قلعه میں نظر بند کردیا اور اسکي جائداد نیلام کرکے خود هي خریدلي - وه بیچاره اب قیدي هے - اسکے اهل و عیال دانے دانے کو محتاج هیں - اهل شهر نے والي بیروت کے پاس فریاد کي - گورنر نے هنوز قطعي طور پر یاس انگیز جواب نهیں دیا هے مگر تاهم وه برابر ٹال رها هے - اسکي وجه بظاهر یهي معلوم هوتي هے که مجرم یهودي جرمني اور روس کي رعایا هیں - والي کو خوف هے که اگر اس نے کسي قسم کي عملي کارروائي کي تو دونوں سلطنتیں حفظ حقوق کے نام سے مداخلت کرینگي - یهاں یه بهي افواه هے که انهوں نے اپني اپني سلطنتوں کو اس واقعه کي اطلاع دیدي هے اور وهاں سے انکو اطمینان دلایا گیا هے " یه حالت هے اس ملک کے مسلمانونکي جهاں خود هماري حکومت هے !

روزانه الهلال

المرجان فی آثار هندستان " میں اس زمانے کے حالات نہایت دلچسپ لکھے ہیں - شیخ اسماعیل شافعی السورتی نامی ایک سیاح نے یہاں کے حالات انسے بیان کیے تھے - اور سنه ۱۱۷۵ میں سید قمر الدین اورنگ ابادی نے بھی ان جزیروں کو اپنی سیاحت حجاز کے اثنا میں دیکھا تھا - وہ لکھتے ہیں کہ نہایت خوبصورت اور آباد جزائر ہیں - آبادی مسلمانوں کی ہے جو حد درجہ صوم و صلوۃ اور جمیع احکام اسلامیہ کے پابند ہیں - تین جمعوں کی نماز بھی میں نے یہاں کی جامع مسجد میں پڑھی - خطبہ میں سلطان عثمانی اور شاہنشاہ دہلی کیلیے دعا مانگی جاتی ہے - سلطان عثمانی کا ذکر اسلیے کیا جاتا ہے کہ لکونه خادما للحرمین الشریفین زاد هما الله جاها - یعنی اسلیے کہ وہ خادم الحرمین الشریفین ہیں !

اس سے اندازہ کرو کہ ابسے ڈیڑھ سو برس پہلے ان سمندروں کے بے تعلق جزیروں کے اندر بھی سلطان عثمانی کا نام خطبوں میں لیا جاتا تھا ' اور ٹھیک اسی بنا پر لیا جاتا تھا جس حیثیت سے آج ہم لینا چاہتے ہیں ' اور جسکے تسلیم کرنے پر بعض ہندوستانی پیشواؤں کو اسلیے اعتراض ہے کہ انگریز اس سے خوش نہیں ہوتے !

سنه ۱۱۷۵ میں مالدیپ کے جزیروں کے اندر خلافۃ عثمانیہ کیلیے دعا مانگی جاتی تھی ' مگر سنه ۱۳۳۱ میں جامع مسجد دہلی کے اندر یا علی گڈہ کی سب سے بڑی اسلامی تعلیم گاہ کی مسجد میں اسکے لیے دعا مانگنے کی چنداں پروا نہیں کی جاتی !

اسی سلسلے میں سید قمر الدین اورنگ آبادی نے ایک بات نہایت عجیب لکھی ہے - وہ جب جزیرۂ سیلون کے بندرگاہ گالی میں گئے تو اس زمانے میں وہاں ولندیزیوں کا قبضہ تھا ' مگر مسلمان آباد تھے اور ایک شاندار جامع مسجد موجود تھی -

جمعہ کے دن مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک ولندیزی افسر دروازہ پر بیٹھا ہے ' اور ایک بہت بڑا رجسٹر اسکے ہاتھہ میں ہے - ہر مسلمان جو نماز پڑھنے کیلیے آتا ہے ' اسکا نام پوچھتا ہے اور رجسٹر میں درج کرتا ہے - تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہاں کے ولندیزی حاکم کے پاس تمام مسلمانان جزیرہ کے نام دفتر میں لکھے ہوے ہیں - جمعہ کے دن ایک افسر انکے ناموں کے رجسٹر کو ساتھہ لیکر آتا ہے اور تمام آنے والوں کے نام رجسٹر میں دیکھتا ہے ' تاکہ اگر کوئی مسلمان بلا عذر جمعہ کی نماز کیلیے مسجد نہ آئے تو معلوم ہو جائے ' اور اسے سزا دی جا سکے : ان رئیس ولندیز یعین شخصاً من النصاری یوم الجمعه ' یجلس علی باب المسجد و یکتب اسماء الذین یحضرون الصلواۃ ' فان لم یحضر احدا من المسلمین ' یواخذہ - و اسما المسکین الساکنین بها کلهم مکتوبة عند رئیس النصاری ! !
(دیکھو سبحۃ المرجان - مطبوعۂ بمبئی - صفحہ ۲۳)

گویا ولندیزی اور مسیحی حاکم مسلمانوں کی مذہبی زندگی کا احتساب کرتا تھا - آج ہندوستان میں خود مسلمان اپنے احتساب دینی سے غافل ہیں !

انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی سلطان عثمانی اور شہنشاہ دہلی ' دونوں کیلیے خطبہ میں دعا مانگی جاتی تھی '

* * *

لیکن اب اسلام کے تمام بہترین خزانوں کی طرح یہ موتیوں کے جزائر بھی انگریزوں کے قبضے میں ہیں - اپنی مشہور مستعمرانہ پالیسی کے مطابق حکمران خاندان کو برائے نام باقی رکھا ہے جو "سلطان مالدیپ" کے لقب سے مشہور ہے - موجودہ سلطان ہز ہائنس محمد شمس الدین اسکندی ہے جو چند سال ہوے ' اپنے باپ سلطان سابق کے ساتھہ حج کیلیے مکہ معظمہ گیا تھا - وہاں سے واپسی میں اسکا باپ مصر آیا اور اسکندریہ میں انتقال کر گیا - اسی وقت سے مالدیپ کا سلطان بھی قرار دیا گیا ہے -

ان لوگوں کی رنگتیں بدل گئی ہیں - زبان دوسری ہوگئی ہے عادات و خصائل میں بھی بہت سے تغیرات ہوگئے - تاہم عربی خصائص ابتک مٹے نہیں ' اور اس قافلے کے نقش قدم باقی ہیں جو خشکی اور تری ' دونوں میں اپنی نہ مٹنے والی یادگاریں چھوڑ گیا ! عربی حکومتیں مٹ گئیں اور جو برائے نام باقی ہیں وہ بھی بظاہر چراغ سحری نظر آ رہی ہیں ' تاہم ان عربوں کا نام تو دنیا کبھی نہیں مٹا سکتی جو چند صدیوں پیشتر تک دنیا کے سب سے بڑے متمدن ' سب سے بڑے علم و حکمت ' سب سے زیادہ حصۂ ممالک ' اور سب سے زیادہ خدا اور اسکے بندوں کے تعلقات کے مالک تھے : تلک الجنة التی نورث من عبادنا من کان تقیا ! (۱۹ : ۶۴)

ایچ - احمد دیدی صاحب مالدیوی مقیم لکھنو نے ہمیں دو تصویریں اشاعت کیلیے دی ہیں - جنمیں سے ایک سلطان مالدیپ کے محل شاہی کی تصویر ہے ' دوسری وہاں کی ایک مشہور سڑک کو پیش نظر کرتی ہے - یہ سڑک دار الحکومت کی سب سے بڑی سڑک ہے - سلطان کا محل ' جامع مسجد ' شمس الدین کا مزار ' مشہور تاریخی مینارہ ' تمام بڑی بڑی عمارتیں اسی سڑک میں واقع ہیں -

ان تصویروں کو ہم نے اس لیے شائع کر دیا کہ مالدیپ کے دنیا میں مسلمانوں کی گمشدہ اولو العزمیاں اور عربی حکومت کی عالمگیر قوت کی یاد تازہ ہے ' اور یہ جو حد مٹے ہوے اور مٹنے کے قریب نشانات دنیا کے مختلف حصوں میں نظر آ رہے ہیں ' فی الحقیقت عبرت و تنبہ کی صدائیں ہیں ' اور ایک ایسی قوم کے لیے جو پیدا اقبال و تمدن گزار غفلت کر چکی ہے ' انکے مطالعہ و نظر سے بڑھکر اور کوئی وسیلہ بیداری و اعتبار نہیں ہو سکتا : لمن کان له قلب او القی السمع و هو شهید ! !

ہم احمد دیدی صاحب کا ان تصویروں کیلیے شکریہ ادا کرتے ہیں -

قدم بوسی کی - لیکن حضرموت کو بھی اس بات سے کم فخر نہیں ہے کہ اسکے سلاطین نصارا کے ید بیضا کا معجزہ دیکھہ رہے ہیں ! ابھی دہلی میں ہز ہائنس سلطان مقالہ کو ہم نے دیکھا ہے کہ شہنشاہ جارج خامس کے آگے اپنی عزت کو نثار کر رہا تھا !

حضرموت وہ خطہ ہے جسکے باشندوں کی بدولت آج چالیس ملین انسان جزائر سوماترا اور جاوہ میں مسلمان نظر آتے ہیں ! یہیں کے عرب وہ مشنری اور تاجر ہیں جو ایسٹ انڈیا میں پہنچے تھے - اور اب بھی وہاں ایسے سلاطین ہیں جنکا رشتہ حضرموت سے ہے - مارب کے عظیم الشان کھنڈر اسی حضرموت میں ہیں - یہ خطہ انکی سلاطین میں منقسم ہے - مقالہ سنگ سرخ کے پہاڑوں کے اندرونی جانب واقع ہے - یہاں کا حاکم القاسی خاندان کا ایک سلطان ہے - اس خاندان کا سات منزلہ قلعہ ایک ایکڑ رقبہ پر ابتک موجود ہے ' جسکے مورچے اور دیواریں بہت ہی مضبوط ہیں -

شیام وادی حضرموت کا سب سے بڑا شہر اور تیل کا رنگ بنانے کے لیے مشہور ہے - اسی کا ایک شہر شہیر قدیم زمانے میں تجارت کا مرکز تھا - یہاں خاندان القاس کا ایک وارث نواب ہے جسکا باپ نظام حیدر آباد کی عربی فوج کا سپہ سالار ہے -

حضرموت یمن کا ایک حصہ ہے - ترکی فوج ایک بار یمن سے گذر کر یہاں پہونچ بھی گئی تھی مگر کمزور و بزدل باب عالی نے انگریزی اعتراض کے آگے سر تسلیم خم کردیا ' اور اس خطہ کو جو اسکی عربی مقبوضات کے لیے ایک لعل بے بہا تھا ' غیروں کے ہاتھہ چھوڑ دیا !

اندرون عرب میں ایک خطہ وادی دار سیر اور ابجدران کے نام سے مشہور ہے - یہاں عبد اللہ بن سبا کے فرقے کے لوگ ہیں - وادی دار سیر ۳۰۰ میل لمبی اور ایک سو میل چوڑی ہے - یمن کا سب سے بڑا زر خیز خطہ یہی ہے - دار سیر میں تین منزل تک کھجور ہی کے باغ ہیں - ان ملکوں میں گو ابھی تک کسی یورپین طاقت کا گذر نہیں ہوا لیکن ترکی بھی اس پر متوجہ نہیں ' اور شاید کبھی بھی نہ ہو - (رفیعی)

جوہر عشبہ مغربی و چوب چینی

یورپ کے بدلے ہوے ہمارے مزاجوں کے ساتھہ اس لیے موافق آھن ہیں کہ یہ روح شراب میں بنائے جاتے ہیں ' جو سخت محرک خون ہوتے ہیں جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجائے اس کے کہ گرم خون کو ٹھنڈا کریں خون کو اور تیز کردیتے ہیں - ہم نے اس جوہر میں برگ حنا ' چوب چینی وغیرہ مبتدل و مصفی خون دوائیں شامل کردی ہیں - جن کی شمولیت سے عشبہ کی طاقت دو چند ہوگئی ہے - چند خوراک تجربہ کرکے دیکھہ لیجیے - سیاہ چہرے کو سرخ کردیتا ہے - بدنما داغ ' پھوڑے ' پھنسی ' بیقاعدگی ایام ' درد نسل ' ہڈیوں کا درد ' درد اعضا ' وغیرہ میں جو لوگ مبتلا رہتے ہوں اسکو آزمائیں -

یاد رکھیگا کہ دوا سازی میں یہ نکتہ دل میں جگہ دینے کے قابل ہے کہ ایک دوائی جو نا تجربہ کار بنائے مضر و بے عمل ہوجاتی ہے - اور وہی دوا مناسب اجزاء و ترتیب سے واقف کار بنائے تو مختلف حکمی عمل و عجیب و غریب خواص و فوائد ظاہر کرتی ہے - دوا سازی میں قاعدہ ہے کہ جب تک دوا ساز اجزاء کے افعال و خواص سے بے خبر ہو ' کبھی اسکا ترکیب دیا ہوا نسخہ سریع الاثر حکمی فائدہ نہ کریگا - یہی وجہ ہے کہ جاہل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازی کے اصول سے محض نا آشنا ہوتے ہیں بجائے فائدہ دینے کے نقصان کرتے ہیں ' لہذا ان سے بچنا چاہیے - قیمت شیشی کلاں ۳ روپیہ - شیشی خورد ایک روپیہ ۸ - آنہ - استعمال سے پہلے جسم کا وزن کرو اور ایکماہ کے بعد خود دیکھہ لو -

المشتہر

حکیم ' ڈاکٹر ' حاجی علام نبی زبدۃ الحکما شاہی سند یافتہ
لاہوری دروازۂ لاہور مصنف کتب طبی ۲۵ عدد

عالم اسلامی

مجمع الجزائر مالدیپ

غربی ہند میں عربوں کا ابتدائی ورود

محیط ہند میں ایک عرب سلطان !

مالدیپ (جسکو عربی جغرافیہ نویس ملادیف یا ملدیف کہتے ہیں) بحر ہند کے بے شمار چھوٹے چھوٹے جزیروں کا ایک مشہور مجمع الجزائر ہے جو اپنی بحری پیدا وار کی وجہ سے ہمیشہ دور دور کے تاجروں اور متلاشیان دولت کیلیے ایک پرکشش خطہ رہا ہے - اسکے جزیرے گو بہت چھوٹے چھوٹے ہیں حتی کہ ہر جزیرہ کا طول و عرض ایک میل سے زیادہ نہیں ' لیکن چونکہ انکی تعداد بے شمار ہے - اسلیے مجموعی حیثیت سے ایک بڑی وسیع آبادی پیدا ہوگئی ہے ' اور بیس سے تیس ہزار تک بیان کی جاتی ہے -

یہاں کی مشہور پیدا وار عنبر ' مروارید ' اور زیادہ تر موتی ہیں جنکی وجہ سے اسکے بندرگاہ ہمیشہ تاجران عالم کا جولانگاہ رہے ہیں -

* * *

یہاں کی تمام آبادی تقریباً مسلمان ہے اور ایک خاص مقامی زبان بولتی ہے - تاریخ و آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب کے سب عربی النسل ہیں ' اور ان عرب تاجروں اور داعیان اسلام کی اولاد میں سے ہیں جو تاریخ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں ہندوستان کے جزائر غربی کی طرف پہنچے ' اور بحکم :

یا عبادی الذین امنوا ! ان ارضی واسعة ' فایای فاعبدون ! یہیں آباد ہوگئے !

یہاں کی حکومت ابتدا میں دیسی آبادی کے ہاتھہ میں تھی جو جیلی قوم کے نام سے مشہور ہے ' لیکن اسلام ایک قوت ہے جو اگر ضائع نہ کردی گئی ہو تو صرف حکومت اور فرمانروائی ہی کیلیے بھیجی گئی ہے ' اور وہ کبھی بھی محکوم و غلام ہوکر نہیں رہسکتی - تھوڑے عرصہ کے بعد ہی ایک عربی سلطنت قائم ہوگئی جسنے مختلف زمانوں میں قرب و اطراف کے بت پرستوں ' قرون متوسطۂ ہند کے دریائی ڈاکوؤں ' یورپ کے بدبزیوں ' اور ڈچ تاجروں کے فوجی حملوں سے اپنی سرزمین کی مدافعت کی ' اور مرکز اسلامی سے ہزارہا فرسخ کے فاصلے پر ' عام بحری گذرگاہوں سے الگ رہکر ' اور محیط ہندی کی ہلاکت خیز موجوں اور طوفانوں کے اندر ' دعوۂ توحید اور صدائے مقدس لا الہ الا اللہ کو عظمت و حکمرانی کے ساتھہ قائم رکھا !

* * *

یہاں تک کہ ہندوستان میں ایسٹ انڈین کمپنی پہنچی اور آہستہ آہستہ تمام اطراف و جوانب بحر پر بھی قبضہ کرنا شروع کردیا - اپنی بحری پیدا وار کی وجہ سے یہ مجمع الجزائر ہر اجنبی قوم کی طمع و آرزو کو قدرتی طور پر دعوت دیتا تھا - رفتہ رفتہ انگریزی تجارت کے جہازوں نے آمد و رفت شروع کی ' اور قبل اسکے کہ ہندوستان کے اندر میدان پلاسی اسکے مستقبل کا فیصلہ کرے ' انگریزی نفوذ نے حسب عادۃ مالدیپ پر قبضہ کرلیا !

* * *

گیارھویں اور بارھویں صدی ہجری میں یہاں کا مسلمان حکمران بالکل خود مختار تھا - مولانا غلام علی آزاد بلگرامی

نظارۃ المعارف دهلی

او ر تبلیغ اسلام کي مجوزہ تحریک
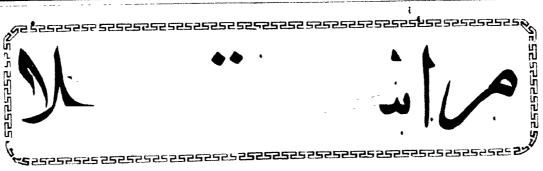
(۱) عنوان مندرجه بالا سے ایک مضمون الهلال مورخه ۱۳ - ۲۰ مئي سنه ۱۹۱۴ع میں مولوي نور الهدیٰ صاحب در بهنگوي کے نام سے شائع هوا هے - اس مضمون کے تین جزو هیں : اول تو صاحب مضمون نے اپني اس راے کا اظهار کیا هے که مسلمانوں کے لیے هندوستان هي میں بے شمار فرائض ادا کرنے کو هیں - لهذا اشاعت اسلام کے لیے انگلستان یا جرمني جانا فضول هے - دوسري راے صاحب مضمون کي یه هے که جو مسلمان مبلغ انگلستان جائیں ' انکو خواجه کمال الدین کي ماتحتي میں کام کرنا مناسب نهیں - تیسرا جزو مضمون کا مولوي انیس احمد صاحب بي - اے کي ذات پر حمله هے - مولوي نور الهدیٰ فرماتے هیں که " مولوي انیس احمد صاحب قران کي ایک آیت کا بهي صحیح ترجمه نهیں کرسکتے - کسي حدیث سے واقف نهیں ' کوئی معمولي سے معمولی مسئله وه نهیں بتلا سکتے ... کانفرنس اور علیگڈه کالج سے تحریر و تقریر میں انہیں طلائی تمغے ملے هونگے مگر قوم کو اس سے کیا فائده پهنچا ' اور اس تبلیغ و اشاعت کے کام میں اس سے کیا اهمیت پیدا هوئي "

(۲) مضمون کے پہلے دو جزو ایسے مسایل سے وابسته هیں جنکے متعلق میں اس موقعه پر بحث کرنا ضروري نهیں سمجهتا - لیکن تیسرے جز میں جونکه مولوي انیس احمد صاحب کي ذات پر حمله هوا هے' لهذا میں بلحاظ تعلق نظارۃ المعارف اپنا فرض سمجهتا هوں که مولوي نور الهدیٰ صاحب کو انکی غلطی سے آگاه کروں -

(۳) انیس احمد صاحب کي کالج لائف کے متعلق جو کچهه صاحب مضمون نے نقل کیا هے وه غیر مکمل هے - علیگڈه کالج کے اعلیٰ پروفیسر نے انکي کالج لائف کے متعلق جو سند انکو دي هے ' وه حسب ذیل هے :

" انیس احمد همارے کالج کے چار سال تک طالب علم رهے - اپنے پہلے سال میں انهوں نے انگریزي میں اول انعام حاصل کیا ' اور اپنے درجه کے صیغه آرٹس میں اول رهے - بعده انهوں نے بهترین تقریر کے صله میں اول درجه کا ڈیوٹي پرائز حاصل کیا - دوسرے سال یونین کلب میں اپنے درجه کے طلباء کے ساتهه تقریري مقابله میں اول انعام حاصل کیا - گذشته سال مسلم یونیورسٹي کے مبحث پر بهترین تقریر کرنے کے صله میں انکو اول درجه کا طلائی تمغه ملا ' اور اصل تاریخي مضمون نویسي کے مقابله میں انکو اول درجه کا انعام اور طلائی تمغه عطا هوا هے - انکا علمي مذاق بهت اچها هے اور میرا خیال هے که اگر انکا مطالعه جاري رها تو وه فاضل بن جائیں گے "

مولوي انیس احمد صاحب کو انعام اور تمغے ملنے سے صرف یه ثابت کرنا مقصود تها که تحریر و تقریر میں ممتاز درجه رکهتے هیں - مذهبي مبلغ کي کامیابي میں تحریر و تقریر کي مهارت کو بهت دخل هے -

(۴) اب رها یه دعوی که مولوي انیس احمد کو قران کي ایک آیت کا ترجمه کرنے کي بهي قابلیت نهیں - اس کے متعلق میں اپني یا مولانا عبید الله صاحب ناظم نظارۃ المعارف کي راے نقل کرنے کے بجاے صرف شیخ الشیوخ حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندي مد ظلهم العالی کے الفاظ نقل کر دینا کافي سمجهتا هوں :

" مولوي انیس احمد صاحب بي - اے (کالج علیگڈهه) شریف و خوش خلق ' نهایت فهمیده و سنجیده ' تقریر و تحریر میں چست ' امور اسلامیه میں پخته اور درست هیں (علاوه قیام دیوبند کے) مولانا عبید الله صاحب کي خدمت میں رهکر انسے کلام مجید اور کتب حدیث توجه اور شوق اور محنت کے ساتهه پڑهتے رهے - مولوي صاحب موصوف بنده کے نزدیک تبلیغ اسلام کي خدمت کے لیے جس کي ضرورت ممالک غیر اسلامیه میں درپیش هے' نهایت مناسب اور لائق هیں - امید هے که مولوي صاحب موصوف امور اسلامیه کو پورا ملحوظ رکهتے هوے اس بڑي خدمت کو لوجه الله انجام دیکر دارین کي سرخروي حاصل کرنے میں پوري جانفشاني فرماوینگے ' اور اسکو انعام خداوندي سمجهکر هر طرح اسکي شکرگذاري کرنے میں کوتاهي نه کرینگے :

منت منه که خدمت سلطان همي کني
منت شناس از وکه بخدمت بداشتت

الله تعالی انکو کامیابي عطا کرے - حسبنا الله و نعم الوکیل - ۲۱ صفر سنه ۱۳۳۲ ع "

(۵) مجهے مناسب معلوم هوتا هے که حضرت مولانا کے ارشاد کي نقل کے بعد نواب وقار الملک سابق آنریري سیکرٹري علیگڈه کالج کي وه تقریر بهي نقل کردوں ' جو اب سے تین سال بیشتر اخباروں میں شائع هوچکي هے :

" مولوي انیس احمد صاحب چار سال سے کالج میں تعلیم پا رهے هیں - مذهبي تعلیم کے ارن پر یه اثر کیا هے که بي - اے کي ڈگري حاصل کرنیکے بعد ڈپٹي کلکٹر یا سب جج هوسکتے تهے مگر انهوں نے اشاعت اسلام کو اپني زندگي کا مقصد قرار دیا هے ' اور آج کل وه علیگڈه کالج میں اپنے آپ کو اس دیني خدمت کیلیے تیار کررهے هیں ... سالها سال کے تجربه سے اور رات دن کے ایک جگه رهنے سے معلوم هوجاتا هے که جو شخص اس قسم کے وعدے اور ارادے کرتا هے ' در حقیقت اسکے فیلنگ کا کیا حال هے ؟ اور یه میں اپنے ذاتي تجربه سے کهه سکتا هوں که میں نے انیس احمد میں سواے صداقت اور سچے جوش اسلامي کے اور کچهه نهیں پایا "

مولوي انیس احمد صاحب کي مذهبي تعلیم شروع کرتے وقت نواب وقار الملک کي راے اور تعلیم ختم کرنے کے قریب زمانه میں حضرت مولانا کي راے ملاکر پڑهي جاے ' تو اس اشاعت اسلام کي تحریک سے مولوي انیس احمد صاحب کي مناسبت ایسي واضح هو جاتی هے که کسي صاحب فهم کو اعتراض کي گنجائش مطلقاً نهیں رهتي -

مکتوب لندن

از مسیر حسین قدوائی اسٹرنر نزیل لندن

مخدوم مولانا - افسوس که هم میں غلامی کی عادت اسقدر سرایت کرگئی هے که همارا اس سے آزاد هونا بهت مشکل هوگیا هے - همارے سرغنه اور تعلیم یافته لوگ بهی اوس سے علحده نهیں هو سکتے -

میں نے همیشه یه خیال کیا که اگر مسلمان موجوده تمدن سے الگ نه رکهے جائیں تو اونکو هندو بهائی کیطرح رکهنا کیا معنی ' مجبور هونگے که اپنا سرغنا بنائیں - میرا یه خیال محض اسلیے تها که مجهے اسلام کی قوت پر اعتماد هے - موجوده تمدن میں جو کچهه خوبیاں هیں ' وه سب کی سب اسلام میں موجود هیں - ایک مسلمان کو نئے سوق کی کچهه ضرورت نهیں - کسی طرح نئی عادات پیدا کرنا نهیں - اوسکے لیے نئی راهوں میں ذرا بهی رکاوٹیں نهیں هیں -

اگر اسکی عملی مثال کی ضرورت هو تو اڈیٹر الهلال کی مثال موجود هے - ایڈیٹر الهلال انگریزی زبان اور تمدن یورپ سے ویسے واقف نهیں جیسے اور نئے تعلیم یافته بزرگ اور مشهور لیڈر - تاهم ایک زمیندار کی ضبطی هی کے معامله کو دیکهیے - اسمیں صائب ترین راے صرف اڈیٹر الهلال هی کی رهی هے - کیوں ؟ اسلیے که وه سچے اسلام سے واقف هیں - انکے کاموں کی بنیاد تعلیم اسلام پر هے - زمیندار کی ضبطی کے متعلق میں نے الهلال دیکها - اور دیگر اخبارات بهی دیکهے - شروع هی سے یه فرق نظر آیا که جس اصول پر الهلال نے اس معاملے کو اوٹهایا هے وه پورا مدبرانه هے - اور جس نظر سے دیگر مشهور و آزاد اخبارات نے اس معاملے کو دیکها وه بالکل حقیر و ذلیل هے اور پست همتی پر مبنی هے - بلکه بعض لوگوں نے تو بکمال لیاقت صاف صاف لکهدیا که عدالت میں مقدمه لیجانے کی جگهه (یعنی بجائے حق پر لڑنے کے) صرف لفٹننٹ گورنر صاحب سے غلامانه عرض معروض کی جائے تو بهتر هے - مجهے اس اختلاف راے کا نهایت هی صدمه هوا - اور چونکه میرا مسلک :

فاش میگویم و از گفتهٔ خود دلشادم
بندهٔ عشقم و از جملـه جهاں آزادم

هے ' اسلیے میں آپ سے کچهه بعید نهیں رهسکتا - خدا نے آپکو اسلامی دل دیا هے - اور یهی راز هے که آپ بالطبع غلامی اور غلامی کے طریقوں سے گهبراتے هیں - مانا که هندوستان کی عدالتیں بالکل آزاد نهیں هیں - پهر بهی عدالت میں لیجانا اصولاً ضروری تها - یهاں کے حالات بهی اسی کے مقتضی تهے -

میں نهیں سمجهتا که لفٹننٹ گورنر صاحب کے هاں دوڑنے سے اگر کامیابی بهی هو - اگر مسٹر بدلر اور پرسٹیج کو دهکا لگنے کا بهانه جواب کے لیے نه بهی ڈهونڈها جاوے - اگر ضبط شده چهاپه خانه نهیں بلکه اوسی کے ساتهه زمیندار کے مالک کو اور پچیس هزار کا انعام بهی دیدیا جاوے جسطرح که اوده کے بادشاه نے پانچ سو کے فدیه سے شاهی فیاضی کا نمونه دکهایا تها - تب بهی کیا حاصل هوگا ؟

میں زمیندار کی خدمت کا قائل هوں - حیات بخش الهلال کی طرح اوسنے بهی قومی خدمات کیں - میں ظفر علی خاں سے ذاتی ملاقات بهی رکهتا هوں اور یهاں دیکهه رها هوں که گو اونکے ساتهه بعض همارے سرغناؤں نے یهاں کے قیام کے دوران میں اچها برتاؤ نهیں کیا اور انکے کام میں اور مشکلات ڈالدیں ' پهر بهی وه بیچارے پریس ایکٹ کا بهت سا کام کرچکے هیں - ترکوں کے معامله میں بهی اونهوں نے شاید سب سے زیاده عملی کام هندوستان میں کیا - الغرض ذاتی طور پر میں اونکی وقعت کرتا هوں - اور کم نهیں کرتا - لیکن اگر زمیندار کا معامله ذاتی رکها جاے تو میں اس اخبار کو ایک کاغذ کے ردی پرزے کے مثل سمجهونگا جسکا پاره پاره کردینا هی ٹهیک اور مقابلتاً بهتر هے - اگر اونکو صرف اپنی منفعت هی کا خیال اور اپنے پریس هی کی واپسی مقصود هے تو میں سچ کهتا هوں که میرے دل میں اونکی کچهه بهی وقعت نه هوگی !

آپ کی راے بهت صائب تهی - آپنے بالکل درست لکها که یه بهی غلطی کی گئی که اسے دوباره جاری کرنے کیلیے چنده کیا گیا - مشترکه سرمایه سے جاری کرنا تها - اسمیں بهی ذاتی منفعت کی جهلک نظر آتی هے - حالانکه اوسکا قومی بنا دینا بهتر اور مضبوط ترین چیلنج هوتا -

خدا را آپ اپنی آتشین زبان سے میری قوم کو اور اپنی قوم کو یه سمجها دیں که وه لوگوں کے سامنے هاتهه پهیلانا اور انسانوں کو سجده کرنا چهوڑ دے - وه اپنے پیروں پر آپ کهڑا هونا سیکهے - وه اپنے حقوق پر مضبوطی ' استقلال ' اور پامردی کے ساتهه جم جاے - وه ذاتی غرض کو قومی اور مذهبی غرض میں فنا کردے - پهر دیکهے که دنیا کی کونسی قوت هے جو اوسکی کامیابی میں حائل هوسکتی هے ؟ زمین اور آسمان ملکر بهی سچے مسلمان کے حصول مقصد میں حائل نهیں هوسکتے !!

مجهے آپ کو اتنا اسوقت اور لکهدینا هے که انجمن خدام الکعبه کے متعلق بهی مجهے اسی کا اندیشه هورها هے - کهیں اوسمیں بهی وهی هاتهه جوڑنے کی پالیسی نه اختیار کیجاوے -

مجهے آپ پر بهی اسمیں مجنونانه دلچسپی نه لینے کا بڑا اعتراض هے جو میں کسی دوسرے وقت لکهونگا - خدا کے لیے اوسمیں درآئیے - اور پوری طرح درآئیے -

میں مستقل خط پهر لکهونگا - مسلمان ابهی بهت بڑے خطروں میں هیں - آثار بهت خراب هیں - بلائیں امڈ رهی هیں - وه ابتک غافل هیں کو قهر انگیز و آتش فشاں بجلی کی گرج اور تڑپ کانوں کے پردے اوڑاے دیتی هے - نه صرف هندوستان کے مسلمان بلکه ترک بهی غافل هیں - بالکل سوے هوے - آپ کی خدمت میں میری گذارش هے که خدام کعبه کو اسوقت کا اهم ترین کام سمجهیے اور خدا کیلیے اوسمیں درآئیے -

کیا اچها هو اگر آپ الهلال کو کسی دوسرے اهل پر چهوڑکر یهاں آجائیں اور میں اور آپ حجاز اور ترکی کے قریه قریه میں دوره کریں - اگر یهاں آپ نه آئیں تو میں کهیں آپ سے مل لوں - میرے نزدیک کئی مصلحتوں سے آپ کا ایک نظر اس ملک کو بهی دیکهه لینا بهتر هوگا -

آئیے - وقت تنگ هے اور تنگ تر هورها هے - بلکه معدوم هونے میں کچهه بهی کسر باقی نهیں رهی - آئیے - اور جلد آئیے - میں تو دل بیمار بهی رکهتا هوں - فرصت جب تک هے - هے - آئیے اور بهت هی بهت جلد آئیے - والسلام -

---

ترجمه اردو تفسیر کبیر

قیمت حصه اول ۲ - روپیه - ادارهٔ الهلال سے طلب کیجیے

12

مشاهیر اسلام رعایتی قیمت پر

—○*○—

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۷) حضرت امام بخاری ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دہلوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۲) آنریبل سر سید مرحوم ۵ رعایتی ۲ آنہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] رستم معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر الیری ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابو نجیب سہروردی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۶ آنہ رعایتی ۲ آنہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۹ آنہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتی ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ - آنہ رعایتی ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ - آنہ - رعایتی ۲ آنہ (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - سب مشاهیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یکجا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - آنہ - (۴۰) تذکرہ پنجاب کے اولیائے کرام کے حالات ۱۲ - آنہ رعایتی ۶ - آنہ (۴۱) آئینہ خود شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ آنہ - رعایتی ۳ - آنہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتی ۶ - آنہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - آنہ - رعایتی ۳ آنہ - کتب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ آنہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کی تصوف کی لاجواب کتاب ۶ روپیہ ۷ آنہ [۴۶] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ آنہ [۴۷] رموز الاطبا ہندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی معہ انکی سینہ بہ سینہ اور صدری مجربات کے جو کئی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران کے جن اسمون کی تصدیق کی ہے انکے نام بھی لکھدئے ہیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی صحیح قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ آنہ [۴۸] انجیرن اس کا مراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صوبہ سرحدی کا رسالہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سیکھنے کے واسطے سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ (۵۱) اصلی کیمیا گری یہ کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسہ - جست بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیرنے موقعہ کی پیمایش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب متبرک اور روغنی معہ رول وکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ایک روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین، ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹی امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبی بخش خان کی مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیہ ماشہ والا خالص ممیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کرسکتا - اور دیگر سرمہ جات تو اسکے سامنے کچھہ بھی حقیقت نہیں رکھتے - اِس کی ایک ہی سلائی سے ۵ منٹ میں نظر دوگنی، دھند اور شبکوری دور، اور ککرے چند روز میں، اور پھولہ، ناخونہ، پڑبال، موتیابند، ضعف بصارت عینک کی عادت اور ہر قسم کا اندھا پن بشرطیکہ آنکھہ پھوٹی نہ ہو ایک ماہ میں رفع ہوکر نظر بحال ہوجاتی ہے - اور آنکھہ بنوانے اور عینک لگانے کی ضرورت نہیں رہتی، قیمت فی ماشہ درجہ خاص ۱۰ روپیہ - درجہ اعلی ۴ روپیہ - درجہ اول ۲ روپیہ -

حبوب شباب آور دنیا بھر کی طاقتور دواؤں سے اعلی، اور افضل، مولد خون اور محرک اور مقوی اعصاب ہیں - نا طاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری بہت جلد رفع کرکے اعلی درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں - قیمت ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی اور بیرونی درد اور سانپ اور بچھو اور دیوانہ کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحہ میں دور، اور بد ہضمی، قئے، اسہال، منہہ اور، زبان، حلق اور مسوڑوں کی ورم اور زخم اور جلدی امراض مثلاً چنبل، داد، خارش، پتی اچھلنا، خناق، سرکے دانت کی درد، گنٹھیا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید ہے قیمت ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

حسن افروز ایک منٹ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چہرہ کی چھائیں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

تریاق سگ دیوانہ اِس کے استعمال سے دیوانہ کتے کے کاٹے ہوئے مریض کے پیشاب کے راستہ مچھر کے برابر دیوانہ کتے کے بچے خارج ہوکر زہر کا اثر زائل، اور مریض تندرست ہوجاتا ہے - قیمت فی شیشی ۱۰ روپیہ نمونہ ۳ روپیہ -

طلائے مہاسہ چہرہ کے کیلوں کی ورم، درد اور سرخی رفع، اور پکنا اور پھوٹنا مسدود کرکے انہیں تحلیل کرتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ - حبوب مہاسہ اِن کے استعمال سے چہرہ پر کیلوں کا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ -

اکسیر ہیضہ ہیضہ ایک ایسی آنی مرض نہیں ہے کہ ہر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابی کے ساتھہ اِنکا علاج کرسکے - لہذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافی نہیں ہوا کرتی - اسکے ۳ درجہ ہوتے ہیں - ہر درجہ کی علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر ہیضہ نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نہ ہوں وہ خواہ کیسا ہی قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نہ ہو اس مرض کا علاج درستی سے نہیں کرسکیگا - لہذا وبا کے دنوں میں ہر سہ قسم کی اکسیر ہیضہ تیار رکھنی چاہئے - قیمت ہر سہ شیشی ۳ روپیہ -

پتہ : — منیجر شفاخانہ نسیم صحت دھلی دروازہ لاہور

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مولوی انیس احمد صاحب جیسا تقریر و تحریر میں ممتاز' نواب وقار الملک کا معتمد' حضرت مولانا محمود حسن صاحب کا پسندیدہ' دوسرا کریجوائٹ نظر نہیں آتا - پھر نہیں معلوم کہ کیوں ایک شخص دینی خدمات کے لیے آمادہ کیا جاتا ہے' بجاے اسکے کہ اوسکی همت افزائی کی جاے' بعض حضرات اپنی تمام توجه اوسکی بے بنیاد عیب چینی میں صرف کردیتے ہیں؟ اگر یہی طریقہ ہے جس سے نوجوان تعلیم یافتہ حضرات دینی خدمات کیلیے راضی کیے جائینگے؟

خاکسار ضیاء الدین - ایم - اے - پروفیسر نظارة المعارف دهلی -

الهـــلال :

مولوی انیس صاحب کی دلچسپی کا وہ مضمون عرصہ ہوا بغرض اشاعت پہنچا تھا لیکن چونکہ بہت طول طویل تھا اسلیے شائع نہ کیا جاسکا اور انہیں اطلاع دیدی گئی کہ صرف اسکا خلاصہ شائع ہوسکتا ہے - انہوں نے اصرار مزید کیا اور اختصار کی اجازت دی - چنانچہ بعد اختصار شائع کردیا گیا کہ ہر طرح کی رائیں بغیر کسی فریق کا ساتھہ دیے شائع کردینی چاہئیں - بہرحال ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا محمود حسن صاحب قبلہ کی تحریر مبارک کی اشاعت کے بعد یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ جس سختی کے ساتھہ مخالفانہ رائیں بعض حضرات نے دی ہیں' واقعیت اسکے خلاف ہے - موجودہ عہد قابلیتوں کے فقدان و قحط الرجال کا بتلایا جاتا ہے اور اس قسم کے کاموں کیلیے تو واقعی جامع حیثیات مبلغین کا بہت ہی قحط ہے - ایسی حالت میں چاہیے کہ کام کسی نہ کسی طرح شروع کیا جاے' اور اپنا معیار اتنا بلند نہ کیا جاے کہ کام کے آغاز کی نوبت ہی نہ آے - ہمارا خیال تو یہ ہے کہ خلوص و صداقت ہی سب سے بڑی چیز ہے اور اگر یہ ہو تو بہت سی علمی کوتاہیوں کی بھی تلافی کردیتی ہے -

---

مسلمان مستورات کی دینی' اخلاقی' مذہبی حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ہندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامة حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ہیں - اور ہر قسم کے مسائل شرعیہ اور دنیوی امور سے واقف ہو سکتے ہیں - اس نصاب کی تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کی ضرورت نہیں - اردو پڑھی ہوئی عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ہیں - اور باقی حصوں کے پڑھنے پر قادر ہو سکتے ہیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھہ اسکی بھی تعلیم جاری کردی جاتی ہے' اور قرآن مجید کے ساتھہ ساتھہ یہ کتاب ختم ہوجاتی ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طریق جاری ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھہ ستر ہزار سے زیادہ شائع ہوچکی ہے - دهلی' لکھنؤ' دیوبند' سہارنپور' مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدہا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکی ہیں' اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ہے کہ نماز کے بعد اهل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ہیں اور ہر حصے کے ۹۶ صفحات ہیں اور ساڑھے ۴ آنہ قیمت -

حصہ اول الف با تا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل وترکیب

حصہ سویم روزہ' زکوۃ' قربانی' حج' منت' وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق' نکاح' مہر' کی عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات' حقوق معاشرت زوجین' قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادی غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصہ ہفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصہ ہشتم نیک بی بیوں کی حکایتیں وسیرت و اخلاق نبوی -

حصہ نہم ضروری اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دہم دنیاوی ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارہواں حصہ بہشتی گوہر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ہیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ہیں - پورے گیارہ حصوں کی قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوری کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ولو روانہ ہوگا' اور تقویم شرعی و بہترین جہیز مفت نذر ہوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹی کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا ہوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعی - یعنی طرز جدید اسلامی جنتری سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین نے عزت بخشی ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتری مرتب نہیں ہوئی قیمت ڈیرہ آنہ -

راقـــــــم

فقیر اصغر حسین ہاشمی - دارالعلوم مدرسة اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

اپنا فاضل وقت روپیه حاصل کرنے مین صرف کیجیے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیه زیاده حاصل کیجیے - نا تجربه کاري کا خیال نه کیجئے - اگر آپ اپني آمدني میں ترقي کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتنا که تین روپیه روزانه چست و چالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا هے - هر جگهه - هر مذهب - هر فرقه اور هر قوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیه حاصل کرنے میں صرف کر رهے هیں - پهر آپ کیوں نهیں کرتے ؟

پوری حالت کیواسطے لکهیں - اسکو چهوڑ نه دیں - اج هی لکهیں - اطمینان شده کاریگران هر جگهه کیا کہتے هیں ؟ پڑهیے :

جهجر ضلع روهتک
۲۰ دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع

میرے ایل خط آپکا پایا جسکا مین ممنون هون - دو درجن جوڑه مردانه جرابین حسب هدایت آنجناب ٹهیک بناکر روانه کرتا هون - یقین هے که یه سب منظور هونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا نه دل سے شکریه ادا کرتا هوں - میں خوشی ایسانهه دریافت المدد کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریدارونکو همارا حواله دیں تو انکو بهي سفارش کرونگا - هم ان لوگونکو جو آسکے خواستگار هین سکهلا سکتے هین - میں آپکا نه دل سے شکریه ادا کرتا هون -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گنیر و هیلر اینڈ کمپني ڈپارٹمنٹ نمبر ۵۵، ۱۱-۲
لنڈسی اسٹریٹ - کلکته

Dept. No. 3.

جام جهــان نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبهی دیکهی نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بهرکی کسی ایک زبانمیں دکهلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفــریب ایسی فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهی سستی هے - یـه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بهاری لائبریری (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کی ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هی دلمیں سرور آنکهونمیں نور پیدا هو بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمی انکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمری و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کی تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کی فهرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهی کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا هے - حیوانات کا علاج هاتهی ' شتر ' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ ' بکری ' کتا وغیره جانورونکی تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا هے) ضابطه دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــری اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکهی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کهیں دیکهی نــه سنی هونگی اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچــسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوے یکه بگهی جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تهوڑے هی دنوں میں لاکهه پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - آسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دکهانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جهاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایه وغیره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچــسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسی دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑی

گارنــٹی ۵ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهی کمال کر دکهایا هے اس عجائب گهڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتی رهتی هے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتی هے - ڈائل چینی کا ' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار ' مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتی - وقت بهت ٹهیک دیتی هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چهین نه لیں تو همارا ذمه ' ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنــٹی ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه

اس گهڑی کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابی دیجاتی هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی هے که کبهی ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نهیں لیتی - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهــری نهــایت خوبصــورت اور بکس همراه مفت -

چاندی کی آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کی آٹهه روزه واچ - جو کلائی پر بند هسکتی هے مع تسمه چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهی ولایت سے بنکر همارے یهاں آئی هیں - نه دیا سلائی کیضرورت اور نه تیل بتی کی - ایک لمپ انکو اپنی جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود هے - رات کیوقت کسی جگه اندهیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منــگوا کر دیکهیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی هے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروری اطلاع — علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کی گهڑیاں ' کلاک اور گهڑیونکی زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پته صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منــگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منــگوا لیجیے -

منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab).

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ هوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں هرج اور نقصان نہ هوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں همیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سرمیں تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے هی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھہ منگانے سے خرچ ایک هی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں هم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موهنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -
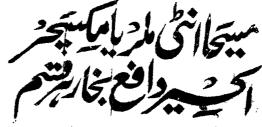
هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجاتے هیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے هیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیم اور مفید بندش دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - همنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردی هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں اور هم

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بھی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی هو گئی هوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھہ پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هو جاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ہول سیل ڈسٹری بیوٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۲۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' ملی ' مذہبی انتظامات اور ذاتی فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری کی کتاب ارقام الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دہلی کی تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے اخیر میں ہندی عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھی مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاؤلیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیو ڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف ارڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراماؤں کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھ ساتھ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کیے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) اسرار اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دہلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی ہزار کتابوں کی فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں انہیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملۃ والدین امیر عبد الرحمن خاں غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) وفان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۳۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۴ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۲ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, June, 17. 1914.

قیمت فی پرچہ ساڑے تین آنہ

الهـــلال کي ششمـاهی مجلـدات قیمـت میں تـخفیف

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 MCLeod Street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

نمبر ۲۴ — کلکتہ: چہارشنبہ ۲۲ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, June, 17. 1914

الاسبوع

" مسئلۂ ندوہ " کے متعلق بعض بزرگوں نے همیں لکھا هے که الهلال کیوں خاموش هے ؟ کیا مقصود اصلي حاصل هوگیا ؟

جواباً گذارش هے که مقصود اصلي تو حاصل نهیں هوا لیکن حصول مقصد کا جو عملي وسیله هو سکتا تها اور جو اس درجه ضروري تها که اسکی تلاش بهي کم از تلاش مقصد حقیقي نه تهي ' الحمد لله که وہ حاصل هوگیا هے - ۱۰ مئي کو مسلمانوں کي ایک ایسي عظیم الشان جماعت نے جو هندوستان میں کسي اهم مسئله کیلیے یک جا هو سکتي هے ' ۹ - آدمیوں کي ایک کمیٹي منتخب کرلي هے -

الهلال کا مقصد حصول نتائج هے نه که محض تسلسل مباحث و هنگامۂ تحریر و نگارش - ایک با قاعدہ اور معتمد کمیٹي کے قائم هوجانے کے بعد هم نے یهي مناسب سمجها که اب اسکے نتائج کا انتظار کریں ' اور دیکهیں که کیا صورت حال پیش آتي هے ؟

دو هي صورتیں هیں جو همارے سامنے هیں:

یا تو حضرات ندوہ اصلاحي کمیٹي کا ساتهه دینے کیلیے طیار هوجائینگے اور اسکے کاموں میں حارج نهونگے - یا (خدا نخواسته) بعض نا سمجهه اور نادان لوگوں کے طفلانه خیالات سے متاثر هوکر کوشش کرینگے که اپنے استبداد اور شخصیت کے آگے جماعت کي خواهشوں کو کوئي چیز نه سمجهیں -

پهلي صورت میں انشاء الله مقصود اصلاح حاصل هے اور کچهه ضرورت نهیں که جو کام ایک کمیٹي کے هاتهه میں دیدیا گیا هے وہ اخبار کے صفحوں پر لایا جاے -

لیکن اگر خدا نخواسته دوسري صورت پیش آئي تو پهر مجبوراً هم سب کا فرض هوگا که " مسئلۂ اصلاح ندوہ " کي طرف پہلے سے بهي زیادہ متوجه هوں ' اور جو لوگ ناداني سے سمجهتے هیں که ایک ایسي عظیم الشان جماعت کی منتخب کردہ کمیٹي کي قوت سے بآساني انکار کردیا جاسکتا هے ' اُنهیں بتلا دیں که مثل اور بهت سي پچهلي رایوں کے اُنکي یه راے بهي صحیح نهیں هے ' اور ایک ایسي امید کو اپنے دماغ میں جگه دیتا هے جس کا نتیجه نامرادي کے سوا اور کچهه نه هوگا -

---

ایسا کرنا نه صرف اصلاح ندوہ هي کیلیے ناگزیر هوگا بلکه اسلیے بهي که بهتر سے بهتر قومي اجتماع ' اور بڑا سے بڑا جلسه جو کسي قومي مسئله کیلیے منعقد هوسکتا هے ' وہ وهي تها جو ۱۰ مئي کو دهلي میں منعقد هوا - پس هر اُس شخص کا جو هندوستان میں کام کرنا چاهتا هے اور اپنے صدها سیاسي و غیر سیاسي مقاصد کو محبوب رکهتا هے ' فرض هے که جماعت کي قوت کے تحفظ اور عام راے کے احترام کے بقا کیلیے اس جلسه کي واقعي هستي و وقعت کو هر حال میں قائم رکهے ' اور ایک لمحه کیلیے بهي ان لوگوں کي مهلک کوششوں کو کامیاب هونے نه دے جو محض اپنے وقتي اور شخصي منافع کیلیے آمادہ هوگئے هیں که کسي طرح اس جلسه کي قوت سے انکار کردیں ' اور اس طرح مسلمانوں کو انکے اعمال حیات کے سب سے بڑے آله سے محروم کردیں -

---

پس هم انتظار کر رهے هیں که اصلاحي کمیٹي کو حضرات ندوہ کي جانب سے قطعي جواب کیا ملتا هے ؟ اسکے بعد اپني راہ اختیار کرینگے -

هم نے سنا هے که طرح طرح کي کوششیں کي جا رهي هیں که کسي طرح سعي اصلاح و اصلاح سے پہلے ریاست بهوپال اور ریاست رامپور کے ملتوي شدہ وظائف کهل جائیں - سنا هے که اس غرض سے بعض لوگ بهوپال جائینگے -

لیکن هم نهیں سمجهتے که جن لوگوں نے ۱۰ - مئي کے عام قومي فیصله کا ساتهه دینے اور اسکي مخالفت کے خیال خام سے باز آجانے کا ابتک اعلان نهیں کیا ' انهیں کیا حق هے که وہ اُن اعانات کے لیے دست طلب بڑهائیں جو " تا وقت اصلاح " کی شرط کے ساتهه ملتوي کر دي گئی هیں !

بالاخر ۱۲ - جون کو " زمیندار لاهور " کي اپیل چیف کورٹ لاهور میں پیش هوئي - گورنمنٹ کي جانب سے مسٹر پٹ مین اور ایپلانٹ کي جانب سے مسٹر فضل حسین بیرسٹر ایٹ لا پیرو کار تهے -

اس مقدمه کیلیے انتظام کیا گیا تها که مشهور مسٹر نارٹن کي خدمات حاصل کی جائیں - خود مسٹر موصوف کو بهي اس مقدمه سے اسقدر دلچسپي تهي که وہ نهایت شوق سے لاهور جانے کیلیے مستعد تهے -

لیکن افسوس هے کہ وقت پر اطلاع نهیں دیگئی ' اور ۱۵ - جون تک کیلیے وہ ایک دوسرے بڑے مقدمے کے واسطے روک لیے گئے -

---

کار روائي دو دن تک جاري رهي - اُن تمام مضامین کے قابل اعتراض حصوں پر بحث هوئي جو دوسري ضمانت اور آخري ضبطي کا موجب قرار دیے گئے هیں - ضمناً یه مسئله بهي چهڑ گیا که " گورنمنٹ " کا مفهوم حقیقي کیا هے ؟ وہ حکام و اشخاص جو همیشه بدلتے رهتے هیں ' یا کوئي اور شے جو ایک بالا تر نظامي قوت هے ؟

مسٹر فضل حسین نے بمبئي لا رپورٹ سے ایک مقدمه کا فیصله سنایا جسمیں لکها هے که " گورنمنٹ کے خاص خاص افراد کے متعلق تنفر پهیلانا خود گورنمنٹ کے خلاف نفرت پهیلانا نہیں هے ' کیونکه افراد آتے جاتے رهتے هیں ' مگر گورنمنٹ همیشه مستقل رهتي هے "

فیصله ابهي محفوظ هے - هم آیندہ اشاعت میں تفصیلي طور پر لکهینگے -

تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ آپنے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی ' قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

اي - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بللاري) میں کنز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کھم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۶۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تہے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برنچ سول کورٹ روڈ سنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

مسئلہ مساجد و قبور لشکر پور

بنگال مسلم لیگ

پرسوں شب کو مسلم لیگ بنگال کا ایک جلسہ منعقد ہوا ' اور اسمیں یہ مسئلہ باقاعدہ پیش ہوا کہ ۵ - جون کے جلسے کی جو فرضی اور مصنوعی کارروائی اخبارات میں بذریعۂ تار بھیجی گئی ہے وہ کیوں بھیجی گئی اور کس نے بھیجی ؟

سکریٹری صاحب نے بیان کیا کہ انھیں اس تار کی کوئی خبر نہیں اور نہ کسی دوسرے ذمہ دار شخص نے لیگ کے دفتر سے بھیجا ہے '

بہرحال ایک با قاعدہ تجویز اسکے متعلق منظور ہوئی ' اور قرار پایا کہ سکریٹری اسکی تغلیط اخبارات میں بھیجدیں -

جب اس تار کے مضمون کی مصنوعیت و کذب بیانی تسلیم کرلی گئی ' تو اب ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں کہ وہ تار کس نے بھیجا اور کیوں بھیجا ؟

مسئلۂ مساجد کی موجودہ حالت یہ ہے کہ ابتک کوئی با قاعدہ جواب ہز اکسلنسی کی جانب سے نہیں آیا ہے - غالباً جولائی کے پہلے ہفتہ میں کلکتہ تشریف لائینگے - یہ بالکل آخری فرصت ہے جو انکے سامنے ہے - امید ہے کہ وہ اپنی مشہور دانشمندی کا اس موقع پر بھی ایک یادگار نمونہ پیش کرینگے اور لنگ اور انکمی دوام کے قائم مقاموں سے ملک مسلمانوں کو انکی سب سے بڑی دلچسپی کی طرف سے اطمینان دلا دیں گے -

مسلم یونیورسٹی

ایسوسی ایشن کے متعلق گذشتہ اشاعت میں ہم نے خواہش کی تھی کہ صدر دفتر ۱۵ - جون کی جگہ کوئی دوسری تاریخ مقرر کردے تاکہ کافی لوگوں کو شریک کار ہونے کا موقعہ ملے - ہم نہایت خوش ہیں کہ اس سے قبل ہی مسٹر محمد علی کی درخواست پر ایک ماہ کی مہلت اور بڑھا دی گئی ہے ' اور اب آخری تاریخ الکٹوریٹ کے درج رجسٹر ہونے کی ۱۵ - جون کی جگہ ۱۵ - جولائی قرار پائی ہے - ہم سکریٹری کمیٹی کی اس فراخ دلی اور قابل تعریف مستعدی کے شکر گذار ہیں ' اور سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اپنا انتہائی فرض ادا کردیا - اب عام تعلیم یافتہ حضرات اور زمینداران و تاجر ادا کنندگان کا فرض ہے کہ اس مہلت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور فیس داخلہ و سال اول بھیجکر بکثرت شریک کار ہوں -

ممکن ہے کہ بعض اصحاب کو خیال ہو کہ فیس کی بھی قید لگا دی گئی ہے - لیکن ایسا خیال کرنا بڑی ہی چھوٹے درجہ کی بات ہوگی - ان طبقوں کے حضرات کو ایسے مسوبات سے بھی اپنے تئیں محفوظ رکھنا چاہیے - دس روپیہ سالانہ کوئی ایسی بڑی رقم نہیں جو ٹیکس پیرز اور زمینداروں کیلیے قابل ذکر ہو -

ادنی قسم کا ہوانا سگار بھی دس روپیہ سیکڑہ سے کم میں نہیں آتا - کتنے ہی ارباب استطاعت ہیں جو ہر ماہ دو چار ڈبے ضرور ہی سگار کے پھونک ڈالتے ہونگے - یہی سمجھ لیں کہ سال میں ایک سو سگار کم پیے !

کرانچی بائسکوپ کمپنی

بعد کی خبروں سے معلوم ہوا کہ کرانچی کی جس سینی میٹوگراف کمپنی نے " عظیم " نامی قصے کی فلم دکھلا کر اسلام و پیروان اسلام کی دلآزاری کی ' ایک نہایت شرمناک کوشش کی ہے ' اسکے مینیجنگ ڈائرکٹر کا نام مسٹر گرین فیلڈ ہے :

بعض واقعات جو مقامی اینگلو انڈین معاصر میں شائع ہوے ہیں ' انسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک نہایت سرکش اور مغرور آدمی ہے ' اور نہایت بے پروائی سے کہتا ہے کہ جن لوگوں کو میرے تماشے سے دکھ پہنچتا ہو ' وہ تماشہ گاہ سے نکل جائیں - ہم نے یہ پڑھکر کہا کہ سچ ہے - جس قوم کو اسکی قسمت نے اپنے تخت اقبال و عزت کے چھوڑنے پر مجبور کیا ہو ' اسکے لیے اس شریر منیجر کا یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے کہ میرے تماشہ گاہ کو چھوڑ دو -

اصل میں یہ سب باتیں قومی ذلت و ادبار کا نتیجہ ہیں : جو قوم ذلیل سمجھی جاتی ہے ' اسے مسلط قوم کا ہر ادنی سے ادنی فرد بھی ذلیل و حقیر سمجھتا ہے - اسکی کوئی ہستی ہی تسلیم نہیں کی جاتی - جذبات و معتقدات کا پاس کرنا تو بڑی بات ہے :

جرم مدست پیش تو گر قدر من کم ست
خود کردہ ام کسند خریدار خویش را '

یہ واقعہ کوئی نادر واقعہ نہیں ہے - غالباً سنہ ۱۸۸۰ میں ایک تھیٹریکل کمپنی نے کسی مشنیری شخص سے ایک ڈرامہ لکھوایا تھا ' اور اسمیں واقعۂ افک کی بنا پر ایک بلیسانہ تہمت تراشی کی گئی تھی - اسی طرح گذشتہ سال دہلی میں بھی ایک کمپنی نے حضرۃ اسماعیل (ع) کے متعلق ایک فرضی قصہ کی فلم دکھلائی اور پبلک میں اس سے سخت جوش پھیل گیا - قانون موجود ہے جو کہتا ہے کہ ہر مذہب کے جذبات کا پاس و لحاظ رہے - پینل کوڈ بھی ہے جسکی دفعہ ۱۵۱ ' ۱۵۲ ' اور ۲۹۸ کہتی ہے کہ کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقے کی مذہبی توہین نہ کرے اور قوموں کو باہم اشتعال نہ دلایا جاے - بے طرفدار حکومت بھی اپنے دبدبہ و سطوت کے ساتھ قائم ہے اور اسکے اصول حکومت کی پہلی سطر یہ ہے کہ کسی مذہب کی تحقیر و تذلیل نہو - یہ سب کچھ ہے تاہم اسکو کیا کیجیے کہ ان میں سے ہر سے بیکار ہے جب تک اس سے کام لینے والے بھی اپنے اندر قوت نہ رکھتے ہوں - قومی ذلت و ادبار ایک ایسا زخم ہے جسکے لیے کوئی مرہم مفید نہیں ہوسکتا - قوت ہو تو پھر قانون کی بھی ضرورت نہیں - یہ روح حیات نہیں تو تمام چیزیں بیکار ہیں - مردہ لاش سامنے پڑی ہو تو معزز اور سرسار نخوت قدموں کو ٹھکرانے سے کون روک سکتا ہے ؟ قانون بہت کریگا تو بعد کو سزا دلادیگا ' لیکن جو شیشہ ٹوٹ گیا اسکے جوڑنے کیلیے مرہم کی بیکار ہے '

کاش ہم نے قرآن کو بالکل بھلا دیا ' جسنے ملکۂ سبا کی زبانی ان تمام مصائب کی اصلی علت پہلے ہی بتلا دی تھی : ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا ' و جعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ ' و کذالک یفعلون ' (۲۷ : ۳۲)

مسٹر گرین فیلڈ

تاہم مسٹر گرین فیلڈ کو معلوم ہونا چاہیے کہ زخمی شیر کو زخمی سمجھ لینے میں تو کوئی غلطی نہیں ہے ' لیکن زخمی شیر کو زخمی بھیڑیا سمجھ لینا صحیح نہوگا - مسلمان اپنی غفلت و بد عملی کے ہاتھوں خواہ کتنے ہی ذلیل و حقیر ہوگئے ہوں ' تاہم ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی کے داغ زندگی کے متعلق ایسی ناپاک جسارتیں دیکھیں اور اپنے تئیں طاقت سے محروم پاکر خاموش ہو رہیں - دنیا میں گو سب سے بڑی طاقت حکومت و فرماں روائی سمجھی جاتی ہے ' لیکن حکومت کے بعد بھی دنیا میں بہت کچھ ہوسکتا ہے اور ہوا ہے -

وہ اس قسم کی معمولات پر محض اس وجہ سے غضبناک نہیں ہوتے کہ انکا مذہبی اعتقاد اس سے زخمی ہوتا ہے ' بلکہ صرف اسلیے کہ سچائی کے عالمگیر اصول پر حملہ کیا جاتا ہے ' اور محض افتراء اور بہتان کے ذریعہ اپنے مذہبی عداوت و بغض کا مقصد حاصل کرنے کی ناپاک کوشش کی جاتی ہے - وہ اپنے مخالفوں سے رعایت کے طالب نہیں ہیں بلکہ صرف سچ بولنے کے !

شذرات

دولۂ علیہ اور یونان

جنگ کے آثار و علائم

صدیوں کی اسلامی آبادیاں لٹ گئیں ' ظلم و غارت اور وحشت و سفاکی کا نشانہ بنیں ' لاکھوں مسلمان بے سر و سامانی کے ساتھہ ترک وطن پر مجبور ہوے ' ریاست ہاے بلقان و یونان کی فوجی اور غیر فوجی جماعتوں نے انکے ساتھہ جو کچھہ سلوک کیا ' وہ تمام عالم کو معلوم ہے ' اور اسکو ایک بار آور یاد کرلینے کیلیے سینٹ پیٹرز برگ کے نیم سرکاری اخبار " نووی ریمیا " کے نامہ نگار موسیو مشنکوف کا یہ بیان کافی ہوگا :

" آجتک کسی وحشی سے وحشی ملک و قوم نے بھی اپنے بے کس اور مظلوم محکوموں کو اس تباہی و بربادی اور وحشت و سفاکی کے ساتھہ ترک وطن پر مجبور نہ کیا ہوگا ' جسطرح قراری فاقہ مست مسلمان عورتیں اپنے شیر خوار بچوں کو گود میں لیے ہوئیں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی انگلیاں پکڑے ہوئیں ' نا تمامی کار پر مجبور کی گئیں ' اور جنکا وجود فی الحقیقت انسان کی مصیبت حیات کا ایک درد انگیز ترین نمونہ ہے - وہ ان مصائب میں گرفتار ہوچکی ہیں جن سے زیادہ تلخی موت میں بھی نہ ہوگی ' تاہم موت سے بچنے کے لیے نئی زمینوں کو تلاش کر رہی ہیں ! "

یہ سب کچھہ ہوا اور ہو رہا ہے ' مگر نہ تو " انسانی مصیبت " کے مفہوم کا اس تمام عرصۂ وحشت و سفاکی میں خود یونان کو احساس ہوا ' اور نہ یورپ کی دارالحکومتوں ہی میں اسے چنداں اہمیت دی گئی -

لیکن اب جبکہ اس قومی ہجرۃ اور ترک وطن کا ایک خفیف سا سبق یونان کو دیا گیا اور تھریس و ایشیاے کوچک سے یونانی نکلنے پر مجبور ہوے ' تو تمام دنیا کا گم گشتہ " اخلاق " پھر نمودار ہو گیا - " انسانیۃ " اور " انصاف و عدالۃ " کے فراموش شدہ الفاظ جنکے معانی سمجھنے کی ایتھنس کا مدنی و مدبر کبھی کوشش نہیں کی گئی تھی ' تاکہ یونان کو درد آئے ' اور " ظلم و سفاکی " کا جذبہ جسکے ہم آلود کانوں کیلیے اس عرصے میں ایک تک نامانوس آہ بھی نہ تھی ' اب اس درد و حسرت کے ساتھہ شروع ہوئے کہ عجب نہیں ' یورپ کی وزارت خارجیہ کی تمام مجلسیں صف ماتم بچھا دیں ' اور ہر طرف سے آہ و بکا کے نعرے بلند ہوجائیں !

شاید آجتک دنیا کی کسی غیرت اہلیت اس سے زیادہ دلچسپ تماشہ نہ دیکھی ہوگی ' وہ کیا ہوا کہ یونان ' یعنی گذشتہ دو سالوں کے مظالم عظیمہ و حوادث الیمہ کا یونان ' اپنے ایک وزیر کی زبانی تمام جہان کو یونانی مجلس میں اعلان کرتا ہے : " ایک جس تشدد کے ساتھہ یونانیوں کو ان کے گھروں سے نکال رہے ہیں اسکی نظیر تاریخ میں نہیں ملیگی - انکا ارادہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسی قوم جو ایک زمانہ دراز سے یہاں بستی آئی ہے ' یکایک نکال باہر کی جاے "

اللہ اللہ ! یونان کی زبان بھی اب " تشدد اور جبر " کے لفظ سے آشنا ہوگئی ' اور اُسے بھی ایسے مظالم کی شکایت ہے جسکی " نظیر تاریخ میں نہیں ملیگی " ؟

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون و اذا کالوھم او وزنوھم یخسرون ! الا یظن اولئک انھم مبعوثون لیوم عظیم ؟ (۸۳ : ۱)

کیا ہی تباہی و بربادی ہے ان لوگوں کیلیے جو لوگوں سے اپنے لیے لیتے ہیں تو پورا پورا ماپ کر لیتے ہیں ' لیکن دینے کا وقت آتا ہے تو چاہتے ہیں کہ کم کرکے دیں ! افسوس ! کیا انہیں اس بات کا کچھہ خیال نہیں کہ ایک بڑا ہی سخت دن آنے والا ہے ' اور اسمیں جواب دہی کیلیے کھڑا ہونا پڑیگا ؟

مسیحی دنیا نے اگر صداقت اور راست بازی میں تمدن و علوم کی طرح اتنی ترقی نہیں کی ہے کہ مسلمان و مومن بن جاے ' تو کاش وہ مسیح ہی کی سچی پیرو ہوجاتی جسکا مقدس قول مدتوں سے ہمیں سنایا گیا ہے : " تو اپنے بھائی کے ساتھہ وہی کر جو تو چاہتا ہے کہ وہ تیرے ساتھہ کرے " !

۱۲ سے ۱۴ - تک کی تاربرقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت یونان یونانیوں کی جلا وطنی کے واقعہ کو نہایت رنگ آمیزی کے ساتھہ شائع کر رہی ہے - چھہ جہاز یونانی جلا وطنوں کو جزائر البحین میں پہنچا رہے ہیں - بیس ہزار سے زیادہ ایشیاے کوچک سے ایران چلے آئے ہیں - پچاس ہزار کے قریب وسط ایشیا کے سواحل پر آمادہ سفر ہیں -

لیکن جو تار ۱۲ کو قسطنطنیہ سے آیا ہے ' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانی اظہارات کو باب عالی کے اندر چنداں اہمیت نہیں دی گئی - طلعت بے نے اعلان کیا ہے کہ بلا شبہہ ادوالی میں بعض ترک افسروں سے کچھہ زیادتی ہوئی تھی لیکن انہیں موقوف کردیا گیا - باقی تشدد اور سختی کے جو اظہارات ایتھنس سے کیے جا رہے ہیں ' وہ مبالغہ آمیز ہیں !

۱۴ - کا تار ہے کہ یونان کے سفیر نے باب عالی میں ایک نوٹ پیش کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ اگر تشدد کا انسداد نہوا تو اسکے نتایج کے ہم ذمہ دار نہیں !

یونانی وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوے کہا کہ اگر حالات میں تبدیلی نہ ہوئی تو یونان فقط زورے ہی پر اکتفا نہیں کریگا ! -

بہر حال ترکی اور یونان نے ایک قریبی جنگ کا جو ظن غالب تمام یورپ میں کیا جا رہا تھا ' یقین کیا جاتا ہے کہ اسکے سریع الظہور آثار شروع ہوگئے ہیں ' اور جونہی دولت عثمانیہ کے آخری جنگی جہاز بوسفورس میں پہنچ جائیں گے ' اعلان جنگ ہو جائیگا -

اصل یہ ہے کہ جس دن سے پرنس سعید حلیم کی وزارت نے اپنے تعجب انگیز اور متحیر العقول عسکری انتظامات اور فوری اصلاحات شروع کیں ' اور پھر جس دن سے انور پاشا کی وزارت جنگ کا اعلان ہوا ' اُسی وقت سے یہ امر قطعی سمجھہ لیا گیا تھا کہ ان طیاریوں کا مقصود قریبا کوئی قریبی جنگ ہے اور ترکی نے فیصلہ کرلیا ہے کہ حکومت کی بقیہ ہستی کو برقرار رکھنے کیلیے ایک مرتبہ اور میدان جنگ میں نکلے اور اپنے نئے بحری ہمسایہ سے ایک فیصلہ کن مقابلہ کرلے : وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ان اللہ کان علیما حکیما -

الهلال

٢٢ رجب ١٣٣٢ هجری

ادبیات

مرزا غالب مرحـوم کا غیر مطبوعـہ کـلام

مصائب غدر، قلعۂ معلی کی تباهي، وفاداري و بغاوت کي
ایـک قـدیمي حـکایت !

مرزا غالب مرحوم کا سال وفات " آہ غالب بمرد " ہے - یعني سنہ ١٢٨٥ هجري -

اس لحاظ سے في الحقیقت انکا شمار موجودہ عصر جدید کے عہد میں هونا چاهیے - هندوستان میں پریس سترهویں صدي عیسوي کے اواخر میں رائج هوچکا تها اور غدر سے پہلے خود دهلي میں حاجي قطب الدین وغیرہ تجار کتب نے بعض پریس قائم کردیے تهے - پس انکو اپني تصنیف و تالیف کیلیے ابتدا هي سے پریس موجود ملا، اور اپنے حاصل عمر کو اشاعة و طباعة کیلیے غیروں پر چهوڑکر دنیا سے چلے جانے کي مصیبت سے دو چار هونا نہ پڑا جو في الحقیقت کسی صاحب کمال کیلیے زمانۂ گذشتہ کي سب سے بڑي مصیبت اور سب سے بڑا جانکاہ صدمہ رہا ہے -

انکی کلیات نظم و نثر اور مکاتیب و رسائل اردو و فارسي کي تمام کتابیں باستثناء اردوے معلی (جو انکے انتقال کے بعد مرتب هوئي) انکي زندگي میں خود انهیں کي زیر نگراني شائع هوچکي تهیں - دیوان فارسي غالبـاً سب سے پہلے مطبع اودہ اخبار لکهنو (نولکشوري پریس) میں خود چهپوایا - اسي طرح پہلے مہر نیمروز، پهر مع دستنبو و مکاتیب فارسیہ باسم پنج اهنگ شائع کي - قاطع برهان، درفش کاویاني، نامۂ غالب، تیغ تیز وغیرہ دهلي میں چهپوائیں - دیوان اردو بهي غالباً پہلے مطبع اودهہ اخبـــار میں اور پهر مکرر سہ کرر دهلي و لکهنو میں چهپوا کر شائع کیا -

لیکن معلوم هوتا ہے کہ آخري زمانے میں جسقدر اردو کلام کہا گیا، وہ نئے ایڈیشنوں میں داخل نہیں هوا - جو پہلا ایڈیشن غدر سے پہلے دهلي میں چهپا تها، اسي کي نقلیں چهپتي رهیں - بخلاف کلیات نظم فارسي کے جسکا پہلا ایڈیشن اور موجودہ ایڈیشن، دونوں میرے پاس موجود هیں، مگر دونوں کے قصائد و غزلیات و قطعات وغیرہ کي تعداد میں بہت بڑا فرق ہے - پہلے ایڈیشن میں ملکۂ وکٹوریا کي مدح کا قصیدہ :

دور روزگارها نتواند شمار یافت
خود روزگار انچہ دریں روزگار یافت

اور ٣٣ - واں قصیدہ سر اکلینڈ کالون والا :

بهرکس شیوۂ خاصي در ایثارست ارزاني
زمن مدح و زلارڈ ایلـن بر اگنجینہ افشاني،

اور لارڈ کینینگ کے دربار آگرہ اور عطاے خطابات کي تبریک :

ز سال نو دگر ابے بروي کار آمد

وغیرہ قصائد هیں - اسي طرح سر سالار جنگ اعظم کی مدح مشہور قصیدہ :

شرطست نہ داستان نہ گویم

بهي نہیں ہے کہ یہ غدر کے بعد لکها گیا -

اس سے معلوم هوتا ہے کہ فارسي کلیات نظم کے هر ایڈیشن میں نیا کلام شامل کردیا جاتا تها -

مگر افسوس کہ اردو دیوان کي قسمت اس بارے میں نارسا رهي اور نیا کلام اسمیں شامل هونا نہ رہا - اسکا ثبوت وہ متعدد غزلیں، قطعات، رباعیاں، اور بعض اردو قصائد هیں جو بعض حضرات کے پاس قلمی موجود هیں اور مطبوعہ دیوان میں انکا پتـہ نہیں -

اس قسم کے غیر مطبوعہ کلام میں سے دو اردو رباعیاں میں نے اس مطبوعہ نسخہ کے حاشیہ پر خود میرزا صاحب کے هاتهہ سے لکهی هوئي دیکهي هیں، جو انهوں نے خواجہ فخر الدین حسین دهلوي مصنف سروش سخن کو دیا تها - اور دو قصیدے، دو قطعے ایک قطعۂ تاریخ، تین غزلیں دیوان اردو کے اس قلمي نسخہ میں هیں جو نواب سعید الدین احمد خانصاحب طالب رئیس دهلی کے پاس موجود ہے - اس مرتبہ دهلي میں وہ نسخہ چند دنوں تک میرے پاس رہا اور میں نے تمام غیر مطبوعہ کلام کي نقل لیلی - اسکے لیے میں نواب صاحب موصوف کا شکر گذار هوں -

ان نظموں میں اردو کا ایک مختصر قصیدہ ہے جسے آج بسلسلۂ ادبیات شائع کیا جاتا ہے - یہ بالکل نئي چیز ہے اور علاوہ غیر مطبوعہ هونے کے اس سے مرزا مرحوم کے حالات و سوانح پر بهي مزید روشنی پڑتي ہے -

(قصیـدہ)

اس قصیدے کے پڑهنے سے معلوم هوتا ہے کہ اس زمانے میں کوئي سرکاري دربار ١٣ - جنوري کو منعقد هوا تها جسمیں حسب معمول مرزا صاحب کو بهي مدعو کیا گیا - لیکن جب وهاں پہنچے تو انکي عزت قدیمانہ کے مطابق نشست و ترتیب کا کوئي انتظام نہ تها - حتی کہ انهیں نہایت هي ادنی صف میں کرسي ملی، یہ دیکهکر سخت متاسف هوے کہ قدیمی باتیں خواب و خیال هوگئي هیں :

اس بزم پر فـروغ میں اس تیرہ بخت کو
نمبـر مـلا نشست میں از روے اهتـمـام

" از روے اهتمام " یعنے از روے قاعدۂ و ترتیب دربار جسمیں یہ بہت پیچهے اور عام صفوں میں بٹهاے گئے هونگے -

اس حالت کو دوسروں نے بهي محسوس کیا اور اشارے هونے لگے :

دربار میں جو مجهپہ چلي چشمک عوام

الحمد للہ کہ پیغمبر اسلام کی زندگی بائبل کے یسوع کی طرح ایک مجہول و مخفی زندگی نہیں ہے جسکی زندگی کے تیس سالوں میں سے صرف آخری دو سالوں کے متفرق حالات دنیا کو معلوم ہوتے ہیں' اور وہ بھی اسقدر بے اصل' باہم متضاد' باہمد گر متعارض' مختلف الروایة' اور توہم آمیز ہیں کہ انکی تصحیح و تطبیق سے عاجز آکر امریکہ کے بعض آزاد حلقوں نے سرے سے یسوع کے وجود ہی سے انکار کردیا ہے! اس کرۂ ارضی پر صرف پیغمبر اسلام ہی کی زندگی ایک تنہا زندگی ہے' جو ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح تیرہ سو برس سے دنیا کے سامنے ہے' اور اسکی حیاۃ مقدسہ و مطہرہ کا ایک چھوٹا سا واقعہ بھی مخفی و مستور نہیں ہے!

وہ نہ تو یسوع کی طرح اپنے ملک سے آغاز عمر ہی میں مفقود الخبر ہوگیا' نہ اس نے مصر کی متمدن و عیش پرست آبادیوں میں ایک طویل و مجہول زندگی بسر کی' اور نہ ہی اس نے یسوع کی طرح اپنی زندگی کا حصۂ شباب اور امتحان و آزمایش کا سب سے بڑا دور دنیا کی نظروں سے اوجھل رہکر صرف کیا - جس طرح اسکی واضح اور سادہ تعلیمات میں تثلیث و کفارہ کے سے عقل دشمن رموز ہیں نہیں' بالکل اسی طرح خود اسکی زندگی میں بھی یسوع کے سی سالہ اسرار حیات کی طرح کوئی راز نہیں - وہ انسانوں میں رہا اور ایک کامل ترین انسان کی بے داغ اور معصوم زندگی بسر کی - جس طرح اسکی زندگی اس وقت سب کے سامنے تھی' اسی طرح آج بھی سب کے سامنے موجود ہے!

پس ایک ایسی عالم آشکارا زندگی کیلیے جو دوپہر کے سورج کی طرح سب کے سامنے ہو اور جسکی زندگی کی کوئی بات بھی غیر معلوم نہ رہی ہو' جھوٹے قصے گڑھنا اور انھیں علانیہ تماشہ گاہوں میں دکھلانا' نہ صرف کسی خاص قوم ہی کے جذبات کی تذلیل ہے' بلکہ فی الحقیقۃ بیسویں صدی کی ادعائی روشنی کے اندر اخلاق کو ذبح کرنا اور راستی و حقیقت کو علانیہ شیطان کے مذبح پر قربان کرنا ہے - یہ انسان کے اخلاقی موت کا ایک ناپاک منظر ہے جسپر کوئی راستی پسند انسان ماتم کیے بغیر نہیں رہسکتا!

اگر ان لوگوں کو قدیم زمانے کے مشہور اور عظیم المرتبۃ انسانوں کے متعلق شرمناک حکایتوں کے دیکھنے کا شوق ہے' تو اس ابلیسی مکر و افتراء کی جگہہ کیوں نہیں ان واقعی قصوں اور مستند حکایتوں کے عظیم الشان ذخیرہ کی طرف بڑھتے' جو خیر سے خود بائیبل کی کی مجلدات کے اندر موجود ہے' اور جو اس پر فخر تاریخ مسیحیت کے علاوہ ہے جسکی اخلاقی فتح مندیاں پہلی صدی عیسوی سے لیکر پندرھویں صدی تک برابر جاری رہیں' اور جو در اصل انسانی نفس پرستی و بہیمیت کی ایک ایسی مکروہ سرگذشت ہے' جسکی نظیر دنیا کی وحشی سے وحشی قوموں میں بھی نہیں ملسکتی -

جس زندگی کے تیس سال مجہول و غیر معلوم ہیں' وہی پر اسرار زندگی ایسی حکایتوں کیلیے زیادہ موزوں ہوسکتی ہے - اگر کسی وجہ سے اسے مستثنی کردیا جائے' جب بھی ان ہزارہا مسیحی ولیوں اور مقدس پیشواؤں کی خانقاہوں کے اخلاقی اسرار و خفایا بے حد و شمار ہیں' جو گذشتہ ایک ہزار سال تک تمام مسیحی یورپ میں خدا کے اکلوتے بیٹے کی اخلاقی وراثت کے مالک رہے ہیں' اور روم اور ہسپانیہ کے چرچوں کی تاریخ تو ابھی دنیا سے مستور نہیں ہوئی ہے!

ہم آیندہ کسی قدر تفصیل سے اس موضوع پر لکھینگے' اور مسٹر گرین فیلڈ کے تماشہ گاہ کیلیے بعض دلچسپ قصص و حکایات کا ذخیرہ پیش کرنے کی کوشش کرینگے تاکہ وہ انمیں سے چند دلچسپ روایات چھانٹ کر فلم بنا کے لیلیپٹ ولایت روانہ کر سکیں - وہ " عظیم " کے فرضی قصے کی طرح محض افتراء و کذب پر مبنی نہونگی' بلکہ مقدس نوشتوں اور تاریخ کلیسا کے مسلم واقعات سے اخذ کی جائیں گی جنکی تصدیق خود مسٹر گرین فیلڈ کے روحانی آباء و اجداد کرچکے ہیں -

آخر میں ہم کہدینا چاہتے ہیں کہ اسلام حضرۃ مسیح علی نبینا و علیہ الصلواۃ والسلام کا احترام کرنے میں تنگ دل نہیں ہے - یہ جو کچھہ لکھا جاتا ہے اس سے مقصود صرف بائبل کے پیش کردہ یسوع کی زندگی ہے - جو لوگ کانچ کے گھر میں رہکر لوہے کے ستونوں پر پتھر پھینکتے ہوں انھیں اپنی ہستی کی قوت بھی معلوم ہوجانی چاہیے -

پریس ایکٹ

کانگریس کا ڈپوٹیشن انگلستان میں مجوزہ اصلاحات انڈیا کونسل کے متعلق سعی و جہد کرنے کے علاوہ پریس ایکٹ کے متعلق بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے - حال میں مسٹر مظہر الحق نے پریس کانفرس کے سامنے اس ایکٹ کے متعلق ایک مفصل تقریر کی تھی جسکا خلاصہ ہم درج کرتے ہیں :

" میں قانون مطابع سنہ ۱۹۱۰ کے عملی نتائج پریس کانفرنس کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں - سنہ ۱۹۱۰ ع میں ہندوستان میں ایسے جرائم کی کثرت ہو رہی تھی جن میں جبر و اشتداد سے کام لیا گیا تھا - اس وقت مناسب خیال کیا گیا کہ اخبارات کی تحریروں پر سرکاری نگرانی قائم کی جائے - لارڈ منٹو کی اصلاح یافتہ کونسل کا سب سے پہلا کام یہی تھا - مگر جو قانون نافذ کیا گیا وہ اس قدر سخت تھا کہ سر لارنس جنکنس کا (جن کا ممتاز ترین ججوں میں شمار کیا جاتا ہے) قول ہے کہ بائیبل جیسی مقدس کتاب بھی اس قانون کی گرفت میں لائی جا سکتی ہے - اس زمانہ میں جو لوگ وائسراے کی کونسل میں اہل ہند کی طرف سے قائم مقام تھے وہ بھی سخت شش و پنج میں تھے - انھیں اس امر کا علم تھا کہ اخبارات کی شورش انگیز تحریروں پر نگرانی رکھنے کی ضرورت ہے - مگر وہ اس کے ساتھہ اس بات کے بھی خواہشمند تھے کہ ہماری جائز آزادی میں کسی طرح کا فرق نہ آنے پائے - اگرچہ اس بارہ میں حکام کو مطلوبہ اختیارات عطا کردیے گئے' مگر اس امر کی بھی کوشش کی گئی کہ جن لوگوں پر اس قانون کا اثر پڑتا تھا انھیں اس امر کا اختیار دیا جائے کہ عمال کی کارروائی کے جائز یا حق بجانب ہونے کی آزمایش کرسکیں - مسٹر سنہا نے جو اس زمانہ میں قانونی ممبر تھے' اس بات کی دھمکی بھی دی تھی کہ اگر اس ایکٹ میں اس مضمون کی شرط داخل نہ کی گئی اور اہل ہند کو ہائی کورٹوں میں اپیل کرنے کا اختیار نہ دیا گیا تو میں استعفا دیدونگا -

بدقسمتی سے وہ خطرے بعد میں صحیح ثابت ہوے - اس ایکٹ کی تحت میں اس قسم کی کارروائی عمل میں لائی گئی جسکا قانون وضع کرتے وقت کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا - مثال کے طور پر اخبار کامریڈ دہلی کا معاملہ پیش کیا جاسکتا ہے جسنے بدقسمتی سے ایک پمفلٹ کو جو یورپ میں شائع کیا گیا تھا دوبارہ چھاپ دیا - گورنمنٹ ہند نے ظاہر کیا کہ اس پمفلٹ کی اشاعت سے ہز مجسٹی کی مسیحی رعایا کی توہین و تذلیل مقصود ہے - اس بنا پر اس نے اخبار کامریڈ کے وہ تمام پرچے جن میں پمفلٹ شائع کیا گیا تھا' سرکاری طور پر ضبط کرلیے - حکام کی اس کارروائی کا ہائیکورٹ کلکتہ میں مرافعہ کیا گیا - ہائیکورٹ کے تین ممتاز ججوں نے جنمیں سر لارنس جنکنس بھی شامل تھے' اپیل کی سماعت کی اور یہ فیصلہ کیا کہ ہماری رائے میں ایڈیٹر کامریڈ نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا ہے' بلکہ اس پمفلٹ کو دوبارہ چھاپنے میں ایک قابل تعریف مقصد اسکے پیش نظر تھا -

کیا انگریزی قوم کا کوئی فرد ایک دن کے لیے بھی اس قسم کے قانون کو قلمرو برطانیہ کی سٹیچوٹ میں رکھنا گوارا کرسکتا ہے؟

و اجلال کے سوا کسی مصیبت کا کبھی تصور بھی نہیں ہوا تھا ' اور جو ہمیشہ اُن کروڑوں انسانوں کو جنکی آبادیاں کابل کے کوہستان سے لیکر آسام کے جنگلوں تک پھیلی ہوئی تھیں ' اپنے سامنے سربسجود پاتے تھے ' کون تھا جو سنگ و آہن کا دل و جگر پیدا کرکے بھی یہ دیکھ سکتا تھا کہ وہ چوروں اور ڈاکوؤں کی طرح گلیوں میں مارے جائیں ' اور انکی لاشیں اُس عظمت رفتہ کا افسانۂ ماتم سنائیں ' جو چند روز پیشتر تک دنیا میں صرف انہی کیلیے تھی ؟

عدا سمراً بين الأنام حديثهم
وذا سمر يدمي المسامع بالسمر !
فحيته مشتاق و ألف تحية
على الشهداء الطاهرين من الوزر !

إن الملوك إذا دخلوا قرية ' أفسدوها وجعلوا أعزة أهلها أذلة وكذلك يفعلون (۲۷ : ۳۴)

لیکن یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کیلیے مرزا غالب دہلی میں زندہ تھے اور دیکھتے رہے تھے - یہ وہ حوادث تھیں جن پر غیروں کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل آئے تھیں - ممکن نہ تھا کہ مرزا غالب جیسے تم دوست شاعر نے یہ سب کچھ دیکھا ہو اور اسکے دل و جگر کے ٹکڑے ٹکڑے نہو گئے ہوں !

تو ضرورت و احتیاج نے انہیں انگریز حکام اور گورنروں کی چوکھٹوں پر گرادیا تھا اور متعدد قصائد لکھوائے تھے ' تاہم " مرزا صاحب مشفق و مہربان " کے خطابات اور ساتھ سو روپیہ کا خلعت اس زخم کاری کا مرہم تو نہیں ہوسکتا تھا جو حوادث غدر سے انکے دل پر لگا ہوگا ؟ ایک ضعیف الارادہ انسان وقت و احتیاج سے مجبور ہوکر صدہا باتیں اوپرے دل سے کر بیٹھتا ہے ' مگر تاہم اس سے دل کے اصلی محسوسات و جذبات مٹ نہیں سکتے - علی الخصوص ایسے حادثۂ کبری اور مصیبت عظمی کے موقعہ پر جسکو دیکھکر بڑے بڑے غدار و ملت فروش دلوں سے بھی آہیں نکل گئی ہونگی !

(الزام بغاوت !)

چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سب باتوں کا جو اثر ایک مسلمان ہندوستانی کے قلب پر پڑا تھا ' مرزا مرحوم پر بھی پڑا ' اور انکی غیرت و حمیت نے گوارا نہ کیا کہ فتح دہلی کے بعد فاتح حکام کے سامنے حاضر خوشامد و عشرت کریں ' اور اُس عیش و نشاط کا تماشہ دیکھیں جو دہلی مرحوم کی بربادی و تباہی کے غم و ماتم سے حاصل کی گئی ہے - وہ خود ہی کہہ گئے تھے :

ہر جادہ کہ از بس پئے نکہت بہ گلشن
جا نیست بجیب ہوس انداختۂ ما !

انکے تعلقات حکام انگریزی کے ساتھ ابتدا سے خوشامدانہ رہے تھے - انکا وظیفہ انہی کے ہاتھ میں تھا - اس امیدت وظیفہ کے واگذار کرنے کیلیے انہیں بیسیوں قصیدے انگریزونکی مدح و ثنا میں اس جوش سے لکھنے پڑتے گویا اکبر و جہانگیر کی مداحی ہو رہی ہے ! پھر وقت بھی ایسا پرآشوب تھا کہ مارشل لا جاری تھا ' اور سولی کے تختوں اور درختوں کی ٹہنیاں ہمیشہ لاشوں سے بھری رہتی تھیں - ان حالات کی وجہ سے وہ بڑی ہی مجبوریوں میں پھنس گئے تھے - تاہم انکی طبیعت کچھ اسطرح بیزار ہوئی کہ فتح کے بعد قلعہ میں وفاداران سرکاری جمع ہوے - انعامات و سندات ملیں - اُن تمام لوگوں نے بڑی بڑی کوششیں کرکے اپنے تئیں نمایاں کیا ، جنہوں نے غدر میں حصہ نہیں لیا تھا اور اسکے صلۂ و اکرام سے مالا مال ہوے ' مگر مرزا غالب اپنے بیت الحزن سے نہ نکلے ' اور کسی حاکم کے آگے جاکر اسکا منتقم و قاہر چہرہ نہ دیکھا !

بعد کو اپنی تربیت کیلیے اُنہوں نے اس عدم حاضری کے بہت سے وجوہ بیان کیے تھے ' مگر اصل حقیقت یہی تھی کہ دل دردمند کے ہاتھوں پانوں بندھگئے اور مصلحت و ضرورت کی عاقبت اندیشیونکی بھی کچھ نہ چلی ' بعد کو ہوش آیا تو عذر بنا کر پیش کرنے پڑے -

نتیجہ یہ نکلا کہ سرکاری حلقوں میں عام طور پر اس ہندوستان کے سب سے بڑے شاعر کی نسبت ٹھیک اسی طرح " غیر وفاداری " کا یقین ہوگیا ' جس طرح آجکل بہت سے نثر نویسوں کی نسبت یقین کیا جاتا ہے جو اپنے دل کے جذبات و حسیات کے ہاتھوں مجبور ہیں - انکی وہ پنشن بھی بند ہوگئی جو انکی زندگی کا اصلی آذوقہ بھی اور چند جام ہائے " فرنچ " گلاب آمیز (۱) کا وسیلہ تھی - انگریزی دربازوں میں پرسش و طلب اور عام تعلقات لطف و نوازش کی یک قلم موقوف ہوگئے اور گویا طرح طرح باغیوں میں شمار ہونے لگا !

مرزا مرحوم کیلیے یہ حالت بڑی ہی سخت مصیبت تھی - ایک شاعر ان باتوں کا مرد نہیں ہوسکتا - نظیری نے صاف کہدیا ہے :

حکیم و شاعر و ملا چگونه جنگ کنند ؟

قلعہ کے برباد ہونے سے وہ چند روپیے بھی جاتے رہے جو بہ تعلق تاریخ نویسی و شاعری ملا کرتے تھے - اسپر سرکاری وظیفہ کا بند ہو جانا قیامت تھا - شام کی سرشاری اور صبوحی کی خمار شکنی دونوں سے محروم ہوگئے - ساری زندگی آزادانہ کاٹ دی تھی اور یک گونہ فارغ البالی میں بسر ہوئی تھی - اب فاقہ مستی تک نوبت پہنچ گئی ' اور صرف دوستوں اور شاگردوں کی خدمت گذاری پر دن کٹنے لگے - اس زمانے کے خطوط اردوے معلی میں موجود ہیں - ایسے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی سے تنگ آگئے تھے اور سرکاری وظیفہ کی بحالی اور الزام بغاوت سے برات کیلیے بڑی بڑی کوششیں کرتے تھے -

(غیر مطبوعہ قصیدہ)

یہ زمانہ تین سال تک رہا اور صدہا کی کوئی کوشش سود مند نہ ہوئی - معلوم ہوتا ہے کہ اردو کا یہ غیر مطبوعہ قصیدہ بھی اسی زمانے سے تعلق رکھتا ہے - دربار و خلعت کا یہ ملنا ' اندر و تحفہ کا سلسلہ بند ہو جانا ' قدیمی عزت و احترام کی یاد ' ایلچی کے قدردانی و سے عزاّی کی حسرت و افسوس ' یہ تمام باتیں جو اسمیں پائی جاتی ہیں ' صرف اسی زمانے کی شکایتیں ہوسکتی ہیں - غالبا لارڈ کیننگ کے جنوری سنہ ۱۸۶۰ میں جو دربار آگرہ میں لب دریا جمنا کیا تھا ' اسی کی طرف اسمیں اشارہ کیا گیا ہے - دہلی سے اسمیں شریک ہونے کیلیے شاید آگرہ گئے ہونگے - " لب دریا " خیموں کے لگنے اور رنگ کا وقت کم ہونے کے ذکر سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے -

چنانچہ اسکی تصدیق انکے بعض فارسی قصائد و قطعات سے بھی ہوتی ہے جو اسی زمانے میں لکھے گئے تھے ' اور جو بالکل اس اُردو قصیدے کے ہم معنی و ہم مطلب ہیں -

(۱) مرزا مرحوم اپنے فارسی خطوں میں ولایتی شراب کو " فرنچ " لکھا کرتے ہیں - فرانس اور اسپین شراب سازی کا مرکز ہیں - کوئی فرانسیسی شراب کی ہوگی جسکو ساختۂ فرانس ہونے کی وجہ سے " فرنچ " کہدیا ہوگا - انہوں نے اپنے عالم وارستگی میں یہی نام رکھہ لیا - قاعدہ تھا کہ اسکی تیزی کم کرنے کیلیے گاہ گاہ عرق گلاب ملا لیا کرتے تھے - چنانچہ ایک غزل کے مقطع میں کہتے ہیں :

آسودہ باد خاطر غالب کہ خوے اوست
آمیختن بہ بادۂ صافی گلاب را !

دربار کے بعد انہوں نے چاہا کہ لفٹننٹ گورنر پنجاب سے ملیں اور عرض حال کریں لیکن ریل کا وقت تنگ رہگیا تھا اور درباریوں کا ہجوم بھی بہت تھا - ملاقات کا موقعہ نہ ملا :

آیا تھا وقت ریل کے کھلنے کا بھی قریب
تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اس کشمکش میں "آپکا" مداح نامور
"آقائے نامور" سے نہ کچھہ کہسکا کلام

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دربار دہلی کے علاوہ کسی دوسری جگہ ہوا ہوگا کیونکہ ریل کے وقت کا ذکر کرتے ہیں - "آپکا مداح نامور" میں پنجاب کے لفٹننٹ گورنر سے خطاب ہے - معلوم نہیں "آقائے نامور" سے بھی خود وہی مراد ہیں یا کوئی اور؟ مخاطب کے بعد اصطلاح کے غیر مرئیا وصف سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی دوسرا شخص ہوگا -

اس زمانے میں لدھیانہ سے کوئی اخبار نکلتا تھا - اس نے دربار کی روئداد چھاپتے ہوے کرسی نشینوں کی ترتیب لکھدی - اسمیں مرزا کا نام سب سے نیچے لکھدیا گیا تھا اور لقب لکھنے میں کچھہ ایسی غلطیاں کردیں جسے دیکھکر انکا رنج اور دوبالا ہوگیا :

اخبار لدھیانہ میں میری نظر پڑی
تحریر ایک ، جس سے ہوا بندہ تلخ کام
نشتر ہوا ہے دیکھکے تحریر کو جگر
غالب کی آستیں ہے مگر تیغ کے نیام
وہ فرد جسمیں نام ہے میرا غلط لکھا
جب یاد آگئی ہے کلیجا لیا ہے تھام !

معلوم ہوتا ہے کہ دربار عام میں انہیں معمولی خلعت بھی نہیں دیا گیا اور نہ نذر دینے والوں میں شمار کیے گئے :

سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلم
نمبر رہا ، نہ نذر ، نہ خلعت کا انتظام ،

لیکن تحقیق سے ٹھیک معلوم نہیں ہوتا کہ کس زمانے کا یہ واقعہ ہے اور کس دربار کا ذکر کرتے ہیں؟ صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ غدر کے بعد کا دربار ہے - کیونکہ لفٹننٹ گورنر پنجاب کی مدح کی ہے - نیز اس وقت انکی عمر ستر برس کی تھی -

میں نے اس وقت مولانا حالی کی یادگار غالب دیکھنا چاہی مگر کتابوں میں ملی نہیں - غالباً اس واقعہ کے متعلق اسمیں کوئی ذکر نہیں ہے - میرا خیال یہ ہے کہ یہ سلسلہ قصیدہ غدر کے بعد کے اُس سنہ کے عہد سے تعلق رکھتا ہے ، جبکہ قیام دہلی ، تعلق قلعہ ، اور فتح کے بعد عدم حضوری کی وجہ سے انکا سرکاری وظیفہ بند ہوگیا تھا - انکی وفاداری مشتبہ سمجھی گئی تھی اور بڑی ہی تکلیف و شدائد کی زندگی بسر ہوتی تھی -

(مصائب غدر اور مرزا غالب)

غدر میں مرزا گھر سے باہر نہیں نکلے اور آخر تک بند رہے - مہاراجہ پٹیالہ کی طرف سے سپاہی متعین ہوگئے تھے جو غالباً حکیم محمود خان مرحوم اور مرزا غالب ، دونوں کے مکانوں کی حفاظت کرتے تھے (۱)

(۱) بلی ماروں میں حکیم صاحب کے مکان کے سامنے مسجد ہے - بالکل اس سے متصل مرزا مرحوم کا کوٹھا تھا جہاں غدر سے پیشتر آ رہے تھے - آجکل ہندوستانی دواخانہ جس مکان میں ہے - ٹھیک اسکے مقابل مرزا صاحب رہتے تھے - میں جب کبھی وہاں سے گذرتا ہوں تو شوق و عقیدت کی ایک نظر ڈال لیتا ہوں - اسی مسجد کے قرب کی نسبت کہا تھا :

مسجد کے زیر سائے اک گھر بنالیا ہے
یہ بندۂ کمینہ ہمسایۂ خدا ہے !

غدر کی تمام بربادیاں اور اُس قلعۂ دہلی کی تمام خونریزیاں ایک ایک کرکے انکے آنکھوں کے سامنے گذریں ، جو ہندوستان میں شش صد سالہ حکومت اسلامی کا آخری نقش قدم تھا ، اور گو بہادر شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) خود کچھہ نہ تھا لیکن اسکے بقا سے عظمت و جبروت اسلامی کی ایک بہت بڑی روح زندہ تھی - اُسکے مٹنے سے اکبر و شاہجہاں کا گھر بے چراغ ہوگیا ! اسکا مٹنا درحقیقت سلالۂ تیمور و آل بابر کا مٹنا تھا - معتصم عباسی خود کچھہ نہ تھا لیکن جب فتنۂ تاتار میں بغداد کے محل لوٹے گئے تو معتصم کی جگہہ ہارون و مامون کی عظمت لٹ رہی تھی !

و ما کان قیس هلکه هلك واحد
و لکنه بنیان قوم تهدما !

مرزا غالب نے عمر بھر بہادر شاہ کی لا حاصل مداحی کی تھی ، اور وہ قصیدے جو عرفی اور نظیری کے قصائد سے مقابلہ کا دم رکھتے تھے ، ایک ایسے مخاطب کے سامنے ضائع کیے تھے جسکے سر پر جہانگیر و شاہجہاں کا تاج فیروز تھا ، پر نہ تو عرفی و نظیری کی قدر شناسی کا حوصلہ تھا اور نہ کلیم کو زر خالص سے تلوا کر بخشش کرنے والا خزانہ - تاہم وہ جو کچھہ لکھتا تھا ، اسکا مخاطب خود بہادر شاہ سے کہاں تھا - بلکہ اُس تخت اعظم کی روح صولت و عظمت اسکے سامنے ہوتی ، تھی جسپر کبھی بیٹھکر اکبر نے فیضی سے ، جہانگیر نے عرفی و طالب سے ، اور شاہجہاں نے کلیم سے مدحیہ قصائد سنے تھے ، اور جو اب بھی جشن نوروز و عید کے دن اُس زرد زرد دھوپ کی طرح جو غروب آفتاب سے کچھہ پہلے اونچی دیواروں اور محرابوں پر دکھائی دیتی ہے ، دیوان عام و خاص کے طلائی ستونوں کے پیچھے چند لمحوں کیلیے نظر آجاتی تھی !

که تا وجود خزان بوے یاسمن باقیست !

چنانچہ آکے اکثر قصائد مدحیہ کی تشبیبوں میں اور علی الخصوص اس مدحیہ نثر میں جو مہر نیم روز کے دیباچہ میں حضرۃ بہادر شاہ رحمہ اللہ علیہ کو مخاطب کرکے لکھی ہے ، اس سوز درونی اور اُس آتش پنہانی کی گرمی صاف محسوس ہوتی ہے ، جسکا شعلہ کاروان عظمت کے اُس آخری مسافر کو دیکھکر بے اختیار انکے دل میں بھڑک اٹھتا تھا ، اور جسکو وقت کی نزاکت اور انگریزی حکومت کے ذریعہ وظیفہ حاصل کرنے کے تعلق ، نیز ایک حد تک طبیعت کی شاعرانہ طماعی و زرپسندی نے غالب آکر بظاہر پوشیدہ و افسردہ کردیا تھا !

فتح دہلی کے بعد جو عالمگیر اور عدیم النظیر مصیبت اشراف و اعیان شہر پر نازل ہوئی ، اور جسطرح شاہجہاں آباد کی اُن سڑکوں پر جہاں ابھی صاحبقران اعظم کی سواری نکلتے جمنا پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا تھا ، مسلمانوں کے خون کے فوارے بہے ، مرزا غالب نے دہلی میں رہکر اسکے تمام مناظر خونین اپنی آنکھوں سے دیکھے ، اور اُن چیخوں کو اپنے کانوں سے سنا جو عرصے تک دارالخلافہ کی گلیوں اور کوچوں سے بلند ہوتی رہی تھیں :

فلا تسئلن عما جرى يوم حصرهم
و ذالك مما ليس يدخل في حصر !

علی الخصوص قلعۂ معلی کی بربادیاں ، جن کے لیے اگر تمام حیوانات ارضی کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں ، اور جنکے غم میں اگر آسمان سے پانی کی جگہ خون برستا ، جب بھی انکے ماتم کا حق ادا نہ ہوتا - وہ اجساد محترمۂ و رفیعہ ، جو تیمور و بابر کی یادگار اور اکبر اعظم و صاحبقران ثانی کی خون عظمت و جبروت کے حامل تھے ، جنہوں نے چھہ صدیوں سے متصل شہنشاہی اور فرمانروائی کی گود میں پرورش پائی تھی ، جنہیں حکم و سلطنت کے عیش

ادبیات

آثار علمیہ خطیہ

مرزا غالب مرحوم کا ایک غیر مطبوعہ قصیدہ

کرتا ہے چرخ روز بصد گونہ احترام * فرماں رواے کشور پنجاب کو سلام
حق گو و حق پرست و حق اندیش و حق شناس * نواب مستطاب امیر شہ احتشام
جم رتبہ منٹگمری بہادر کہ وقت رزم * ترک فلک کے ہاتھہ سے وہ چھین لیں حسام !
جس بزم میں کہ ہو انہیں آئین میکشی * واں آسمان شیشہ بنے ' آفتاب جام !

قطعہ

چاہا تھا میں نے تم کو مہ چاردہ کہوں * دل نے کہا کہ یہ بھی ہے تیرا خیال خام
دو رات میں تمام ہے ہنگامہ ماہ کا * حضرت کا عز و جاہ رہیگا علی الدوام
سچ ہے تم آفتاب ہو' جس کے فروغ سے * دریاے نور ہے فلک آبگینہ فام
میری سنو کہ آج تم اس سرزمین پر * حق کے تفضلات سے ہو مرجع انام
اخبار لودھیانہ میں میری نظر پڑی * تحریر ایک ' جس سے ہوا بندہ تلخ کام
ٹکڑے ہوا ہے دیکھہ کے تحریر کو جگر * کاتب کی آستیں ہے مگر تیغ بے نیام
وہ فرد جس میں نام ہے میرا غلط لکھا * جب یاد آگئی ہے' کلیجہ لیا ہے تھام !
سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلم ' * نمبر رہا ' نہ نذر' نہ خلعت کا انتظام !
ستر برس کی عمر میں یہ داغ جانگداز * جس نے جلا کے راکھہ مجھے کردیا تمام
تھی جنوری مہینے کی تاریخ تیرھویں * استادہ ہوگئے لب دریا پہ جب خیام
اس بزم پر فروغ میں اس تیرہ بخت کو * نمبر ملا نشست میں اررے اهتمام
سمجھا اسے گراب ہوا پاش پاش دل * دربار میں جو مجھپہ چلی چشمک عوام
عزت پہ اہل نام کے ہستی کی ہے بنا * عزت جہاں گئی تو نہ ہستی رہی نہ نام
تھا ایک گونہ ناز جو اپنے کمال پر * اس ناز کا فلک نے لیا مجھہ سے انتقام
آیا تھا وقت ریل کے کھلنے کا بھی قریب * تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اس کشمکش میں آپکا مداح دردمند * آقاے نامور سے نہ کچھہ کرسکا کلام
جو واں نہ کرسکا وہ لکھا حضور کو * دیں آپ میری داد کہ ہوں فائز المرام
ملک و سپہ نہو تو نہو' کچھہ ضرر نہیں * سلطان بر و بحر کے در کا ہوں میں غلام
وکٹوریا کا دھر میں جو مدح خواں ہو * شاہان عصر چاہیے لیں عزت اس سے وام
خود ہے تدارک اسکا گورنمنٹ کو ضرور * بے وجہ کیوں ذلیل ہو' غالب ہے جسکا نام
امر جدید کا تو نہیں ہے مجھے سوال * بارے قدیم قاعدے کا چاہیے قیام
ہے بندہ کو اعادۂ عزت کی آرزو * چاہیں اگر حضور تو مشکل نہیں یہ کام
دستور فن شعر یہی ہے قدیم سے * یعنی دعا پہ مدح کا کرتے ہیں اختتام
ہے یہ دعا کہ زیر نگیں آپکے رہے * اقلیم ہند و سندھ سے تا ملک روم و شام

مثلاً غدر کے بعد جو فارسي قطعه مسٹر اڈمنسٹن بہادر لفٹننت گورنر صوبۂ شمال و معربي کو مخاطب کرکے لکھا ھے ' اور جسکا پہلا شعر:

فـــرزانــۂ یـگانــه ' اڈ منسٹن بہـادر

کا موخت دانش از رے آئین کارداني

ھے - اسمیں اپني مصیبتوں کا افسانه سنا کر الزام شرکت بغاوت سے اپني بریت کي ھے ' اور کہا ھے که حکام کے دل میري جانب سے پھر گئے ھیں ۔ آپ مدد کیجیے اور میري صفائي کرا دیجیے !

چنانچه لکھتے ھیں که میرے تعلقات انگریزي حکومت سے نہایت قدیمی ھیں - میں همیشه حکام کي مدح میں قصائد لکھتا رھا اور صلۂ و انعام سے شاد کام ہوا :

از حضرتِ شہنشه خاطر نشان من بود

در مزد مدح سنجي صد گونه کامراني

یہي حالت تھي که :

ناگه تند بادی کاں خاست در قلمرو

برھم زد آں بنا را نیرنــگ آسماني !

یعنے غدر کا ظهور هوا -

در وقت فتنه بودم غمگین و بود با من

زاري و بے نوائـي ' پیري و نا تواني

حاشا نه بوده باشم " باغي " بآشـکارا

حاشا که کرده باشم ترک وفا نهاني !

از تہمتي که بر من بستند بد سگالاں

حکام راست با من یک گونه سر گراني

یعني غدر کے زمانے میں پیري و ناتواني کي وجه سے کہیں آجا نه سکا اور اظہار وفاداري نه کرسکا - باغیوں سے مجھے کوئي تعلق ظاهر و باطن نه تھا - محض تہمت تراشي سے مقامی حکام مجھسے بدظن ھوگئے ھیں -

اسي طرح سنه ۱۸۶۰ میں جب لارڈ کیننگ گورنر جنرل نے دربار کیا ھے ' تو دو مطلعوں کا ایک پر زور قصیده لکھکر پیش کیا :

رســـال نو دگر آبے بروے کار آمــــد

هزار وحشت صد وسست درشمار آمد

اس قصیده کے آخر میں وہ سب شکایتیں ایک ایک کرکے لکھی ھیں جنکے لیے اس غیر مطبوعه اردو قصیدے میں لفٹننت گورنر پنجاب سے فریادي ھیں - معلوم هوتا ھے که ٹھیک ایک ھي وقت کي لکھي هوئي دونوں چیزیں ھیں - فارسي قصیده وائسرائے کے پاس بھیجا هوگا ' اور یه اردو غیر مطبوعه قصیده لفٹننت گورنر پنجاب کے پاس اردو قصیدے میں نمبر کرسي ' خلعت و نذر ' وظیفه و انعام' تین چیزوں کے بند هوجانے پر افسوس کیا ھے :

نمبر رها نه نذر ' نه خلعت کا انتظام '

یہي دکھڑا اس فارسي قصیده میں بھی رویا ھے - اپني قدیمي مداحي و وظیفه خواري کے ذکر کے بعد لکھتے ھیں :

نه تا گرفت چناں عرصرے وزید بدھر

کزاں بر آئینۂ آسماں غبـــار آمــد

ستاره بار غبارے ز مغز خاک انگیخت

سیــاه رو سپهـــے کاندریں دیار آمد

دریں جگر گسل آشوب کز صعوبت آں

سپاهدار سپهرے به زینهـــار آمـــد

گواه دعوي غالب بعـــرض بے گنہي

همیں بس ست که هر گونه رستگار آمد

یعنے غدر کي باد صر صر سے مصائب کا غبار چھا گیا - اس زمانے میں میري بے گناهي کا بڑا ثبوت یہي ھے که میرے خلاف کوئي ثبوت نه ملا ' اور اسلیے کوئي مخالفانه کارروائي میرے مخالف حکام نه کر سکے -

اسکے بعد کہتــے ھیں که اب آپسے طالب لطف و کرم و تلافي مافات هوں :

کنوں که شد زتو زینت فزاے روے زمیں

سواد هند که چوں زلف تارو مار آمـــد

خطاب و خلعت و پنشن زشاه مي خواهم

هم از نخست بــدیں وایه ام قرار آمــد

پس از سه سال که دررنج و پیچ و تاب گذشت

ســـر گـــذارش انـــدوه انتظـــار آمـــد

یہاں بھي اُنھي چیزوں کو طلب کیا ھے اور لکھا ھے که تین سال اس حالت پر گذر چکے ھیں -

غالباً اس قصیدے کے گذرانے کے بعد شمله سے تحقیقات کي گئي اور جب انکي بے گناهي ثابت ھوگئي تو بدستور پنشن جاري کردي گئي - تین سال کي پچھلي مجموعي رقم بھي دیدي گئي تھي - اس سے مرزا صاحب بہت خوش هوئے تھے - چنانچه اردوے معلی میں اسکا ذکر موجود ھے -

جن لوگوں نے مرزا مرحوم کي صفائي کیلیے خاص طور پر کوشش کي تھي ' مجھے معتبر ذریعه سے معلوم هوا ھے که اُن میں سر سید مرحوم بھي تھے - اس واقعه سے سید صاحب اور مرزا مرحوم میں صفائي بھي ھوگئي جسکے باھمي تعلقات قدیمانه آئین اکبري کي تقریظ کے قصه سے کچھه مکدر ھوگئے تھے -

بهر حال اس غیر مطبوعه قصیدے کے متعلق میرا خیال ھے که یه سنه ۱۸۶۰ میں لکھا گیا ھے ' اور ۳ جنوري کے دربار سے مقصود دربار آگرہ ھے - امید ھے که مرزا مرحوم کے اُن عقیدتمندان کمال کیلیے جنکي تعداد اب ملک میں روز افزوں هورهي ھے ' یه غیر مطبوعه قصیده بہت دلچسپ هوگا - گو شاعري کے اعتبار سے چنداں اهم نہو - رحمة الله علیه و غفر الله ذنوبه !

الانســـان

مولوي سجاد مرزا بیگ صاحب دهلوي مصنف حکمت عملي کے نام سے ناظرین ناواقف نہیں ھیں - حال میں انهوں نے ایک کتاب علم " الانسان " پر شایع کي ھے - جس کا نام الانسان ھے - کتاب بڑي جامعیت سے لکھي گئي ھے جس کے مطالعه سے انسان کے تمام قواء نفساني اور جسماني اور خصوصیات طبعي کي کیفیت اچھي طرح منکشف هوجاتي ھے - علم الانسان اور مشاهده ذات کي تعریف اور کیفیت بیان کرنے کے بعد انسان کي جسماني ساخت ' ارتقا ' قدامت' انواع و اقسام وغیره کے متعلق زمانۂ حال کی تحقیقات کو نہایت عمدگي سے بیان کیا ھے ' اور پھر احساسات اور نطق کي حقیقت بیان کرنے حیات نفسیه کي کیفیت اور نفس کي تمام قوتوں کا حال مشرح بیان هوا ھے - مذهب ' اختلاف معاشرت و تمدن کا فلسفه بھي نہایت خوبي سے بیان کیا ھے - اُردو زبان میں کوئي کتاب اس فن پر اس سے بہتر نہیں لکھي گئي - طرز بیان نہایت دلچسپ اور زبان با محاوره اور شسته ھے - علوم جدیده کي اصطلاحات محنت و تلاش سے قائم کي گئي ھیں ' اور دقیق مضامین کو اس خوبي سے بیان کیا ھے که سمجھنے میں ذرا دشواري نہیں هوتي - غرض اس کتاب کے مطالعه سے نئي اور مفید معلومات حاصل هوتي اور خیالات میں بیش بہا ترقي هوتي ھے - عنقریب اس کتاب پر الهلال میں ریویو نکلے گا - کتاب عمده کاغذ پر صاف اور خوشنما چھپي ھے تصاویر اور نقشے موقع بموقعه دیے گئے ھیں - مصنف سے دو روپیه قیمت پر ذیل کے پته سے مل سکتي ھے :

سجاد مرزا بیگ دهلوي - بازار عیسی میاں - حیدر آباد دکن

اس نے دیگر قوموں اور مذہبوں کی اس غلطی کو جائز نہ رکھا جو خدا کی پیدا کردہ جائز لذتوں کو انسانوں پر حرام کردیتے تھے اور ان اسکی جناب میں وسیلۂ تقرب و عبادت سمجھتے تھے: قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده و الطیبات من الرزق؟ (۷ : ۳۱) اے پیغمبر کہدے کہ یہ جو جوگیوں اور راہبوں نے خدا کی پیدا کردہ نعمتوں اور لذتوں اور عمدہ غذاؤں کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے' تو کون ہے جو ان لذتوں اور نعمتوں کو حرام کرسکتا ہے جنھیں خدا نے اپنے بندوں ہی کے برتنے اور تمتع اٹھانے کیلیے پیدا کیا ہے؟

یہ اسلام کا ایک بڑا اصولی کارنامہ ہے - بس چونکہ اس واقعہ میں بھی ایک ایسی جائز و حلال اور مفید و نافع غذا کو اپنے اوپر حرام کرلیا گیا تھا جو خدا نے انسانوں کیلیے حلال کردی ہے' اسلیے اسکا اثر ضمناً اسلام کے اس رہبانیۃ شکن قانون پر بھی پڑتا تھا' اور ضروری تھا کہ اسکی تصحیح کردی جاے -

(حضرت عائشہ اور حفصہ - رض -)

خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ حضرۃ عائشہ و حضرت حفصہ نیز دیگر ازواج مطہرات کیلیے کیا یہ جائز تھا کہ وہ انحضرت (صلعم) کو حضرت زینب کے ہاں زیادہ بیٹھنے سے باز رکھنے کیلیے اس طرح کی سازشیں کرتیں اور جھوٹ موٹ مغافیر کی بو کا قصہ گڑھ لیتیں؟

اسکا جواب یہ ہے کہ جذبۂ رقابت و غبطۂ و رشک عورتوں کی طبیعت میں داخل ہے' اور جہاں محبت ہوتی ہے وہاں رشک کا قدم ضرور ہی آتا ہے:

با سایہ ترا نمی پسندم!

عورتوں کو اس بارے میں خود شریعت نے معذور رکھا ہے کہ وہ اپنی طبیعت کے بدلنے پر قادر نہیں - ازواج مطہرات صحابۂ کرام کے خاندان میں رہنے اور صحبت و رفاقت نبوت کی وجہ سے یقیناً اپنے تمام اعمال و جذبات میں مزکی و مطہر تھیں' تاہم عورت تھیں' محبت کرنے والی تھیں' ان میں سے ہر ایک کو انحضرۃ کے عشق و فریفتگی پر ناز تھا' اور ضرور تھا کہ رشک و رقابت کے قدرتی جذبے کی بھڑک سے مجبور ہو جایا کرتیں -

انکے باہمی رشک کے دیگر واقعات بھی مروی ہیں اور صحیحین میں موجود ہیں - خود حضرۃ عائشہ پر نظر خاص رکھنے کا تمام ازواج کو گلہ رہتا تھا - ایک مرتبہ حضرۃ سیدۃ النسا اور حضرۃ زینب بنت حجش (رضی اللہ عنہما) ازواج کی طرف سے بھیجی گئی تھیں کہ انحضرۃ سے بمقابلۂ عائشہ یکساں محبت و نظر کا مطالبہ کریں - چنانچہ صحیح مسلم کے باب "فضل عائشہ" میں خود حضرۃ عائشہ سے متعدد روایات اس بارے میں مروی ہیں اور لکھا ہے کہ حضرۃ زینب نے تمام ازواج کی طرف سے ان لفظوں میں پیام پہنچایا تھا کہ ان ازواجک ارسلننی الیک' یسالنک العدل فی ابنۃ ابی قحافہ!

بہر حال اسی رشک و رقابت کے جذبے نے حضرۃ عائشہ کو بیتاب کر دیا جب انھوں نے دیکھا کہ انحضرۃ (صلعم) زینب بنت حجش کے یہاں معمول سے زیادہ تشریف رکھتے ہیں' اور اسی جوش میں آکر انھوں نے یہ تدبیر گھڑی اور دیگر بی بیوں کو بھی شریک کرلیا - پس اس واقعہ کو محض اخلاقی صدق و کذب اور قانونی اصول شہادت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے' بلکہ خاص حالات اور اسکے اطراف پر بھی نظر رکھنی چاہیے -

علامۂ عینی کی نظر بھی اس خدشہ پر پڑی تھی - چنانچہ شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں:

فان قلت کیف جاز لعائشة الکذب و المواطاة اللتی فیها ایذاء رسول الله صلعم؟ قلت، کانت عائشة صغیرة مع انها وقعت منها من غیر قصد الایذاء بل علی ما هو من جبلة النساء فی الغیرة علی الضرایر - (عینی جلد ۹ - صفحہ ۵۴۹)	**اگر کوئی کہے کہ حضرۃ عائشہ کیلیے یہ کیونکر جائز تھا کہ وہ جھوٹ بولیں اور انحضرۃ کے** خلاف ایک اس طرح کی سازش کریں جس میں آپکو تکلیف پہنچے؟ تو اسکے جواب میں کہونگا کہ اول تو حضرۃ عائشہ کم سن تھیں - کم سنی میں انسان بہت سی باتیں ایسی کر بیٹھتا ہے - پھر انکا مقصود اس سے کچھ آنحضرۃ کو اذیت پہنچانا نہ تھا - صرف دوسری بی بیوں کے مقابلہ میں ایک تدبیر تھی جیسا کہ عورتیں اپنی

سوکنوں کے ساتھ رشک و غیرت میں آکر کیا کرتی ہیں -

(انحضرت کی عزلت گزینی)

آپکے دوست کے مسیحی معلم نے کیسی سخت شیطنت کی ہے جبکہ کہا ہے کہ "بیویوں کی ناراضگی کا آپکو اسقدر صدمہ ہوا کہ ایک مہینہ تک اپنی کوٹھری سے باہر نہ نکلے"!

اول تو ایک ماہ تک آپکا بیویوں سے علحدہ رہنا محض طلب نفقہ کی وجہ سے تھا نہ کہ واقعہ تحریم کی وجہ سے - پھر یہ کہنا کہ "آپ اپنی کوٹھری سے ایک ماہ تک بالکل باہر نہ نکلے" اور اس عزلت گزینی کا سبب ازواج سے ناراضگی کو قرار دینا تو سرتا سر افتراء محض اور بہتان عظیم ہے -

اصل واقعہ یہ ہے کہ نہ تو آپنے اس طرح کی خلوت گزینی اختیار کی' اور نہ ایلاء کیلیے اسکی ضرورت تھی - علی الخصوص نماز کی جماعت اور اسکے قیام سے آپکو کون سے روک سکتی تھی؟ چونکہ اسی زمانے میں آپ گھوڑے سے گر گئے تھے اور ساق مبارک پر چوٹ لگ گئی تھی اسلیے کچھ عرصے تک اپنے کوٹھے ہی میں تشریف فرما رہے -

امام بخاری نے "باب الصلاة فی السطوح و المنبر و الخشب" میں حضرۃ انس بن مالک کی روایت درج کی ہے: عن انس بن مالک: ان رسول الله صلعم سقط عن فرسه - فجحشت ساقه او کتفه و آلی من نسائه شهرا' فجلس فی مشربة له درجتها من جذوع النخل فاتاه اصحابه یعودونه فصلی بهم جالسا و هم قیام - الخ (صحیح بخاری کتاب الصلاة - صفحہ ۸۱ -)

اسکا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرۃ (صلعم) نے اپنی ازواج سے ایک ماہ کیلیے ایلاء کیا تھا - اسی زمانے میں آپکے ساق مبارک پر چوٹ لگ گئی اور آپ اپنے کوٹھے میں مقیم ہوگئے - صحابہ عیادت کیلیے آئے تو وہیں نماز جماعت بیٹھکر پڑھائی -

اب آپ غور کیجیے کہ واقعہ کی اصلیت کیا ہے' اور اسے معاندین شیاطین کس صورت میں پیش کرتے ہیں!

(تائید مزید)

یہاں تک لکھ چکا تھا کہ ایک نئی کتاب کا پارسل پہنچا - قاضی ابوبکر ابن العربی الاندلسی کی احکام القرآن اپنے موضوع میں ایک بہترین کتاب ہے اور بعد کی تصنیفات کا ماخذ مشہور - حال میں مولائی حفیظ سابق سلطان مراکش نے اپنے صرف سے اسے مصر میں چھپوادیا ہے' اور میرے پاس آگئی ہے - شکر اللہ مساعیہ - مجھے نہایت خوشی ہوئی کہ قاضی موصوف کی بھی روایات قصہ ماریہ کی نسبت وہی راے ہے جو علامہ عینی اور نووی وغیرہ کی ہے - چنانچہ تمام روایات کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وانما الصحیح انه کان فی العسل وانه شربه عند زینب و تظاهرت علیه عائشة و حفصة فیه و جری ما جری - (جلد ۲ - صفحہ ۲۷۲)	اور دراصل صحیح یہی ہے کہ آیۂ تحریم کا شان نزول شہد کا واقعہ ہے' اسے حضرۃ زینب کے ہاں آپنے پیا تھا' اسپر حضرۃ عائشہ و حفصہ نے مظاہرہ کیا

اور وہ سب کچھ پیش آیا جو معلوم ہے -

اسئلة واجوبتها

اعتراف و تحقیق مزید

تتمۂ "واقعۂ ایلاء"

(یکے از افاضل و ارباب علم - از دہلی)

حضرة مولانا مد فیوضہ -

سچ سچ عرض کرتا ہوں کہ واقعۂ ایلاء پر آپکا محققانہ مضمون دیکھکر جو فی التحقیقت فن حدیث و سیر کا ایک بہترین رسالہ ہے، آپکی جانب سے میرے خیالات بالکل ہی بدل گئے، اور یقین ہو گیا کہ اللہ تعالی نے آپکے دل کو علم و خدمت علم کیلیے کھولدیا ہے -

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

البتہ اس بحث میں ابھی چند سوالات کی اور گنجایش باقی رہگئی ہے - اگر ان پر بھی بحث ہو جاے تو مسئلہ بالکل صاف ہو جاے، اور پورا مضمون الگ ایک رسالہ کی صورت میں شائع کردیا جاے - وہ سوالات یہ ہیں :

(۱) یہ بات تعجب انگیز معلوم ہوتی ہے کہ آنحضرت نے صرف حضرت حفصہ کے کہنے سے شہد اپنے اوپر حرام کرلیا ہو - اسکی مزید توضیح کرنی چاہیے -

(۲) حضرة عائشہ پر الزام سازش کا اور آنحضرة کو اذیت دینے کا عائد ہوتا ہے، جس سے ازواج مطہرات کو پاک ہونا چاہیے -

(۳) سائل نے مسیحی معترض کا قول نقل کیا تھا کہ آنحضرة اس واقعہ کی وجہ سے اسقدر آزردہ ہوے کہ ایک ماہ تک گھر سے نہ نکلے - جناب نے اسکا کوئی مدلل جواب نہیں دیا -

الہلال :

اظہار لطف کیلیے سپاس گذار اور مستدعی دعا ہوں - جناب نے غالباً خیال کیا کہ یہ بحث ختم کردی گئی حالانکہ ابھی باقی ہے - عدم گنجایش کی وجہ سے پچھلی اشاعت میں بقیہ تکڑہ نہ نکل سکا - جن سوالات کو جناب نے لکھا ہے، اس عاجز نے خود بھی انکو ضروری سمجھا تھا اور انپر مستقل عنوانات سے نظر ڈالی تھی - چنانچہ بقیہ تکڑہ آج درج کیا جاتا ہے، اسے ملاحظہ فرمائیں :

(واقعۂ تحریم شہد کی اہمیت)

ایک معترض یہ شبہ پیدا کرسکتا ہے کہ تم قصۂ ماریہ سے انکار کرتے ہو اور جو چیز آنحضرت صلعم نے اپنے اوپر حرام کرلی تھی، اسے موطوۂ لونڈی کی جگہ شہد بتلاتے ہو، لیکن اول تو محض بوئے مغافیر کی شکایت کرنے سے شہد نہ کھانے کی قسم کھا لینا ایک ایسی بات ہے جو قرین عقل نہیں معلوم ہوتی - پھر اگر ایسا ہوا بھی ہو تو ایک معمولی کھانے پینے کی چیز کے نہ کھانے کی قسم کھا لینا کونسی ایسی بڑی بات تھی جسکی وجہ سے خدا نے تنبیہ ضروری سمجھی اور ایک خاص آیت نازل کی؟

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور وہ کوئی بڑی ہی اہم بات ہوگی اور وہ یہی ماریۂ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرلینا ہے -

لیکن یہ شبہات بھی صرف اسی دماغ میں جگہ پا سکتے ہیں جو سیرة حضرة سید المرسلین، و خصائص نبوت عظیمہ، و مصالح و اسرار شریعت، و وجوہ تنزیل کلام الہی و احکام دینیہ سے واقف نہ ہو - ورنہ فی الحقیقت یہ امر بالکل واضح و عین قرین عقل و درایت ہے -

آنحضرة (صلعم) کا شہد کیلیے قسم کھا لینا کچھ بھی خلاف عقل نہیں ہے جبکہ روایات صحیحہ سے معلوم ہوگیا ہے کہ اس بارے میں تمام بیویوں نے ایکا کرلیا تھا، اور ایک ہی چیز کے متعلق، ایک ہی زمانے میں، ایک ہی انداز سے، سب نے شکایت کی تھی - امام بخاری کی تمام روایات کو جمع کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس تدبیر میں تمام بیویاں شریک کرلی گئی تھیں - کتاب الطلاق والی روایت میں ہے کہ حضرة عائشہ نے سب کو اطلاع دیدی اور سب سے پہلے حضرت سودہ نے اظہار کیا -

پس ظاہر ہے کہ آنحضرة (صلعم) یکے بعد دیگرے تمام بیویوں سے ملے ہونگے - ان میں سے سب نے شکایت کی ہوگی کہ مغافیر کی بو آتی ہے - آپ حضرة زینب کے ہاں معمول سے زیادہ تشریف فرما رہتے تھے اور وہیں شہد تناول فرمایا تھا - آپ توسم نبوت سے سمجھ گئے ہونگے کہ اس شکایت کی تہہ میں رقابت کا جذبۂ محبت مخفی ہے - ازواج مطہرات سے آپ کمال محبت و شفقت فرماتے تھے اور عورتوں کے ساتھہ عموماً آپکا سلوک نہایت رضا جوئی اور سلوک و تسامح کا تھا - یہ حالت دیکھکر انکی خوشی کیلیے آپ نے قسم کھا لی ہوگی کہ اگر ایسا ہی ہے تو لو میں اب شہد کبھی نہ کھاؤنگا -

اس میں تعجب و انکار کی کونسی بات ہے ؟

رہی یہ بات کہ محض کھانے پینے کی ایک چیز میں کونسی ایسی اہمیت تھی کہ خدا کو آیت نازل کرنی پڑی اور "لم تحرم ما احل اللہ لک ؟" کے الفاظ میں آپکو متنبہ فرمایا ؟ سو یہ شبہ احکام شریعت کے اصول و مصالح جاننے والوں کی زبان سے تو کبھی نہیں نکل سکتا - شریعت الہی ایک قانون ہے جو بہت سے کاموں کا حکم دیتا اور بہت سی چیزوں سے روکتا ہے - قانون کا تمام تر دار و مدار اصول (پرنسپل) پر ہے، اور اسکی ہر فرعی اور ہر جزئی سے جزئی بات کا بھی اثر اسکے اصل اصول پر پڑتا ہے - مانا کہ شہد فی نفسہ کوئی اہم چیز نہ تھی، لیکن کیا قانون الہی کی حلال کردہ شے کو کسی انسان کی خوشی کیلیے اپنے اوپر حرام کرلینے کی نظیر بھی اہم و وقیع نہ تھی ؟ اللہ سبحانہ نے دیکھا کہ آپنے ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے - اس نظیر کا اثر شریعت کے عام قانون حلت و حرمت پر پڑیگا - آپکا وجود شریعت کا عملی پیکر اور اسوۂ حسنہ ہے - اس نظیر کی وجہ سے احکام الہی کی قطعیت مشتبہ ہوجائیگی - اور لوگ حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلیا کرینگے - پس نہایت ضروری تھا کہ فوراً امر پر واضح کردیا جاتا کہ کوئی انسان خدا کی حلال کردہ شے کو اپنے اوپر حرام نہیں کرسکتا - اور جو کھانے پینے کی چیزیں اس نے اپنے بندوں کیلیے حلال کردی ہیں، وہ ہر حال میں حلال ہیں - اس نظیر کو نظر انداز کردیا جاے اور قانون پر اسکا اثر نہ پڑے -

پھر اس واقعہ سے یہ سوال بھی پیدا ہوگیا تھا کہ اگر کوئی شخص ایسا کر بیٹھے تو اسکے لیے شریعت کا حکم کیا ہوگا ؟ کیا واقعی اسکے حرام کرلینے سے وہ حلال کردہ شے اس پر حرام ہو جائیگی ؟ اسکو بھی صاف کردینا قانون کی تکمیل و حفظ کیلیے ضروری تھا - پس خدا نے صاف کردیا کہ ہر معاہدہ، ہر قسم، اور ہر وعدہ جو قانون شریعت کے خلاف ہو، شریعت کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے - تم ہزار کسی حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلو لیکن چونکہ قانون الہی نے تم پر حرام نہیں کیا ہے اسلیے وہ کبھی حرام نہوگی!

اسمیں ضمناً یہ پہلو بھی ملحوظ تھا کہ اسلام نے انسان کیلیے جائز اور غیر مضر لذتوں اور راحتوں کا دروازہ بالکل کھول دیا ہے -

(مراسلات)

مراسلات یا تو تحریری هوتی هیں یا عکسی - اول الذکر نہایت باریک کاغذ پر هوتے هیں جو ۳ - سے ساڑھے ۴ - انچ تک هوتا هے - کاغذ کو بیچ سے موڑ کے بتی کی طرح لپیٹ دیتے هیں - لپٹنے کے بعد اسکی ضخامت کوئی ڈیڑہ انچ کی هوتی هے ' اور ایک سرے کی طرف گاؤ دم هوتی چلی جاتی هے -

عکسی مراسلات ۱۱ × ۱۴ انچ کی قلمی تحریروں سے ۱½ × ۲ کی جھلی پر لیلی جاتی هیں - عکسی مراسلات جب پہنچتی هیں تو اس جھلی کو ایک شیشه کی پلیٹ پر منڈھکے خوردبین (Glass magnifying) سے یا طلسمی لالٹین کے ذریعه اسکا پرتو ڈالکے پڑھتے هیں - مشقی مراسلات میں یه فرمایش هوتی هے که اس کبوتر کے پکڑنے کی اطلاع فوجی حکام کو دیدی جائے - اسکے علاوہ اس کبوتر کی منزل مقصود ' جتنے کبوتر چھوڑے گئے هیں انکی تعداد ' انکے سلسله وار نمبر ' نیز علم الجو کے متعلق چند عملی نوٹ درج کیے جاتے هیں -

مراسلات دو قسم کے چونگوں میں بھیجے جاتے هیں - ایک قسم کا چونگا غاز کے پروں کا هوتا هے جسکا طول ڈیڑہ انچ اور قطر آدھ انچ هوتا هے -

مراسلات روانه کرنے والا اپنے بائیں هاتھ سے کبوتر کو پکڑ کے اسکے سینے کو اپنے سینے سے لگا لیتا هے اور اسکی دم کے درمیانی پروں میں سے ایک کو علحدہ کرکے اسمیں قلم کا سر ڈالدیتا هے ' اور بقیه پر کے دونوں طرف کے ریشوں کو اسطرح دبا دیتا هے که جب مراسله نکال لی جاتی هے تو پھر اپنی اصلی حالت میں آجاتے هیں - اسکے بعد اس پر کی ڈنڈی کے اندر جو خول هوتا هے اسمیں مراسلت ڈالکے دیا سلائی کے تنکے سے بند کردی جاتی هے -

[۱] کبوتروں کا سفری آشیانه - ایک بالکل بند حالت میں دکھلایا گیا هے اور ایک جالی دار هے -

[۲] نامه بر کبوتروں کے اترنے کا مدارہ نما اسٹیشن -

دوسری صورت یه هے که الیومینیم کا ایک چونگا کبوتر کی ٹانگ میں باندھدیتے هیں ' اور مراسلت ایک دوسرے چھوٹے چونگے میں رکھکے اس بڑے چونگے کے اندر ڈالدیتے هیں -

هر فوجی نامه بر کبوتر پر بعض خاص نشانات هوتے هیں جن سے وہ فوراً پہچان لیا جاتا هے - بائیں پیر میں الیومونیم کا ایک حلقه هوتا هے ' جس پر تاریخ ' کبوتر خانے کا پته ' اور نمبر شمار منقش هوتا هے - یہی نقوش مع حرف "ن" یا "م" کے بغرض اظہار جنس اسکے بازو پر بھی چھپے هوتے هیں - اسکے علاوہ اجتماع گاہ افواج اور کبوتر کی جنس کا علم اس رنگین مصنوعی هاتھی دانت (Celluloid) کے حلقه سے بھی هو جاتا هے ' جو کبوتر کے داهنے پیر میں هوتا هے - یه حلقے بتی هوئی رسی کی طرح بنائے جاتے هیں اور نئے تاروں کے ان میں بل دیے جاتے هیں - ڈھائی بل نر کی اور ڈیڑہ بل مادہ کی علامت قرار دیگئی هے - اسکے علاوہ سیاہ ' سفید ' نیلا ' سرخ ' زرد ' سبز ' بنفشی کے سات طرح کے رنگ لگے هوتے هیں ' جن سے مختلف اطراف کی علامتوں کا کام لیا جاتا هے -

(اسباب و وسایل)

طریق تربیت کے اس مختصر خاکے کی تکمیل کے لیے یه ضروری معلوم هوتا هے که ان مادی سامانوں کو بھی بیان کردیا جائے ' جو فرانس کے فوجی کبوتروں کی تربیت میں استعمال کیے جاتے هیں - اسمیں نامه بری کا سامان مع کابکوں کے سامان کے شامل هے -

چونکه کبوتروں کو صرف چند مقررہ گھنٹوں هی میں خانوں سے نکالا جاتا هے ' اسلیے هر حصه (ٹمپا ٹمنٹ) کے دروازے پر خاص داخله کے پنجرے رکھ رهتے هیں - یه پنجرے اس طرح کے بنے هوتے هیں که کبوتر اندر جا تو آسانی سے سکتا هے مگر نکل نہیں سکتا -

پنجرے عموماً ۲ انچ اونچے ' ۲۳ انچ لمبے ' ۲۸ انچ گہرے هوتے هیں - انکے پہلو آهنی تیلیوں کے هوتے هیں جن میں ڈیڑہ ڈیڑہ انچ باهم فصل هوتا هے - اوپر آهنی جال هوتا هے جسکا هر حلقه ۵ - ۴ انچ کا هوتا هے - یه گنجایش ایسی هے که اندر جانے کے لیے تو کافی هے مگر باهر نکلنے کے لیے بالکل ناکافی هے - سامنے کا بالائی حصه بالکل دونوں پہلوؤں کی طرح هوتا هے مگر زیریں حصه بدنما تاروں کے ایک متحرک چوکھٹے سے بند کردیا جاتا هے - یه جو بند ایک قلابه میں جھولتا رهتا هے جو اس چوکھٹے کی بالائی سلاخ میں جڑا هوتا هے ' اور زیریں سلاخ اسطرح بنی هوتی هے که اس بدنما تاروں کے چوکھٹے کو اندر جانے دیتی هے مگر باهر آنے نہیں دیتی - جب کبوتر واپس آتے هیں تو پنجرے کے سامنے والے تختے پر بیٹھتے اس چوکھٹے کو ڈھکیلتے هوئے اندر چلے جاتے هیں جب نکلنا هوتا هے تو دور سے کھڑکی اٹھا دیتے هیں -

وہ تخته جس پر کبوتر آکے بیٹھتے هیں ' اسلیے لمبا بنایا گیا هے تا که کبوتر کو اپنے خانے کا راسته ملنے میں سہولت هو -

وہ آشیانے جنمیں بیٹھکے مادہ انڈے سیتی هے ' بالائی خانوں میں بنائے جاتے هیں - هر خانے میں دو آشیانے هوتے هیں تاکه پہلی جھول کے بچوں کے نکلنے کے بعد سے تین هفتے کے اندر (یعنی قبل اسکے که بچے خود دانا چگنے کے قابل هو جائیں) جوڑے دوسری جھول کے انڈے دیدیتے هیں - ان خانوں کا بالائی حصه اسطرح بنایا جاتا هے که کبوتروں کے لیے ایک روش سی نکل آتی هے - سامنے کا حصه لکڑی کی هلکی جالی سے بند هوتا هے جو آشیانے کی صفائی کے وقت بآسانی هٹا لی جاتی هے -

کبوتروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر موتی موتی شاخوں کے پنجروں میں لیجاتے هیں - جب اڑنے کے لیے چھوڑنا هوتا هے تو اس چور دروازے کو کھولدیتے هیں جو پنجرے کے اوپر هوتا هے - یه پنجرے تین مختلف پیمانوں کے هوتے هیں ' جنمیں علی الترتیب ۲۵ سے ۳۰ ' ۱۲ سے ۱۵ ' اور ۴ سے ۶ کبوتر تک آسکتے هیں - پنجرے یا تو ریل کی گاڑیوں میں جاتے هیں یا خچر پر رکھکر لیجاتے هیں -

فوجی حکام جہاں تک هوسکتا هے نامه بر کبوتروں کی پرورش کی حوصله افزائی کرتے رهتے هیں - فرانس کے ملکی (سول)

تاریخ قدیم کا ایک فراموش شدہ صفحہ !

نامہ بر کبوتر !

عہد قدیم کی تار برقی اور طیارات !

نامہ بر کبوتروں کی فوجی تربیت کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ پہلے انہیں کبوتر خانوں کے گرد و پیش کارے دیے جاتے ہیں - ہر کبوتر سے یہ چاہا جاتا ہے کہ وہ ہر روز ۲ گھنٹے دن بھر میں دو بار اڑیں -

ان آزمایشی لڑائیوں کی نگرانی نہایت توجہ سے کی جاتی ہے - پنجروں کی کھڑکیاں جب کھولی جاتی ہیں تو سپاہی مستعد رہتے ہیں اور ان کبوتروں کو ڈھابلیوں کی چھت پر بیٹھنے نہیں دیتے - جو چند کبوتر پاس کی چھتوں پر بیٹھکے اپنے رفقا کے سامنے نافرمانی کی بری مثال پیش کرتے ہیں ' انہیں بلا تکلف فوراً گولی سے مار دیا جاتا ہے -

اعلی درجہ کے تربیت یافتہ کبوتر غول باندھکے اڑتے ہیں ' جسکی وجہ سے وہ کبھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے پاتے -

نامہ بر کبوتروں کے سفری آشیانے

بورے پٹھے پہلے چند مدت اڑتے ہیں ' پھر بتدریج بڑھتے جاتے ہیں - یہاں تک کہ تین مہینہ کی عمر میں گھنٹے گھنٹے بھر تک اڑنے لگتے ہیں -

ایک طرح کی نقل و حرکت کے لیے ہمیشہ ایک ہی قسم کے اشارے کیے جاتے ہیں تا کہ کبوتر سمجھہ سکیں کہ انسے کیا کہا جا رہا ہے ؟ کبوتروں کو پنجروں سے نکالنے کے لیے چیخیں ' تالیاں ' اور کمروں کی درمیانی اوٹیں کھڑکھڑائی جاتی ہیں واپس بلانے کے لیے کونڈوں میں پانی بھرنے اور زمین پر دانہ ڈالنے کے بعد سیٹی بجائی جاتی ہے -

(نامہ بری کی مشق)

پرواز کے ساتھہ ساتھہ نامہ بری کی مشق بھی شروع کرادی جاتی ہے - مسافت کی مقدار بتدریج بڑھتی رہتی ہے - فراہمی افواج کی حالت میں کبوتر کسی ' ایسے مقام پر رکھے جاتے ہیں جسمیں اور فوج میں حملے کے وقت سلسلۂ نامہ و پیام ضرور رہنا چاہیے -

جو مقامات ایسے ہیں کہ بعض ذرائع مراسلت کی بربادی کے بعد کبوتروں کو وہاں رکھا جا سکتا ہے ' انکے متعلق سلسلۂ تعلیم کا جاری رکھنا ایک منطقی نتیجہ ہے ' مگر اسکی قسمت میں پابندی نہیں - کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ کبوتر ڈھابلیوں کے ہر طرف اڑائے جاتے ہیں - بارش ' کہر ' اور برف کے زمانے میں اڑانے کی کوشش نہیں کی جاتی - جاڑے کے زمانے کو بالکل غیر مناسب سمجھا جاتا ہے - فروری ' مارچ ' اور اپریل کے مہینے پٹھوں کی نگرانی و پرداخت کے لیے وقف ہوتے ہیں -

عمر کے لحاظ سے کبوتروں کے دو درجے ہوتے ہیں - پہلے درجے کے کبوتر یا تمام افواج کی کور جسکی عمر ۱۸ مہینے سے لیکے ۸ برس تک ہوتی ہے ' روزانہ اپنی ڈھابلی سے اڑکے وہاں تک جاتے ہیں ' جہاں وہ جنگ کے زمانہ میں رکھے جائینگے - یہ یا تو چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں اڑتے ہیں ' کبھی ایک دم سے چھوڑ دیے جاتے ہیں ' مگر بہر صورت انمیں سے ہر ایک کے کام کا خیال رکھا جاتا ہے تا کہ ہر کبوتر کی مشق اچھی طرح ہو جائے - بعض کبوتر عرصہ تک فوجوں کی اجتماع گاہوں میں بند رہتے ہیں - نیز ایک زمانے تک کسی خاص راہ پر باقاعدہ ہر روز اڑائے جاتے ہیں -

مسافت کی مقدار پہلے دن ۲۰ کیلومیٹر (ساڑھے ۱۲ میل) ہوتی ہے - تیسرے دن ۳۰ کیلومیٹر چھٹے دن ۶۰ کیلومیٹر - چودھویں دن ۸۰ کیلومیٹر - بیسویں دن ۱۳۰ کیلومیٹر - ستائیسویں دن ۲۱۰ کیلومیٹر - اور چونتیسویں دن ۳۰۰ کیلومیٹر کردی جاتی ہے -

ایک سال کی عمر کے پٹھوں کو بھی چھہ ہفتے میں قریباً یہی مشق کرائی جاتی ہے - ڈھابلی کے آس پاس چند ابتدائی اڑانوں کے بعد اولا ۱۰ - کیلومیٹر تک جاتے ہیں ' اسکے بعد مسافت بتدریج بڑھتی جاتی ہے - یہاں تک کہ چھٹے ہفتہ کے آخر میں ۲۰۰ کیلومیٹر پورے ہو جاتے ہیں -

پرواز کی مشق خشکی یا دریا میں ' جس پر کبوتر خانوں کی مقامی حالت اجازت دے ' کرائی جاتی ہے - دھوپ کی گرمی کے خیال سے کبوتر بہت ہی تڑکے چھوڑے جاتے ہیں - موسم سرما میں شرح پرواز ۸۰ سے لیکے ۹۰ میٹر (ڈیڑھ میل) فی منٹ ہوتی ہے - ان مشقوں کے نتائج ' گم شدہ کبوتر ' دیگر سانحات ' یہ سب چیزیں قلمبند ہوتی ہیں -

چونکہ ان مشقوں کا مقصد کبوتروں کو باقاعدہ نامہ بری کی تعلیم دینا ہے ' اسلیے انکے ساتھہ ایسے خطوط بھی کر دیے جاتے ہیں جو خاص طور پر اسی غرض سے ہلکے اور محفوظ بنائے جاتے ہیں تا کہ بحفاظت و سہولت جا سکیں -

شیخ عبد البہا عباس آفندي

موجودہ رئیس البہائیہ جو عنقریب ہندوستان آنے والے ہیں -

اصول و عقائد اور تاریخ و سوانح کي کتابیں صرف بہائي حلقہ هي میں محدود رهیں - علی الخصوص کتاب " البیان" جو محمد علی باب نے بطور ایک الہامی کتاب کے پیش کي تهي ' اور جسے اب بہائیہ منسوخ قرار دیتے هیں ' اور کتاب " اقدس " جو شیخ بہاء الله نے پیش کي تهي اور جو اب مذهب بہائي کا اصل الاصول اور کتاب وحي آسماني هے ' نیز عبادات و اعمال کے رسائل ' باهمي مناجرات و مخاصمات کي مصنفات ' بہاء الله اور صبح ازل کے مناظرات ' وغیرہ وغیرہ صرف مشاهیر علماء بہائیہ هي کے پاس رهتي تهیں ' اور عوام بہائیہ کو بهي سواے کتب احکام و عقائد کے اصلي ذخیرہ بہت کم دیا جاتا تها -

لیکن همارے پاس یہ تمام ذخیرہ موجود هے - کتاب " البیان " اور " اقدس " اور کتاب الصلواۃ وغیرہ قلمي هیں جنکي نقل بمشکل حاصل کي تهي - انکے علاوہ تیس چالیس چهوٹے بڑے مطبوعہ رسالے بهي هیں جنسے تمام اصلي اور اندروني حالات پر روشني پڑتي هے -

پچهلے دنوں غالبا عبد کرد و ایراني بہائیوں نے قاهرہ میں ایک عمدہ پریس جاري کیا هے جسکا نام مطبع " کردستان العلمیہ " هے - اس پریس میں بهي متعدد کتابیں نئي طبع هوي هیں - ازانجملہ موجودہ رئیس بہائیہ شیخ عباس آفندي کے عربي و فارسي رسائل و خطوط هیں جو مختلف سوالات کے جواب میں لکهے گئے تهے - اسکا قلمي نسخہ بعض بہائي دعاۃ کے پاس پہلے دیکهه چکا هوں - اب چهپنے کي وجہ سے بآساني هاتهہ آگئي هے -

اسي طرح " گب سیریز " میں مسٹر ادورڈ براؤن نے " تاریخ بہائیہ " شائع کرکے جو در اصل " مقالۂ سیاح " کا اصلي نسخہ هے اسکي ابتدائي تحریک و ظہور کي پوشیدہ تاریخ بهي شائع کردي هے :

بس ایک نہایت مفصل اور دلچسپ مضمون مذهب بہائي کي تاریخ پر لکها جا سکتا هے - بشرطیکہ لکهنے کي مہلت ملے -

افسروں میں بہت سے لوگوں کے پاس کبوتر خانے ہیں جنمیں بہت سے تربیت یافتہ نامہ بر کبوتر ہیں ' اور جو براہ راست صیغۂ جنگ کی نگرانی میں داخل ہیں -

فرانس کے نامہ بر کبوتروں کو سرکاری طور پر تعلیم دینے کی تاریخ سنہ ١٨٧٠ کی جنگ جرمنی و فرانس سے شروع ہوتی ہے - گو اسوقت ان مسکین پرندوں کی تربیت بہت ہی معمولی ہوئی تھی ' مگر انہوں نے ایسے عجیب و غریب کام انجام دیے کہ اب آیندہ جنگ میں انکی اعانت پر پورا پورا اعتماد کیا جاتا ہے -

(نامہ بر کبوتر اور طیارات)

غالبا عنقریب کبوتر ایروپلین یعنی ہوائی جہازوں پر بھی حملہ کرینگے ' اگرچہ طیارچیوں کو ان سے طبیعی نفرت ہے کیونکہ وہ کبوتروں کو ایک خطرناک دشمن سمجھتے ہیں - انکا خیال ہے کہ ایک کبوتر ایروپلین کی رسی کو پھڑپھڑانے والے موٹروں سے سخت صدمہ پہنچتا ہے اور پرندے کا پروپلر Propeller (ہوائی جہاز کے سمت کا ایک آلہ) نقص پیدا کرتا ہے اور بھی خطرناک ہوتا -

ان امور کے انسداد کے لیے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ موٹروں کو چھوڑتے وقت پرندوں کو انکے سر کی طرف ... ایک لمبی تالی ... سے چھوڑا جائے کہ جب تک یہ حیرت زدہ پرند سنبھلکر اڑنا شروع کرے ' اسوقت تک طیارہ ان سے بہت دور ہوجائے - اس تجویز کا آیندہ موسم سرما میں تجربہ کیا جائیگا "

یہاں تک سائنٹفک امریکن کے مقالہ نگار کے مضمون کا ترجمہ تھا - بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ اس وقت تک یورپ کی ایک بڑی حکومت نامہ بر کبوتروں کی تعلیم و تربیت کا ایک ایسا با قاعدہ جنگی صیغہ رکھتی ہے ' اور جو فرانس اس عہد کے حیرت انگیز ترقی میں اپنے ہوائی طیارات سے شہرت حاصل کرچکا ہے. وہ ان قدرتی اڑنے والے نامہ بروں کی طرف سے بھی غافل نہیں ہے ' اور پھر سے بہتر ہوائی جہاز بھی اسکے کبوتروں سے بے نیاز نہ کرسکے ہیں !

اسکے بعد ہم نامہ بر کبوتروں کی تاریخ گذشتہ کی طرف متوجہ ہونگے ' اور علی الخصوص اسلامی عہد کی ترقیات و انتظامات کا تذکرہ کرینگے - کیونکہ یہ فن بھی مسلمانوں کے عہد عروج کا کچھ کم ممنون نہیں ہے -

عالم اسلامی

یورپ و امریکہ اور مذہب بہائیہ

موجودہ رئیس البہائیہ کا سفر ہند !

جبکہ انگلستان اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کی تحریک از سر نو شروع ہوتی ہے اور توفیق الہی نے اسکے لیے غیر متوقع وسائل بہم پہنچا دیے ہیں ' تو یہ ذکر یقیناً قابل توجہ سمجھا جائیگا کہ موجودہ صدی کا ایک نیا ایرانی نژاد مذہب جو برسوں سے اپنی خاموش اور بے صدا دعوۃ کو مشرق و مغرب میں پھیلانے کیلیے غیر معمولی جد وجہد کر رہا ہے اور جسکے تفصیلی حالات سے ایران کے باہر بہت کم دلچسپی لی گئی ہے ' امریکہ کی جدت پسندی اور تلاش مذہب سے فائدہ اٹھانے میں بہت کامیاب ہوا ہے ' اور اب انگلستان میں بھی اپنی دعوۃ کی تحریک کا سامان کر رہا ہے -

یعنی محمد علی باب کی موسسہ اور شیخ بہاء اللہ کی ترقی دادہ بہائی تحریک جسکی ابتدا گو دعاۃ مہدیہ سے ہوئی ہو لیکن اب وہ ایک بالکل مستقل اور مدعی تجدید شریعت و کتاب مذہب ہے ' اور ایران کے علاوہ بھی اسکے پیروؤں کی اچھی تعداد ہندوستان ' روما ' مصر ' ترکستان ' امریکہ ' بغداد ' اور عراق عجم میں موجود ہے !

ابھی چند ہفتوں کی بات ہے کہ ایک امریکن بہائی لیڈی نے ہندوستان کا سفر کیا تھا تاکہ بہائی مذہب کی تبلیغ کو تقویت پہنچائے اور عرصے تک بمبئی میں مقیم رہی تھی - ولایت کی تازہ ڈاک سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عباس افندی یعنی موجودہ رئیس بہائیہ عنقریب ہندوستان آنے والا ہے -

مسز اسٹ... : ایک امریکن بہائی لیڈی

حال میں ہم سے ایک صاحب علم بزرگ نے مذہب بہائی کی تاریخ و عقائد کے متعلق استفسار کیا ہے - اسکا تفصیلی جواب "اسئلۃ و اجوبتہا" کے سلسلے میں لکھنا چاہتے تھے لیکن واقعۂ ابلاء نے کئی ہفتہ سے تمام گنجائش روک لی ہے ' اسلیے دیگر سوالات کی طرف متوجہ ہونے کا موقعہ نہیں ملا - ہمارے پاس اس مذہب کی صحیح تاریخ اور تمام عقائد و مختصات و تغیرات کا بہترین مواد عرصے سے موجود ہے ' اور متعدد مشاہیر علماء بہائیہ سے بمبئی کے قیام میں نہایت مفصل صحبتیں رہچکی ہیں - بہائی عقائد و اصول کی کتابیں عرصہ تک بالکل قلمی تھیں اور اجنبیوں کیلیے انکا دیکھنا تقریباً محال تھا - پھر بغداد و عکہ اور مصر و امریکہ میں بعض بعض طبع ہوئیں ' لیکن انکو بھی اجنبیوں میں تقسیم نہیں کیا گیا اور سواے " مقالۂ سیاح " وغیرہ کتب دعوۃ و تبلیغ کے اصل

اس رقم میں مختلف قسم کے قرض شامل ہیں: ۲۱,۴۸,۲۱,۸۶۰ پونڈ کی رقم ۱,۸۵۵ اور ۱۸۹۱ کے قرضوں کی ہے جسکا سود ۴ فیصدی ہے - ایک رقم سنه ۱۸۹۴ کے قرض کی ہے جسکا سود ساڑھے تین فیصدی ہے - ان قرضوں کی ادائگی مصر کے خراج سے ہوتی ہے -

یہ ایک قسم کے قرض تھے - دوسری قسم کے قرضوں کی تعداد ۴۴,۷۲,۳۱۳ پونڈ ہے - اسمیں مندرجۂ ذیل قرض شامل ہیں :

اجارہ تمباکو کی کمپنی کا قرض جو سنه ۱۸۹۳ع میں ۴ فیصدی پر لیا گیا ہے - ریلوے کمپنی کا قرض جو سنه ۱۹۹۳ع میں ۵ فیصدی پر لیا گیا ہے - صومه بندرمه ریلوے کمپنی کا قرض جو سنه ۱۹۱۱ع میں ۴ فیصدی پر لیا گیا ہے - ان قرضوں کی ادائگی بعض مقررہ مالی معاهدوں سے ہوتی ہے -

قرض کی تیسری قسم چنگی کے قرض ہیں - انکی مقدار ۲,۲۶,۴۰,۰۲۴ پونڈ ہے - اسمیں سنه ۱۹۰۲ اور ۱۹۰۹ کے قرض اور سنه ۱۹۱۱ع کے قرض کی پہلی قسط بھی شامل ہے - ان تینوں کی شرح سود ۴ فیصدی ہے - انکی ادائگی خود حکومت کو براہ راست کرنا پڑتی ہے -

اس تفصیل سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ آخر فروری سنه ۱۹۱۱ع تک دولۃ عثمانیه کے عام قرضوں کی کل مقدار ۲,۹۱,۲۲,۴۲,۹۱۱ فرانک تھی (ایک فرانک دس آنه کا ہوتا ہے) جسمیں سے اسوقت تک ۳۰۱,۶۲,۲۶,۶۸۵ فرانک ادا ہوچکے ہیں' اور ۲,۶۰,۵۶,۱۶,۲۲۶ فرانک دولہ عثمانیه کے ذمه باقی ہیں -

لیکن اسکے بعد ہی دولۃ عثمانیه دو شدید ہولناک جنگوں میں گرفتار ہوگئی' - علی الخصوص جنگ بلقان میں اسے سخت بربادی ہوئی اور قرض بجاے کم ہونے کے اور بڑھگیا - چنانچه جنگ بلقان اور ادرنه کے واپس لینے سے قبل (آخر جون سنه ۱۹۱۳ع میں) وزیر مال نے اعلان کیا تھا کہ اسوقت دولۃ عثمانیه کے ذمه قرضہاے عام کی مقدار ۱۳,۰۲,۹۴,۴۵۷ عثمانی پونڈ یعنی ۲,۹۹,۵۸,۹۴,۵۱۱ فرانک ہوگئی ہے -

اسوقت قسطنطنیه اور یورپ میں عثمانی رعایا کی تعداد ۱۸۰۰۰۰۰ لاکھ ہے - ایشیا میں جن ممالک پر دولۃ عثمانیه عثمانی افسروں کے ذریعے حکومت کر رہی ہے' انکی آبادی ۱۹۱۰۰۰۰۰ ہے - اگر یہ قرض تمام عثمانی رعایا پر تقسیم کیے جائیں تو ہر شخص کے ذمه ۱۴۳ فرانک پڑینگے -

لندن پیرس میں جو موتمر مال منعقد ہونے والی ہے' اسمیں ان قرضوں کا ایک حصہ ضرور ریاستہاے بلقان سے لیا جائیگا - اگر یورپ نے انتہائی تعصب سے کام نہ لیا تو امید ہے کہ اس بار کا جسقدر حصہ ریاستہاے بلقان کے ذمه کیا جائیگا' اسکی مقدار قریباً ۴۶۹۰۰۰۰۰۰ فرانک ہوگی - اسکے بعد دولۃ عثمانیه کے ذمه ۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰ فرانک اور نتیجہ بدستور رهجائینگے' جنمیں غیر منتظم قرضوں کے شامل کرنے کے بعد (آخر جون سنه ۱۹۱۳ ع تک) دولۃ عثمانیه کی کل رقم ۳,۶۸,۱۶,۴۱۷ عثمانی پونڈ ہوگی - اس میں وہ قرض بھی شامل ہیں جو مختلف بنکوں سے لیے گئے اور اب اس آخری فرانسیسی قرض سے ادا کیے جائینگے -

---

آپ نے الہلال کا میں کیا زمانه شیفته و مفتون ہے - خدا کرے اس مقدس پرچه کی اشاعت ہر شہر و قصبه میں حامی و وافی ہو جائے:

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبله نما آشیانے میں

براہ کرم مندرجه ذیل تین خریداروں کے نام وی پی بھیجکر ممنون فرمائیں -

فقیر حقیر شاہ محمد چندا حسینی چشتی نامی کوہ پور شاہ پور - حیدر آباد -

بریدِ فرنگ

تلخیص و اقتباس

اسد پاشا کی گرفتاری کے متعلق تازہ انگریزی ڈاک میں تفصیلات آگئی ہیں مگر بیانات باہم مختلف ہیں - معلوم نہیں ہوتا کہ دونوں وزارتوں سے اسد پاشا کا استعفا شہزادہ وید کی ملاقات کا نتیجه ہے یا محافظ فوج میں اضافه ہونے کا؟ بہر حال ہوا یہ کہ ڈچ جندرمه (جنگی پولیس) کے افسر اعلی نے اسد پاشا کو حکم دیا کہ اپنی فوج کو منتشر کرکے ہتیار حوالے کردے - اس نے انکار کیا - بیان کیا جاتا ہے کہ اسکے بعد اسد پاشا کی فوج نے آتشباری شروع کردی تھی جسکا جواب اس فوجی توپخانه نے دیا جو پہلے سے بنظر احتیاط موقع (پوزیشن) پر رکھدیا گیا تھا - مگر اسکے بعد اسد پاشا نے صلح کا سفید جھنڈا بلند کردیا -

ایک مشترکه فوج اسد پاشا کے گھر کی طرف بڑھی' اور وہ گرفتار کرکے آسٹریا ہنگری کے ایک کروزر پر لے آئی - یہاں سے وہ ایک اطالی دخانی جہاز پر سوار کرکے برنڈزی بھیجدیا گیا -

اسد پاشا نے ایک اعلان پر دستخط کردیے ہیں' جسکا مطلب یہ ہے کہ وہ البانیا کے معاملات میں شہزادہ وید کے بغیر اجازت دخل نہ دینگا

ایپرس میں دول کی مداخلت کامیاب ثابت ہوئی - البانیا کے قبضه کے متعلق بین الملی کمیشن اور ایپرس کی عارضی حکومت کے درمیان کارفو میں ایک اتفاق ہوا ہے - اسکا خلاصه یہ ہے کہ ملک دو انتظامی ضلعوں (اواترز) میں تقسیم کردیا جائے جو والیوں (Prefect) کے ماتحت ہوں - جسقدر یونانی مذہبی و غیر مذہبی عمارات ہیں' وہ سب بدستور قائم رہیں - عام مدارس کے ابتدائی تین درجوں میں تعلیمی زبان البانی اور یونانی' دونوں ہوں - اسیطرح مذہبی' انتظامی' اور قانونی کارروائیوں میں بھی یونانی زبان البانی زبان کے پہلو بہ پہلو رائج کی جائے - اہل ایپرس سے ہتیار نہ لیے جائیں - جندرمه (جنگی پولیس) کے لیے اشخاص وہیں سے فراہم کیے جائیں - اس جندرمه کی خدمات کسی دوسری جگه کے لیے صرف اسی وقت لی جا سکیں کی جبکہ کسی بڑی طاقت سے مقابله کی صورت پیش آجاے اور اسکا فیصله بین الملی کمیشن کریگا - یہی کمیشن تنظیم و ادارۂ داخلی اور نئی حکومت کے قیام کا بھی ذمه دار ہوگا - آخر میں یہ ہے کہ اہل ایپرس کو عام معافی دیجائیگی -

گذشته ہفتے کے دوسرے ہفته میں بلغاری ایوان شوری کے اندر نہایت گرم صحبتیں رہیں - موضوع بحث یہ تھا کہ بلغاریا کے آخرین مصائب اور نامرادیوں کے لیے گوشف اور دینف کی وزارتیں کہاں تک ذمه دار ہیں؟ اعضاء (ممبرس) نے اپنی اپنی جماعتوں کے خیالات بیان کیے - بالاخر ہنگامۂ مباحثه و مناقشه کا خاتمه اس پر ہوا کہ تمام مختلف جماعتوں نے بلغاریا کی تقویت اور اسکے لیے متحدہ سعی و کوشش کو اپنا نصب العین قرار دیا' اور باہمی مناقشات کو مخالفت تک پہنچانے سے باز آگئے -

اس سلسلے میں اس حقیقت کا بھی انکشاف ہوگیا جو الہلال آج سے بہت پہلے لکھ چکا ہے' جبکہ جنگ بلقان جاری تھی' اور بلغاری فتحمندیوں کی خبروں نے دنیا کو حیران بنا دیا تھا - ہم نے لکھا تھا کہ جنگ لولی برغاس کے بعد ہی بلغاری قوت کا خاتمه

سلطان عبد الحمید نے میرزا یحیی کا ثاني ملقب به " صبح ازل " کو ابتدا قبرص میں اور بهاء الله کو عکه میں رکھا تها - یہی عکه بہائي مذهب کا موجوده مرکز ہے - شیخ بہاء الله کے بعد اسکا بڑا بیٹا " عباس افندي " جانشین ہوا - وہ ایک صاحب علم' وسیع المعلومات اور نہایت فصیح و بلیغ شخص ہے -

دستوري حکومت کے اعلان تک رئیس بہائیه کو عکه سے باہر نکلنے کي اجازت نه تهي - اعلان مشروطه کے بعد آزادي دیدي گئي - اس وقت سے اب تک شیخ عباس نے متعدد سفر کیے ہیں' پہلے مصر گیا - پھر امریکه کا سفر کیا جہاں کئي ہزار امریکن بہائي موجود ہیں اور متعدد شہروں میں انہوں نے اپني مذهبي سوسائٹي (بیت العدل) قائم کر رکھي ہے -

پچھلے دنوں وہ انگلستان آیا اور متعدد صحبتیں تحریک و دعوة کي منعقد کي گئیں - مگر اس بارے میں انگلستان اور امریکه بالکل مختلف آبادیاں ہیں - یہاں مذهبي تحریکیں اس قسم کي سیاحتوں سے فائدہ نہیں ہوسکتیں - تاہم بعض اخبارات میں ایک نئے ایراني مذهب کا ذکر کیا گیا' بعض رسائل نے اپنے نامه نگاروں کو تحقیق عقائد کیلیے بھیجا' بعض نے انکي اور انکے امریکن اور ایراني ساتھیوں کي تصویریں شائع کیں - غرضکه کچھه نه کچھه چرچا ہوگیا -

متعدد امریکن عورتیں انکے همراه ہیں جو بہائي ہوگئي ہیں - انہي میں سے ایک نوجوان داعیه حال میں کلکته آئي تھي -

خیال کیا جاتا ہے که شیخ عباس آفندي اب هندوستان کے سفر کا اراده کر رہے ہیں جو تمام دنیا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مرکز ہے اور جہاں گذشته بیس پچیس سال سے بہائي داعي متصل مگر بالکل خاموش کام کر رہے ہیں - غالبا وہ عنقریب لندن سے روانه ہوکر هندوستان پہنچیں -

مقامي معاصر " هندو پیٹریاٹ " نے شیخ عباس اور انکے ساتھیوں کي تصویریں بضمن سفر انگلستان و تذکرہ داعیۂ امریکه شائع کي ہیں - هم نے انکے بلاک اشاعت کیلیے منگوا لیے ہیں جو آجکي اشاعت میں درج " الهلال " کرتے ہیں -

ان میں پہلي تصویر ایک امریکن بہائنه کي ہے جسکا نام مسز سنٹ ہے - وہ سینٹ لوئی (امریکه) میں بہائي ہوئی اور پھر تکمیل تربیت کي غرض سے پانچ سال تک عکه میں مقیم رہی - پچھلے سال بہائي مذهب پر لکچر دینے کیلیے اس نے مصر کا سفر کیا اور وہاں سے دسمبر میں بمبئي پہنچی - بمبئي میں کچھه دنوں رهکر کراچي آئي اور کانگرس کے اجلاس میں شریک ہوئی - وہاں سے مدراس گئي اور مدراس سے کلکته آئی -

بہائي مذهب کے داعي جس سرگرمي اور سکوت و سکون کے ساتھه کام کرتے ہیں' اسمیں شکایت کیلیے بڑي هي عبرت و بصیرت ہے - رنگون' بمبئي' کلکته' اور مدراس میں انکي بڑي تعداد هندوستاني بہائیوں کي موجود ہیں جنہیں میں بعض جانتا ہوں' لیکن آجتک نه تو اخبارات میں انکا کبھی تذکرہ ہوا اور نه عام طور پر لوگوں کو حالت معلوم ہے " -

دولت عثمانیه کي موجوده مالي حالت

قرض اور آمدني

کسي سلطنت کے عام حالات پر اسکي مالي حالت کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے - خصوصاً دولۃ عثمانیه که یورپ کے ضغط و فشار اور اسکي عجز و درماندگي کي اصلي وجه اسکي مالي حالت هی ہے - اسلیے ضروري ہے که جب آپ دوله عثمانیه پر نظر عام ڈالتے ہوے اسکي مشکلات پر غور کریں' تو اُسکي مقروضیت کي وسعت اور اُسکي آمدني کي قلت کو بھي پوري تفصیل کے ساتھه پیش نظر رکھلیں -

دولۃ عثمانیه پر یورپ کے جسقدر قرض ہیں' انکي دو قسمیں کي گئي ہیں:

(۱) وہ جو کسي نظام و آئین کے ماتحت ہیں -

(۲) جو اس قید و بند سے آزاد ہیں -

پھر منتظم اور با قاعده قرضوں کي بھي ۳ - محرم کے اتفاق (اگریمنٹ) کي رو سے دو قسمیں ہیں -

(۱) وہ جو صیغه قرضہ هاے عام یعني (صندوق الدین) کے ذریعه سے ادا ہونگے -

(۲) وہ جو دولۃ عثمانیه نے کسي اجنبي بنک سے اس شرط پر لیے ہیں که وہ خود براہ راست ادا کریگي -

وزیر مال نے اپنے صیغه کي جو رپورٹ سب سے آخر میں شائع کي ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے که آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک دونوں طرح کے با قاعده قرض حسب ذیل تھے :

" دولۃ عثمانیه نے یورپ سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ صیغه قرضہاے عام یا صندوق الدین کے ذریعه سے ادا ہونگے' انکي مجموعي تعداد ۹,۱۳,۵۶,۳۲۸ عثماني پونڈ ہے - یه صیغه جسوقت سے قائم ہوا ہے اسوقت سے لیکر سنه ۱۹۱۱ع تک اس رقم میں سے کچھه اوپر ۹ ملین ادا ہوچکے ہیں - اب عثماني خزانه کے ذمه ۸۲ ملین ۱۰ ہزار ۳ سو ۵۰ ملین پونڈ باقي ہیں - (ایک ترکي پونڈ ۱۲ - روپیه کا ہوتا ہے)

اصلي قرض میں ۵,۷۹,۰۸,۳۲۰ پونڈ کي وہ رقم بھي ہے' جسکا شمار ان قرضوں میں ہے جو ریلوے کي آمدني سے ادا ہونگے - اسکا سود ۴ فیصدي ہے' اور یه ۳ محرم کے اتفاق میں منظور بھي ہوچکا ہے - اسکے علاوہ باقي ۲,۳۴,۴۸,۰۰۸ پونڈ میں مندرجۂ ذیل رقمیں شامل ہیں : سنه ۱۸۹۰' ۱۹۰۳' ۱۹۰۴' اور ۱۹۰۵ کے قرض جنکا سود ۴ فیصدي ہے - وہ رقمیں جو دوبارہ سنه ۱۹۰۵ع اور سنه ۱۹۰۸ع میں بغداد ریلوے کي ضمانت پر لي گئي ہیں - انکا سود بھي ۴ فیصدي ہے - سنه ۱۸۹۶ع کا قرض جسکا سود ۵ فیصدي ہے -

دولۃ عثمانیه نے یورپ کے بنکوں سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ خود براہ راست ادا کریگي' اسکي مجموعي تعداد ۴,۸۵,۹۴,۵۲۴ عثماني پونڈ ہے - جسمیں سے آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک قریبا ۴ ملین پونڈ ادا ہوچکے ہیں' اور ۴,۴۶,۰۸,۸۷۲ پونڈ ابھي عثماني خزانه کے ذمه واجب الاداء ہے -

جو هم گم گشتگان بادیه گمراهي کي صحیح رهنمائي کـر رهي هے مبادا کہیں هماري نظرونسے گم هو جاـے ' اور پھر هم اس ظلمت کده میں روشني کیلیے اسطرح محتاجونکي طرح بھٹکتے هوے پھریں ' جسکے تصور هي سے دل خائف هیں -

عنقریب چند خریدارونکے پتے ارسال خدمت کرونگا ' مگر میرے خیال میں یه کوئي ایسي امداد نهوگي - جس امداد کي منظوري کیلیے جناب سے هم امید وار هیں - اسپر توجه هو !

نیاز کیش

(حافظ) امام الدین اکبر آبادي - خریدار نمبر ۳۸۵۷

(۲)

جضرۃ الاعز المحترم -

آپ کیوں هم لوگوں سے اسقدر بیزار هوگئے هیں که همارے رنج و الم کا آپکو احساس تک نہیں رها ؟ به خبر که الهلال ' محبوب و محترم الهلال ' اپنی مالي مجبوریوں کي وجه سے (جو اگر ایک میعاد معینه کے اندر پوري نهوئیں تو خدا نخواسته بند کردیا جائیگا) کیا همارے دلوں کو زخمي کرنیکے لیے نا کافي نهیں ' جو آپنے اون باتوں کا اظهار شروع کردیا جو اوس حادثه جانکاه کے وقوع کے بعد پیش آنے والي هیں ؟ یعني یه که " خریداران اخبار کے چندوں کا کیا حشر هوگا ؟ " خدا کے لیے یه باتیں لکھه لکھه کر فدائیان الهلال کے مجروح دلوں پر نمک پاشي نه فرمائیے اور اونپر رحم کیجیے - آپنے خدا جانے کیونکر سمجھه لیا هے که الهلال کو جو کام کرنا تھا وه کرچکا اور اب اسکی ضرورت باقي نہیں هے ؟ اسکو تو اون سے پوچھنا چاهیے جو اسکي ضرورت کو محسوس کرتے هیں - کیا آپکو اس سے انکار هے که ضروریات زمانه کیطرف متوجه کرنے والا اور مختلف الخیال اشخاص کو ایک مرکز پر لانے اور ایسے ضروریات دیني و دنیوي کا انصرام کرانے والا یهي ایک رساله هے - اگر اپکے نزدیک مسلمانوں کي دیني و دنیوي ' سوشیل و پولیٹکل ضرورتیں درجۂ تکمیل کو پهونچ چکیں اور کوئي مزید احتیاج باقي نہیں رهي تو بسم الله ' کل کے بدلے الهلال کو آج هي بند کر دیجیے - چشم ما روشن - اور اگر ایسا نہیں هے تو خدا کے لیے اس اراده سے باز رهیے اور مسلمانوں پر رحم فرمایے - میں کہتا هوں که آپ جس مدت تک اوسکي ضرورت سمجھتے تھے اب اوسکے بعد هم اوسکي ضرورت پہلے سے زیاده محسوس کرتے هیں - سب سے اهم سوال جو اس رنجیده خیال کا باعث هوا هے ' وه اسکی مالی حالت هے - بے شک توسیع اشاعت کي ضرورت هے ' اور آپ کهانتک نقصان برداشت کر سکتے هیں - لیکن میں نہیں سمجھتا که آپ کیوں ضد پر قائم هیں که قیمت میں اضافه نه کیا جاے - نئے خریدار پیدا کرنے سے یه زیاده آسان هے که قیمت میں قدرے اضافه کردیا جاے - جو لوگ الهلال کے خریدار او ر شایق هیں وه معمولي اخبارں کے خریدار جیسے نہیں هیں - افسوس هے که آپ کو اس کا علم نہیں ' اگر علم هے تو عمداً اغماض کرتے هیں - میں تو یقین کے ساتھه سمجھتا هوں که خریداروں میں سے هر هر فرد دو روپیه سالانه الهلال پر نثار کرنے کو اپنا فرض نہیں بلکه سعادت سمجھے گا اگر آپ اس کا چنده بجاے ۸ - روپیه کے ۱۰ روپیه سالانه کردیںگے - اس سے قبل بھی میں لکھه چکا هوں اور دیگر حضرات نے بھي یهي استدعا کي تھي که ایسا کیا جاے لیکن معلوم نہیں اسپر توسیع اشاعت کو کیوں ترجیح دیجاتي هے ؟ اسمیں آپکي داتي منفعت کو دخل نہیں هے جسکي وجه سے آپ متامل هیں ' بلکه میں تو یهانتک عرض کرنیکي جرات کرتا هوں که خدا نخواسته کیا آپ کا کانشنس آپکو اجازت دیتا هے که آپ همارے منافع کو صرف اس وجه سے پا مال کردیں که اونسے ایک شائبه آپکي نسبت سوء ظن کا نکلتا هے ؟ یه مسئله الهلال کے بقا وقیام کا هے جسمیں سب مسلمان شریک هیں - زیاده سے زیاده آپ یه کیجیے که ایک قسم ۸ - روپیه کي بھي رهنے دیجیے ' اور جو صاحب ۸ - روپیه سے زیاده کا بار نه اوٹھا سکیں وه اس درجه میں رهیں ' اور کاغذ کي قسم میں تخفیف کرکے اوسکي کمي پوري کر دیجیے مگر لله بند کرنے کا خیال بھي دل میں نه لائیے - میں آپسے باادب درخواست کرتا هوں که میرے اس معروضه کو الهلال میں چھاپ دیجیے جس سے میري یه غرض هے که دیگر خریداران اخبار بھي اسپر توجه فرمائیں اور اس باره میں جو آنکی راے هو اوس سے بذریعه اخبار مطلع کریں ' نیز ایسي بات پر اڑ جانے والے اور اپني ضد سے نه هٹنے والے مولانا سے استدعا کیجاے که وه توسیع خریداري پر زور دینے کي جگهه قیمت کي بیشي کو منظور فرمالیں -

والسلام - آپکا ادنی خـــادم

غلام حسن از امروهه

تین بزرگوں کے نام الهلال بذریعه وي پي کے ارسال فرماویں مزید کوشش جاري هے - تابعدار بنده محمد امین خریدار نمبر ۹۱۴ -

هو گیا هے اور صرف اسی بدے بلغاریا اور اسکے حامی بیقرار هیں که آیندہ بعد مزید جنگ کے خط اینوس میدیا هی پر صلح طے هو جائے اور اسی مقصد کیلیے کامل پاشا کو دول یورپ نے طیار کیا تها -

قبلی پوری کے ایک دولتمند مہاجر اور کملجینا کے مبعوث (ڈپوٹی) قسطنطین هاجی کیلشوف نامی نے بلغاری پارلیمنٹ میں بیان کیا که بلغاری فوج کے مرکز اعلی (هیڈ کوارٹر) نے خود اسکو خط اینوس و میدیا کی منظوری کے لیے قسطنطنیه بهیجنا چاها تها ' اور اسکے لیے کامل پاشا بالکل تیار تها - اپنے بیان کی توضیح و توثیق کے لیے اس نے چند تار پڑهکر سنائے - پہلا تار ڈینف کا تها ' جسمیں گوشف سے کہا گیا تها که خط اینوس میدیا کی بابت کامل پاشا سے گفتگو کرنے کے لیے یه شخص جاتا هے - اسکے لیے مجلس کی منظوری حاصل کرو - اسکے جواب میں گوشف نے لکها که مجلس کسی خاص وفد کے قسطنطنیه بهیجنے کی ضرورت نہیں سمجهتی - اسکے بعد ۲۹ نومبر کو شاہ فرڈیننڈ نے تار دیا که قسطنطین کیلشوف کے متعلق صدر مجلس کی تجویز سے بالکل اتفاق کرتا هوں - نیز فوری کارروائی کی هدایت کرتا هوں - اسکے جواب میں گوشف نے لکها که " مجلس اس فیصله کی وقت پر اپنی سنگین ذمه داری سے باخبر هے " گوشف نے اس تار میں یه بهی لکها تها : " آپ مجوزہ مقصد کے متعلق وزیر جنگ کو تار دیں - قسطنطنیه میں بلغاریوں کو آنے کی اجازت نہیں کیلشوف کا شخصی طور پر جانا نا ممکن هے - انہیں وکیل خاص بنانا هوگا "

مگر قدرت الہی نے عین وقت پر اپنی نیرنگی دکهائی - کامل پاشا کی وزارت کا خاتمه هوا ' اور انور بے نے باب عالی کا قفل هاتھ فتح کرلیا - نتیجه یه نکلا که بلغاریا کو بالاخر روز بد دیکهنا پڑا اور مع اپنے اعوان و انصار یورپ کے اپنی تمام امیدوں میں ناکام و خاسر رهی '

روس نے تبریز سے ۱۸ - ویں پیادہ پلٹن اور دو توپخانوں کے بریگیڈوں کو قفقاز سے واپس بلا لیا هے - روسی اخبارات اس واقعه کو بہت اچهال رهے هیں - ایک معتدر اخبار لکهتا هے که غالباً اب اس بیچیدگی میں سکون پیدا هوجائیگا ' جس کے متعلق کہا جاتا هے که شمال ایران پر روس کے مسلسل فوجی قبضه کی وجه سے انگلستان میں محسوس کی جا رهی هے - اس سے پہلے بهی کئی بار روسی فوج واپس جا چکی هے مگر پهر اسی جگه تازہ دم فوج آگئی - سوال یه هے که کیونکر یقین کیا جاسکتا هے که اب اس فوج کی جگه نئی فوج نه آئیگی ؟

• بقول تفلس کے ایک نیم سرکاری جریدہ کے اسوقت شمالی ایران میں ۱۲۴۰۰۰ روسی محافظ فوج موجود هے !

• لندن میں علوم السنه شرقیه کے مطالعه و اشاعت کیلیے جو مدرسه قائم هونے والا هے ' اسکے متعلق کچھ عرصه هوا ایک اپیل شائع هوئی هے جسپر چند مشاهیر انگلستان کے دستخط هیں - اس سے معلوم هوتا هے که لندن انسٹی ٹیوشن کی عمارت (جسکی قیمت ایک لاکھ پونڈ هے) موعد پارلیمنٹ کی رو سے اسکے لیے حاصل کرلی گئی هے - ضروری ترمیم و تعمیر کے لیے حکومت نے ۲۰ هزار سے ۲۵ هزار پونڈ تک دینے کا وعدہ بهی کیا هے - یه مدرسه لندن یونیورسٹی سے متعلق هوگا - مشرق اور افریقه کی اهم زبانیں (جنهیں ۸۰ کرور انسان بولتے هیں) انکی تعلیم پر ۱۴ هزار پونڈ سالانه صرف کیا جائیگا - اسکے مقابله میں اسوقت برلن میں ۱۰ هزار پونڈ اور پیرس میں ۸ هزار پونڈ سالانه صرف هو رها هے - حکومت انگلستان ۴ هزار پونڈ سالانه اور حکومت هند ۱۲۵۰ پونڈ سالانه دیگی - بقیه روپیے کے لیے قوم سے اپیل کی گئی هے -

مسئلۂ قیام الهلال

قاعدہ هے که جس چیز کی ابتدا هوتی هے اسکی انتہا بهی لازمی هے ' پس اگر الهلال اپنی دعوۃ اسلامی کی ابتدائی منزل طے کرچکا هے تو انتہا کا ابهی سوال باقی هے -

صداقت الہی کی راہ میں سخت سے سخت مشکلات کا مقابله کرنا پڑتا هے ' مگر مستقل طور سے ان مشکلوں کا سامنا وهی شخص کرسکتا هے جو حق و صداقت کی مظلومیت اور دین الہی کی بیکسی و غربت پر از سر تا پا پیکر اضطراب اور تصویر التہاب بن جائے ' اور جو اپنے دلمیں کچهه اسطرح کا درد اور تپس رکهتا هو جسطرح که سانپ کا کاٹا اور اژدهے کا ڈسا هوا مریض تڑپ سے لوٹتا اور کراهتا هے -

الحمد لله که یه سب کچهه الهلال میں پایا جاتا هے اور صرف الهلال هی میں - مگر مولانا ! جناب کیلیے خاکسار کا مشورہ ایسا هی هوگا جیسے آفتاب اور ذرہ کی مثال - وہ اسلامی نسل کے سچے اور شیدائی اور غیر معمولی افراد ' جو الهلال پر اپنی جان و مال تصدق کرنے کیلیے آمادہ هیں ' کیوں نہیں اونکی مخلصانه خدمات قبول کی جاتی هیں ؟ اگر سب نہیں تو اسقدر سہی جس سے الهلال کا مالی مسله حل هوجائے - جناب نے متعدد مخلصین کے منی آرڈر واپس کیے ' رجسٹریاں لوٹا دیں ' اور درخواستیں نا منظور کیں ' جنکا حال مجهے معلوم هے ' حتی که وہ لوگ جنهوں نے ریل کی مسافرت میں جناب سے درخواستیں کیں که همارے نام بهی الهلال جاری کردیجیے ' عمداً انکے نام جاری نہیں کیا گیا - آخر کیوں اسکا سبب ؟

کیا وہ عطیات جناب اپنے لیے ' یا اپنے اخراجات کیلیے تصور فرماتے هیں ؟ یا آپکے قبول کرنے میں کسی قسم کی بد نامی اور کسر شان هے ؟ میرے خیال میں هر اعانت پیش کرنیوالا نه تو جناب کی مدد کرنا چاهتا هے اور نه الهلال کی ' بلکه اپنی محبت دینی و جوش ملی اور ایثار قلبی کا اظہار کرکے اسلام کی مدد کرنا چاهتا هے جسکو آپ ایسا نہیں کرنے دیتے - غالباً جناب میری اس جرات کو لطف و کرم کی نظر سے دیکهیںگے ' اگر میں بالفاظ دیگر یه کہوں که آپ ان همدردان ملت کو اس ثواب عظیم سے محروم رکهتے اور انکے ان رکنے والے جوش قلبی کو روک کر خدمت اسلام و مسلمین میں حائل هوتے هیں -

الهلال کے دو هزار نئے خریدار پیدا هوجانے پر بهی اسکے مالی مسئلہ سے تسلی نہیں هوتی کیونکه بہت ممکن هے که یه خریدار دائمی نه هو سکیں بلکه عارضی هوں - اسواسطے استدعا هے که جناب علاوہ دو هزار نئے خریدار پیدا هو جانیکے اگر ناظرین و معاونین الهلال کی دوسرے طریقه سے توسیع الهلال کی خدمات قبول فرمائیں تو یه تمام مسلمانوں پر احسان هوگا !

بلاشک ' الهلال اول دن هی سے غیورانه خاموشی کے نقصانات برداشت کررها هے ' اور گدایانه طلب و سوال کے انعامات پر ان نقصانات کو ترجیح دیتا رها هے ' لیکن کبتک ؟ آخر اسکی کوئی حد بهی هے ؟ جبکه نقصانات بهی حد برداشت و تحمل سے افزوں هوگئے هوں ؟ ناظرین و معاونین الهلال سے بهی التجا هے که آیندہ جولائی سے پیشتر هی الهلال کے قیام کیلیے کوئی ایسی شکل اختیار کریں جس سے الهلال کا مالی مسله ایک عرصه دراز تک کیلیے حل هوجائے ' ورنه هدایت الہ ...

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو، بنگلہ، گجراتی، اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے، جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

روغن بیگم بہـــار

حضرات اہلکار امراض دماغی کے مبتلا وگرفتار، وکلا، طلبه، مدرسین، معلمین، مولفین، مصنفین، کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے، ایک عرصے کی فکر اور سوچ کے بعد بہترے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوی روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے، جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے، اسکے متعلق اصلی تعریف یہی قبل از امتحان وپیش از تجربه مبالغه سمجھی جا سکتی ہے صرف ایک شیشی ایکبار منگوا کر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کبیراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلوںکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور دراز بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض بھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں، اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوی دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا، اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث - یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی بعد -

بٹیکا کے خواص بہت ہیں، جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی، جوانی دائمی، اور جسم کی راحت ہے، ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کی آزمایش کی ضرورت ہے -

راجا نرنجن تیلہ اور پرمیدر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیه کے حکیم تھے - یه دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

" ونڈر فل کانیچر" کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه بارہ آنه محصول پاسل اور الکٹریک ریگر پرسٹ پانچ روپیه بارہ آنه محصول ڈاک ۲ آنه بوڑھاپی ڈرٹ پاؤڈر کا سامپل یعنی سر کے درد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

رسالہ کانفرنس نمبر ۱۴

آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے ستائیسویں اجلاس منعقدہ بمقام آگرہ میں جو دلچسپ اور معنی خیز مضمون " میکینکل تعلیم اور مسلمان " کے عنوان پر پڑھا گیا تھا اسکو بغرض رفاہ قوم علحدہ رسالہ کی صورت میں طبع کیا گیا ہے، جو درخواست کرنے پر دفتر کانفرنس سے مفت مل سکتا ہے -

خاکســــــار

آفتاب احمد آنریری جوائنٹ سکریٹری کانفرنس - دفتر کانفرنس علی گڈہ

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضروری ہے

الاســـلام سب سے پہلی بات جو مسلمانوں کے لیے ضروری ہے یہ ہے کہ وہ مذہب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف ہوں، اور ان کو خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد ہیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کی باتیں سکھانے کے لیے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ہے - خدا کی توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروری ہے، بچوں کی سمجھ کے مطابق جیسا عمدہ بیان اس کتاب میں ہے - یقیناً کسی کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا، اور نہایت مفید بیان کیا ہے - مولوی نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش ہوکر جا بجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسی بھی دی ہے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب کردیا ہے - پس اگر آپ اپنے اہل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاہتے ہوں تو یہ کتاب اسکو ضرور پڑھوا دیجیے - قیمت آٹھ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اردو میں لکھے گئے ہیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب ہیں، پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے ہوئے، نا ممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھی محبت رکھتا ہو، اور اس کے دل میں قرآن مجید کی کچھہ بھی عزت و عظمت ہو وہ ان کے پڑھنے کی سعادت حاصل نہ کرتا - یہی سبب ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں یہ کتاب اب چوتھی بار چھپتی ہے - پڑھنے والا اسکو پڑھکر پاکیزہ خصال اور صالح الاعمال بنتا ہے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمیٰ ہے قیمت چھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم ہیں، انتخاب کرکے اردو میں جمع کی گئی ہیں - اور ان سے بھی وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے، جو قرآن مجید کے قصوں سے ہوتا ہے - نہایت پر لطف اور بیش بہا چیز ہے - قیمت پانچ آنے

یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب ہوتی ہیں :

نذیر محمد خان کمپنی - لاہور

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکهلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي هے - یـــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کرلیے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سربسته راز حاصل کر لیے صرف اس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نور پیدا هو' بصارت کي آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمي انکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري' و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا هے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر ' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا هے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجستـــري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکهی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـــک کهیں دیکهي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـــر - افـــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخاني کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـــر کا مجمل احوال کرایه وغیره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچـــسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

گارنـــٹي ۵ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي هے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹهیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹی ۸ سال قیمت ٦ چهه روپیه

اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے که کبهی ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهـــري نهـــایت خو بصـــورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بند هسکتي هے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یهاں آئے هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل بتي کي ؛ ایک لیمپ رات کو اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطره سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے آٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منـــگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید

سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع ـــ علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گهڑیاں' کلاک اور گهڑیونکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده' و خوشنـــما مل سکتي هیں ؛ اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـــگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـــگوا لیجیے -

منیجر گپتـــا اینـــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام ٹوهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

هر فرمایش میں الهـلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدوںمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - بہرونکي جلد هے جسمین سنهري حروف کي کتابت هے اور ۲۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدین مع روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

• ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یه دوا دماغی شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتی هے - هسٹریه وغیره کو بهي مفید هے چالیس گولیونکي بکس کي قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باه ایک بارگی دفع هو جاتی هے اس کے استعمال کرتے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکی دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هرقسم کے جنون کا مجرب دوا

• اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگی واله جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهی ایسا گمان تک بهی نهیں هوتا که وه کبهی ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس

مهرے نئے چالان کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑی کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

طلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهنی فلوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاریگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۵ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئي هوئي قوت پهر دوباره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتی - مایوسي مبدل بخوشی کر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنکاری فلوٹ

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه
اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -
هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ایجاد کرده - آرالا سهائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ' اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجهه عورتیں بهی باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

سوا تسهائے گولیان

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - کیسا هی ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جو که بیان سے باهر هے - شکسته جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتی هے ' اور طبیعت کو بشاش کرتی هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلوائٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابی هو یا دماغي یا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کردیتي هے ' اور کمزور قوی کو نهایت طاقتور بنادیتی هے - کل دماغی اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتی هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هی مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سوائے فائده کے

قیمت فی شیشی ایک روپیه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

علمی ذخیــره

(۱) مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جسکو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ ھذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب "کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد" کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کرکے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' ملي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوہاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ ہجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثي قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دھلی کي تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسی میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں ہندي عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھي مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھي گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کي تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام ہمام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب "دي جنگل بک" کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائیں کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) امسر اللغات - عربی فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دہلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي ہزار کتابوں کي فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں انہیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر، عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہوں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی ؟

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۹ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ہول سیل ڈپو

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

تار کا پته
" الهلال کلکته
تیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

ایک هفته وار مصور رساله

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

نمبر ۲۵ — کلکته: چهارشنبه ۲۹ رجب ۱۳۳۲ هجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, June, 24. 1914.

دار الفنون قسطنطنیه کے طلبا اور مدارس خارجیه کا فٹ بال میچ
جو گذشته مئی کو میدان جامع احمد میں هوا

قیمت فی پرچه — ساڑھے تین آنه

اطــــلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹهه روپیه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئله بغیر قیمت کے بڑهاے حل هو جائیگا - منیجر

شهبــــال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا هے - ادبي - سیاسي - علمي اور سائنٹفک مضامین سے پر هے - گرافک کے مقابله کا هے - هر صفحه میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چهپائي اور بهترین ٹائپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کا زنده تصویر دیکهنا منظور هو تو شهبال ضرور منگائیے - ملنے کا پـتـه :

پوست آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

استامبول - Constantinople

ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هوگئے هوں وه اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈهانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِسي کارخانه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار، صفائي، ستهرا پن، اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه هے -

فهرست ادویه مفت، (خط کا پتـه)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلي

الهــلال کي ششمـاهی مجلـدات قیمـت میں تـخفیف

الهلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو، اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبی محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقي رهگئی هیں -

(منیجـر)

جهـان اسـلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکي اور اردو - تین زبانونمیں استنبول سے شایع هوتا هے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا هے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتۀ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت هے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن هے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارة الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش

نمبره صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

اڈیـٹـر الهــلال کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یهاں سے عینک لیتاهوں - اس مرتبه مجهے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انهوں نے دي هیں، اور میں اعتراف کرتا هوں که وه هر طرح بهتر اور عمده هیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کردیتي هے - مزید برآں مقابلةً قیمت میں بهي ارزاں هیں، کام بهي جلد اور وعده کے مطابق هوتا هے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائے پر همارے لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکي تجویز سے اصلي پتهر کی عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بهي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتهر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتهر کے قیمت ۶ روپیه سے ۱۲ روپیه تک عینک اسپیشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ۹ ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شاخیں نهایت عمده اور دبیز مع اصلي پتهر کے قیمت ۱۵ - روپیه، محصول وغیره ۶ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گهڑي - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانه ویلسلی - کلکته

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ - ۱۲ آنہ

الہلال

Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 McLeod Street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

نمبر ۲۵ — کلکتہ چہار شنبہ ۲۹ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۴
Calcutta : Wednesday, June, 24 1914.

اطلاع

معاونین کرام الہلال

جن حضرات نے ششماہی قیمت گذشتہ جنوری میں دی تھی یا گذشتہ سال کے جولائی سے سال بھر کیلیے خریدار ہوے تھے، انکا حساب جون میں ختم ہوگیا ہے - جولائی کا پہلا پرچہ انکی خدمت میں وی پی جانا چاہیے - یا خود انہیں بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیج دینی چاہیے -

الحمد للہ کہ الہلال کے دوستوں کا عہد محبت بہت محکم و استوار ہے، اور وہ جب ایک مرتبہ بندھجاتا ہے تو بہت کم ٹوٹتا ہے - انکا رشتہ محض کاغذ و سیاہی کی خرید و فروخت کا نہیں ہے جسکی کبھی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی ضرورت نہیں ہوتی - دل کے زخموں اور جگر کے داغوں کیلیے بہار و خزاں اور امسال و پار سب برابر ہیں !

سخن طرازی و دانش ہنر نظیری نیست
قبول دوست مگر نالۂ حزین کردد !

تاہم ایسے موقعہ پر کہ قیام الہلال کا مسئلہ پیش نظر ہے اور توسیع اشاعت کیلیے احباب کرام سعی فرما رہے ہیں، خریداران قدیم کو بھی اگر انکے فرض کی طرف توجہ دلائی جائے تو غالباً ناموزوں نہو گا - جن حضرات کی ششماہی قیمت ختم ہو گئی ہے، انکا آیندہ کیلیے خریدار رہنا بالکل ویسی ہی اعانت ہوگی جیسے الہلال کی مالی دقتوں کے رفع کرنے کیلیے نئے خریداروں کا بہم پہنچانا - بلکہ اس سے بھی زیادہ -

ان حضرات کی خدمت میں جولائی کا دوسرا پرچہ وی - پی - جائیگا - امید ہے کہ وہ وصول کرلینگے - یا بصورت دیگر اس اطلاع کو دیکھتے ہی ایک کارڈ لکھدینگے کہ وی - پی - نہ بھیجا جاے -

مسئلہ قیام الہلال

بکثرت تحریرات اسکے متعلق جمع ہوگئی ہیں جن میں سے صرف ایک دو شائع کردی جاتی ہیں - سب کیلیے گنجایش نکالنا مشکل ہے - توسیع اشاعت کے علاوہ سب سے زیادہ زور اضافۂ قیمت پر دیا جاتا ہے - بزرگان کرام اور احباب مخلصین کی اس نوازش بیکراں کا نہایت ممنون و متشکر ہوں - انشاء اللہ جولائی کے دوسرے نمبر میں تمام رایوں کا خلاصہ پیش کرنے کی کوشش کرونگا - و نسال اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان یہدینا سواء السبیل -

" زمیندار "

" زمیندار " کی اپیل کا فیصلہ ہوگیا - نامنظور ہوئی - آیندہ تفصیل کے ساتھہ واقعات مقدمہ پر نظر ڈالی جائیگی -

مسٹر تلک کی رہائی

مسٹر تلک کی رہائی کے متعلق مختلف افواہیں مشہور تھیں مگر سب غلط نکلیں، اور وہ ۱۷ جون کو ۱۲ بجکے ۲۵ منٹ پر رہا کردیے گئے -

مسٹر تلک کا بیان ہے کہ رہائی کی خبر ان تک سے مخفی رکھی گئی - ۱۸ ماہ حال یوم دو شنبہ کو دو پہر کے وقت وہ مانڈلے سے روانہ ہوے اور دوسرے دن صبح کو رنگون پہنچگئے - اسی وقت آئی - آر - ایم - اسٹیمر میں بٹھاے گئے اور وہ مدراس روانہ ہوگیا -

مدراس کے سفر میں ۸ دن لگے - ۱۵ ماہ حال کو شب کے وقت جب جہاز سے اترے تو ایک اسپیشل ٹرین تیار تھی - اسمیں بٹھاے گئے اور ٹرین پونا روانہ ہوئی - اس سفر میں پولیس کا ایک محافظ دستہ ہمراہ تھا - ٹرین پونا کے بجاے کرکی میں ٹہری جو پونا سے دو میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا اسٹیشن ہے - یہاں مسٹر گائڈر اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس، ایک سی - آئی - ڈی افیسر، اور دو اور افسر موجود تھے جنہوں نے انہیں موٹر میں بٹھاکے گھر تک پہنچا دیا -

مسٹر تلک کی صحت اچھی ہے - قیام مانڈلے میں انہوں نے اپنا وقت زیادہ تر مطالعہ و تصنیف میں صرف کیا - چنانچہ علم ہئیت قدیم پر ایک کتاب تین جلدوں میں لکھی ہے جو ہنوز ناممکمل ہے -

ایڈیٹر ٹائمس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ وہ پہلے انگلستان جائینگے اور ایک مقدمے کی اپیل کے متعلق وکلا کو ہدایات دینگے جو پریوی کونسل میں دائر ہے - اسکے بعد جرمنی میں چند سال قیام کرینگے، اور وہاں سے آکر اپنی بقیہ زندگی تصنیف و تالیف میں صرف کردینگے -

لیکن اگر مسٹر تلک اب بھی وہی مسٹر تلک ہیں جیسا کہ انہوں نے دنیا کو یقین دلایا تھا تو ہمیں اس توقع کے ماننے میں تامل ہے، اور اگر سچ نکلے تو افسوس :

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گنہ یاں سزا کے بعد !

" البلاغ "

یکم جولائی سنہ ۱۹۱۴ع سے ایک ماہوار رسالہ " البلاغ " دار الریاست مالیر کوٹلہ پنجاب سے زیر ایڈیٹری مہدی حسن صاحب شائع ہوگا - جسمیں قومی، مذہبی، اخلاقی، سوشیل اور تعلیمی مضامین درج ہوا کرینگے - نصف حجم عالم نسواں کی اصلاح تعلیم اور حمایت حقوق کے لیے وقف ہوگا - اسکے کاغذ، اعلیٰ لکھائی، اور اعلیٰ چھپائی کا خاص التزام کیا گیا ہے - چندہ ۴ روپیہ سالانہ - حجم ۲۴ صفحہ - تقطیع ۲۰ × ۲۶ - درخواست کے ساتھہ چندہ پیشگی وصول ہوے کو رہی - پی کی اجازت موصول ہوئے پر جاری ہوسکیگا - نمونہ کا پرچہ ۲ - آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیے -

تمام درخواستیں، بنام منیجر " البلاغ پور کاتیج مالیر کوٹلہ " آنی چاہئیں -

تقلید کرنی چاهي جو دو دو پاونڈ سالانہ قیمتوں کے دینے والے بیس بیس هزار خریدار رکھتا هے ' اور ترتیب مضامین و کثرت مواد اور تنوع مذاق و معلومات کے لحاظ سے ان رسائل کا مقابلہ کرنا چاها جنکی طیاري ارباب علم و تصنیف کی بڑي بڑي جماعتوں کے هاتھہ سے هوتي هے ' اور رسالے تک ایک ایک باب اور ایک ایک کالم کیلیے ایک ایک ایڈیٹر مخصوص هوتا هے - تاهم ابناے ملت کی عام حالت نے اجازت نہ دي کہ وہ قیمت کی مقدار میں بھی یورپ کی تقلید کرتا ' اور نہ ملک کے قحط الرجال اور افلاس علم و مذاق نے اسکا موقعہ دیا کہ وہ اپنے کسی معین و مددگار گروہ کو اپنے ساتھہ دیکھتا - ایک هی وقت میں ' ایک هی قلم سے خالص دینی افکار و جذبات کے مباحث و مقالات بھی لکھے جاتے تھے ' سیاسي مسائل و معاملات پر بھي بحث هوتي تھي ' ادبی و انشائي مضامین بھی ترتیب پاتے تھے - علمی ابواب و تراجم کی بھی فکر کي جاتی تھي ' اور ان سب میں اپنے انداز مخصوص اور معیار کار کا قائم رکھنا بھي ضروري تھا -

پھر ایک خاص مقصد دینی اور دعوۃ اسلامی کا اعلان بھي اسکے پیش نظر تھا ' اور اپنے سیاسی معتقدات کی وجہ سے (جو اسکے عقیدے میں اسکے خالص دینی معتقدات تھے) طرح طرح کے موانع و مصائب سے بھی هر آن و هر لمحہ محصور رهنا پڑتا تھا جو بڑي بڑي با اقتدار طاقتوں کی طرف سے پیدا کی جاتی تھیں اور هر طرح کي قوتیں انکے ساتھہ کام کر رهی تھیں - صحت سے محرومی ' قدرتی ضعف جسمانی ' زندگی کے بے شمار پیش آنے والے حوادث ' اور حیات شخصی کی عام مشکلات و صعوبات ان کے علاوہ هیں ' اور ان سب کا بھی اگر اضافہ کردیا جاے تو فی الحقیقت اسکا وجود کاموں اور مقصدوں کے هجوم اور اسباب و قوی کی قلت و ضعف بلکہ فقدان و عدم کے اجتماع کا ایک عجیب و غریب نمونہ تھا !

(نقد و احتساب نتائج)

لیکن با این همہ اسباب تعذر و واماندگی ' الحمد للہ کہ چار شش ماهیاں اسپر گذر چکی هیں ' اور اسکا سفر کاموں کی هر شاخ میں بلا توقف و تامل جاري رها هے - پس ان تمام حالات کی بنا پر نہایت ضروري تھا کہ اس سفر کے نتائج پر پوري تفصیل و تشریح سے نظر نقد و احتساب ڈالي جاتی ' اور اندازہ کیا جاتا کہ جو کام هندوستان کي پوري ایک صدي کي حیات طباعۃ و صحافۃ اور دور تصنیف و تالیف جدید میں شروع نہوسکا ' اسکو ایک ضعیف ارادہ ' ایک بے سروسامان آمادگی ' ایک درماندہ جد و جہد ' ایک بے اسباب و وسائل سعی و تدبیر ' ایک دائم المرض زندگي ' ایک مبتلاے آلام و موانع اقدام ' ایک مغضوب حکومت ' مبغوض اعدا ' اور محصور صد اعداء و معاندین هستي ' غرضکہ عاجزیوں اور درماندگیوں کي ایک التجاء حقیر ' اور بے سرو سامانیوں اور بیچارگیوں کي ایک دعاء مضطر نے شروع کرکے کس حد تک پہنچایا ؟ اور جبکہ دنیا اور دنیا والوں کے پاس اسکے لیے کچھہ نہ تھا ' تو خدا اور خدا کی غیبي نصرت فرمائیوں اور دستگیریوں نے اسکے لیے کیا کیا ؟

بخاک راہ ارادت بروے گرد آلود
نشستہ ایم بدریوزہ تا چہا بخشند !

چنانچہ تقریباً هر جلد کے اختتام اور نئي جلد کے فاتحۂ آغاز کے موقعہ پر ارادہ کیا گیا کہ الهلال کی تمام گذشتہ جلدوں پر ایک تفصیلي نظر ڈالي جاے اور اسکے کاموں کي هر هر شاخ پر علحدہ علحدہ بحث کی جاے ' لیکن پھر خیال هوا کہ اپنے کاموں پر خود اپنی نظر ڈالنے کی جگہ بہتر هے کہ اسے اوروں کی نظر و راے پر چھوڑ دیا جاے - انسان کو اگر صرف اپنی نیت اور ارادہ کے احتساب کی مہلت ملجاے تو یہی بہت بڑي توفیق هے - کاموں اور انکے نتائج کا احتساب دوسرے هی صحیح کر سکتے هیں - اور انھیں پر چھوڑ دینا چاهیے :

بے پردہ تاب محرمی راز ما مجوے
خوں گشتن دل از مژہ و آستیں شناس

چنانچہ اسی خیال کا نتیجہ هے کہ نئی جلد کا فاتحۂ آغاز لکھتے هوے جب ابھی الهلال کے کاموں پر نظر ڈالي بھي گئی ' تو صرف دعوۃ دینیہ کے احیاء هی کا تذکرہ کیا گیا ' اور اسکے نتائج پر بھی تفصیل کے ساتھہ بحث نہیں کی گئی ' بلکہ نہایت اجمال و ایجاز کے ساتھہ اصل دعوۃ کے بقا و قیام اور رفع و اشاعۃ کی طرف اشارہ کرکے کار و بار دعوت کے بعض بصائر و مواعظ مہمہ کے پیش کر دینے هي کو کافي سمجھا گیا - حالانکہ اسکی حیثیتیں متعدد اور اسکے اثرات بے شمار تھے - وہ احیاء تعلیمات صادقۂ اسلامیہ کا داعي تھا ' اسلام کي سنت حسنہ کي تجدید اور جہاد حق و عدالۃ کی طرف بلاتا تھا ' علم و ادب اسکا موضوع خاص تھے ' طرز تحریر مقالات و انشاء فصول و رسائل میں وہ ایک اسلوب جدید اور انداز کو رکھتا تھا ' اس نے اردو فن صحافۃ کي هر شاخ میں اپني راہ سب سے الگ نکالي تھي ' اور اصولي باتوں سے لیکر چھوٹي چھوٹي جزئیات تک میں دوسروں کي تقلید کي جگہ وہ خود اپنا نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاهتا تھا - پس اسکے وجود کے نتائج و اثرات پر نظر ڈالئے اور ان عظیم الشان تبدلات کو شمار کر لیجیے جو اردو علم ادب و صحافۃ میں اس دو سال کي اقل قلیل مدت کے اندر ظاهر هوئے ' کاموں کي متعدد شاخیں سامنے آتي هیں - تاهم هم نے اس داستان طویل کو کبھي نہ چھیڑا اور صرف اسکے مقصد اولیں کے تذکرہ هی پر اکتفا کیا -

آج بھي کہ بحمد للہ و بعونہ چوتھي جلد کا اتمام اور نئي جلد کا افتتاح درپیش هے ' هم مناسب نہیں سمجھتے کہ قارئین کرام کا وقت عزیز اس بحث میں ضائع کریں - علی الخصوص اس وجہ سے بھي کہ اگر یہ حکایت شروع کي گئي تو قدم قدم پر ایسے مواقع پیش آئینگے جنھیں فخر و ادعا کی آمیزش سے بچانا مشکل هوگا ' اور یہ غذاے مہلک نفس حریص کو جسقدر بھي کم میسر آے بہتر هے -

(حاصل گذارش)

هم کو اپنے سفر میں نکلے هوے دو سال هوگئے - همارا سفر تاریکي میں نہ تھا ' بلکہ دن کي پوري روشني میں تھا اور دنیا اسے دیکھہ رهی تھي - هم اگر حرکت میں رهے هیں تو انپر پردہ نہیں پڑا هے ' اور اگر جمود و غفلت میں پڑے کے پڑے رهگئے هیں تو وہ بھي کوئی راز نہیں هے - اگر اپنے سفر کا کچھہ حصہ طے کرسکے هیں تو دیکھنے والے اسکی شہادت دےسکتے هیں ' اور اگر راہ کي دشواریوں سے درماندہ رهگئے هیں تو همت کا تزلزل اور قدم کی لغزش بھي برسر بازار هے - متاع الکل کي بھي ' اور اپنے سفر کیلیے خود هي ایک نئی راہ نکالي گئی تھي - نہ تو همارے سامنے نمونہ تھا اور نہ کوئی راهنمائي کی عادي روشني :

لب خشک رفت و دامن پرهیز نہ کرد
زاں چشمہ کہ خضر و سکندر وضو کنند

قوموں اور جماعتوں میں انقلابی و تغیراتی دعوتوں کے نفوذ کا کام ایک ایسا دشوار گذار سفر هے کہ اگر قرنوں کي بادیہ پیمائي اور تگ و دو کے بعد سلامتي کا ایک قدم بھي طے هوجاتا هے ' تو اس کي کامیابی رشک انگیز اور اسکی قدم منزل جشن و نشاط کی مستحق هوتی هے - ایک ٹوٹي هوئي [illegible]

شذرات

خاتمہ جلد چہارم

اللهم لا تجعلنا بنعمتک مستدرجین ، ولا بثناء الناس مغرورین ، ولا ممن الدین یا تلون الدنیا بالدین ! وصل وسلم علی رسولک وحبیبک خاتم النبیین ! و علی الہ و صحبہ اجمعین ! !

رهـــرواں را خســـتگـــي راه نیست
عشق خود را هست و هم خود منزل ست

الہلال کی چوتھی جلد کا یہ آخری رسالہ ہے - آیندہ نمبر سے پانچویں جلد یعنی تیسرے سال کی پہلی شش ماہی شروع ہوتی - فالحمد للہ الذي هدانا لهذا و ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا اللہ !

ہم کو اس سفر میں نکلے ہوے پورے دو سال ہو گئے - ضروری تھا کہ ایک مرتبہ الہلال کے گذشتہ دو سالہ سوانح و حالات پر تفصیلی نظر ڈالی جاتی ' اور غور کیا جاتا کہ تلاش مقصود اور طي منازل میں ادراک اس کا کیا حال رہا ہے ؟ طلب و جستجو میں رہا یا تحیر و جستجو میں ؟ استقامت و جہد سعي رہي یا تزلزل و قناعت ؟ سفر مقصود قطع راہ و نظارۂ منازل میں کامیاب ہوا یا محض تلاش راہ ہی میں تمام همت بادیہ پیمائی صرف ہو گئي ؟

اسکا سفر گو فی الحقیقت ایک ہی مقصود اصلی کی تلاش میں تھا جو اسکے تمام کاموں پر حاوي ہے ' لیکن وقت کی ضرورتوں اور آرزوں کی وسعت نے ضمناً اور بھی بہت سے مقاصد اسکے ساتھہ کر دیے تھے -

(تعدد مقاصد و نتائج)

اس نے ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیہ کے احیاء اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر کے اعلان کے ساتھہ متعدد علمي اور ادبي اغراض کا بار بھي اپنے اوپر لے لیا تھا ' اور وہ ملک کے سامنے اپني تمام ظاهري اور باطني خصوصیات کے ساتھہ اعلی و اکمل مذاق کا ایک ہفتہ وار رسالہ بھي پیش کرنا چاهتا تھا - پس اگر اسکے اصلي مقصد دیني اور دعوۃ اسلامی کو بالکل علحدہ کر دیا جاے ' قوم کے مذهبي افکار و اعمال اور سیاسي آراء و معتقدات میں جو عظیم الشان تغیرات و انقلابات ہوے ہیں ' انسے بالکل قطع نظر کرلي جاے ' اور محض اس لحاظ سے دیکھا جاے کہ یورپ کے ترقي یافتہ پریس کے نمونے پر وہ اردو کا ایک ادبي ' علمی ' سیاسي ' اور مذهبي رسالہ ہے ' جب بھي اس دو سال کے اندر اسکے کاموں کا ذخیرہ اسقدر وسیع ہے کہ نقد و نظر کیلیے ایک بہت بڑا میدان باقي رکھتا ہے ' اور یہ سوال سامنے آتا ہے کہ اردو علم ادب اور قوم کے عام ادبي و علمي مذاق پر اسکے وجود سے کس قسم کا اثر پڑا ؟ اور ان سالوں میں اسکا سفر ابتک کس قدر راہ طے کرسکا ؟ وقت و حالات کے مقابلے میں اسکي مقدار امید افزا ہے یا مایوسي بخش ؟

(اردو پریس الهـــلال سے پہلے)

ہندوستان میں پریس کی اشاعت و ترویج پر ایک صدي سے زیادہ زمانہ گذر چکا ہے - سنہ ۱۷۹۸ کی چھپي ہوئی کتاب میرے پاس موجود ہے - اس عرصے میں صدها اخبارات و رسائل اردو زبان میں نکلے اور نئی تعلیم کی اشاعت نے نئے قسم کے کاموں کا ذوق بھی ایک بڑے وسیع حلقہ میں پیدا کر دیا - لیکن یہ کیسي عجیب بات ہے کہ پورے سو برس کے اندر ایک چھوٹي سے چھوٹي مثال بھي اسکي نہیں ملتي کہ یورپ کے ترقي یافتہ نمونے پر کوئي عمدہ ہفتہ وار رسالہ یا اقلاً ماهوار میگزین ہي اردو میں نکالا گیا ہو ' اور اسکي ایک نا کام کوشش ہي چند دنوں کیلیے کی گئي ہو !

روزانہ اخبارات پر بھي مسلمانوں کو توجہ نہ ہوئی - زیادہ تر دو ہي قسم کے اخبار نکالے گئے اور انھي پر سب نے قناعت کرلي : یا تو ماهوار علمي و ادبي رسائل نکلے جن میں سے رسالۂ حسن حیدرآباد اور پادري رجب علي کے پنجاب ریویو کو مستثنی کردینے کے بعد اکثر کي ضخامت تیس چالیس صفحہ سے زیادہ نہوتی تھي ' یا پھر ہفتہ وار اخبارات نکلے جو زیادہ تر پنجاب سے شائع ہوے اور دو چار پریسوں نے ہفتہ میں دوبار نکالنے کي بھي کوشش کي -

پھر انکا بھي یہ حال تھا کہ یورپ کے پریس کی کوئي صحیح تقسیم پیش نظر نہ تھي - کبھي ہفتہ وار سے روزانہ کی تار برقیوں اور دنیا بھر کي خبروں کے اکٹھا کر دینے کا کام لیا جاتا تھا ' اور کبھي ان میں ہفتہ وار جرنل اور میگزینوں کی تقلید کرکے چند تاریخي مضامین لوگوں سے لکھوا کر شائع کر دیے جاتے تھے یا خریداروں کی دلچسپي کیلیے کوئي ناول شروع کردیا جاتا تھا - سب سے بڑي چیز خود ایڈیٹر یا ایڈیٹوریل اسٹاف کی تلاش و محنت ہے - مگر اردو پریس میں یہ چیز همیشہ مفقود رهي - ایڈیٹري کا مفہوم اس سے زیادہ نہ تھا کہ باهر کی بھیجي ہوئي مراسلات کو ایک ترتیب خاص کے ساتھہ کاتب کو دیتے جانا ' اور جب صفحات ختم ہوجائیں تو ابتـدا میں ایک دو کالم لکھکر شائع کردینا - یہی حال ہفتہ وار اخبارات کا تھا اور یہي ماهوار رسائل کا - مجھے ایسے اخباروں اور رسالوں کا حال بالکل معلوم نہیں جنمیں خود ایڈیٹر یا ایڈیٹوریل اسٹاف اول سے لیکر آخر تک مضامین لکھتا ہو یا خاص اهتمام سے لکھواے جاتے ہوں - اخبار اور رسالے کا ایک ادبی یا علمي معیار ابتدا سے قائم کرلینا اور پھر صرف انھي چیزوں کو درج کرنا جو اسکے مطابق ہوں ' اسکا تو شاید خیال بھي بہت کم لوگوں کو ہوا ہوگا - (تہذیب الاخلاق اس بحث سے مستثنی ہے)

یورپ میں " ہفتہ وار رسائل " پریس کا ایک خاص درجہ ہے - انکے مختلف ابواب ہوتے ہیں اور هر باب کا ایک موضوع خاص - مراسلات سے اگر مقصود ایڈیٹوریل اسٹاف کے علاوہ دیگر ارباب قلم کے مضامین ہوں تو ان میں سے بھي صرف وهي لیے جاتے ہیں جو ان ابواب کے متعلق ہوتے ہیں ' لیکن اسکا کوئي نمونہ ابتک اردو پبلک میں پیش نہیں کیا گیا تھا - اس بارے میں مصر و شام کی حالت بھي مثل ہندوستان کے ہے ' گو روزانہ اخبارات اور ماهوار رسائل میں بدرجہا آگے ہے -

(الهـــلال)

پس جو کام پوري ایک صدي کی حیاۃ طباعۃ و صحافۃ میں کوئي بڑي سے بڑي جماعت اور کمپني بھي شروع نہ کرسکي ' اُسے الہلال نے متوکلاً علی اللہ محض ایک فرد واحد کے دل و دماغ اور شخصي اسباب و وسائل کے ساتھہ یکا یک شروع کر دیا ' اور اس حالت میں شروع کیا کہ نہ تو سرمایہ کیلیے کوئی مشترکہ کمپني تھي ' نہ انتظام و ادارہ کیلیے کوئي جماعت - نہ تو ایڈیٹوریل اسٹاف کیلیے اهل قلم کی اعانت میسر تھي ' اور نہ ملک میں ارباب تصنیف و تالیف کا کوئي ایسا گروہ موجود جو یورپ کی طرح اعلی درجہ کے مقالات و تراجم سے مدد دینے کیلیے مستعد و اهل ہو - اس نے ظاهري شکل و صورت کے لحاظ سے اس پریس کی

۲۹ رجب ۱۳۳۲ هجری

باب التفسیر : قسم علمي

اختلاف الوان

صفحه من علم الحیوان

و من آیاته خلق السماوات و الارض و اختلاف السنتکم و الوانکم - (۳۰ : ۲۲)

شاهد طبیعت اور جمال کائنات کا ایک سب سے بڑا مظہر حسن مخلوقات و موجودات کا اختلاف الوان ہے - یعنی مختلف رنگوں کی بو قلمونی اور انکے اختلاف و تناسب کی حسن آرائی - آسمان کی طرف نظر اٹھاؤ ! آفتاب کی تابش ' فضاء محیط کی رنگت ' ستاروں کی چمک ' چاند کی روشنی ' قوس قزح کی دلفریبی ' غرضکہ اوپر کی طرف نظر آنے والی شے میں رنگوں اور انکے اختلاف جمیل کا ظہور موجود ہے - خود آفتاب کی روشنی بھی سات رنگوں کا مجموعہ ہے جو قوس قزح کے مختلف الوان خطوں میں کبھی کبھی صاف صاف نظر آجاتے ہیں -

اس سے بھی بڑھکر رنگوں کا ظہور زمین پر نظر آتا ہے - عالم نباتات کے اس حسن کدۂ طبیعت پر نظر ڈالو ' جس کا ہر ورق سرخ ایک صفحۂ جمال اور ہر برگ سبز ایک پیکر دلفریبی و نظر افروزی ہے ' ان کے ثمار جڑی بوٹیوں اور تمام پیداوار ارضی کو دیکھو جن میں کا ہر دانہ گویا بھی رنگوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور جنمیں سے اندر کا نقاب اسکے اصلی چہرے کی رنگت سے مختلف پیدا کیا گیا ہے '

یہ پہاڑوں کی سر بفلک دیواریں جو زمین کے مختلف گوشوں سے نکلکر دور دور تک چلی گئی ہیں ' کبھی تم نے انکی رنگتوں پر بھی غور کیا ہے ؟ کوئی سفید ہے ' کوئی سرخ ہے ' کوئی خاکی ہے ' کوئی جلی ہوئی سیاہ رنگت سے سوختہ جسم ' جو یقیناً جمال فطرۃ کا اصلی رنگ و روغن نہیں ہوسکتا !

ان سب کو چھوڑ دو ' خاک کے ذروں کو دیکھو جو تمہارے قدموں کے نیچے پامال غفلت و ذلت ہو رہے ہیں - ان کنکریوں اور مختلف قسم کے پتھروں کے ٹکڑوں پر نظر ڈالو ' جن سے بسا اوقات تمہارے پاے غفلت کو ٹھوکر لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے - سمندر کی تہہ میں اترے جاؤ اور نباتات بحری کی پیداوار مخفی کا سراغ لگاؤ - اسکی تہہ میں کھڑے ہو جاؤ اور مٹھیاں بھر بھر کر اسکی ریگ و خاک کو اوپر لے آؤ ! ان تمام اشیاء و موجودات کے اندر بھی تم دیکھوگے کہ رنگوں کا نمود حسن اور ظہور جمال اسی طرح موجود ہے جیسا عالم نباتات کی ازواج جمیلہ و اجسام ملونہ کے اندر ' اور ان میں سے ہر شے بالکل اسی طرح اختلاف الوان کے اسرار خلقت کا ایک دفتر رنگیں ہے ' جس طرح صبح و شام آسمان پر پھیلنے والے لکہ ہاے ابر کی بوقلمونی اور رنگ آرائیاں ' یا قوس قزح کے حلقہ کی مختلف رنگتوں کی رعنائی و رنگ نمائی ' جو یقیناً عروس فطرۃ کے گلے کا ایک رنگین ہار ہوگا !

متمدن دنیا کی راحت جوئیوں نے تمہیں بہت کم موقعہ دیا ہوگا کہ صبح سویرے اٹھکر کسی صحرا یا میدان میں نظارۂ فطرۃ کیلیے نکل جاو جبکہ شاہد قدرت کا چہرہ بے نقاب ہوتا ہے ' اور جبکہ ملکوت السماوات و الارض اپنے سب خوابی کے کپڑے جلد جلد اتار کر مختلف رنگتوں کی رنگین چادریں اوڑھ لیتے ہیں - یہ وقت اختلاف الوان طبیعت کے نظارے کا اصلی وقت ہوتا ہے - خواہ تم شب بیداری کی کروٹیں بدلتے ہوے اپنے مکان کے دریچہ سے آسمان پر ایک نظر ڈال لو ' خواہ جنگلوں اور صحراؤں میں ہو ' خواہ باغوں کی روشوں اور سبزہ زاروں کی فرش پر چل رہے ہو ' خواہ کسی دریا کے کنارے جا رہے ہو یا سمندر کے وسط میں دوڑنے والے جہاز کی چھت پر کھڑے ہو - کہیں ہو ' لیکن تمہارے سامنے رنگوں کے ظہور و نمود اور اختلاف الوان کے حسن و جمال کا ایک ایسا منظر ہوگا جسکو دیکھکر بے اختیار اس مبدء جمال حقیقی اور اس سر چشمہ حسن مطلق کے تصور میں گم ہو جاؤگے ' جو اس تمام کائنات الوان و جمال اختلاف الوان کا خالق ہے ' جو ان تمام مصنوعات و تکوینات حسنہ و جمیلہ کا صانع ہے ' جو ان تمام صفحہ ہاے نقش و نگار ملونہ کا مصور ہے ' جسکے دست قدرت کی مشاطگی سے جو شے بنی حسین بنی ' جسکا قالب تخلیق ہے جو پیکر بنا ' دیدۂ و رعنا بنکر نکلا ' اور جسکے عکس و ظلال کا ہونا سے عالم خلقت کے ہر ذرہ کے اندر جمال و رعنائی ہے :

فسبحان الله حین تمسون	پس تمام برائیاں اور ہر عیوب سے
و حین تصبحون ' و له الحمد	پاک ہے اللہ جبکہ ہو جبکہ تم پر
في السمـــاوات و الارض	شام آتی ہے ' اور پھر جبکہ تم صبح
و عشیا و حین تظهرون "	کو اٹھتے ہو - اور تمام حمد و ثنا اسی
(۳۰ : ۱۷)	کے لیے ہے تمام آسمانوں اور زمینوں

میں ' پیروں کے ڈھلتے ہوے اور جبکہ تم دن کی روشنی میں ہو !

کیا وہ خود نہ حسین ہوگا ' جسکے کائنات کی کوئی شے نہیں جو حسین نہ ہو ؟

جسکے نقاب حسن کی دلآرائی کا یہ حال ہے ' اسکے روے جمال طلب کی رعنائی کا کیا حال ہوگا ؟ آہ ! جوش ہستی کے سوا کون ہے جو اسکے جمال مطلق کا اندازہ شناس ہو ؟

مشکل حکایتے ست کہ ہر ذرہ عین اوست

اما نمی توان کہ اشارت کنی کہ ہست !

(القــرآن الحکــیم)

یہی سبب ہے کہ قرآن حکیم میں جہاں کہیں قدرۃ الہی اور مظاہر خلقت کے عجائب و غرائب پر انسان کو توجہ دلائی ہے ' وہاں خاص طور پر رنگوں کے ان مظاہر متنوعہ و عجائب مختلفہ کی طرف بھی اشارہ کیا ہے ' اور طرح طرح کے رنگوں کے ہونے اور ان کے اختلاف کو قدرت الہی اور حکمت ربانی کی ایک بہت بڑی علامت قرار دیا ہے -

آج ہم چاہتے ہیں کہ ان آیتوں کے علمی حقائق پر ایک اجمالی اور سرسری نظر ڈالیں -

* * *

سب سے پہلے سورۂ روم کی آیۃ ملاحظہ ہو جس میں عام طور پر اختلاف الوان کو قدرت الہیہ کی نشانی بتلایا ہے :

نئی دیوارین بنانے کیلیے کس قدر سامان اور وقت مطلوب ہوتا ہے ؟ پھر ان لوگوں کیلیے تو وقت کا کوئی سوال ہی نہ ہونا چاہیے جو معتقدات و اعمال کی ایک پوری آبادی کو بدلدینا چاہتے ہوں ' اور صرف کسی دیوار او ر محراب ہی کو نہیں بلکہ شہر کی تمام عمارتوں کو از سر نو بنانے کے آرزو مند ہوں !

کتنے ہی عظیم الشان ارادے اور اولو العزم ہمتیں ہیں جنہوں نے اس فکر میں حسرت و آرزو کے سوا کچھہ نہ پایا ' اور کتنے بڑے بڑے قافلے ہیں جو اس تلاش میں اس طرح گم ہوگئے کہ پھر انکی کوئی خبر دنیا نے نہ سنی ؟

میپرس رہ کہ ز سرہاے رہوان حرم
نشانہاست کہ منزل بمنزل افتادست

پس اسکا تو ہمیں دعوا نہیں ہے کہ ہم نے اس تھوڑی سی مدت میں اپنے سفر کا بڑا حصہ طے کرلیا اور منزل مقصود کے قریب پہنچ گئے ' کیونکہ منزل تک پہنچنے کا ان لوگوں کو کچھہ اختیار نہیں دیا گیا ہے جو اسکی تلاش میں نکلنا چاہتے ہیں - البتہ ہمارا ضمیر مطمئن ہے کہ ہم نے سفر کا اعلان کیا تھا ' اور الحمد للہ کہ پیہم سفر ہی میں رہے ' اور اگر اس منزل مقصود سے قریب تر نہ ہوے جہانتک ہمیں پہنچنا ہے ' تو اس منزل سے بعید تر تو ضرور ہوگئے جہاںسے ہم نے سفر شروع کیا تھا - اس راہ کے مسافر کیلیے اتنی کامیابی کافی ہے - یہاں صرف منزل تک پہنچنے کا خیال ہی مقصود نہیں ہوتا بلکہ منزل کی جستجو میں چلتے رہنا بھی کم از حصول مقصود نہیں :

رہروان را خستگی راہ نیست
عشق خود راہست و ہم خود منزل ست !

ہم کو اپنے کاموں کی خوبی کا دعوا نہیں ہے ' لیکن جن حالات اور جن بے سر و سامانیوں میں کام کر رہے ہیں اسکے لیے داد طلب ضرور ہیں - وہ بھی انسانوں سے نہیں کیونکہ آدم کی اولاد کو سچائی کی عدالت نہیں دی گئی ہے - وہ کھرے کو کھوٹے سے اور اعلی کو ادنی سے پرکھنے میں ہمیشہ عاجز رہی ہے - انما اشکوا بثی و حزنی الی اللـــہ ' و اعلـــم من اللـــہ ما لا تعلمون

بعض ضروری مطالب اس موقعہ پر بالاختصار ظاہر کرنے تھے جنکے عرض کرنے کی شاید فاتحۂ جلد پنجم لکھتے وقت توفیق ملے - محنت کا معاوضہ خود محنت ہے اور مرض کو صرف اسی معاوضہ کیلیے کرنا چاہیے جو خود مرض کے وجود میں رکھدیگئی ہے - کام کرنے والوں کے زاد و سفر کی اصلی جگہ خود انہیں کے اندر ہے - اپنے سے باہر تلاش کرنا لاحاصل ہے - اگر سلامتی نیت اور حسن ارادہ کے ساتھہ کوئی خدمت بن آئی تو یہ اللہ کا فضل ہے ' اور اگر بیت کے بہوت ' نفس کی لعنت ' اور اغراض کی خباثت نے اس سے محروم رکھا تو یہ اپنا قصور ہے :

ما اصابك من حسنة فمن اللہ وما اصابك من سیئة فمن نفسك - جو بہتری اور نیکی تمہیں پیش آئی وہ اللہ کی توفیق کا نتیجہ ہے اور جن برائیوں سے دوچار ہوے وہ خود تمہارے نفس ہی کی کرتوت ہے -

و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - والعاقبہ للمتقین -

حادثۂ الیمۂ کرانچی

اس ہفتہ ہمیں اس درخواست کی نقل ملگئی ہے جو کرانچی بائسکوپ کمپنی کی فلم " عظیم " کے متعلق محمد ہاشم شاہ صاحب قریشی نے سٹی مجسٹریٹ کرانچی کی عدالت میں داخل کی ہے اور جسکی بنا پر تماشہ بالفعل روکدیا گیا ہے - ہم اسکا خلاصہ نقل کرتے ہیں - کیونکہ اس سے مزید تفصیل اس ابلیسی حملہ کی معلوم ہوئی جو اس تماشہ گاہ کے اندر دنیا کی سب سے بڑی مقدس ہستی پر کیا گیا ہے :

(۱) ملزم منسلکہ پروگرام کے بموجب اس ہفتے سے حرکت کرنے والی تصاویر دکھا رہا تھا -

(۲) پروگرام میں ایک فلم کا نام " عظیم " درج ہے -

(۳) چوتھی تاریخ کی رات کو مستغیث پکچر پیلیس میں تماشہ دیکھنے گیا جہاں اس نے وہ تصویر بھی دیکھی جسکا نام " عظیم " ہے - پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے فوجی عہدہ داروں میں سے ایک شخص مسمی عظیم کی بی بی سالکہ پر عاشق ہوجاتے ہیں اور عظیم کو لڑائی پر بھیجتے ہیں تا کہ سالکہ کو حاصل کرسکیں - " عظیم " سالکہ سے رخصت ہوکر لڑائی پر روانہ ہوتا ہے - پیغمبر اسلام (صلعـــم) اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو سالکہ کے پاس بھیجتے ہیں کہ وہ اسکو " عظیم " کے لڑائی میں مارے جانے کی جھوٹی خبر سنا دیے - پھر عظیم کو پھر خبر لگتی ہے کہ اسکی بی بی پیغمبر اسلام کے پاس موجود ہے - وہ انکے پاس جاتا ہے ' مگر وہ کہتے ہیں کہ سالکہ مرگئی ہے اور اسکو تسکین دیتے ہیں - پھر وہ (رسول اکرم) بہت سی خوبصورت عورتوں کو بلا کر " عظیم " سے کہتے ہیں کہ ان میں سے جس کو چاہو اپنی بی بی بنانے کے لیے پسند کرلو - وہ انکار کرتا ہے اور اس پر پشانی میں اپنے گھر چلا جاتا ہے - گھر کے قریب عظیم کو اطلاع ملتی ہے کہ واقعی سالکہ زندہ ہے اور (پیغمبر اسلام صلعم) کے قبضہ میں ہے - وہ غضبناک ہوکر رسول اللہ (صلعم) کے حرم میں تلوار لیکر جاتا ہے - اور اپنی بی بی کو چھڑانا چاہتا ہے - پیغمبر اسلام (صلعم) چھپ جاتے ہیں اور سالکہ کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ زہر کھالے - ایسا کرنے سے وہ انکار کرتی ہے اور " عظیم " سالکہ کے سامنے زہر پیش کرتے ہوے دکھلایا جاتا ہے - پیغمبر وہاں سے بھاگ جاتے ہیں (نعوذ باللہ) اور انکے غلام عظیم کو بیڑیاں ڈالکر قید کردیتے ہیں - بالاخر وہ کسی نہ کسی طرح نکلکر مع اپنی بی بی کے بھاگ جاتا ہے اور ہمیشہ کے لیے ملک چھوڑ دیتا ہے -

(۴) ایسا تماشا مسلمانوں کے مذہبی محسوسات کے لیے سخت نفرت انگیز ہے - اگر رسول مقبول (صلعم) کو کسی نیک کام میں بھی تصویروں کے اندر مشغول دکھلایا جاے ' جب بھی اس سے مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہنچیگا - آنحضرت کو اسطرح ایک برے کام میں مشغول دکھلانا سخت ہتک اسلام کی ہے -

(٥) بہت سے مسلمانوں نے جو اس وقت موجود تھے اپنی ناراضگی کا باواز بلند اظہار کیا ' لیکن کچھہ توجہ نہیں کی گئی - اس تماشہ سے سیکڑوں مسلمانوں میں جوش پیدا ہوگیا ہے - اگر اسکو فوراً بند نہ کیا گیا تو بعید نہیں کہ بلوہ اور خونریزی ہوجائیگی - ایک پیر صاحب کو جو اسوقت وہاں موجود تھے ' بمشکل روکا گیا ' ورنہ وہ ترکی قونصل کو تار دینے پر آمادہ تھے -

ملزم نے یقیناً دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کے بموجب ارتکاب جرم کیا ہے اور التجا کی جاتی ہے کہ اسکے ساتھہ بموجب قانون عملدرآمد کیا جاے -

(دستخط) پی ایم میک انیری ونیل اسلئیائنہ -

(دستخط) محمد ہاشم - مستغیث کرانچی -

بڑا حسن سمجھے جاتے هیں ' کیا هیں ؟ وہ جو دودہ کی رنگت سے سفید اور آئینہ کی چمک سے زیادہ درخشندہ هوتے هیں ' کہاں سے نکلتے هیں؟ یہ سنگ سرخ جس سے " روضۂ تاج " کا جمال آتشین نمایاں هوا ' کہاں سے آیا؟ نہ تو وہ سفید دودہ سے پیدا هوا اور نہ سرخ پھولوں کی رنگت جمع کرکے بنایا گیا ' بلکہ دست قدرت نے اسی خاک ارضی کے اندر اسکی تہیں جمائیں اور اسکے طول و عرض کو زمین کی بد رنگ پشت کے اوپر پھیلا دیا ' تاکہ خلقت الہی کا معجزہ ' حسن آباد ارضی کا زیور ' اور اس حیرت آباد عالم میں معرفت الہی اور توجہ الی اللہ کیلیے درس بصیرۃ هو: ولکن اکثرالناس لا یعلمون !

عالم جمادات و نباتات کے بعد حیوانات کی خلقت کا صفحہ کھلتا هے - اختلاف الوان و اشکال کے لحاظ سے اسکے عجائب و غرائب بھی عقل کی سرگشتگی اور ادراک کے عجز و اعتراف کا پیـام هے : ربنا ! ماخلقت هذا باطلا ! پس فرمایا کہ و من الناس والدواب والانعام کذالک ! جس طرح خلقت انسانی کی هر نوع کے اندر اختلاف الوان کا قانون کام کررها هے ' اسی طرح خلقت کا یہ سب سے بڑا نمونہ اور ارتقاء موجودات کی سب سے آخری کڑی بھی طرح طرح کی رنگتوں کا ایک صحیفۂ رنگیں هے ' اور جو لوگ اسرار و حقائق موجودات کو غور و تدبر سے دیکھتے هیں ' وهی کچھ اسکی کنہ اور حقیقت کو بھی سمجھہ سکتے هیں : ان فی ذالک لایات وما یعقلها الا العالمون !

(خـلاصـۂ امـور)

اس نظر اجمالی کے بعد غور و فکر کا قدم اور بڑھایئے تو ان آیات کریمہ سے مندرجۂ ذیل امور واضح هوتے هیں :

(۱) عالم کائنات کے بے شمار و بے تعداد مظاهر خلقت کی طرح ' رنگوں کا اختلاف بھی قدرت الہی کی ایک بہت بڑی نشانی هے - کیونکہ اسکے مطالعہ سے ثابت هوتا هے کہ یہ حسن و جمال عالم محض ایک بے ارادہ و تعقل مادہ خلقت کی حرکت اور ترتیب اتفاقی کا نتیجہ نہیں هوسکتا - کوئی ارادۂ وراء الوری ضرور هے جسکے دست قدرت و حکمت کی مشاطگی یہ تمام نیرنگ صناعۃ دکھلا رهی هے !

قرآن کریم نے اسی امر کو دوسری آیتوں میں واضح کیا هے جبکہ منکرین الہی سے پوچھا هے کہ :

افمن یخلــق کمن لایخلق ؟ افلا تذکرون ؟ (۱۶ : ۱۷)	کیا وہ هستی جو پیدا کرتی هے اور وہ جو کچھہ پیدا نہیں کرسکتی ' دونوں برابر هیں؟ تمھیں کیا هو گیا هے کہ غور نہیں کرتے ؟

یعنی کیا ایک خالق و صانع هستی جو صفات واجبۂ ارادہ و عقل و علم سے متصف هے ' اور ایک بے ارادہ و تعقل شے (خواہ وہ افلاک کی حرکت هو خواہ اجزاء سالمات دیمقرا طیسی) دونوں ایک طرح هوسکتے هیں ؟ حالانکہ کائنات کا ذرہ ذرہ ایک صاحب ارادہ و عقل خالق کی هستی کی شہادت دے رہا هے !

یہاں صرف " خلقت " کا لفظ فرمایا اور کہا کہ خلق کرنے والا اور وہ جو خلق نہیں کرتا ' دونوں برابر نہیں هو سکتے - خلق وهی کرسکتا هے جو ارادہ و تعقل رکھتا هو - " لا یخلق " کے اندر تمام چیزیں آ گئیں جو قوت خالقیت نہ رکھتی هوں ' اور خالقیت کیلیے ارادہ و تعقل مستلزم هے - پس فی الحقیقت اس آیۃ میں نیز اسکی هم مطلب دیگر آیات میں انھی لوگوں کا رد کیا گیا هے ' جو وجود الہی کی جگہ کسی بے ارادۂ و تعقل شے کو خلقت عالم کیلیے کافی سمجھتے هیں ' خواہ وہ یونانیوں کی حرکت افلاک هو یا موجودہ زمانے کے اجزاء سالمات ابتدائیہ - ان آیات کو بتوں سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ ابتک سمجھا گیا هے - اسکی حقیقت بغیر تفصیل و تشریح کے ذهن نشین نہیں هوسکتی اور وہ مستقل مضمون کی محتاج هے -

(۲) اختلاف الوان کے اندر بڑی بڑی مصلحتیں اور حکمتیں پوشیدہ هیں - وہ محض ایک ظہور حسن اور نمائش خلقت یا فطرۃ کا اتفاقی نمود هی نہیں هے - کیونکہ اگر ایسا هوتا تو هر جگہ تذکیر و تفکر پر کیوں زور دیا جاتا ؟ اور علی الخصوص پہلی آیت میں یہ کیوں کہا جاتا کہ ان فی ذالک لایات للعالمین - کہ صاحبان علم کیلیے اس اختلاف الوان میں بڑی نشانیاں هیں -

(۳) اخری آیۃ عجیب و غریب هے - اور اس سلسلے کی ایک آیت هے جسکی بنا پر بعض نئے استدلالات قرآنیہ میرے ذهن میں هیں - اختلاف الوان وغیرہ مظاهر خلقت اور اسرار کائنات کا ذکر کرکے فرمایا : انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ! اللہ کے وهی بندے خوف و خشیت اپنے اندر پاتے هیں جو صاحبان علم هیں -

اس بیان کے ساتھہ هی " خشیت الہی " اور " علماء " کا ذکر بغیر کسی ربط حقیقی کے نہیں هوسکتا - اس سے صاف صاف واضح هوتا هے کہ خدا کی هستی کا یقین ' اسکی شناخت ' اور اسکے صفات کی معرفت کے بغیر اسکا خوف پیدا نہیں هو سکتا ' اور قرآن کریم اس یقین کے حصول کا ایک بڑا وسیلہ یہ بتلاتا هے کہ خلقت عالم کے حقائق و اسرار اور اختلاف و تغیرات کی کنہ و حقیقت کا علم حاصل کرو تا کہ مصنوعات کی نیرنگیاں اور عجائب آفرینیاں صانع مطلق کی حکمتوں کا سراغ بتلائیں اور معرفۃ الہی کا یقین و اذعان پیدا کرے - چونکہ یہ کام ان لوگوں کا هے جو ارباب علم و تحقیق هیں اور جنکا شمار علماء حقیقت میں هے - اسلیے فرمایا کہ یہ عجائب عالم اور یہ اختلاف الوان جو کائنات کی هر نوع اور هر قسم میں جلوہ گر هے ' اسکے اسرار و مصالح پر غور کرنے والے ' اور انکی حقیقت کی جستجو میں رهنے والے هی وہ بندگان الہی هیں ' جنکے لیے انکا مطالعہ معرفت الہی کا وسیلہ هوتا هے ' اور پھر معرفت الہی مقام خشیت و عبودیت کیلیے راهنما هوتی هے - وهل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟

(۴) اختلاف الوان ایک قانون خلقت هے جو تمام انواع میں جاری و ساری هے - عالم جمادات ' نباتات ' حیوانات ' کوئی نوع نہیں جسکے اندر طرح طرح کی رنگتوں کا ظہور نہو - پس یہ نہیں هوسکتا کہ ایسا عام ظہور کسی بڑی هی مصلحت و حکمت پر مبنی نہو ؟

(اشـــارات عـلـمـيه)

قرآن کریم علم الحیات یا علم الحیوان کی کوئی کتاب نہیں هے - ان اشارات حکمیہ سے اسکا مقصود صرف یہ هوتا هے کہ انسان کو حکمۃ و قدرۃ الہیہ کی طرف توجہ دلاے ' اور ان حقائق کا مطالعہ وسیلۂ تدبر ' و ذریعۂ عبرت ' و توجہ الی اللہ هو - نیز ان اشیا کے اسرار و مصالح کی تحقیق و کشف کا اسکے دل میں ولولہ اور شوق پیدا کرے تاکہ وہ انکی تحقیقات کی دشوار گذار راهوں میں قدم رکھے اور معرفت الہی اور حصول مقام خشیت کیلیے راہ علم کی تمام مصیبتوں کو خوشی خوشی برداشت کرلے -

پس چاهیے کہ پہلے هم شارحین علم کی طرف متوجہ هوں کہ وہ اختلاف الوان کے متعلق کیا کہتے هیں ؟ اسکے بعد دیکھیں کہ قرآن کریم کا اسطرف توجہ دلانا اور اس کو ایک آیۃ الہیہ قرار دینا ' کن اسرار و حکم پر مبنی هے ؟

(البقیۃ تتبع)

ومن آیاته خلق السماوات والارض واختلاف السنتکم والوانکم ؛ ان فی ذالك لایــات للعالمیــن ! (۳۰ : ۲۱)

اور حکمت الہي کي نشانیوں میں سے ایک بڑي نشاني آسمانوں اور زمین کي خلقت ہے اور طرح طرح کي بولیوں اور رنگوں کا پیدا ہونا - في الحقیقت اسمیں بڑي ہي نشانیاں ہیں ارباب علم و حکمت کیلیے !

پھر بعض آیات میں زمین کي پیداوار اور عالم نباتات کے اختلاف الوان کا ذکر کیا جو في الحقیقت رنگوں کی بو قلموني کا سب سے بڑا منظر عجیب و موثر ہے :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلکه ینابیع فی الارض ثم یخــرج به زرعاً مختلفا الوانه ثم یهیج فتریٰ مصفرا - ثم یجعله حطاما - ان في ذالك لذکریٰ لاولی الالباب ! (۳۹ : ۲۲)

آیا تم نہیں دیکھتے کہ الله نے اوپر سے پانی اتارا ' پھر زمین میں اسکے چشمے بہاے ' پھر اُسي پانی سے رنگ برنگ کی کھیتیاں اُگائیں ' پھر وہ کھیتیاں اپنے جوش نمو میں بڑھیں اور طرح طرح کے پھل اور پھولوں سے لد گئیں - اسکے بعد جب اچھی طرح پک چکیں تو تم دیکھتے ہو کہ وہ بالکل زرد پڑجاتی ہیں اور خدا اسے چورا چورا کرڈالتا ہے - بیشک ' عالم نباتات کی اس ابتدا و انتہا اور اختلاف و تغیرات میں ارباب عقل و دانش کے لیے بڑي ہي عبرت ہے !

اسی کی نسبت سورۂ نحل میں فرمایا :

وما ذرا لکم فی الارض مختلفا الوانــه ' ان فی ذالك لایات لقوم یذکرون ' (۱۶ : ۱۳)

اور بہت سی چیزیں جو تمہارے فوائـد کیلیے زمین سے اُگائی جاتی ہیں جنکی طرح طرح کی مختلف رنگتیں ہیں ' سو ان میں بھی ان لوگوں کیلیے حکمت الہی کی بڑي ھی نشانیاں ہیں جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہوں

نیز سورۂ فاطر میں فرمایا :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فاخرجنا به ثمرات مختلفا الوانها ؟ (۳۵ : ۲۷)

کیا تم غور نہیں کرتے کہ الله نے اوپر سے پانی برسایا اور اس سے طرح طرح کے پھل پیدا ہوے جنکی مختلف رنگتیں ہیں ؟

اسی طرح شہد کي مختلف رنگتوں پر توجہ دلائی جو مکھي کے اندر سے نکلتا اور قدرۃ الہیہ کا ایک عجیب و غریب نمونہ ہے :

یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه ' فیه شفاء للناس - ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون ! (۱۶ : ۷۱)

انکے اندر سے ایک عرق نکلتا ہے جسکی مختلف رنگتیں ہوتی ہیں - اسمیں انسانوں کیلیے شفا اور نفع رکھدیا ہے - ارباب فکر کیلیے اسمیں بڑي ہي نشانیاں ہیں '

اختلاف الوان کا ایک نہایت مدہش منظر پہاڑوں کی مختلف رنگتیں اور انکے سرخ و سفید پتھر بھی ہیں جنسے انسان بڑي بڑي عظیم الشان عمارتوں کو خوشنما و دلفریب بناتا اور طرح طرح کے کام لیتا ہے - چنانچہ اسکی طرف بھي ایک جگہ اشارہ کیا :

ومن الجبال جدد بیض و حمر مختلف الوانها و غرابیب سود (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح پہاڑوں میں ہم نے مختلف رنگوں کے طبقات پیدا کیے - کوئی سفید ہے کوئي لال ہے - بعض کالے کالے سیاہ ہیں !

یہاں تک عالم کائنات کے عام اختلاف الوان ' اور پھر خاص طور پر عالم نباتات و جمادات کي رنگتوں کا ذکر کیا تھا - اب خاص طور پر عالم حیوانی کے اختلاف الوان پر یہ اشارہ کرکے توجہ دلائی :

ومن الناس و الـدواب و الانعام مختلف الوانــه کذالک ' انما یخشی الله من عباده العلمـاء - ان اللــه عزیــز غفــور (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح آدمیوں ' جانوروں ' اور چارپایوں کي رنگتیں بھي کئي کئي طرح کي ہیں ' جن میں الله نے بڑي بڑي حکمتیں رکھی ہیں - الله کا خوف انہي لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوسکتا ہے جنھوں نے کائنات کے ان اسرار و حقائق کا مطالعہ کیا ہے اور اسکے علم و حکمت سے بہرہ اندوز ہوے ہیں -

(ایـک اجمـالي نـظر)

ان آیات کریمہ پر پہلے ایک اجمالي نظر ڈالو اور دیکھو کہ کس طرح عالم کائنات کي ہر نوع اور اختلاف الوان کے ہر منظر پر ہمیں توجہ دلائي ہے ؟ سب سے پہلے عام طور پر اختلاف الوان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ زبانوں اور بولیوں کے اختلاف کي طرح رنگوں کے اختلاف میں بھي حکمت الہیہ اور قدرت سرمدیہ کي بڑي بڑي نشانیاں ہیں - اس طرح انسانکي نظروں کو تمام کائنات کی ھئیۃ مجموعي کے جمال الوان اور اختلاف مظاہر و نمایش کیلیے دعوت فکر و تدبر دی تا کہ وہ آسمان کي اُن رنگ آرائیوں کو بھي دیکھیں جنکا جمال فضائي عقل افگن اور جنکے تغیرات ملونہ حیرت فرما ہیں ' اور پھر زمین کے اس بہارستان حسن پر بھي نظر ڈالیں ' جسکي کائنات نباتي اور عالم حیواني کا ہر گوشہ رنگتوں کي رعنائیوں اور انکے اختلاف و تعدد کي دلفریبیوں کا ایک بہشت زار جمال ہے !

اسکے بعد اس نظر اجمالي کي تفصیل ہوئی اور کائنات کی مختلف انواع و اقسام کے اختلاف الوان کي طرف اشارہ کیا گیا - سب سے پہلے صناع طبیعت کي اس سب سے بڑي اعجاز فرمائي کا جلوۂ قدرت دکھلایا جو عالم نباتات کي ارواح حسینہ اور اجسام ملونۂ و جمیلہ کے اندر نظر آتی ہے ' اور جسکے ایک چھوٹے سے پھول اور پتے کے اندر بھي حیرت و مدہوشی کے وہ وہ جلوے پوشیدہ ہیں کہ اگر دنیا کی تمام پچھلي اور آیندہ حکمتیں اور دانائیاں یک جا اکٹھي ہوجائیں ' اور کسي حقیر سے حقیر پھول کي ایک مرجھائي ہوئي کلي کو اٹھا کر (جو انسانی غفلت و سرشاري کے کسي قدم جہل سے پامال ہو چکي ہو) اپنے سامنے رکھہ لیں اور اسکے عجائب و غرائب خلقت کا مطالعہ کرتے رہیں ' جب بھي اُسکا دفتر حکمت ختم نہوگا !

فرمایا کہ غور کرو ' انکی خلقت کس قدر عقلوں کو وقف تعجب اور انساني دانائي کو ہلاک حیرت کر دینے والي ہے ؟ چند خشک بیج ہیں جو زمین میں ڈالے جاتے ہیں - آفتاب کی روشنی میں گرم ہوتے ' اور آسمان کے پانی سے اندر ہي اندر سڑتے ہیں - پھر وہ کیا چیز ہے جو انکے اندر ایک عجیب و غریب قوت پھوٹنے ' اُبھرنے ' بڑھنے ' پھیلنے ' پھر طـرح طرح کي رنگتوں سے رنگیں ہوکر نمودار ہونے کی پیدا کردیتی ہے ؟ کبھی انکے رنگ الگ الگ ہوتے ہیں ' کبھي کسی خاص تناسب کے ساتھہ کئي رنگوں کا مجموعہ ہوتے ہیں ' اور کبھي ایک ایک پتے اور ورق گل کے اندر کئی کئي رنگتوں کي دھاریاں اور نقش و نگار بن جاتے ہیں !

فتبارك الله احسن الخالقین !

عالم نباتات کي طرح عالم جمادات بھي اختلاف الوان کا عجیب و غریب منظر ہے جسے ترتیب مدارج خلقت کے اعتبار سے نباتات پر مقدم ہونا چاہیے - زمین کے اندر سے طرح طرح کے مختلف رنگوں کے پتھروں کا پیدا ہونا اور پہاڑوں کے اندر سے نکلنا اس سے کم عجیب نہیں ہے جسقدر نباتات کے غرائب و عجائب ہیں - یہ سنگ مرمر اور سنگ موسی کے بڑے بڑے ستون جنکے نیچے شہنشاہوں کے دربار لگتے ہیں اور جو ایوان ہاے عظمت و جبروت کیلیے سب سے

فصـل گل و طرف جوئبـار و لب کشت
با یـک دو سه اهل و لعبتي حـور سرشت
پیش آر قـدح که باده نوشـان صبوح
آسـوده ز مسجـدند و فارغ ز کنشت !

ان مرقعات میں سے چار تصویریں "اسفیر" لندن نے شائع کردي هیں - انکي نقل هم بهي شائع کرتے هیں - انکے نیچے انگریزي میں رباعیات کا ترجمه بهي درج تها - تین ترجموں کي اصل رباعیاں یاد آ گئیں اور درج کردي گئیں - لیکن ایک ترجمه اسدرجه مبهم و مختصر اور کسی بہت هي غیر معروف رباعي سے تعلق رکهتا هے جسکي اصلي رباعي کا سرسري طور سے پته نه لگ سکا - اور صرف اتنی سی بات کیلیے رباعیات کي ورق گرداني کون کرتا ؟ -

(مکـمل تـرجمه)

ایک بہت بڑي خصوصیت اس ایڈیشن کی یه هے که اسمیں عمر خیام کي تمام رباعیات کا مکمل انگریزي ترجمه دیا گیا هے - وه مشہور فزجیرالڈ کے ترجمه کي طرح نظم میں هے ' اور کوشش کی گئي هے که فارسی شاعري کے اس سب سے بڑے قادر الکلام مترجم کا نسق و انداز اور اسلوب خاص هر رباعي کے ترجمه میں ملحوظ رهے - حتی که اسکي جمع و تهذیب کرنے والوں کا خیال هے که ایک ناواقف شخص فیز جیرالڈ کي نظم میں اور اسکے تراجم میں بمشکل فرق کرسکے گا -

هم نے بعض اردو جرائد میں دیکها که اس نسخه کي اشاعت کا تذکره کرتے هوے انهوں نے اسے پہلا مکمل ترجمه خیال کیا هے - حالانکه یه صحیح نہیں هے - اس سے پیشتر ایک بڑي تعداد میں ایسے ایڈیشن شائع هوچکے هیں جن میں فیز جیرالڈ کی ترجمه کرده رباعیات کے علاوه کئي سو اور رباعیوں کا ترجمه بهی نظم و نثر میں دیا گیا هے ' اور بعض میں تو یه التزام کیا هے که رباعیات کے جس نسخه کو اصل قرار دیا ' اسکي تمام رباعیوں کا ترجمه بهي ساتهه ساتهه درج کردیا - اس قسم کے مترجموں میں گارنر ' هنري دے مونار ' نیکولس ' اور علی الخصوص پروفیسر والا نیٹن ژوکفسکی کا نام قابل ذکر هے ' جس نے نسخهٔ کلکته اور نسخهٔ سینٹ پیٹرز برگ کي تمام رباعیات کا ترجمه کردیا هے -

ان میں سے آخر الذکر مستشرق کا نسخه میرے پاس موجود هے - اس نئے امریکن ایڈیشن سے پہلے یہي ایڈیشن سب سے آخري ایڈیشن سمجها جاتا تها - اسمیں سینٹ پیٹرز برگ کے نسخه کي ٣٣٠ رباعیوں کا مکمل ترجمه شامل کیا گیا هے - دیگر نسخوں کي مترجمه رباعیوں کو شامل کرلیا جاے تو انگریزي ترجمه شده رباعیوں کي تعداد پانچ سو تک پہنچ جاتي هے !

اسي طرح فرانسیسي ' دنمارکي ' الماني (جرمن) اور روسي زبان میں بهي ٧٥ سے ٤٠٠ تک رباعیوں کا ترجمه هوچکا هے -

لیکن یه ترجمے وه قبولیت حاصل نه کرسکے جو "مغربي خیام" یعني فیز جیرالڈ کی ٧٥ رباعیوں کیلیے قدرت نے مخصوص کردي تهي - اسکي انگریزي رباعیوں میں جو سلاست و عذوبت اور حسن ترکیب و تاثر بیان پایا جاتا هے ' اسکے سامنے یه تمام ترجمے اس طرح نظر آتے هیں جیسے کسي اصلي فارسي نظم کے مقابلے میں اسکا بے اثر لفظي ترجمه - فارسي شاعري اور مغربي ادبیات اصولاً اس درجه باهم مختلف هیں که دونوں میں تبائن و تضاد کا ایک اطلانیک بهه رها هے - اسے عبور کرنے میں صرف فیز جیرالڈ هي کي همت کام کرگئي ' اور وقت و حالات ' جدت و حداثت ' اتحاد خیالات و مشرب نیز جماعت کے وقتي انفعال و تاثر نے ایک مرتبه اسکا ساتهه دیدیا - یه باتیں همیشه اور هر شخص کے حصے میں نہیں آسکتیں -

یہي سبب هے که یه تراجم ایک ادبي یا حکیمانه مترجمه ذخیره سے زیاده وقعت حاصل نه کرسکے - انسے صرف یه کام لیا گیا که غیر فارسي داں ادباء عمربیین نے انکے ذریعه بقیه رباعیوں سے بهي واقفیت حاصل کرلي - ان سب میں مسز بورین اور هانفیلڈ کے بعض تراجم نسبتاً زیاده فصیح و دلنشیں ہیں جنهوں نے کیمبرج کے نسخه کي بعض رباعیات کا ترجمه سنه ١٨٩٠ میں کیا تها ' اور "مجلس عمر خیام" لندن نے سنه ١٨٩٢ میں شائع کیا - تاهم نه تو وه فیز جیرالڈ کي طرح عشاق خیام کے وسیع حلقه میں کوئي ادبی محبوبیت حاصل کرسکیں ' اور نه انگریزي ادبیات میں ایک داخلي جزو شعري کي طرح انهیں قبولیت هوئي - انکا شمار بهي "ترجمه" میں هے - البته اعلی قسم کے تراجم میں -

پس یه کہنا تو صحیح نہیں که نیا امریکن اڈیشن رباعیات کا پہلا مکمل ترجمه هے - البته اسکی خصوصیت یه بتلائي جاتي هے که انکے تراجم میں فیز جیرالڈ کے اتباع بلکه همسري کي پوري کوشش کي گئي هے - فیز جیرالڈ کا اصلي کارنامه "سوئن برن" کے الفاظ میں یه هے :

"وه یورپ کا خیام هے - اس نے ترجمه نہیں کیا هے بلکه انگریزي میں خیام کي روح شعري کو متشکل و متمثل کردیا هے - اگر خیـام انیسویں صدي کے انـدر انـگلستان میں پیدا هوتا اور فردوسي کي جگه چوسر کي زبان میں (یعني انگریزي میں) رباعیات کہتا ' تو یقیناً وه ایسي هي هوتیں جیسی که اس مغربي خیام کے دل پر مشرقی فیضان لاهوتي سے القا هوئي هیں"

اس ایڈیشن کے مرتب کرنے والوں کا دعوا هے که فیزجیرالڈ نے ایسا ترجمه صرف ٧٥ رباعیوں کا کیا هے - لیکن یه خیام کي تمام رباعیوں کا ویسا هي مکمل ترجمه هوگا -

ادبا و شعراے عمریيین کی ایک بہت بڑي امریکن و انگریزي جماعت نے ترجمه کا نیا کام باهم بانٹ لیا تها - چند اصول مقرر کرلیے تھے جنکي پابندي کي هر مترجم کوشش کرتا تها - ان میں سے اکثر مترجم ایسے هیں جنهوں نے ایک ایک رباعي کا ترجمه , ایک ایک ششماهي میں کیا هے - پہلے ترجمه کیا جاتا - پهر تصحیح هوتي - پهر قدیم ترجموں سے مقابله هوتا - اسکے بعد نظم کیا جاتا - پهر عرصے تک خود ناظم اپنے مختلف اوقات و اثرات میں کمال استغراق شعریه و شرقیه کے ساتهه پڑهتا ' خاص خاص نغمات مخصوصهٔ خیام میں

ادبیات

عدل جہانگیری

قصر شاہی میں کہ ممکن نہیں غیروں کا گذر * ایک دن " نورجہاں " بام پہ تھی جلوہ فگن
کوئی شامت زدہ رہ گیر اُدھر آ نکلا * گرچہ تھی قصر میں ہر چار طرف سے قدغن
غیرت حسن سے بیگم نے طمنچہ مارا * خاک پر ڈھیر تھا اِک کشتۂ بے گور کفن!

* * *

ساتھہ ہی شاہ جہانگیر کو پہنچی جو خبر * غیظ سی آگئے ابروے عدالت پہ شکن
حکم بھیجا کہ کنیزان شبستان شہی * جاکے پوچھہ آئیں کہ سچ یا کہ غلط ہے یہ سخن؟'

* * *

نخوت حسن سے بیگم نے بہ صد ناز کہا: * میری جانب سے کرو عرض بہ آئین حسن
" ہاں مجھے واقعۂ قتل سے انکار نہیں * مجھہ سے ناموس حیا نے یہ کہا تھا کہ " بزن "
اسکی گستاخ نگاہی نے کیا اسکو ہلاک * کشور حسن میں جاری ہے یہی شرع کہن "

* * *

مفتی دیں سے جہانگیر نے فتوی پوچھا * کہ شریعت میں کسی کو نہیں کچھہ جاے سخن
مفتی دیں نے بہ بے خوف و خطر صاف کہا: * شرع کہتی ہے کہ " قاتل کی اُڑا دو گردن "
لوگ دربار میں اس حکم سے تھرا اُٹھے * پر جہانگیر کے ابرو پہ نہ بل تھا نہ شکن'
ترکوں کو یہ دیا حکم کہ اندر جاکر * پہلے بیگم کو کریں بستۂ زنجیر و رسن
پھر اسی طرح اُسے کھینچ کے باہر لائیں * اور جلاد کو دیں حکم کہ " ہاں تیغ بزن "

* * *

یہ وہی نورجہاں ہے کہ حقیقت میں یہی * تھی جہانگیر کے پردہ میں شہنشاہ زمن
اسکی پیشانی نازک پہ جو پڑتی تھی گرہ * جاکے بن جاتی تھی اوراق حکومت پہ شکن!
اب نہ وہ نورجہاں ہے' نہ وہ انداز غرور' * نہ وہ غمزے ہیں' نہ وہ عربدۂ صبر شکن!
اب وہی پانؤں ہر اِک گام پہ تھراتے ہیں * جسکے رفتار سے پامال تھے مرغان چمن!
ایک مجرم ہے کہ جسکا کوئی حامی نہ شفیع! * ایک بیکس ہے کہ جسکا نہ کوئی گھر نہ وطن!

* * *

خدمت شاہ میں' بیگم نے یہ بھیجا پیغام: * خوں بہا بھی تو شریعت میں ہے اِک امر حسن
مفتی شرع سے پھر شاہ نے فتوی پوچھا * بولے جائز ہے' رضامند ہوں گر بچۂ و زن
وارثوں کو جو دیے لاکھہ درم بیگم نے * سب نے دربار میں کی عرض کہ " اے شاہ زمن!
ہم کو مقتول کا لینا نہیں منظور قصاص * قتل کا حکم جو رک جاے تو ہے مستحسن "

* * *

ہوچکا جب کہ شہنشاہ کو پورا یہ یقین * کہ نہیں اسمیں کوئی شائبۂ حیلۂ و فن
اُٹھہ کے دربار سے آہستہ چلا سوے حرم * تھی جہاں نورجہاں معتکف بیت حزن
دفعتاً پانؤں پہ بیگم کے گرا اور یہ کہا: * " تو اگر کشتہ شدی' آہ چہ می کردم من "!

(شبلی نعمانی)

یہ واقعہ اگرچہ عام تاریخوں میں نہیں ہے اور خود جہانگیر نے بھی اسکا تذکرہ نہیں کیا ہے' لیکن ایک ایسے مستند راوی سے مروی ہے جسکی تنہا شہادت بھی ہر طرح لائق قبول ہے - والہ داغستانی جو حملۂ افاغنہ کے زمانے میں ایران سے نکلا اور محمد شاہ کے عہد میں دہلی آیا تھا' اپنے ضخیم تذکرۂ شعرا (ریاض الشعرا) میں اس واقعہ کو بادعاء صحت بیان کرتا ہے - جہانگیر کی نسبت اور بھی چند غیر معروف واقعات اس نے بیان کیے ہیں - شیخ نور اللہ شوستری مرحوم کے واقعہ کی وجہ سے وہ جہانگیر کا مخالف تھا اسلیے اسکی روائتیں مداحانہ مبالغہ نہیں ہو سکتیں - (الہلال)

گاتا ' اور دوسروں سے لے میں پڑھواکر سنتا - جب اس طرح اسکي کیفیت و وجدان کے ذوق و تاثیر کي طرف سے پورا پورا اطمینان هوجاتا اور کئي کئي مرتبه ترمیم و اضافه هوچکتا ' تو پھر تمام مترجمین کي صحبت میں پیش کیا جاتا اور کئي کئي دن تک محافل و مجالس شعراے عمریین میں اسپر بحث و مذاکره هوتا - جو لوگ باهر کے شریک کار هیں ' انکے پاس لکھکر بھیجدیا جاتا ' اور اسطرح تمام رائیں جمع کي جاتیں -

ان تمام مراحل کے بعد مترجمه رباعي داخل کتاب کي جاتي - اس وقت بھي که کتاب چھپ رهي هے اور عنقریب نکلنے والي هے ' تغیر و تبدل اور اصلاح و نقد کا سلسله برابر جاري هے !

هر نظم گوهریں که بیاد تو گفته ام
دل رخنه کرده و جگر خویش سفته ام !

(رباعیات کي تعداد)

رباعیات عمر خیام کي اصلي تعداد کا مسئله اب تک مختلف اور ایک حد تک مشتبه هے - مختلف نسخے جو یورپ اور مشرق میں پائے جاتے هیں ' باهم تعداد میں مختلف هیں - مصنفین یورپ نے انکي تحقیقات و کشف حقیقت کیلیے بڑي بڑي کوششیں کي هیں -

سب سے زیاده قدیم نسخه ایشیاٹک سوسائٹي بنگال کا هے جو آٹھویں صدي هجري کے اواخر کا لکھا هوا هے - یعنے عمر خیام کي وفات سے تقریباً تین سو برس بعد کا - اسمیں ۴۰۲ رباعیاں هیں - میں نے یه نسخه ایشیاٹک سوسائٹي میں ممبر هونے سے پہلے دیکھا تھا - اسکے بعد ایک مرتبه نکلوانا چاها تو معلوم هوا که لندن گیا هے اور غالباً مسٹر اڈورڈ براؤن نے منگوایا هے - اب عرصے سے بالکل مفقود الخبر هے - کچھه پته نهیں چلتا که کہاں گیا ؟ اسکے ساتھه گلستان کا وه قیمتي نسخه بھي مفقود الخبر هے جو عالمگیر اورنگ زیب نے نہایت اهتمام سے نقل کرایا تھا ' اور اس نسخه کي نقل تھا جو خود شیخ سعدي کے لڑکے کے هاتھه کا لکھا هوا تھا - ڈاکٹر بروکلمین اور سر جان گلگرسٹ نے گلستاں کے ایڈیشن اسي نسخه سے نقل لیکر شائع کیے تھے -

میں نے کئي بار سکریٹري کو توجه دلائي که برٹش میوزیم سے خط و کتابت کرکے تحقیق کیا جاے - وهیں یه نسخے گئے هیں اور رکھه لیے گئے هیں - لیکن غریب ایشیاٹک سوسائٹي کو اسکي جرأت کب هوسکتي هے که انڈیا آفس کے زیر اثر مدب خانے سے کسي طرح کا مطالبه کرے ؟

اسکے بعد سر گور اوسلي کا نسخه هے - وه ایران سے لاے تھے ' اور اب اکسفورڈ کے کتب خانه بولڈن میں محفوظ هے - اسکا سال کتابت سنه ۱۴٦۱ مسیحي هے - یعني مصنف سے ساڑھے تین سو برس بعد کا نسخه هے - انگریزي مترجمین و مولفین نے زیاده تر اسي نسخه پر اعتماد کیا هے مگر اسمیں صرف ۱۵۸ رباعیاں هیں -

تیسرا قدیمي نسخه سینٹ پیٹرز برگ کے کتب خانه کا هے جسکا عکس پروفیسر والانتین ژوکفسکي (Valentin Zhukovski) نے باعانت بیرن ویکٹر روزین معلم السنۂ مشرقیه پیٹرز برگ یونیورسٹي شائع کیا هے ' اور جو نہایت اعلی ترین خط نستعلیق میں فی صفحه ایک رباعي کی ترتیب سے لکھا گیا هے - اسکے کاتب نے اپنا نام " سید علي الحسیني " لکھا هے - سال کتابت سنه ۱۴۹۹ مسیحی هے - یعني سر گور اوسلي کے نسخه سے تقریباً چالیس برس بعد - اسمیں ۳۴۰ رباعیاں هیں -

چوتھا نسخه بانکي پور کے کتب خانے کا هے پانچواں کیمبرج یونیورسٹي کا جو کسي قدیم طهراني نسخه کي نقل هے - اول الذکر میں ٦۰۴ رباعیاں هیں - دوسرے نسخه میں ۸۰۰ -

انکے علاوه بے شمار حدیث العهد قلمي نسخے یورپ کے مختلف کتب خانوں میں هیں جنمیں سے بعض کي مندرجه رباعیات پندره پندره سو تک شمار کی گئي هیں - پروفیسر براؤن نے ایک قدیم نسخه طهران میں دیکھا تھا جسمیں ۷۷۰ رباعیاں تھیں اور عهد صفویه کے درمیاني زمانے کا نوشته تھا - مگر جو نسخه طهران میں چھپا هے ' اسمیں صرف ۲۳۰ رباعیاں هیں - اسي کي نقل بمبئي میں بھي بار بار چھپ چکي هے -

ایک اور نسخه پرانا رباعیات کا هے جسکا ذکر مجھسے آجکل کے ایک روسي سیاح و مستشرق موسیو اموانوف نے کیا هے جو انھوں نے اصفہان میں دیکھا تھا اور اسکي نقل لیلي تھی -

یه نقل آجکل میرے هي پاس هے - اسمیں ۴۱۷ رباعیاں هیں اور عام ترتیب ابجدي کي جگه ابتدا میں حمد و نعت کي تمام رباعیاں جمع کردي هیں - اسکے بعد بغیر کسي ترتیب کے باقي رباعیاں درج کي هیں - سیاح موصوف کا بیان هے که اصلي نسخه سنه ۸۰۷ هجري کا نوشته هے - اگر یه سچ هے تو یه نسخه سب سے زیاده قیمتي هے - اور سر گور اوسلي کے نسخه سے بھي زیاده اسکو قیمتي سمجھنا چاهیے - اسي خیال سے میں دیگر نسخوں سے اسکا مقابله کررها هوں - چند رباعیاں اسمیں بالکل نئي هیں -

بقیـــہ ازاد عـــرب

مسلمانوں کے مسروقہ خزانے کے چند موتي جو باقي رهگئے هیں

تاریـــخ و عـــبـــر !

(۲)

اب همنو ایک نظر عرب کے اُن خطوں پر ڈالني چاهیے جو آزاد عرب کے نام سے مشہور هیں - آزاد عرب سے مراد ان چھوتي چھوتي ریاستوں سے ہے جو آجکل جزیرہ نماے عرب میں یورپین قوموں کي ریشہ دوانیوں کا آما جگاہ هیں - انهي میں مشہور وهابي تحریک نجد اور فرقہ اباضیہ کی سلطنت عمان بھي شامل ہے - انکے علاوہ حضرالموت کا خطہ ہے جس میں قدیم سلطنتوں مارب اور سبا کی بنیادیں رکھي گئی تھیں' اور جو یمن کے ساتھہ عرب معمورہ یا (Arabic Felıne) میں شامل ہے -

حضرالموت کے شمال میں نجران و وادي دوسیر کا زر خیز علاقہ ہے - لیکن مشرق کے طرف ایک دشوار گذار ریگستان ہے جو " ربع الخالي " کے نام سے مشہور ہے - اس ریگستاني علاقہ کے علاوہ اور شمالی صحراے شام کو چھوڑ کر' یہ تمام حصہ ایک عظیم الشان سلطنت کے لیے مایۂ ناز هوسکتا ہے - اگر ان خطوں پر یورپ کو دسترس هوتا تو اسمیں شک نہیں کہ اپنی مادي ترقیوں میں هندوستان و مصر کے برابر هوے - لیکن دسترس هونا اس لحاظ سے مشکل ہے کہ اس ملک کے آباد اور جنگجو فرقے کسی غیر ملت کے ماتحت رهنا گوارا نہیں کر سکتے - البتہ سلطنت ترکی اگر چاهے تو حکمت عملی سے انکو اپنا حلقہ بگوش بنا سکتي ہے - کیونکہ اول تو یہ علاقے یمن و حجاز کے بالکل محادي واقع هوے هیں - اسلیے ترک هر طرف سے انپر قابو پانے کي طاقت رکھتے هیں - دوسرے ترک بھي حبل المتین اسلام کے پکڑنے والوں میں سے هیں جن سے عرب کے غیور زیادہ بیگانہ نہیں هوسکتے -

لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ زر خیز خطے جو کبھي قوت اسلامي کا اصلی سر چشمہ تھے' ابھی تک ایسي کسمپرسي کي حالت میں پڑے هوے هیں جس طرح قدیم رومیوں اور فارسیوں کے زمانے میں ان پر ایک دور گذر چکا ہے -

شاید اسوجہ سے کہ عرب کا ملک بہت عرصے تک اپني کم مایگي کیلیے بد نام تھا' اور " وادي غیر ذي ذرع " یعنے حوالی مکہ کا اطلاق کل سر زمین عرب پر کیا جاتا تھا - لیکن سیاحوں اور مبصرین جغرافیہ دانان قدیم و جدید کي راے ہے کہ در حقیقت عرب هي کے بعض قطعے باغ عدن کہلائے جانے کے قابل هیں - خطہ نجد جو وسطي عرب پر مشتمل ہے' اور جو ترکي صوبے الحجاز اور الحسا کے درمیان واقع ہے' کسي طرح شام و عراق سے اپني اهمیت و زرعیت میں کم نہیں ہے - اگر زر خیزي هي کو مد نظر رکھا جاے' جب بھي موجودہ عراق کو نجد سے کوئي نسبت

نجد وسط عرب کا ایک وسیع اور زر خیز ملک ہے جسکي مجموعی آبادي تقریباً بیالیس لاکھہ سے زاید هوگي - عرب کا سب سے مشہور درخت سماتا جسکا کوئلا دنیا بھر کے درختوں کے کوئلے سے بہتر هوتا ہے' یہاں کی پہاڑیوں میں بکثرت پیدا هوتا ہے - عرار نجد جسکي خوشبو سے پورا جنگل مہک جاتا ہے' اسي خطہ سے تعلق رکھتا ہے[1] - شتر مرغ کے جھنڈ اور غزال عرب کے قطار اگر عرب میں کہیں پائے جاتے هیں تو وہ یہي خطۂ حسن و سحر ہے - عرب کا مشہور گھوڑا بھی در اصل نجد هی کا گھوڑا هوتا ہے - نجد هی کے بعض حصوں میں لوهے کي کانوں کے نشان پائے جاتے هیں - یہاں کي بھیڑوں کے اون بہت ملایم مثل کشمیري اون کے هوتے هیں - ان خطوں کے بعض ناموں سے اسکي شادابي کا حال معلوم هوسکتا ہے - مثلاً ریاض (باغ) بلاد الزهور (پھولوںکا ملک) بلاد الجوز (آخروٹ کا ملک) وغیرہ وغیرہ -

یہ پہاڑي خطے همارے نیپال اور کشمیر سے بہم پہونگے - مگر اس ملک کی طبیعي حالت سے کہیں زیادہ دلچسپ اسکي پولیٹکل حالت ہے - سو برس کا عرصہ گذرا کہ ایک شخص محمد بن عبد الوهاب اس سر زمین سے اتھا - اسکي پیدائش سنہ ۱۶۹۱ ع میں بتائي جاتی ہے' یعني ٹھیک اسی وقت جبکہ ترکي سلطنت اپنے عروج کے نصف النهار کو پہونچ چکی تھي اور اس کے پیلے پہل یمن میں قدم رکھا تھا - اس شخص کا معاون ابن مسعود نامي ایک رئیس قبائل اور جنگجو آدمي تھا - اس نے بکایک اپني فوجی قوت بڑھا لي - یہاں تک کہ اسکے بیٹے نے ایک مرتبہ نکلکر حجاز و اطراف حجاز پر حملہ کردیا اور قابض هوگیا - جس زمانے میں نپولین یورپ میں تہلکہ مچا رها تھا - اسي وقت مسعود ترکي سے لڑائیوں میں مشغول تھا -

بالآخر ابراهیم پاشا حاکم مصر کے جو سلطان کے طرفسے مقابلے کے لیے بھیجا گیا تھا' عبد اللہ بن مسعود کو گرفتار کرکے قسطنطنیہ بھیجدیا - اسکے بعد عبد اللہ کے بیٹے نے سلطان نجد کے لقب سے اپنا ملک پھر حاصل کرلیا - ابتدا میں خدیو مصر کو خراج دینے کا اقرار کیا تھا مگر سنہ ۱۸۳۱ میں بالکل مستقل حاکم هوگیا - اسپر مصري و ترکي فوجوں نے حملہ کرکے ھف ھف اور قطیف (صوبہ الحسا) پر قبضہ کرلیا اور والی نجد کو قید کرکے مصر لے آے - سنہ ۱۸۴۳ میں وہ مصر سے پھر واپس آیا اور سنہ ۱۸۶۵ تک مطلق العنان بادشاہ کي حیثیت سے حکومت کرتا رہا -

اسکے بعد اسکا بیٹا تخت نشین هوا - مسعود اسکا بھائي تخت کے لیے لڑا اور کامیاب هوا - عبد اللہ ترکي بھاگ گیا اور سلطان سے مدد مانگي - چنانچہ بغداد سے ترکي فوج نے آکر الحسا پر دائمي قبضہ کرلیا -

مسعود سنہ ۱۸۷۳ میں مر گیا - عبد اللہ همیشہ لڑتا رہا اور آخر غالب آیا - سنہ ۱۸۸۶ تک ریاض میں وهی حکمراں تھا -

---

(۱) آہ یہي عرار ہے جسکي بوے عشق آور کي نسبت شاعر عرب نے وصیت کي ہے :

تمتـــع من شمیـــم عرار نجـــد
فمـــا بعد العشیـــة من عـــرار ! (الہلال)

ایک افتتاحی رسم

جدید وزارت جنگ کا ایک تازہ ترین مرقع

اس مرقع میں انور پاشا مع دیگر وزراے عثمانیہ کے موجود ھیں - یہ تصویر اس موقع کی ھے جبکہ برقی ٹریموے کے ایک نئے خط کی افتتاحی تقریب میں تمام اولیاء حکومت شریک ھوے تھے -

دولۃ عثمانیہ کے محاصل

دولۃ عثمانیہ کی آمدنی کا صحیح گوشوارہ اور مختلف سالوں کا موازنہ کرنا مشکل ھے ' البتہ بہ وثوق و یقین کے ساتھہ کہا جاسکتا ھے کہ اسکی آمدنی ھرسال بڑھتی ھی رھتی ھے - اسکی بڑی وجہ سفر و نقل کی سہولت ' موجودہ تمدنی وسائل کا حصول ' اور سست رفتار اصلاحات کا نفاذ ھے -

آمدنی کے ذرائع دو قسم کے ھیں :

(۱) ٹیکس -

(۲) ٹیکس سے علاوہ دیگر ذرائع -

جو ذرائع ٹیکس میں شامل نہیں ' وہ حسب ذیل ھیں .

(۱) ریلوے کی آمدنی :

اسوقت تک جسقدر لائنیں دولۃ عثمانیہ میں ھیں وہ اکثر دوسری قوموں کی ھیں جو ٹھیکہ پر بناتی ھیں - اسوقت دولۃ عثمانیہ کو انسے ایک مقررہ رقم ملتی ھے - جب ٹھیکہ کی مدت ختم ھو جائیگی تو تمام لائنیں دولۃ عثمانیہ کی ملک ھو جائینگی ' اور اسطرح اسی نہ کسی وقت انشاء اللہ خزانہ عامرہ کی آمدنی میں ایک معتد بہ اضافہ ھو جائیگا -

(۲) زمین - دولۃ عثمانیہ کا ایک بہت بڑا ذریعہ اسکی طویل و عریض زمینیں ھیں جنمیں ھرقسم کے معدنی اور نباتاتی خزانے مدفون ھیں ' مگر انتظام کا یہ حال ھے کہ آج تک انکا صحیح شمار و پیمایش تک نہ ھوا - اسوقت ان زمینوں سے جو کچھہ ملتا ھے ' چاھے وہ خود زیادہ نہ ھو ' مگر انتظام و تدبیر کے بعد جو کچھہ ملسکتا ھے ' وہ یقیناً بہت زیادہ ھے -

(۳) اوقاف - اوقاف دولۃ عثمانیہ میں بکثرت ھیں اگر انکا انتظام اعلی درجہ کا ھو تو دولۃ عثمانیہ کو ان سے گونہ گوں فوائد حاصل ھوں - شکر ھے کہ حکومت کو اسکی طرف توجہ ھوئی ھے ' حال میں انکے متعلق ایک قانون بصورت تجویز پیش ھوا ھے جس سے بہت کچھہ توقعات کیے جاسکتے ھیں -

(۴) چنگی - اگر گذشتہ سلاطین عثمانیہ نے اپنے آپ کو بہت سے معاھدوں کا پابند نہ کر دیا ھوتا تو تنہا چنگی ھی ایک ایسی شے تھی جس سے بے شمار آمدنی ھو سکتی تھی - کیونکہ بد قسمتی سے ضرورت اور آرائش کی قریباً تمام چیزیں باھر سے آتی ھیں اور چنگی سے ملیونہا روپیہ وصول ھوسکتا ھے - لیکن انقلاب کے بعد سے اسکی حالت کچھہ نہ کچھہ روبہ ترقی ھے - چنانچہ گو آخر فروری سنہ ۱۹۱۳ع میں روم ایلی اور جزائر کی چنگی شامل نہیں ھوئی ' با ایں ھمہ صرف تین ماہ میں چنگی کی آمدنی اس سے کہیں زیادہ ھوئی جتنی کہ سنہ ۱۹۰۸ اور ۱۹۱۰ میں ھوئی تھی -

ترکی قالین

عثمانی مصنوعات قدیمہ کی اصلاح و ترقی

ترکی کے قالین صدیوں سے تمام عالم میں مشہور ھیں - لیکن یورپ کے دخانی کارخانوں نے جو شکست تمام صنائع قدیمہ کو دی ھے ' اسی سلسلے میں یہ نفیس صنعت بھی گمنام ھوگئی - حال میں دولۃ عثمانیہ نے تمام ترک قالین بافوں کو بڑے بڑے کارخانوں کی صورت میں منتظم کردینے کی تجویز کی ھے ' اور اسکا انتظام ھورھا ھے - یہ تصویر ادرنہ کے ایک کارخانے کی ھے جسمیں ایک قالین قریب تکمیل حالت میں دکھلایا گیا ھے -

بريد فرنگ

تلخيص و اقتباس

انجمن انگريزي و عثماني (اينگلو آٹومن کميٹي) کے سکريٹري " پيرايست " کے نام ايک خط ميں لکھتے هيں :

" سابق انجمن عثماني کے باني اور موجوده انجمن انگريزي و عثماني کے سکريٹري کي حيثيت سے ميں اعلان کرتا هوں که ايک منظم جماعت کيليے جو يه کهتي هو که وه عثماني شاهنشاهي اور عثماني رعايا کے ساتهه انصاف کرنے کي حامي هے (يعني انگلستان کے ليے) يه ايک اخلاقي خود کشي هے که وه نه صرف فرانس کے موسيو پيرلوتي بلکه روسي اخبار نوي وريميا کے مراسله نگار موسيو ميشکوف اور انکے علاوه اور تيس يوروپين ارباب صحافت کي قاطع و يقيني شهادات کے هوتے هوے بهي بالکل خاموش رهے ! ان شهادتوں سے ان جگر پاش مظالم کے حالات معلوم هوتے هيں جو مظلوم مسلمانوں پر بلاد بلقان و البانيا ميں بے دردانه کيے جا رهے هيں "

بخارست اور قسطنطنيه کے عهد ناموں کي وجه سے بلقان کي جو نئي صورت پيدا هوگئي هے ' اسکي تصديق کے متعلق حال ميں سر ايڈ ورڈ گرے نے دارالعوام ميں تصريحات کي تهيں - مسٹر ايل ولف جو " گريفـگ " کے مشهور سياست نگار هيں ' اسکي نسبت خامه فرسائي کرتے هوے لکهتے هيں :

" اس اصول (يعني تصديق دول کے اصول) کو اگر کسي قدر توسع کے ساتهه بڑها ديا جاے ' تو اسکے معني يه هونگے که دولة عثمانيه کے خاتمه (لا قدر الله) کا نتيجه امن يورپ کا خطره ميں پڑجانا هے ' اسليے چاهيے که اسکي مقبوضات کي دوباره تقسيم يورپ کے اتفاق اور اقتدار کے ساتهه عمل ميں آے -

يه اصول کم و بيش تاريخي کے عالم ميں سنه ۱۸۲۰ ' ۱۸۴۰ ' ۱۸۵۶ ' اور ۱۸۷۱ ' ميں مانا گيا ' مگر صاف طور پر اسکي منظوري اور نفاذ سنه ۱۸۷۸ ع ميں برلن کانگرس ميں هوا - برلن کانگرس سے پہلے اسکے چهره پر " دولة عثمانيه کي سلامتي و خود مختاري " کا پر فريب نقاب پڑا رهتا تها - ليکن سنه ۱۸۷۸ ع ميں اپني اصلي شکل ميں جلوه گر هوگيا - يه عهد نامه سيمت اسٹي فانو سے دوسرے دن کا واقعه هے جسکي بنا اس فرض کرنے پر تهي که " جنگ نے روس اور دولة عثمانيه کو آزاد کرديا هے اور انهيں اختيار هے که جسطرح چاهيں مسئله شرقيه کا فيصله کرليں "

اس " فرض کرده اصول " کے خلاف سب سے پہلے آسٹريا نے آواز بلند کي - کونٹ بيا سٹ Beust نے لارڈ ڈربي کو ايک نوٹ ميں لکها که يورپ کے معاهدوں نے سياست مشرقيه کا جو نظام قائم کرديا هے ' اسميں جب کسي قسم کا تغير کيا جاے تو ضرور هے که اسے يورپ کي منظوري حاصل هو - انگلستان نے اس اصول سے اتفاق کيا - اسکے بعد لارڈ سالسبري نے معاهدۂ سيمت اسٹي فانو کو يورپ کي کسي کانگريس کے حواله کر دينے کے ليے جو مراسله لکها تها ' اسميں اس اصول کو اسطرح بيان کيا تها :

" کوئي معاهده جو حکومت روس اور باب عالي ميں هوگا اور جسکا اثر سنه ۱۸۵۶ اور سنه ۱۸۷۱ کے معاهدوں پر پڑتا هوگا ' وه اسوقت تک هرگز جائز نهيں قرار پائيگا جب تک که وه سلطنتيں بهي اسے منظور نه کرليں ' جو ان ميں شريک نهيں "

اسکو خود روس اور تمام بڑي سلطنتوں نے منظور کرليا ! اسي سے وه قانون پيدا هوا جسے " تصديق دول " سے موسوم کرنا چاهيے - يعني جب تک دول ستة تصديق نه کريں ' ترکي کے متعلق کوئي معاهده معتبر نهيں هو سکتا -

پس ميري سمجهه ميں نهيں آتا که اس کا تعلق عهد نامۂ بخارست سے کيوں نهو ؟ اور اس کے ليے کوئي صحيح وجه کيوں موجود نهيں -

بلا شبه يه سچ هے که بلقاني مقبوضات کي بے اقتدارانه تقسيم سے امن يورپ کو جو خطرات هوسکتے هيں ' وه ايک حد تک رفع هوگئے هيں ' مگر يهاں تو قانون کا سوال هے !

بهر حال جس چيز کو کونٹ بي است " سياست شرقيه کا نظام " کهتا هے ' وه سنه ۱۸۷۸ ع سے کليتاً محض زمين يا سيادت و برتري هي کا سوال نهيں رها هے - درحقيقت دول نے شروع هي ميں يه محسوس کرليا تها که ان کے فيصله سے جس آبادي پر اثر پڑيگا ' اسکي بهبودي و فلاح کي ذمه داري جب تک وه اپنے اوپر نه لينگے اسوقت تک بلقان کے جغرافيۂ سياسي کي نگراني کا انهيں کوئي حق نهيں - اسي سنه ۱۸۳۰ ميں يونان اور سنه ۱۸۵۸ ميں رومانيا کي کامل ترين مذهبي اور ملکي آزادي کے حصول پر اصرار کيا گيا تها - ليکن معاهدۂ برلن ميں ان شرائط نے وسيع تر دائره اختيار کرليا ' اور مشرق ادنى کي تمام سلطنتوں کي بقاء ' هر قسم کي مذهبي اور ملکي مجبوريوں کے انسداد اور هر طبقۂ رعايا کے مساويانه اور آزادانه سلوک سے مشروط هوگئي - يه ذمه داري هميشه کي طرح آج بهي موجود هے - اسليے دول کا فرض هے که وه ديکهيں که اس " نظام سياست " کو عهد نامه بخارست سے صدمه تو نهيں پهنچ رها هے ؟

البانيا کا هنگامۂ رستخيز هنوز ايک غير منحل عقده هے - يورپ کي تازه ڈاک بهي اسپر کوئي مزيد روشني نهيں ڈالتي - مسلمانوں کا خروج ' اسد پاشا کي اعانت حکومت ' اسکے صله ميں جلا وطني ' ابتداً مسلمانوں کي آسکے ساتهه سرد مهري ' پهر همدردي ' يه واقعات کچهه اسدرجه پيچيده هيں که هنوز انکي تشريح قبل از وقت هوگي -

ليکن انگريزي سياست خارجيه کا نے انتها ضابط و مخفي مداح " پيرايست " واقعات کي پيچيدگي اور حقيقت کے اخفاء کو تسليم کرتے هوے اپنے مجتهدانه قياس سے ايک حل پيش کرتا هے -

اسکے نزديک اس طلسم کي کنجي علم برداران خروج کا اسلام هے - يه تسليم کرنے کے بعد که يه لوگ مسلمان تهے ' آگے واقعات کا گم شده نظام ملجاتا هے - " يعني مسلمانوں کو شکايت هے که شهزاده ويڈ کي منظور نظر صرف عيسائي آبادي هے - خود مختاري کے ثمرات سے صرف عيسائيوں هي کے دامن مالا مال هو رهے هيں - پس انکے خروج کا اصلي محرک يهي خيال تها - پہلے اسد پاشا کے متعلق مسلمانوں کا خيال هوا که وه انکو شهزاده ويڈ کي نظر عنايت سے محروم کرنا چاهتا هے - اس خيال کو اس واقعه سے اور بهي تقويت هوتي تهي که مسلمان فيوڈل سسٹم (۱) کے خلاف اور اسد پاشا اسکا حامي تها - اس ليے جب وه دوراز پهنچے تو انکو اس سے کوئي همدردي نه تهي ' مگر جب انهوں نے ديکها که انکے مقابله کے ليے صرف عيسائي بهيجے گئے هيں اور نيز يه که اسد پاشا ايک مسلمان (اگرچه وه مسلمانوں کا دشمن اور عيسائيوں کا حامي هے) جلا وطن

---

(۱) فيوڈل سسٹم " سے مقصود وه طرز حکومت هے ' جسميں ايک مرکزي طاقت کي جگهه مختلف چهوٹے چهوٹے رؤساء اور صاحبان اراضي و املاک باقتدار هوں اور اپني اپني فوجوں کو اپنے صرف سے قائم رکهيں - قديم يورپ اور اسلام ميں دولة سلجوقي وغيره کا يهي طرز حکومت تها - فرانس اور انگلستان کے نائٹس مشهور هيں (الهلال)

جب امیر ترکی کو اسکے بھتیجے مہدی نے قتل کردیا اور فضیل تخت نشیں ہوا تو ریاض کی فوج میں ایک نوجوان عبد الله بن رشید باہی تھا - اسنے دبے پاؤں محل میں جاکر مہدی کو قتل کرڈالا - اور اسطرح فیصل کو اپنے باپ کا تخت ملگیا - اس نوجوان کو اسکی شجاعت اور وفاداری کے صلے میں اسکے وطن جبل شمار کی گورنری ملگئی -

وہ خود مختار ہوکر ایک علحدہ ریاست بنانے کی سعی کرنے لگا اور بہت جلد فیصل کا ہم قوت ہوگیا - سنہ ۱۸۴۴ میں اس نے انتقال کیا -

بلال ' شعیب ' محمد ' یہ اسکے تین بیٹے تھے - بلال بڑا بیٹا حاکم ہوا - اسنے بغداد و بصرہ کے تاجروں کو اپنے پایہ تخت میں آباد کیا اور بتدریج ریاض کے وہابی قبائل کا جوا گردن سے اتارکر پھینکدیا - سنہ ۱۸۶۷ میں ایک مرض سے پریشان ہوکر اسنے خود کشی کرلی -

شعیب اسکا جانشیں ہوا لیکن بلال کے بیٹوں نے ایک سال کے اندر ہی مروا ڈالا -

عبد الله کا تیسرا بیٹا محمد ' ریاض میں نظر بند تھا - موقع پاکر امیر عبد الله فیصل سے اجازت لیکر حایل میں آیا اور اپنے بھتیجے کو قتل کیا - پھر بلال کے باقی بیٹوں کو مار کر سنہ ۱۸۶۰ میں خود بھی بے خل و غش امیر بن گیا - سنہ ۱۸۶۶ میں امیر عبد الله بن فیصل کو اسکے بھتیجوں نے قید کرکے تخت پر قبضہ کرلیا - اسوقت سے وسطی عرب میں وہابیوں کے سرخ و سفید علم کے بجاے امیر حایل کا سبز و ارغوانی علم لہرانے لگا ہے -

امیر حایل محمد بن رشید بابعالی کا باجگذار تھا - وہ شریف مکہ کو سلطان کے لیے سالانہ رقم پیشکش کرتا رہا - سنہ ۱۸۹۰ میں ریاض کے قدیم حکمران قبائل نے بغاوت کرکے ریاض کو آزاد کرانا چاہا مگر ناکام رہے - سنہ ۱۸۹۷ میں محمد بن رشید نے رحلت کی - اوسکا جانشیں عبد العزیز بن شعیب ابتک حکمراں ہے - وہ سخت گیری میں محمد بن رشید سے کم مگر سیاست میں اسکا ہم پلہ ہے -

(نئی شورش)

قارئین کرام پر واضح ہوگیا ہوگا کہ نجد کی اس پولیٹکل کشمکش میں ترکوں کو کتنا دخل رہا ؟ امیر نجد شکست کے بعد سلطان کا ادب ملحوظ رکھتا تھا - ہر طرح سے انکو اپنا سرپرست جانتا تھا - اگر ترکوں کی طرف سے اس تعلق کے مضبوط کرنیکی کوشش ہوتی رہتی تو بلا شبہ آج ریاست نجد ترکوں کے زیر اقتدار ہوتی -

لیکن جب کسی قوم پر زوال آتا ہے تو تمام تدابیر ملکی اسکے دماغ سے مفقود ہوجاتی ہیں - موجودہ جنگ بلقان سے بھی نجدیوں نے فائدہ اٹھایا ' اور الحساء کو تاراج کرکے قطیف پر قابض ہوگئے -

دراصل اس حرکت و شورش کے اندر ایک پر اسرار ہاتھہ کام کر رہا ہے ' جسکا نام لیتے ہوے مثل اور ہندوستانیوں کے ہمکو بھی ڈرنا چاہیے - مگر ہماری بزدلانہ چشم پوشی ہم پر بہت آفت لا چکی - اب آور کہاں تک خوف کھائیں ؟ اسمیں کچھہ شک نہیں کہ گذشتہ صدی میں خلیج فارس کی حفاظت کے نام سے ساحل عرب پر انگریزوں نے بڑے بڑے طوفان برپا کیے - یہ شورش بھی انہی کا ایک ٹکڑا ہے -

ابھی ترکی کا گلا دباکر کویت و بحرین کا معاملہ طے کرایا جا چکا تھا کہ بیچارے کے سر پر دوسری آفت آئی گئی -

" دیوانۂ نجد را ہوے بس ست " امیر نجد کو اتنا اشارہ کافی تھا کہ سلطان نے انکے قدیمی ملک الحساء کو انگریزوں کے حوالے کردینا قبول کرلیا ہے - غیور ملک پرست عرب بے اختیار ترکوں پر ٹوٹ پڑے - ریوٹر کی تازہ ترین خبر سے تو یہ پایا جاتا ہے کہ ترک ساحل الحساء چھوڑکر بھاگ گئے ہیں - و الله اعلم -

یہ واقعہ اگر صحیح ہے تو خدا نخواستہ مسلمانوں کو ایک بہت بڑی بلا کے مقابلے کے لیے آمادہ ہوجانا چاہیے - حجاز کا مشرقی دروازہ نجد تھا ' اور اسکی اوٹ صوبہ الحساء - اگر اس ابتری میں اس طرف توجہ نہ کی گئی تو عجب نہیں کہ ساتھہ پیشین گوئی کرنا ہوں کہ ساحل خلیج فارس پر کل ہی انگریزی جہاز دکھلائی دینگے جو اس بہانے سے قطیف اور کویت پر گولا باری کرینگے کہ بحری قزاقوں کا مسکن ہورہے ہیں اور اُن سے انگریزی تجارت کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے -

پھر امیر نجد کہاں جاتا ہے - دو خوبصورت دوربینیں ' اچھے رنگین چشمے ' دو ایک سنہری گھڑیاں ' دو چار قسم کے باجے ' بس یہ تحفے اسکے لیے کافی ہیں - بد بخت مولای عبد العزیز سلطان مراکش تو صرف ایک سائیکل کو پاکر مدہوش ہوگیا تھا !

ہم نے بارہا قرب قیامت کی روایتیں وعظوں میں سنی ہیں جنمیں بیان کیا گیا ہے کہ تمام اسلامی ممالک پر نصاری قبضہ کرلینگے - ہم اپنے آنکھوں سے جب شام ' بحر احمر ' عدن ' یمن ' عمان ' فارس کو دوسروں کے قبضے میں دیکھہ رہے ہیں تو ہمیں ان روایات کی پوری تصدیق ہوجاتی ہے - عرب اور ترکوں کی قومی مخاصمت کے تشویشناک مسئلہ کی تاریخ کا سر ورق انگلستان کے فارن آفس ہی میں ہے - آہ ! وہ سلطنت جسنے دوسری صدی ہجری میں افریقی ساحل پر ایک زلزلہ ڈالدیا تھا ' جو اسلام میں پہلی ریاست ہے جسنے پرتگال اور ڈچ اور انگریزوں کی طرح ماوراء البحر کو آبادیاں بسائی تھیں ' یعنی مشرقی افریقہ اور زنجبار ' وہ آج جرمن اور برٹش ایسٹ افریقہ میں منقسم ہے ! !

عمان بجاے خود ایک باقاعدہ سلطنت ہے جو اپنی وسعت میں اٹلی کے برابر ہے ' اور آبادی میں یونان یا بلغاریہ سے کم نہیں - ۳ ملین اباضی خوارج جو گذشتہ عہدوں سے بچ رہے ہیں ' انکا مسکن یہی ہے - اسمیں تمام جنوبی ملک کا وہ علاقہ بھی شامل ہے جو اس خطے کے مشرق میں واقع ہے -

ساحل عمان پر بارش بھی معقول ہوتی ہے جسکے سبب سے ساحلی مقامات برخلاف تمام عرب کے سرسبز ہیں - کھجور کے باغ سمندر کے کنارے دور دور تک چلے گئے ہیں - اسکا میدان دو سو میل تک ہے - چوڑائی بارہ میل ہے - اور عقب میں جبل اخضر کا سلسلہ ہے جسکی چوڑائی ۹۹۰۰ فیٹ اونچی ہے اور سمندر میں سو میل سے نظر آتی ہے -

عمان کے کچھہ خطے شہد اور لوبان کے لیے مشہور ہیں - مشہور ہے کہ شہزادی سبا بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے لوبان اور میوہ کی بڑی مقدار بھیجی تھی جو انہیں اطراف سے حاصل کی گئی تھی -

لوبان ایک درخت کی گوند ہے جو عمان کے پہاڑوں پر بکثرت پایا جاتا ہے - عرب بھر میں عمان کا ایک کریال والا اونٹ سب سے افضل ہوتا ہے - اسی لیے یہ خطہ " ام الابل " کے نام سے مشہور ہے -

اس ملک کی آب و ہوا منطقہ حارہ اور معتدلہ کی درمیانی حالت میں ہے - اسکی بلندی ۳ ہزار سے ۵ ہزار فیٹ تک ہے - یہاں پہاڑی ندیاں اور چشمے جاری ہیں - بحرین اور عمان کے معادنی ساحل اپنے بیش قیمت موتیوں کے لیے مشہور ہیں -

پہلے عمان میں آزاد اماموں کی حکومت تھی جو خاندانی لحاظ سے انتخاب نہیں کیے جاتے تھے بلکہ جمہوری اصول پر - لیکن سنہ ۱۵۰۶ ع میں خلیج فارس پر انگریزوں کے نمودار ہونے کی وجہ سے مسقط بھی سنہ ۱۶۵۰ ع تک انکے قبضہ میں رہا - سنہ ۱۷۴۱ ع میں احمد بن سعید ایک مجہول الحال اونٹ چرانے والے نے سہارکی گورنری حاصل کرلی اور ایرانیوں کو جو پرتگالیوں کے بعد قابض ہوگئے تھے ' مسقط سے نکالدیا اور اس خاندان کو قائم کیا جسکی حکومت ابتک براے نام باقی رکھی گئی ہے - (رفیقہ)

اس میں کم و بیش اضافه هو رها تها کوئي شخص جسمیں تهوڑا سا بهي انصاف هو' وه اس خرابي کا ذمه دار صرف موجوده جماعت هي کو نهیں سمجهه سکتا ' بلکه هر ایک نظامت اور هر ایک معتمدي کو اسکا ذمه دار سمجهے گا - بهر حال ایسے اسباب پیش آے که ندوه کي خرابیاں آهسته آهسته تمام هندوستا میں پهیلنے لگیں' اور بهت سے شهروں میں ندوه کي جماعت سے اصلاح کے مطالبات شروع هوگئے' اور اسلامی اخبارون نے موافقت اور مخالفت میں خاص طور پر دلچسپي لیني شروع کی - اس کشمکش میں ندوه کي حالت قاآني کے اس شعر کے مطابق تهي :

این مي کشدش از چپ ' آن مي کشد از راست
' مسکین دلکـــم مانـــده درین کشمکش انـــدر !

ایسي حالت میں ضرور تها که مسلمانوں کا ایک قایم مقام جلسه کسي شهر میں جمع هوکر اس ناگوار حالت کو دور کرے' اور مسلمانوں کے ان مطالبات کو اعتدال کے ساتهه ارکان ندوه کی خدمت میں پیش کرے تا که ایکطرف ندوه کی وه خرابیاں جو اساسي هیں اور جنهیں دونوں فریق بغیر اختلاف کے تسلیم کرتے هیں دور هوں - دوسري طرف مسلمانوں کو بهي ان اصلاحات پر اطمینان هو جائے' اور ان کي دلچسپي اپني اس تعلیم گاه کے ساتهه انهیں حدود پر آجائے جنپر که پہلے تهي -

(دو اعتـــراض)

قوم کے بعض بزرگ ۱۰ مئي کے جلسه پر اعتراض فرماتے هیں که :

(۱) اسٹرایک کي حالت میں یه جلسه مضر تها - اسٹرایک کے بعد هوتا تو مناسب تها -

(۲) هر ایک تعلیم گاه کیلیے جو جماعت قوم نے خاص خاص اصول پر مقرر کردي هے' اس جماعت پر بهروسه کرنا چاهیے اور چونکه یه جلسه عملاً اس اعتماد کو کهونے والا هے' اور اس سے دوسري تعلیم گاهوں کے لیے بهي مسلمانوں کي ایک عام مداخلت کي ایسي نظیر قایم هوئی هے جو ان کے نیک کاموں میں سد راه هوگی - اس لیے یه جلسه مفید هونے کے بجاے مضر هوگا - ان دونوں اعتراضوں کے جواب ذیل میں عرض کرتا هوں :

(۱) اس جلسه کو حقیقت میں اسٹرایک سے کچهه تعلق نه تها - نه یه طلبه کي حالت پر غور کرنے کیلیے بلایا گیا تها - تاهم همارا فرض تها که هم عام طور پر اس امر کو ظاهر کردیتے که ۱۰ - مئي کے جلسه کو اسٹرایک سے کوئي تعلق نهیں هے - چنانچه سب سے پہلے دهلي میں میرے مکان پر ایک جلسه ۱۰ - مئي کے جلسه کو بلانے اور دوسرے انتظاموں کیلیے منعقد هوا - اسمیں جو ریزولیوشن پہلے پاس هوا ' وه اسٹرایک کو ختم کردینے هي سے متعلق تها - هم میں سے کسي ایک کو بهي اسٹرایک سے همدردي نهیں تهي - بلکه هم اسٹرایک کو سب سے زیاده خود طلبه کے لیے مضر سمجهه رهے تهے - هم نے اس جلسه کي کار روائي کو بهي چهاپ دیا تها - اهل اسلام نے اپنے روزانه هفته وار پرچوں میں اسے پڑه بهي لیا تها - اس کے بعد پهر بعض بزرگان قوم کا یه فرمانا که اسٹرایک کي حالت میں جلسه کا هونا اس موقعه پر مناسب نهیں تها - کیوں که طلبه کو یا دوسرے اصحاب کو یه قیاس کرنیکا موقع مل سکتا تها که ۱۰ - مئي کا جلسه اسي اسٹرایک سے تعلق رکهتا هے' میرے خیال میں انصاف سے بالکل بعید هے' اور اگر مجهے میرے احباب معاف فرمائیں تو میں عرض کرونگا که میں اسے سخن پروري کي ایک ایسي قسم سمجهتا هوں جو ان اصحاب میں اکثر پائي جاتي هے جو غلط یا صحیح طور پر اپني راے پر جمے رهتے هیں' اور جو کچهه وه ایک مرتبه ظاهر کردیا کرتے هیں اس سے انحراف کرنا' اپنے اصول' مسلمه کے خلاف سمجهتے هیں - ابهي تک ۱۰ مئي کی تاریخ نهیں آئي تهي که بعض اصحاب کي کوشش سے اسٹرایک ختم هوگئي' اور جلسه کا کوئي وهمي تعلق بهي اسٹرایک سے باقي نهیں رها - مگر کسقدر لطیف بات هے که اب تک بهي ۱۰ - مئي کے جلسه کي جرائم کي فهرست میں اسٹرایک کا جرم بهي برابر شامل کیا جا رها هے' اور راے کي پختگي کي وه مثال دکهائي جاتي هے جو نه پیش هوتی تو زیاده بهتر تها -

(۲) دوسرے اعتراض کے متعلق گو میں اپنے مضمون میں کچهه لکهه چکا هوں' مگر یهاں بهي مناسب سمجهتا هوں که کچهه عرض کروں :

ندوه میں ابتدا سے خرابیاں پائي جاتي تهیں اور اس کا قانون اساسي اصلاح کا محتاج تها - قانون پر سالها سال سے عمل نهیں هوتا تها ' ندوه روز بروز پست هو رها تها ' باهمي قصوں نے اسے اور بهي نقصان پهونچا رکها تها - اسکي یه حالت کم و بیش دس بیس برس سے هو رهي تهي ' اگر تهوڑي دیر کیلیے یه فرض کرلیجیے که ایسي هي حالت کسي دوسري تعلیم گاه کي هو تو میں دریافت کرتا هوں که قوم کو اس میں مداخلت (جایز طور پر) کرني چاهیے یا کسي اور آسماني جماعت کا اسے انتظار کرنا چاهیے جس کے سپرد اس نے یه خدمت کر رکهي هے ؟ اگر فرض کر لیجیے که قوم اس میں مداخلت نه کرے ' تو مجهے یه سوال کرنے کي اجازت دیجیے که کیا وه اپنے فرض سے غافل نهیں سمجهي جائیگي ؟ اور کیا اس کا یه گناه نهیں هوگا که جس تعلیم گاه کے مقاصد کے ساتهه وه اس قدر دلچسپي رکهتي هے اور جس کے لیے اس نے روپیے اور وقت سے مدد کي هے' اس کي مختلف اور دیرینه خرابیوں کے معلوم هونیکے بعد بهي وه خاموش هے ' اور انهیں بزرگوں پر اس کي عقده کشائي کا بار ڈال رهي هے جن کے ناخن اس کے لیے کچهه مفید ثابت نهیں هوے ؟

اگر هم میں سے ایک جماعت یه چاهتي هے که قوم کي طرف سے ایسي مداخلت هو' تو اس قسم کے جلسوں کو بے معني طور پر مضر بتانے سے بهتر هوگا که وه اپنے اپنے انسٹي ٹیوشنوں کو ایسي حالت میں نه رکهے که مسلمانوں کي عام جماعت کو توجه کرنے کي ضرورت هو - اگر آپ چاهتے هیں که طبیب آپ کو دوا نه دے تو آپ پر لازم هے که آپ اپني صحت کو بهتر حالت میں رکهیں - اگر آپ بیمار هوں گے اور خود آپ کی چاره سازي آپ کیلیے مفید نه هوگي تو پهر طبیب کي مداخلت ناگزیر امر هے - کیا یه تعجب خیز بات نهیں هے که آپ اپني تدبیر سے در مانده هوں' اور دوسرا آپ کو چاره کار بتانے کے لیے تیار هو تو آپ غل مچائیں که تمهیں مداخلت کا کوئي حق نهیں هے ؟ اگر تم اس طرح مداخلت کروگے تو همارا نظام بالکل خراب هو جائیگا ؟

(ایـک دهمکـی)

اس سلسله میں نا مناسب نه هوگا اگر میں یه بیان کروں که بعض اصحاب نے مدرسه طبیه کا بهي ذکر کیا هے' اور اس طرح مجهے سمجهایا هے که تم بهي ایک اسکول رکهتے هو - اگر تمهارے اسکول کے ساتهه بهي یهي سلوک قوم کي طرف سے هو' تو تم کیا خیال کروگے ؟ اس کے جواب میں میں التماس کرتا هوں که میں اس روز اپنی خوش قسمتی سمجهونگا ' جس روز ملک کا ایک قائم مقام جلسه مجهه سے مطالبات کریگا - اگر ایسا هوا تو جو جواب میري طرف سے هوگا وه صرف اسکي شکرگذاري هوگي اور اس کے نیک مشوروں کو قبول کرنا هوگا - اس وقت کا انتظار کرنا بالکل ایک عبث فعل هے - میں عرض کرتا هوں که جس جماعت کا دل

کیا جا رہا ہے ' تو انہیں محسوس ہوا کہ مذہبی تفریق کو جسقدر پہلے سمجھتے تھے ' حقیقت میں اس کہیں سے زیادہ سنگین ہے - اسلیے فوراً وہ اسکے ہمدرد ہو گئے "

مسئلۂ خروج البانیہ کا یہ فلسفہ ہے جو انگلستان کے اخبارات پیش کر رہے ہیں !

یہ حل کس حد تک تشفی بخش ہے ؟ اور اسکے اندر کونسی روح کام کر رہی ہے ؟ اس کا اندازہ قارئین کرام خود کر سکتے ہیں - مسیحی اہل قلم اور سیاست فرما صدیوں سے صرف یہی ہم کہتے آئے ہیں کہ اپنے جرائم کو اپنے حریفوں کے سر الزام رکھکر پوشیدہ کریں !

واقعہ کی اہمیت کو کم کرنے کے لیے رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ البانیا کے انقلابی " صرف دہقانیوں اور کسانوں کی ایک غیر ترتیب یافتہ جماعت ہے جسمیں کوئی معتبر شخص نہ تھا " مگر شاید اس تعبیر کی تصنیف کے وقت یہ خیال نہ رہا کہ جب اس تحقیر آمیز بیان کے ساتھہ یورپ کے قرار دادہ شہزادہ کے فرار ' تمام شہر کے خوف زدہ ہوجانے ' اور جندرمہ (فوجی پولیس) کی گرفتاری کی خبریں بھی شائع ہونگی ' تو اسوقت البانی حکومت کی کمزوری اور غریب شہزادہ کی بزدلی کا سوال بھی قدرتاً پیدا ہو جایگا - چنانچہ جن اخبارات کو شہزادۂ وِڈ کے انتخاب سے اختلاف تھا ' وہ ایک طرف رہے ' خود ٹیلیگراف کو بھی مجبوراً کہنا پڑا ہے : " اس واقعہ سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا شہزادہ وِڈ بغیر یورپ کی فوجی اعانت کے حکومت چلا بھی سکتا ہے یا نہیں ؟ "

شہزادے کے بھاگنے میں جن لوگوں پر سرکشی کا شک تھا ' ان میں آسٹریا کا وزیر بھی ہے - اسلیے حکومت آسٹریا نے اعلان کردیا ہے کہ " اس کا وزیر شہزادہ کے عاجلانہ فرار کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا - وہ اطالی وزیر کے مشورہ سے ہوا ہے " تعجب ہے کہ ایک جرمن شہزادہ نے ایک ایسے شخص کو با مردی و ثبات کے باب میں قابل مشورہ کیوں سمجھا ' جسکی قومی شجاعت کی حقیقت صحراء لیبیاء و طرابلس میں طشت از بام ہوچکی ہے ؟

حکومت اطالیہ کے استعماری حوصلے روز بروز پاؤں پھیلا رہے ہیں - طرابلس کی ہڈی اگرچہ ابھی تک حلق میں پھنسی ہوئی ہے مگر اسکا ہاتھہ یورپ کے خوان یغما (دولت عثمانیہ) کی طرف بھی بڑھنے سے باز نہیں آتا - اب اسکے پیش نظر ایشیاے کوچک ہے !

طرابلس کی طرح اس موقع پر بھی برطانی سیاست اسکی تائید (بلکہ مداحاً کہنا چاہیے کہ) ایک حد تک اسکی خاطر ایثار کر رہی ہے ! سمرنا آئدین ریلوے کے متعلق ایک برطانی کمپنی کو اپنے استحقاق کا دعوی تھا - حکومت اطالیا اسکے متعلق عرصہ سے کوشش کررہی تھی ' بالآخر اسے حکومت برطانیہ کی وساطت سے کامیابی حاصل ہوگئی - حال میں اس کمپنی اور حکومت اطالیہ میں ایک معاہدہ ہوا ہے جسکی تفصیل ہنوز معلوم نہیں - لیکن اطالی وزیر خارجیہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کامیاب سمجھتا ہے - چنانچہ پچھلے ہفتے ایک تقریر میں اسی طرف اشارہ کرتے ہوے اس نے کہا : " یہ در اصل اس راہ میں پہلا قدم ہے جو غالباً نتیجہ طلب ثابت ہوگا "

اس تقریر میں ایشیاء کوچک کے اندر اسی قسم کی دوسری اطالی کوششوں کی طرف بھی اشارے کیے گئے ہیں -

مگر اطالیا جس کو لقمۂ تر سمجھہ رہی ہے وہ ان شاء اللہ طرابلس سے بھی زیادہ گلوگیر ثابت ہوگا ' کیونکہ یہ ترکوں کا اصلی وطن ہے اور فوجی نقل و حرکت کے بری راستے موجود ہیں -

مدارس اسلامیہ

۱۰ مئی کا جلسۂ دہلی

(از جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

۱۰ مئی کے جلسہ کے بعد میں بہت جلد شملہ آ گیا - لیکن میں برابر اسلامی اخبارون میں ان تمام مضامین کو پڑھتا رہا جو اس جلسہ کے متعلق معزز ایڈیٹروں اور نامہ نگاروں نے لکھے یا اب تک لکھہ رہے ہیں ...... مجھے افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میں نے ان واقعات کے پہلو میں جو مختلف اخبارون میں درج کیے گئے ہیں ' صداقت کی روشنی بہت کم دیکھی -

جن بزرگوں نے اب تک ۱۰ مئی کے جلسہ پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ' ان میں سے بعض حضرات کے متعلق میرا یقین ہے کہ انہیں صحیح اور کافی معلومات کے حاصل کرنیکا وقت نہیں ملا ہے - اس لیے وہ ندوہ کے الجھے ہوے واقعات کے سلجھانے سے قاصر رہے ہیں - لیکن جو کچھہ وہ لکھہ رہے ہیں اسے وہ صحیح سمجھہ رہے ہیں - ان بزرگوں کے علاوہ دوسرے حضرات وہ ہیں جو اپنے خیالات کے ساتھہ واقعات کو مطابق کرنے کی خواہش مند ہیں ' اور ایسی دوربین سے ۱۰ مئی کے جلسہ کے واقعات کو ملاحظہ فرمانے کی تکلیف گوارا کررہے ہیں ' جسے وہ مفید مطلب چیزوں کے دیکھنے کیلیے کو سدھے طور پر استعمال کرتے ہیں ' لیکن جب کوئی چیز ان کے خلاف سامنے آتی ہے تو دوربین کو الٹا لگا لیتے ہیں ' تاکہ وہ معمولی حالت سے بہت چھوٹی اور حقیر معلوم ہو ' اور اس طرح وہ اپنے دل کے گہوارہ میں مصنوعی تسلی کو جھلا رہے ہیں !

میں چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ اپنے قلم سے ان واقعات کو جو میرے علم میں صحیح اور بنیادی ہیں ' اہل اسلام کے سامنے پیش کردوں ' اور پھر اپنی طرف سے اس بحث کا دروازہ بند کردوں - دوسروں کو اختیار ہے کہ وہ جس وقت تک چاہیں اور جس طریقہ کے ساتھہ چاہیں اس بحث کو جاری رکھیں -

سب سے پہلے میں ۱۰ مئی کے جلسہ کی ضرورت پر کچھہ لکھونگا ' اس کے بعد جلسہ کے حالات بیان کرونگا ' پھر اس کے نتائج سے بحث کرونگا - اگرچہ یہ تمام کڑیں بہت وقت لینے والی ہیں مگر میں کوشش کرونگا کہ اختصار سے کام لوں -

(جلسہ کی ضرورت)

ندوہ ایک ایسی تعلیم گاہ ہے جو اپنی تعلیمی خصوصیتوں کے لحاظ سے دوسری تعلیم گاہوں سے امتیاز رکھتی ہے - اسکا اصلی مقصد یہ تھا اور ہے کہ اس سے جو علماء فارغ التحصیل ہوکر نکلیں وہ اپنے علوم میں ماہر ہونیکے علاوہ دوسری زبانوں سے بھی (جیسے کہ انگریزی زبان ہے) کسیقدر آشنا ہوں ' تاکہ ایک طرف وہ اشاعت اسلام جیسے مقدس اور مہتم بالشان فرض کو ادا کرسکیں ' اور دوسری طرف وہ ان غیر مذہب والوں کے حملہ سے بھی واقف ہوتے اور ان کے جوابات دیتے رہیں ' جو اپنا فرض سمجھہ رہے ہیں کہ اسلام کو دنیا کی نظروں میں ایک نہایت ہی کمزور اور ضعیف مذہب ثابت کریں - " ندوہ " کا یہی وہ اعلی اور اہم فرض تھا ' جس نے مسلمانوں کو بہت جلد اپنی طرف کھینچ لیا اور ندوہ کا بھی وہی نصب العین تھا جس نے اسے اور اسلامی مدارس سے ممتاز بنا دیا -

اس ندوہ میں بدقسمتی سے ایسی بے قاعدگی شروع سے چلی آتی تھی ' جو بتدریج ندوہ کی اساس کو کمزور کر رہی تھی ' اور روز بروز

مسئلــهٔ سـود کـي تـرقی

سود کے متعلق میں نے ابتک چند ماہ سے پبلک کو کوئي اطلاع نہیں دي تھي ' حالانکہ پبلک کا حق ہے کہ ان معاملات میں اسکو باخبر رکھا جاے لہذا مفصلۂ ذیل عرض کیا جاتا ہے :

(۱) سود کے بارے میں پہلی کارروائي یہ تھي کہ ۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ ع کو لیجیسلیٹو کونسل صوبجات متحدہ میں بجٹ کے موقع پر ایک تقریر کي تھي ' جسکو چھاپ کر انگلستان اور ہندوستان کے خاص خاص عہدہ داروں اور اڈیٹروں کے پاس بھیجا تھا -

(۲) ایک جلسہ پراونشل کانفرنس صوبجات متحدہ کا جو بمقام فیض آباد سنہ ۱۹۱۳ ع میں ہوا تھا - اس میں سب صوبہ کے مسلمہ قائم مقام موجود تھے ' وہاں بالاتفاق یہ تجویز منظور ہوئي کہ سود کا قانون نہایت درجہ قابل اصلاح ہے ' اور اس سے کاشتکاروں زمینداروں ' کاریگروں اور چھوٹي تنخواہ کے ملازموں کا بہت نقصان ہے - مناسب ہے کہ گورنمنٹ اسکا انسداد فرماے -

(۳) تیسري منزل اس مسئلہ کي یہ تھي کہ اردو اور بعض انگریزي اخباروں نے میري بجٹ اسپیچ کے متعلق اس مسئلہ پر بحث کرني شروع کي - چنانچہ بیشمار مضامین لکھے گئے اور سنہ ۱۹۱۳ ع کي رپورٹ میں جو حصہ پریس کے متعلق ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ پریس نے اس سال سود کي اصلاح پر زور دیا -

(۴) جب سے میں نے ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ ع سے کام شروع کیا اور آخر جلسہ اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع تک تقریباً کوئي اجلاس کونسل کا ایسا نہیں ہوا ' جس میں مختلف سوالات سود کے بارے میں نہیں کئے گئے انکي تعداد ۳۰ - ۴۰ سے کم نہ ہوگي -

(۵) اسي عرصہ میں زبان انگریزي میں تاریخ مسئلہ سود مرتب کي گئي ' جو ۲۲۸ صفحہ پر شائع ہوئي ہے ' اور دفتر عصر جدید میرٹھہ سے مل سکتي ہے - اس کتاب میں قدیم مصریوں اور ہندؤں سے لیکر حال تک جسقدر قوانین سود کے متعلق ہوے ہیں اُن سب کا ذکر ہے - جو جو دلائل غیر محدود سود کے حق میں بیان کئے گئے ہیں اُن کو توڑا گیا ہے - انگریزي اور اُردو اخبارات اور گورنمنٹ کے نقشہ جات کا اقتباس دیا گیا ہے - مجکو افسوس ہے کہ اس کتاب کا اعلان کرنیکي فرصت نہ ملي - لیکن صوبجات متحدہ کے تمام ممبروں کو اور امپیریل کونسل کے تقریباً تمام ممبروں کو اور مشہور اُردو اور انگریزي اخباروں کو اس کتاب کي ایک ایک جلد بطور ھدیہ بھیج چکا ہوں -

(۶) ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک مسودہ بنام " قانون اصلاح سود " کونسل صوبجات متحدہ میں پیش کیا - اسکے متعلق کونسل میں ہز آنر لفٹننٹ گورنر کي تقریر ملاکر دس تقریریں ہوئیں - جن میں سے نصف تقریریں تائید اور نصف مخالفت میں تھیں ' لیکن مخالف تقریروں نے بھي موجودہ سود کي سختي کو تسلیم کیا تھا - اس مسودہ کا خلاصہ یہ تھا کہ سادہ قرضوں میں عدالتوں کو صرف ۱۲ آنہ في صد سالانہ اور کفالتي قرضوں میں نو فیصد سالانہ سود در سود کي ڈگري کا اختیار ہوگا ' اور کوئي عدالت سادہ قرضوں میں ۶ سال اور کفالتي قرضوں میں ۱۲ سال سے زیادہ کا سود نہ دلاسکے گي - اسوقت یہ مسودہ نامنظور ہوا تھا - مگر مدراس سیلون کانفرنس میرٹھہ وغیرہ بہت جگہ سے اصلاح قانون سود کا مطالبہ ہوا -

(۷) اگلے دن یعني ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک دوسرا مسودہ قانون جسکا نام تھا " قرضداروں کي منصفانہ داد رسي کا قانون " تیار کرکے سکریٹري کونسل کو بھیجدیا - اس میں عدالتوں کو سود کے گھٹانے کا اختیار دیا ہے - اول ۳۱ مارچ اسکے مباحثہ کے لیے مقرر ہوئي تھي - میں نے خانگي خطوط بھي اسکي تائید میں موقر ممبران گورنمنٹ اور دیگر ممبران کونسل کے نام روانہ کیے تھے - لیکن مباحثہ ملتوي ہوگیا ' اور گورنمنٹ نے کہا کہ ہم اسپر غور کررہے ہیں - چنانچہ مسودہ ابھی تک زیر غور ہے - نیز ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع کو جو حال کي بجٹ پر میں نے تقریر کي تھي اسمیں میں نے بتایا تھا کہ موجودہ قانون کسي طرح قائم نہیں رہسکتا - یہ تقریر ۲۴ مئي کے عصر جدید میرٹھہ میں شائع ہوگئي ہے -

(۸) حال میں ایک بڑا جلسہ کلکتہ میں ہوا جسمیں ایک مشہور پادري فادر وان ٹي مرکل نے لکچر دیا ' اور تمام خرابیاں جو سود کے غیر محدود ہونے سے ہوتي ہے اور پولیٹیکل انجمنوں سے میرے مسودہ قانون مذکورہ دفعہ ۶ ضمن ھذا اور دیگر امور کے متعلق راے طلب کي -

(۹) اخبار پائنیر کي خبر سے اور جو خط ہز آنر سر جیمس مسٹن نے مجھے حال میں لکھا تھا - اس سے بھي معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ سود گورنمنٹ آف انڈیا میں زیر تجویز ہے - تائیدي تقریروں میں آنریبل راجہ کشل پال سنگھ بہادر کي تقریر مندرجہ عصر جدید ۸ مئي سنہ ۱۹۱۴ ع اس قابل ہے کہ صاحبان اخبار اسکو نقل فرماویں -

(۱۰) میں اس گشتي چٹھي کے ذریعہ نہایت زور کے ساتھہ صاحبان اخبار اور پبلک سے اپیل کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے ہاتھہ مضبوط کرنے کے واسطے اس معاملہ پر مضامین لکھیں ' اور جلسے کریں کیونکہ جبتک عام خواہش نہ معلوم ہو گورنمنٹ مجبور ہے کہ نیا قانون نہ بناے - جہاں کہیں جلسہ ہو اسکي روئداد جس اخبار میں درج کي جاے خواہ وہ پرچہ میرے پاس بھیجدیا جاے یا اس قسم کي روئداد عصر جدید میں درج کرنے کے لیے بھیجدي جاے -

غلام الثقلین میرٹھہ - سعید منزل

تــرجمہ اردو تفسیــر کبیــر

قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے

چاهے، دفتر انجمن طبیه میں تشریف لاے ، تمام کاغذات کو ملاحظه کرے، اور جو نیک مشوره وه چاهے مجهے دے ، اور پهر دیکهے که میں اسکے عوض میں اس جماعت کا شکر گذار هوں گا اور اس کی نیک صلاحوں پر عمل کرونگا ؟ یا اس کی شکایت کروں گا اور اس کی نیک صلاحوں کو ردی کی توکری میں ڈال دونگا ؟

(جلسه کا انعقاد)

اس مضمون کے ایک حصه کو میں نے ختم کر دیا هے - اب دوسرے حصه کو شروع کرتا هوں اور ۱۰ مئی کے جلسه کے متعلق کچهه لکهتا هوں - مناسب هوگا که اس حصه کو سهولت بیان کے خیال سے دو حصوں میں تقسیم کردیاجاے :

(۱) ۱۰ - مئی سے پہلے کے واقعات -

(۲) ۱۰ - مئی کے جلسه کے واقعات -

جلسه سے پہلے جو واقعات پیش آے، انهیں بهی اختصار کے ساتهه میں بیان کرنا چاهتا هوں، تاهم میں سمجهتا هوں که میرا مضمون اس وجه سے که واقعات ان دونوں حصوں میں زیاده هیں ، کچهه نه کچهه طویل هو هی جائیگا جس کیلیے معافی چاهتا هوں -

(۱) دهلی میں دو هفتے یا اس سے بهی پہلے بعض حامیان و علمبردار ندوه تشریف لے آئے تهے ، اور انهوں نے دهلی کے بعض اصحاب کے ساتهه مل کر مختلف قسم کی مخالفتیں شروع کردی تهیں - چونکه میں نے اس مضمون میں اول سے آخر تک یه اراده کر لیا هے که میں کسی خاص شخص کا کسی واقعه کے ساتهه نام نه لوں - اس لیے میں صرف واقعات کو بغیر ان اشخاص کے ناموں کے جن کا تعلق ان کے ساتهه تها ، ذکر کرونگا ، اور اس کوتاهی کی معافی چاهونگا - ان حضرات نے جو کچهه بهی کیا وه حسب ذیل هے :

(الف) اس جلسه کی مخالفت کی غرض سے ڈپٹی کمشنر صاحب کے اجلاس میں ایک درخواست دی که اس جلسه میں فساد کا اندیشه هے اس لیے یه جلسه نہیں هونا چاهیے -

(ب) مسجد جامع میں سیرة رسول مقبول علیه الصلوة والسلام پر ایک جلسه قرار پایا تها - اس مضمون کے بیان کرنے والے چونکه اصلاح ندوه کے حامی تهے ، اس لیے اس کے متعلق بهی صاحب ضلع کی خدمت میں ایک عرضی بهیجی گئی تهی که مسجد میں فساد کا اندیشه هے - اس جلسه کو بهی روک دیاجائے -

(ج) سیرة نبوی پر جس شخص نے مسجد جامع میں نهایت دلگداز مضمون بیان کیا تها ، اسکی تکفیر کا فتوی مرتب کیا گیا، جو جلسه کے بعد شائع هوا -

(د) اسی بزرگ کے عقائد فاسده کو اشتهاروں میں چهاپ کر بهی اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی ، تا که جلسه پر اس کا اثر پڑے -

(ه) بهت سے مختلف قسم کے اشتہارات جو عامیانه تهذیب کا نمونه پیش کرتے تهے ، چهاپ کر وقتاً فوقتاً شائع کیے گئے -

(و) یه تجویز کی که ۱۰ - مئی کے جلسه میں فساد کردیا جائے تا که یه جلسه بے نتیجه رهے ، اور جو لوگ اس موسم میں اپنے اپنے گهروں کا آرام چهوڑ کر آئے هیں ، وه بغیر کچهه کیے واپس چلے جائیں -

یه اور آپ یقین کریں که اسی قسم کی اور بهت سی باتیں (جن کا یہاں بیان کرنا گو ضروری هے ، مگر میں طوالت کے خیال سے ان کا ترک کردینا هی مناسب سمجهتا هوں) کی گئیں - اس لیے دهلی کی کمیٹی نے مناسب سمجها که اب جلسه میں داخل هونے کے لیے ٹکٹوں کا انتظام کرنا ضروری هے - اس لیے یه تجویز بدرجه مجبوری محض انتظام کیلیے پاس کی گئی - یه ضروری تهی یا نہیں ؟ اس کا فیصله هر ایک شخص اوپر کے چند واقعات هی سے جو "مشتے نمونه از خروارے" کے طور پر بیان کیے گئے هیں کرسکتا هے -

الغرض سب سے پہلے آٹهه سو ٹکٹ چهپوائے گئے تهے - لیکن جب یه معلوم هوا که یه ناکافی هونگے ، تو دو سو ٹکٹوں کا اور انتظام کیا گیا ، کیونکه اسیقدر راما تهیٹر میں گنجایش تهی - یه کل ایک هزار ٹکٹ تهے ، جنهیں اس طرح تقسیم کیا گیا که سو ٹکٹ ان معزز اصحاب کیلیے نامزد کیے گئے جو باهر سے هماری دعوت پر تشریف لانے والے تهے ، اور جن کے جوابوں سے هم نے ایسا هی اندازه کیا تها ، پانچسو کے قریب شہر کے ان اصحاب کے نام بهیجے گئے جو عام مجالس میں شریک هوا کرتے هیں اور جو کسی نه کسی حیثیت سے مختلف جلسوں اور تقریبوں میں بلائے جاتے هیں - پندره ٹکٹ انجمن خدام کعبه کے ممبروں کے لیے منگائے گئے تهے ، وه بهیجے گئے - اسیطرح کامریڈ کیلیے کچهه ٹکٹ بهیجے گئے - سو ٹکٹوں کے قریب متفرق طور پر خود لوگ آ آ کر لیتے گئے - چند ممبران کمیٹی نے اپنے اپنے احباب کیلیے ٹکٹ مانگے جو انهیں دیے گئے - ان کی تعداد بهی سو سے اوپر تهی - مدرسه طبیه کے جسقدر طلبه نے وهاں جانے کی خواهش کی انهیں ٹکٹ بهیجے گئے - غالباً انکی تعداد پچاس یا ساٹهه هوگی - سو ٹکٹ اس لیے رکهے گئے تهے که ارکان ندوه اور ان کے ساتهیوں کو دیے جائیں - اس کے ساتهه یه انتظام بهی کیا گیا تها که جلسه کے وقت اگر کوئی شریف صورت آے تو اسے روکا نه جاے - ۹ مئی کی شب کو میرے مکان پر معزز ارکان ندوه نے یه طے کر لیا که ۱۰ - مئی کے جلسه میں وه شریک هونگے اور تمام جلسه کے سامنے ان میں سے ایک بزرگ نے ان الفاظ میں اعلان کردیا که " ارکان ندوه نے یه فیصله کر لیا هے که وه کل کے جلسه میں شریک نہیں هونگے " یه اعلان ان تمام معزز ارکان ندوه کی موجودگی میں کیا گیا جو اس وقت اس مجلس مصالحت میں شریک تهے جو میرے مکان پر هو رهی تهی - ۱۰ مئی کی صبح کو جبکه میں جلسه میں جانے کے لیے تیار تها ، مجهے دو صاحبوں نے جو ارکان ندوه کی فرود گاه سے تشریف لا رهے تهے یه خبر دی که وه لوگ شکایت کر رهے هیں که ان کے پاس ٹکٹ نہیں پہنچے ، اور جلسه کا وقت قریب هے - میں نے اسی وقت اپنے ایک شاگرد کو ایک بزرگ ندوه کی خدمت میں بهیجا که " شب کے فیصلے کی وجه سے آپ کی خدمت میں ٹکٹ پیش نہیں کیے گئے ، اب جتنے ٹکٹ درکار هوں بهیج دیے جائیں - نیز یه معلوم هونا چاهیے که کن کن بزرگوں کیلیے ٹکٹوں کی ضرورت هوگی - چونکه اس کا جواب اچها نہیں ملا اس لیے جب میں جلسه میں پہنچا ، تو میں نے ان لوگوں سے جو ٹکٹوں کی دیکهه بهال کے لیے دروازوں پر کهڑے هوے تهے یه کهدیا که معزز ارکان ندوه کو اور جنهیں وه اپنے ساتهه لائیں هرگز نه روکنا ، بلکه احترام کے ساتهه پلیٹ فارم پر پہنچا دینا (اگر وه لوگ تشریف لائیں) اور جهانتک مجهے علم هے ایسا هی هوا - مگر افسوس هے که اس پر بهی ٹکٹ نه ملنے کی محض نا واجب شکایت دهلی کی انتظامی کمیٹی سے کی جاتی هے -

(ح) لکهنؤ سے جو بزرگ تشریف لائے تهے انهوں نے بطور خود اپنے قیام کا انتظام کرنا مناسب خیال کیا ، اور دهلی کی کمیٹی کو کوئی اطلاع نہیں دی - تاهم میں نے خود ان میں سے ایک ممتاز شخص سے التماس کی که گو آپنے بطور خود اپنے ٹهرنے کا انتظام فرمالیا هے لیکن میری درخواست هے که آپ مهربانی فرما کر اپنی جماعت کے قیام و طعام کے مصارف مجهے ادا کرنیکی اجازت دیجیے - انهوں نے اچهے الفاظ میں عذر فرمایا اور یه کہا که یه مناسب نہیں هے (مجهے ان کے الفاظ ٹهیک یاد نہیں هیں) اس کے بعد بهی غیر ذمه دار اشخاص یه شکایت کرتے هیں که ندوه کی حامی جماعت کی مدارات نہیں کی گئی ، اور اس کا سارا الزام دهلی کی کمیٹی کے اوپر رکهنا هی زیاده مناسب سمجهتے هیں -

(باقی آینده)

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبه

یهکتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي؛ اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات هین هے - اپ آمي تے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا هے - پھرحضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجهه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان هے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمین سے چند کا ذکر ذیل مین کیا جاتا هے - ایکے گھوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پر اپکا لشکر مین لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت مین مبتلا هونا - سکھونسے جهاد اورانکي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹھه کا خواب هولناک دیکھکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور عیبي آوازونکا عدن پهونچانا باوجود آمي هونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کھاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعـــم) کے فوٹـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینه منورہ اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹھے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹھه آنه علاوہ خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منورہ اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر آن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجھکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے هیں (۲) مدینه منورہ کا نظارہ (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظارہ اور مجموع خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (٦) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت وامهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا ومروہ اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف پڑھي جاتي هے -

دیگر کتـــابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲۰ روپیه ۸ آنه هے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ٦ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین

ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیرہ بهي جواهر نور العین کا مقابله نهیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهي حقیقت نهیں رکھتے - اِس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر دوگني ' دهند اور شبکوري دور ' اور تکرے چند روز میں ' اور پھوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندھا پن بشرطیکه آنکهه پھوٹي نه هو ایک ماہ میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي هے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نهیں رهتي ' قیمت فی ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب آور دنیا بھر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هیں - ناطاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بهت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکھاتي هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

طلسم شـــفا هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچھو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمي ' قئے ' اِسهال ' منهه اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اچھلنا ' خدق ' سرکان ' دانت کي درد ' گنٹھیا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید هے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حســـن افــروز ایک منٹ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چهرہ کي چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بنا تا هے - قیمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اِس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچھر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا آثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا هے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائـــے مهـــانسه چهرہ کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پھوٹنا مسدود کرکے انهیں تحلیل کرتا هے - قیمت فی شیشي ایک روپیه - حبوب مهانسه اِن کے استعمال سے چهرہ پر کیلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا هے قیمت في شیشي ایک روپیه -

اکســیر هیضــه هیضه ایک ایسي ابلا مرض نهیں هے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتهه اِنکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نهیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف هے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وہ خواہ کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستي سے نهیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنونمیں هرسه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکھني چاهئے - قیمت هرسه شیشي ۳ روپیه -

پتــه : ـــ منیجر شفاخانه نسیم صحت

دهلی دروازہ لاهور

مسئلـــۂ قیـــام الهـــلال

نمتریں کو پروردگار جل شانہ نے ایسے ملک میں رکھا ہے جہاں مسلمان اسلام کے طریقہ اور نام تک سے بیزار ہیں' ایسے لوگونسے پھر کیا امید ہوسکتی ہے ؟ بتوں اور دیوتوں کی پرستش کرتے ہیں اور جملہ رسومات ہندؤں کے علانیہ کرتے ہیں - اگر انکو منع کیا جارے کہ تم مسلمان ہوکر ایسا کیوں کرتے ہو؟ تو کہتے ہیں کہ ہمارے آبا و اجداد ایسا ہی کرتے آے ہیں- ہم ایسا ہی کرینگے- ہر چند تلقین کی جاتی ہے مگر نہیں سنتے' اور علانیہ رسومات شنیعہ میں شریک ہوتے ہیں- مسلمانوں کی یہ حالت دیکھکر سواے افسوس اور رنج کے کچھ نہیں ہوسکتا - نام تو ان مسلمانوں کے ابراہیم ' عبد الرحمان وغیرہ ہوتے ہیں' مگر فعل' رام لعل وغیرہ کا کرتے ہیں- باوجود اس قحط الرجالی کے' ایک خریدار کا پیدا کرنا بھی محالات سے تھا - اسی اضطراب اور قلق میں تھا کہ ایک ٹھیکہ دار جو محکمہ نہر میں ملازم ہے بتقریب ملاحظہ نیازمند سے ملاقی ہوا ' اور ان سے اخبار' الہلال' کی خریداری کے واسطے عرض کیا گیا بہت رد و قدح کے بعد انہوں نے خریداری اخبار کی منظور کی -

خاکسار غضنفر علی چشتی سب اوسیر خریدار الہلال نمبر ۲۰۸۳

اخبار الہلال کے آخری فیصلہ کا مضمون اخبار میں پڑھکر میں بہت مضطرب ہوا ' اور لگاتار کوشش کررہا تھا کہ بتعداد کافی خریدار فراہم کروں - شکر ہے خداوند کریم کا کہ مجھے اپنی کوشش میں کامیابی ہوی - سردست چار اصحاب خریداری پر آمادہ ہوے ہیں -

محمد خلیل اللہ شریف تحصیلدار تعلقہ نظام آباد - دکن

صدا بصحرا کے جواب میں جو صداے لبیک ہندوستان کے ہر گوشہ سے بلند ہوئی ہے ' اوس سے وہ حضرات واقف ہیں جنکو اخبار الہلال دیکھنے کا فخر حاصل ہے - اوسکے بقا کی ضرورت کا ہر متنفس قائل ہے - چنانچہ اس معاملہ میں درد مند دل رکھنے والے اصحاب نے خامہ فرسائی کی ہے - اس کے بعد مجھہ ہیچمدان کا اس بارے میں کچھ لکھنا اپنی کم مایگی کا اظہار کرنا ہے' اسلیے میں صرف یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا وند کریم اپنے حبیب پاک کے صدقہ سے اخبار الہلال کی اشاعت کو آپ کی خواہش سے زیادہ ترقی عطا فرمارے کہ اسکا یگانہ وجود مسلمانان ہند کیلیے علی الخصوص آیۂ رحمت سے کم نہیں ہے- اگر خدا نخواستہ یہ رسالہ بند ہوجاے تو جو زندگی کے آثار اب مسلمانان ہند میں پیدا ہوچلے ہیں ' وہ یکسر نابود ہوجائینگے -

میں نے فی الحال چار خریدار خاص ضلع نظام آباد میں مہیا کیے ہیں اور خدا چاہے تو عنقریب اور خریدار بھی مہیا کیے جائینگے - وی پی روانہ کر دیجیے -

خاکسار احمد محی الدین حسین - مددگار ناظم جنگلات مستقر نظام آباد - خریدار نمبر (۱۸۳۱) -

ایک خریدار حاضر ہے -

نیاز منـــد خریدار نمبر ۳۶۲۰

براہ مہربانی مندرجہ ذیل تین صاحبوں کے نام ایک ایک سال کے لیے الہلال جاری فرمائیں -

تابعدار شیخ رحمت - اللہ ہیڈ ماسٹر اسکول گل امام

بالفعل ایک خریدار پیش کرتا ہوں - مزید کوشش جاری ہے -

محمد شمس الدین - از حیدر آباد دکن

مہربانی فرماکر اخبار الهـــلال میرے چچا صاحب کے نام جاری کر دیجیے -

عبد الاحد - جہارنی شاہجہانپور خریدار الهـــلال نمبر ۳۱۰۴

مندرجہ ذیل دو اصحاب کے نام الہلال جاری کردیں - اور قیمت بذریعہ وی - پی - پارسل وصول فرمالیں - اس سے پہلے ایک خریدار بھیج چکا ہوں -

خاکسار محمد سعید - اسسٹنٹ انجینیر پشاور

مندرجہ ذیل چار اصحاب کے نام ایک سال کیلیے وی پی الہلال ارسال فرما کر ممنون فرماویں -

محمد یار عفی عنہ - خریدار نمبر ۳۸۹۴ از بہاول نگر

الہلال کو پبلک جس عزت کی نظر سے دیکھتی ہے اگر اوسکا اظہار آپ پر نکیا جاے تو یہ بھی ایک نوع کی ناشکری ہے - میری زبان و قلم میں طاقت نہیں کہ جناب کی سچی قومی خدمات کے متعلق کچھہ عرض کرسکوں - خداوند تعالے سے دعا ہے کہ وہ آپکو حوادث زمانہ سے مصئون و مامون رکھے اور ہماری درماندہ قوم کی مساعدت کی مزید توفیق عطا فرماے -

الہلال کے دو پرچے بذریعہ وی پی حسب ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں -

آپکا خادم

محمد رضا حسین از کھم مپلہ ضلع ورنگل - علاقۂ نظام

نوٹس بنام والدین طلباء مدرسۃ العلوم علی گڈہ

چونکہ طلباء اسکول اور انکے والدین کو ان دو کالرا کیس کے بارہ میں جو حال میں اسکول میں وقوع میں آے ہیں کسیقدر پریشانی ہے - لہذا حسب ذیل اطـــلاع اسکی پریشانی دور کرنیکے واسطے شائع کیجاتی ہے :

(۱) بتاریخ ۴ جون سنہ ۱۹۱۴ع سرفراز بورڈنگ ہاؤس کے ایک لڑکے کو ہیضہ ہوا ' اور اوسی روز انتقال ہوگیا -

(۲) ۹ جون سنہ ۱۹۱۴ع کو ممتاز ہاوس کا ایک باورچی بیمار پڑا ' اور فوراً اچھا ہوگیا -

(۳) سرفراز بورڈنگ ہاوس بند کردیا گیا ہے ' اور وہاں کے لڑکے ممتاز بورڈنگ میں منتقل کردیے گئے -

(۴) ممتاز ہاوس کا باورچی خانہ بند کردیا گیا ' اور لڑکوں کو کالج کے باورچی خانہ سے کھانا پکوا کر کھلایا جاتا ہے -

(۵) صرف دو ایسے کیس وقوع میں آے اور اوسکے بعد پھر ہر ایک قسم کی احتیاط کیجا رہی ہے' تاکہ کوئی بیماری پھر نہو -

(۶) والدین کو کسی قسم کی پریشانی اپنے لڑکوں کے بارے میں نہونا چاہیے -

(۷) لہذا اُن والدین سے' جنھوں نے اپنے لڑکوں کو بلا لیا ہے درخواست کیجاتی ہے کہ فوراً انکو روانہ اسکول کردیں' تاکہ جو نقصان انکی تعلیم کا ہو رہا ہے آیندہ نہو -

قائم مقام ہڈ ماسٹر محمڈن کالج اسکول علی گڈہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

جام جهـــان نمـا

— * —

بالکل نئي تصنیف کبهی دیکهي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکهلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کارآمد ایسي دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي هے - یـه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي مرجودگي میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـمْ کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نو پیدا هو بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمی انکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' انکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا هے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر ' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا هے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسي معلومات آجتـک کهیں دیکهي نـه سنی هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں. اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں مٰیں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـر - افـریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخانی کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـر کا مجملی احوال کرایه وغیره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

گارنـٹي ٥ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاني رهتي هے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چیني کا، پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹهیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنـٹي ۸ سال قیمت ٦ چهه روپیه

اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے که کبهی ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهـري نهـایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بندهسکتي هے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یهاں آئے هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطره سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منـگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گهڑیاں' کلاک اور گهڑیونکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنـما مل سکتي هیں - اپنا پتـه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـگوا لیجیے -

منیجر گپتـا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام ٹوهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

سلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذہبی حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ہندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اہل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ہیں - اور ہر قسم کے مسائل شرعیہ اور دینوی امور سے واقف ہو سکتے ہیں - اس نصاب کی تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کی ضرورت نہیں - اردو پڑھی ہوئی عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ہیں - اور باقی حصوں کے پڑھنے پر قادر ہو سکتے ہیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھ اسکی بھی تعلیم جاری کردی جاتی ہے' اور قرآن مجید کے ساتھ ساتھ یہ کتاب ختم ہو جاتی ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاری ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھ ستر ہزار سے زیادہ شائع ہو چکی ہے - دہلی' لکھنؤ' کانپور' سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدہا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکی ہیں' اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ہے کہ نماز کے بعد اہل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ہیں اور ہر حصے کے ۹۶ صفحات ہیں اور ساڑھے ۳ آنہ قیمت -

حصہ اول الف بانا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل وترکیب

حصہ سویم روزہ' زکوۃ' قربانی' حج' منت' وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق' نکاح' مہر' ولی عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات' حقوق معاشرت زوجین' قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادی غمی میلاد عرس جہلم دسواں وغیرہ -

حصہ ہفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصہ ہشتم نیک بی بیوں کی حکایتیں وسیرت و اخلاق نبوی -

حصہ نہم ضروری اور مفید نسخے معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دہم دنیاوی ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصہ بہشتی گوہر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ہیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ہیں - پورے گیارہ حصوں کی قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوری کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا وبلو روانہ ہوگا' اور تقویم شرعی و بہترین جہیز مفت نذر ہوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹی کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا ہوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعی - یعنی بطرز جدید اسلامی جنتری سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین نے عزت بخشی ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتری مرتب نہیں ہوئی قیمت ڈیرہ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین ہاشمی - دار العلوم مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ہیں' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دہلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اسکا شائع ہونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھ ساتھ سلاست بیان' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن سے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ہیں ......" آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ہونے کی بہت ہی کم امید ہے ...... آپ قدیم اہل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں -" قیمت ایک روپیہ -

المشتہر

عبد الرحمن' اثر - نمبر ۱۶ - کوڑیہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

اشتہار

میرٹھ کی مشہور و معروف اصلی قینچی اس پتہ سے ملیگی جنرل ایجنسی آفس نمبر ۱۵۶ اندر کوٹ شہر میرٹھ

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھه به خصوصیت رکھتا ہے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یورپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ہے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تھا که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کی لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغنی صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھه عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نهیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول و ضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقه مقدمات فوجداري ہے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چھپ چکا ہے قیمت سابق ۴ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلماء ڈاکٹر سید علی بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کی طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھه مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۶۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کی سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتھه ساتھه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) مغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

۱۰

زبان خلق

قول وفعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں سہو وعہد وخیال کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا سے کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر رنیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب وید سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلی

ان ناموں کی عظمت اور راؤں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہو کہ آج ہندوستان میں المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج عطر و رہاب ہو کہ وہ بالوں کو صرف چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل میں یا تاج روغن گیسو دراز ہے آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ہر ہیں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہو اور عند الطلب ہر تیسرے پرچہ بھی روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہے کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں ہرکت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی پاؤ سر چڑھے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے بجز ہندوستان سیلون برہما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دور بین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح مسلمانوں کی شکل ہول پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر پر دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اسکی کیفیات وجذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز والسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ عظیم کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا کیا اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ رہا ہے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر گیسوے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوئے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بجاتے اور کمر کا ہاتھ آتا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے ہم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربیانہ غیور احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

پہونچے پہونچے ترسے گیسو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندہ گئی اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ بجائے چند سے پچھلی قیمتوں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی رنگ چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انتظام کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک کمال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص یادگار ہے باعث موئی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث ہے۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرلینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیزش ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ۱/۵ حصہ پہلے ہی بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ بجز کوئی شریف اور مہذب گھرانا تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عام طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دوا تمن کی شیشیوں کے بدلنا کہ ملک کی ایک حد انگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا زیادہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

قیمت بحساب فی شیشی عطر تاج روغن زیتون یاسمن

تاج روغن آملہ و بولہ فی شیشی ۱۲

فی شیشی (۱۰/۱)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول الڈاک جو ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر معہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے ان کے کرے مستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے ۱۰ درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اشتہارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

جوهر عشبه مغربی و چوب چینی

یورپ کے بنے ہوے ہمارے مزاجوں کے ساتھہ اس لیے مرافق آهن هیں که وه روح شراب میں بناے جاتے هیں' جو سخت محرک خون رزم هے جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجاے اس کے که گرم خون کو ٹھنڈا کریں خون کو اور تیز کردیتے هیں - هم نے اس جوهر میں برگ حنا' چوب چینی وغیره مبدل و مصفی خون دوائیں شامل کردي هیں - جن کي شمولیت سے عشبه کي طاقت در چند هوگئی هے - چند خوراک تجربه کرکے دیکھه لیجیے - سیاه چهرے کو سرخ کردیتا هے - بدنما داغ' پھوڑے' پھنسی' بیقاعدگي ایام' درد نسل' هڈیوں کا درد' درد اعضا' وغیره میں جو لوگ مبتلا رهتے هوں آسکو آزمائیں -

یاد رکھیگا کہ دوا سازي میں یه نکته دل میں جگه دینے کے قابل هے که ایک دوائي جو نا تجربه کار بناے مضر و بے عمل هوجاتي هے - اور وهي دوا مناسب اجزاء و ترتیب سے واقف کار بناے تو مختلف حکمي عمل و عجیب و غریب خواص و فوائد ظاهر کرتي هے - دوا سازي میں قاعده هے که جب تک دوا سازان اجزاء کے افعال و خواص سے با خبر نهو' کبھي اسکا ترکیب دیا هوا نسخه سریع الاثر حکمي فائده نه کریگا - یهی وجه هے که جاهل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازي کے اصول سے محض نا آشنا هوتے هیں بجاے فائده دینے کے نقصان کرتے هیں' لهذا ان سے بچنا چاهیے - قیمت شیشي کلاں ۳ روپیه - شیشي خورد ایک روپیه ۸ - آنه - استعمال سے پہلے جسم کا وزن نهو اور ایکماه کے بعد خود دیکھه لو -

المشتهر

حکیم' ڈاکٹر' حاجي غلام نبي زبدة الحکماء شاهي سند یافته موچي دروازه لاهور مصنف کتب طبي ۲۵ عدد -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتی' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں • الھلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

روغن بیگم بہـــار

حضرات اہلکار امراض دماغی کے مبتلا و گرفتار' وکلا' طلبہ' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کیمیاجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلوںکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز خوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوی دماغ ہوایکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ٥ آنہ درجن ١٠ روپیہ ٨ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث - یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

بٹیکا کے خواص بہت ہیں' جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی' جوانی دائمی' اور جسم کی راحت ہے' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت ہے -

راما نرنجن تیلہ اور ہرنمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

"ونڈر فل کائیھو" کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ مسبب باس اور الکٹریک ویگر پرست پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ٩ آنہ یونانی ڈوت پاؤڈر کا سامپل یعنی سر کے درد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی - فوراً لکھیے -

پتہ مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ١١٤/١١٥ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

روزانـــہ الهـــلال

چونکہ ابھی شائع نہیں ہوا ہے' اسلیے بذریعہ ہفتہ وار مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایمبرائیڈری یعنی سوزنی کام کے گلدار پلنگ پوش' میز پوش' خوان پوش' پردے' کامدار چوغے' کرتے' رفلی پارچات' شال' الوان' چادریں' لوئیاں' نقاشی میناکاری کا سامان' مشک' زعفران' سلاجیت' ممیرہ - جدوار' زیرہ' گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ ہم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے - (دی کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر)

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضروری ہے

الاســــلام سب سے پہلی بات جو مسلمانوں کے لیے ضروری ہے یہ ہے کہ وہ مذہب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف ہوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد ہیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کی باتیں سکھانے کے لیے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ہے - خدا کی توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروری ہے' بچوں کی سمجھہ کے مطابق چھپا عمدہ بیان اس کتاب میں ہے - یقیناً کسی کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا' اور نہایت مفید بیان کیا ہے - مولوی نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش ہوکر جا بجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسی بھی دی ہے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دینی کردیا ہے - پس اگر آپ اپنے اہل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاہتے ہوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا لیجے - قیمت آٹھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اردو میں لکھے گئے ہیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب ہیں' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے ہوئے' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھی محبت رکھتا ہو' اور اس کے دل میں قرآن مجید کی کچھہ بھی عزت و عظمت ہو وہ ان کے پڑھنے یا سننے کی سعادت حاصل نہ کرتا - یہی سبب ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں یہ کتاب اب چوتھی بار چھپی ہے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ہے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمی ہے قیمت چھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم ہیں' انتخاب کرکے اردو میں جمع کی گئی ہیں - اور ان سے بھی وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے' جو قرآن مجید کے قصوں سے ہوتا ہے - نہایت پر لطف اور بیش بہا چیز ہے - قیمت پانچ آنے

یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب ہوتی ہیں :

نذیر محمد خان کمپنی - لاہور

فہرس المجلد الثالث

از

۲ - جولائی سنه ۱۹۱۴ ع

تا

۲۴ - دسمبر سنه ۱۹۱۴ ع

القسم المنثور

اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے مین صرف کیجیے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاري کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپني آمدني میں ترقي کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتنا کہ تین روپیہ روزانہ چست وچالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ہے -

هرجگہہ - هر مذهب - هرفرقہ اور هر قوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کررهے هیں - پهر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوري حالت کیواسطے لکهیں - اسکو چهوڑ نہ دیں - آج هی لکهیں - اطمینان شدہ کاریگران هر جگہہ کیا کہتے هیں ؟ پڑهیے :

جهجر ضلع (رهتک)
۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

میرے کل خط آپکا پایا جسکا مین ممنون هون - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابین حسب هدایت آنجناب ٹهیک بناکر روانہ کرتا هون - یقین ہے کہ یہ سب منظور هونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں - میں خوشی کیساتهہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریدارونکو همارا حوالہ دیں تو اُنکو بهي سفارش کرونگا - هم اُن لوگونکو جو آپکے خواستگار هین سکهلا سکتے هین - میں پکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هون -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گنیز و هیلر اینڈ کمپني ڈپارٹمنٹ نمبر ۳ - ۲۱۱
لنڈ سی اسٹریٹ - کلکتہ

Dept. Nô. 3.

القسم المنظوم

اجلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل لیجیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ٬ اور کام کاج کھانے پینے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک بکس ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو کافور کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھہ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال کے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ٬ جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ٬ یا وہ بخار ٬ جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ٬ اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ٬ اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑہ جاتی ہے ؛ اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو ؛ تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ ٬ چار آنہ

" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ٬ اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ٬ اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے - لہذا بریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ٬ بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ٬ اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ٬ نزلہ ٬ چکر اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ٬ اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ٬ اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ٬ اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ٬ اور ہم

الرسوم و الصور

اطلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا - منیجر

شہبال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پرہے - گرافک کے مقابله کا ہے - هر صفحه میں تین چار تصاویر ہوتے هیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ڈالپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کا زندہ تصویر دیکھنا منظور هو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتــه :

پوست آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

استامبول - Constantinople

الہلال کي شماهی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ، اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي ہے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کی - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجر)

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هوگئے هوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا ہے - دماغ میں سرور ونشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچه دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منهه کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

جہان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکي اور اردو - تین زبانونمیں استنبول سے شایع هوتا ہے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتهٔ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئي تو ممکن ہے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارۃ الجریدہ في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش نمبرہ صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

ایڈیٹر الہلال کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبه مجهے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انھوں نے دي هیں ، اور میں اعتراف کرتا هوں که وہ هر طرح بہتر اور عمدہ هیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي ہے - مزید برآں مقابلةً قیمت میں بھي ارزاں هیں ، کام بھي جلد اور وعدہ کے مطابق هوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴ع]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر همارے لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکي تجویز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک -

عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۶ روپیه سے ۱۲ روپیه تک

عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ، ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۵ روپیه محصول وغیرہ ۶ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانه ولسلي - کلکته

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مہتم بالشان دوا خانه ہے وہ عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھه بہت مشہور هوچکا ہے - (عمدہ دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئي هیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اسي کارخانه سے مل سکتے هیں ، عالي شان کار و بار ، صفائي ، ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که : هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه ہے -

فہرست مفت (خط کا پته)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلي